1
سنتوں بھرے
اصلاحی بیانات
جدید تخریج شدہ
معراج شریف ایڈیشن
ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمن قادری
مبلغین ومقررین کیلئے مختلف موضوعات کے 21 بیانات کا مجموعہ
Scanned with CamScanner

سُنّتوں بھرے

اِصلاحی بیانات

ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری

مُرتّب

سید منیر رضا قادری

مدینہ پبلی کیشنز لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْم

نام کتاب	....	سُنّتوں بھرے اصلاحی بیانات
موضوع	....	اصلاحِ معاشرہ کیسے ممکن ہے؟
مبلغ	....	ابوالمدنی حافظ محمد حفیظ الرحمٰن قادری لاہور (ایم-اے)
مرتب	....	محمد منیر رضا قادری
کمپوزنگ	....	محمد آصف سبزہ زار لاہور
	....	ورڈز میکر اُردو بازار لاہور
صفحات	....	۳۸۴
سرورق	....	محمد رمضان فیضی
طابع	....	اشتیاق احمد مشتاق پرنٹرز
تاریخ اشاعت	....	یکم نومبر ۲۰۰۱ء مطابق شعبان المعظم ۱۴۲۲ھ
ناشر	....	مدینہ پبلی کیشنز لاہور
ہدیہ	....	۱۲۰ روپے

ملنے کا پتہ

مسلم کتابوی

گنج بخش روڈ دربار مارکیٹ لاہور فون 7225605

مناجات

امام اہلسنّت مجدد دین و ملت
مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

یاالٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یاالٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیِ دیدارِ حسنِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — اُن کے پیارے منہ کی صبحِ جانفزا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یاالٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں — عیب پوشِ خلق ستّارِ خطا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں — اُن تبسم ریز ہونٹوں کی دعا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب حسابِ خندہ بیجا رُلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجٰے کا ساتھ ہو

یاالٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — اُن کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب چلوں تاریک راہِ پل صراط — آفتابِ ہاشمی نورالہدیٰ کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّمْ کہنے والے غمزدا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جو دعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب سے آمیں رَبَّنَا کا ساتھ ہو

یاالٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفٰے کا ساتھ ہو

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نعتِ اکرم حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

امام اہلسنت مجدد دین وملت
مولانا شاہ احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

نعمتیں بانٹتا جس سمت وہ ذیشان گیا — ساتھ ہی منشیِ رحمت کا قلمدان گیا
لے خبر جلد کہ غیروں کی طرف دھیان گیا — میرے مولیٰ مرے آقا ترے قربان گیا
آہ وہ آنکھ کہ ناکامِ تمنا ہی رہی — ہائے وہ دل جو ترے در سے پُر ارمان گیا
دل ہے وہ دل جو تری یاد سے معمور رہا — سر ہے وہ سر جو ترے قدموں پہ قربان گیا
انہیں جانا انہیں مانا نہ رکھا غیر سے کام — لِلّٰہ الحمد میں دنیا سے مسلمان گیا
اور تم پر مرے آقا کی عنایت نہ سہی — نجدیو! کلمہ پڑھانے کا بھی احسان گیا
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے — پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا
اُف رے منکر یہ بڑھا جوشِ تعصب آخر — بھیڑ میں ہاتھ سے کم بخت کے ایمان گیا
جان و دل ہوش و خرد سب تو مدینے پہنچے — تم نہیں چلتے رضا سارا تو سامان گیا

اجمالی فہرست

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

فضائل و کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک محدث صاحب دوران درس فرمانے لگے کہ جو اونچی آواز سے درود وسلام پڑھتا ہے رب تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے ایک نوجوان نے اسی وقت کھڑے ہو کر بلند آواز میں درود وسلام پڑھا اتفاق کی بات ہے کہ کچھ دنوں کے بعد اس نوجوان کا انتقال ہوگیا۔ یہی محدث صاحب خواب میں کیا دیکھتے ہیں کہ وہ نوجوان جنت میں سیر کر رہا ہے پوچھا کونسا عمل تجھے یہاں لے آیا؟ کہنے لگا آپ ہی نے تو ارشاد فرمایا تھا کہ جو محفل میں بلند آواز سے درود شریف پڑھتا ہے رب تعالیٰ اس کی بخشش فرما دیتا ہے میں نے درود وسلام پڑھا رب تعالیٰ نے نہ صرف میری بخشش فرمائی بلکہ جس جس نے مجھے دیکھتے ہوئے بلند آواز میں درود پڑھا سب کی مغفرت فرما دی۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند آواز میں ذکر کر رہے تھے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ اے عمر! تم اونچی آواز میں ذکر کیوں کر رہے تھے؟ عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں اونچی آواز میں اس لئے ذکر کر رہا تھا کہ سونے والے جاگ جائیں اور شیطان بھاگ جائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو بڑی توجہ کے ساتھ چند باتیں عرض کرنی ہیں آپ انہیں غور سے سنیں اور کوشش کریں کہ شیطان خواہ لاکھ وسوسے ڈالے دعا مانگے بغیر نہ جائیں کیونکہ

پتہ نہیں کہ اللہ ﷻ کی رحمت کون سے حصے میں نازل ہونے والی ہے۔

کراچی میں ایک مرتبہ سالانہ اجتماع ہو رہا تھا ایک اسلامی بھائی دعا سے پہلے اس لئے اٹھ کر چلا گیا کہ جیسے ہی دعا مانگی جائے گی اس کے بعد رش زیادہ ہو جائے گا اور میرے لئے گھر پہنچنا مشکل ہو جائے گا اس نے سوچا کہ پورے اجتماع میں شریک رہا ہوں تو چلو دعا سے پہلے ہی چلا جاتا ہوں' چلا گیا۔ رات کو جب سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ غیب سے آواز آ رہی ہے کہ آج اس اجتماع میں دعا میں جتنے بھی شریک تھے رب تعالیٰ نے ان سب کی بخشش فرما دی ہے۔ اب یہ بڑا پچھتایا کہ کاش! میں اس دعا میں شریک ہوتا تو میری بھی بخشش ہو جاتی۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ میں سے کوئی دعا سے پہلے نہ جائے کیا پتہ قبولیت کی کونسی گھڑی ہو اور رب تعالیٰ سب کی بخشش فرما دے۔

سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضری

حدیث شریف میں آتا ہے کہ رب تعالیٰ نے تین چیزیں ایسی بنائیں ہیں جن کی قوت سماعت یعنی سننے کی طاقت بہت زیادہ ہے۔

۱- کائنات میں جہاں سے بھی بندہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ تو مجھے دوزخ سے نجات دینا تو رب تعالیٰ نے دوزخ کو اتنی قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ دوزخ اس کی آواز ضرور سنتی ہے اور آمین کہہ دیتی ہے۔

۲- اللہ تعالیٰ نے جنت کو اتنی قوت سماعت عطا فرمائی ہے کہ کائنات میں بندہ کہیں سے بھی دعا مانگے کہ اے اللہ ﷻ مجھے جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمانا تو جنت اس کی آواز سنتی ہے اور آمین کہتی ہے۔

۳- رب تعالیٰ نے ایک فرشتہ پیارے آقا کے روضہ مبارک پر ایسا مقرر فرمایا ہے کہ دنیا کے کسی بھی گوشے سے جب کوئی بندہ درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ درود وسلام سن کر سرکار دو عالم کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے کہ آپ کا فلاں امتی اس کا یہ نام ہے اور اس کے باپ کا یہ نام ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھتا ہے۔ اس طرح

ہمارا اور ہمارے والد کا نام سرکار دو عالم کی بارگاہ میں پیش ہو جاتا ہے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو یہ روایت سن کر خوش ہو رہے ہیں اور کچھ ایسے بھی ہیں جو اس میں نقص نکالنے کی کوشش کرتے ہیں' نقص کیا؟ وہ کہتے ہیں دیکھو جی جو نبی کے مزار پر فرشتہ ہے وہ تو سنتا ہے مگر معاذ اللہ سرکار...... سمجھ آئی یا نہیں۔

سماعت مصطفیٰ پر اعتراض کا جواب

پہلی بات تو یہ کہ جو بندہ یہ کہے کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی سنتا ہے اور کوئی نہیں تو پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دوزخ کو بھی اب یہ طاقت اللہ نے دی ہے فرشتوں کو بھی اللہ تعالیٰ نے ہی طاقت دی ہے اور جنت کو بھی جس سے وہ سن رہے ہیں تو جن کے صدقے میں یہ سب بنائے گئے ان کی قوت سماعت کا کیا عالم ہوگا۔

دربان مصطفیٰ کی شان

اور دوسرا یہ کہ کوئی بڑا افسر ہوتا ہے تو اس کے کمرے کے باہر ایک چپڑاسی کھڑا ہوتا ہے اور جتنا بڑا افسر ہوتا ہے اس کے دروازے کے باہر جو چپڑاسی کھڑا ہوتا ہے اس کی حیثیت اتنی ہی اعلیٰ ہوتی ہے۔ ایک کونسلر کے کمرے کے باہر جو چپڑاسی کھڑا ہوگا۔ اس کا لباس وعلم ظاہر کرے گا کہ اندر والا کتنے علم ومرتبے والا ہے اگر MNA,MPA ہے تو اس کے دفتر کے باہر جو چپڑاسی کھڑا ہوگا اس کا لباس بتا رہا ہوگا کہ اندر والا کتنی شان والا ہے اگر منسٹر ہے تو اس کے کمرے کے باہر بھی چپڑاسی کھڑا ہے اس کا علم اور لباس بتا رہا ہے کہ اندر والا کتنا شان والا ہے اور اگر کوئی President ہے تو اس کے دروازے کے باہر جو چپڑاسی کھڑا ہے اس کا علم اور اس کا لباس بتا رہا ہے کہ اندر والا کتنی شان والا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے محبوب کریم کے دربار کے دربان کو اتنی طاقت عطا فرما دی ہے کہ کائنات میں جو بھی درود شریف پڑھے وہ سن رہا ہے تو اگر دربان کا یہ مقام ہے تو شہنشاہ کی کیا شان ہوگی؟ یاد رکھو ہر کام میں حکمت ہوتی ہے سرکار مدینہ راحت قلب و سینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فرما دینا کہ جب تم دور سے درود پڑھتے ہو تو فرشتے کے ذریعے پہنچایا جاتا ہے مجھ تک اور جو روضہ مبارک پر آئے گا تو اس کا درود میں خود سنوں

گا۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم دور سے سنتے نہیں ہیں بلکہ یہ بتایا اس لئے ہے کہ اے میرے امتی تیرے دل میں ہر وقت یہ تڑپ لگی رہے کہ میں جلدی جلدی مدینے چلا جاؤں۔ بندے کے اندر ایک جستجو لگی رہے کہ کونسا وقت آئے کہ میں جلدی سے مدینے پہنچ جاؤں سرکار کو اپنے دکھڑے سناؤں میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ ﷻ سب کو بار بار مدینے کی حاضری نصیب فرمائے۔

روضہ حضور پر حاضری

جو مدینہ گئے ہیں ان سے پوچھ کر دیکھو جب بندہ حضور کے مواجہہ شریف کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رُخِ انور یعنی چہرۂ مبارک قبلے کی طرف ہے اور جب بندہ سنہری جالیوں کے سامنے کھڑا ہوگا تو بندے کا چہرہ حضور کے رُخِ انور کے سامنے آیا ہوگا اور جب وہاں کھڑے ہوں گے تو پھر بندے کی کیا کیفیت ہوتی ہے وہ ایک حال ہے جو قال میں نہیں آ سکتا۔

کوئی انگلش کوئی پنجابی اور کوئی پشتو میں اپنے دکھڑے سنا رہا ہے اور ہر ایک کو یقین ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میری باتیں سن بھی رہے ہیں اور دلا سا بھی دے رہے ہیں۔ اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کریم کو ایسی شان عطا فرمائی کہ ایسی شان کسی اور کو نہیں عطا فرمائی۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں۔

ایک تو یہ ہے کہ آپ کے خواب میں آپ کا کوئی دوست آ جائے آپ کا کوئی رشتے دار آ جائے آپ کے پیر صاحب ہی آ جائیں آپ کو خواب میں کوئی چیز دے جائیں جب آپ بیدار ہوں گے تو وہ چیز موجود نہیں ہوگی۔ میری بات سمجھ رہے ہیں ناں؟ لیکن یاد رکھیں جب سرکار دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خواب کو جگمگا دیں اور خواب میں آپ جو عطا فرما دیں بندہ بیدار ہوگا وہ شے موجود ہوگی۔ چنانچہ

سرکار نے روٹی عطا فرمائی

ایک عاشق رسول سرکار دو عالم کی بارگاہ میں حاضر ہوتا ہے بھوک سے نڈھال ہے

اور دل میں عہد کیا ہوا ہے جن کے پاس آیا ہوں خود کھانا کھلائیں گے تو کھانا ہے ورنہ نہیں۔ مواجہہ شریف کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھنے لگے پڑھتے پڑھتے کچھ غنودگی سی طاری ہوئی اور آنکھیں بند ہو گئیں تو قسمت کا ستارہ جگمگا اٹھا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی جلوہ گری ہو گئی آپ نے ارشاد فرمایا اے میرے دیوانے جب کسی کے پاس آتے ہیں تو اسے بتاتے بھی ہیں ہمیں یہ چیز چاہیے ایسے ہی خاموشی سے آ کر بیٹھ گئے؟ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم واقع ہی بتانا چاہیے لیکن بتائے اس کو جس کو پتہ نہ ہو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روٹی خواب کے اندر عطا فرمائی بھوک ستا رہی تھی انہوں نے خواب ہی خواب میں روٹی کھانا شروع کر دی جب آدھی روٹی کھالی تو آنکھ کھل گئی دیکھا آدھی روٹی ہاتھ میں موجود ہے۔

سرکار ﷺ نے اپنی چادر عطا فرمائی

قصیدہ بردہ شریف کی مثال لے لیں۔ بردہ کہتے ہیں چادر کو چادر والی نعت، نعت تو نعت ہوتی ہے یہ چادر کا کہاں سے ذکر آ گیا پیارے پیارے اسلامی بھائیو حضرت علامہ بوصیری حضور کے بڑے عاشق تھے نعتیں پڑھا کرتے تھے آخری عمر میں فالج کا اٹیک ہوا۔ پھرنا مشکل ہو گیا۔ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے نعت لکھی سرکار کی شان میں اور رونا شروع کر دیا روتے روتے آنکھ لگ گئی جب آنکھ لگ گئی تو قسمت کا ستارہ جاگ اٹھا بوصیری کے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے ہیں فرماتے ہیں بوصیری نعت سناؤ بوصیری نعت سنانی شروع کر دیتے ہیں آپ بہت خوش ہوتے ہیں اور خوشی کے عالم میں دستِ اقدس جسم پر پھیر دیتے ہیں اور اپنی مبارک چادر بھی عطا فرما دی بیدار ہو۔ تو دیکھا بیماری بھی دور ہے اور چادر بھی موجود ہے دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہماری یہ کیفیت بنا دے کہ۔

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صل علیٰ کہتے کہتے

آج کل ہم سونے لگتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ٹی وی چل رہا ہوتا ہے اور ٹی

وی دیکھتے دیکھتے ہی نیند آ جاتی ہے تو پیارے اسلامی بھائیو جس حالت میں بندہ مرتا ہے قیامت کے روز اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ جب ٹی وی دیکھتے دیکھتے سو گیا اٹھنا نصیب نہیں ہوا تو قیامت کے روز کس حالت میں اٹھایا جائے گا؟ اسی طرح ٹی وی دیکھتے دیکھتے سو گئے تو خواب میں کیا چیز نظر آئے گی؟ تو میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو رات کو درود شریف پڑھتے پڑھتے سو جائیں اور اللہ کرے کہ ایسا ہو جائے کہ رات کو سوتے وقت حضور کا حلیہ شریف پڑھتے پڑھتے سو جائیں شمائل ترمذی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف درج ہے کہ آپ کی پیشانی مبارک کیسی ہے آپ کے رخسار مبارک کیسے ہیں؟

گمشدہ سوئی مل گئی

حدیث شریف میں ہے ایک مرتبہ حضرت عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رات کے وقت سوئی دھاگے سے کچھ سی رہی تھیں کہ اچانک ہوا کا جھونکا آیا چراغ بجھ گیا اور سوئی ہاتھ سے گر گئی پریشان حال ہیں اب کیا کیا جائے کہ اتنے میں سرکار دو عالم کی اس حجرہ شریف میں تشریف آوری ہو جاتی ہے دیکھا حضرت عائشہ پریشان حال بیٹھی ہیں پوچھا عائشہ! کیا بات ہے بڑی پریشان ہیں؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم کپڑا سی رہی تھی ہوا کا جھونکا آیا چراغ بجھ گیا ہے سوئی ہاتھ سے گر گئی ہے پریشان ہوں اب کیا کروں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب آپ مسکرائے تو دندان مبارکہ ظاہر ہوئے اور آپ کے دندان مبارکہ سے ایسا نور نکلا کہ پورا کمرہ روشن ہو گیا اور کمرہ ایسا روشن ہوا کہ گمشدہ سوئی بھی مل گئی۔

مولانا حسن رضا خان علیہ الرحمۃ نے اس واقعہ کو اپنے ایک شعر میں کیا خوب نظم کیا۔

سوزنِ گمشدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اُجالا تیرا

قد مبارک کی خصوصیت

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کریم کو ہر عیب ہر نقص سے پاک بنایا آپ کا حلیہ مبارک شمائل ترمذی شریف میں لکھا ہے اس میں قد مبارک کا بھی تذکرہ موجود ہے کہ

آپ کا قد مبارک درمیانہ تھا یعنی نہ بہت زیادہ لمبا نہ بہت زیادہ پست بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا ہمارے اس اجتماع میں چھوٹے قد والے بھی موجود ہیں لمبے قد والے بھی موجود ہیں اور اب چھوٹے قد والوں کا سر نیچا نظر آ رہا درمیانے والے کا اوپر اور لمبے قد والوں کا سب سے اوپر نظر آ رہا ہے اب درمیانے قد والے کے اندر یہ نقص ہوگا کہ جس محفل میں بھی بیٹھے گا لمبے قد والے سے اس کا سر نیچا ہی ہوگا اسی طرح جب مجمع میں سارے کھڑے ہوں گے تو لمبے قد والے کا سر اونچا اور درمیانے والے کا نیچا ہوگا اور نیچا ہونا نقص ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ ہے لیکن جس محفل میں بھی تشریف فرما ہوتے آپ کا سر مبارک اونچا ہی نظر آتا۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

ترا قد تو نادرِ دہر ہے کوئی مثل ہو تو مثال دے
نہیں گل کے پودوں میں ڈالیاں کہ چمن میں سروِ چماں نہیں

(حدائقِ بخشش)

بندہ چاہے لکھ پتی ہے کروڑ پتی ہے ارب پتی ہے ڈاکٹر ہے طبیب ہے حکیم ہے ایم پی اے ہے۔ ایم این اے ہے۔ منسٹر ہے اس کے اندر یہ نقص ہے کہ اسے تھوڑی دیر گرمی میں بٹھاؤ تو کیا نکلے گا پسینہ اور اگر پسینہ نکلے گا تو کیا آئے گی اس سے بدبو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو اس عیب و نقص سے بھی پاک بنایا اور کیسا پاک بنایا حدیث شریف میں آتا ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر سے پسینہ کثرت سے نکلتا تھا اور پسینہ سے بدبو نہیں بلکہ خوشبو آیا کرتی تھی۔

واہ اے عطر خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں پہ پسینہ تیرا

(ذوقِ نعت)

سرکار ﷺ نے اپنا پسینہ عطا فرمایا

حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے عرض کی

آقا میری بچی کی شادی ہے حضور نے ارشاد فرمایا کل تم کھلے منہ والی شیشی لے آنا اور ساتھ ایک لکڑی لانا۔ پیارے آقا نے اس لکڑی کو جسم مبارک پر پھیرا اور پسینہ مبارک کو شیشی میں ٹپکایا اور فرمایا جاؤ جا کر بیٹی کو لگاؤ جب بیٹی کو پسینہ مبارک لگا دیا گیا تو خوشبو آنی شروع ہو گئی لیکن یہ کوئی کمال نہیں نظر آیا یہ تو دو روپے کی عطر کی شیشی بھی لگا دو تو خوشبو آنا شروع ہو جائے گی کمال کب نظر آیا کہ جب دلہن کو پسینہ لگا تو دلہن میں سے خوشبو آنے لگی دلہن کے ہاں جب بچہ پیدا ہوا تو اس میں سے بھی خوشبو آنے لگی۔

کبھی آپ حضرات کو اتفاق ہوا ہو تو کسی دفتر یا ہاسپٹل میں جاؤ تو دیوار پر تختیاں لگی ہوتی ہیں کسی پر لکھا ہے (Silent) خاموشی کسی پر لکھا ہوتا تھوکئے نہیں' تھوکنے سے کیوں منع کیا ہے کیونکہ تھوکو گے تو بیماری پیدا ہوگی۔ زید تھوکے' بکر تھوکے بیماری آ جائے گی اور جہاں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا لعاب آ جائے وہاں بیماریاں دور ہوتی ہیں اگر صدیق اکبر کی ایڑھی پر زہریلا سانپ ڈنک مارے اس کے اندر زہر منتقل ہو جائے اور اتنا شدید کہ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب لگا دیا تو زہر کا اثر ختم ہو گیا اس طرح۔

لعاب دھن شفاء جملہ امراض

خیبر کا موقع ہے۔ قلعہ فتح نہیں ہو رہا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح ہم جس کے ہاتھ جھنڈا دیں گے تو اس کے ہاتھ پر قلعہ فتح ہو جائے گا صحابہء کرام طلب گار ہیں کہ جھنڈا ہمیں مل جائے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جس پر عطا ہوئی تو اس کا بیڑہ پار ہے صبح ہوئی تو آپ نے فرمایا علی کدھر ہیں؟ عرض کی کہ یا رسول اللہ! اُن کی آنکھوں میں تو درد ہے چل نہیں سکتے فرمایا بلاؤ پکڑ کر لایا گیا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگایا لگنے کی دیر تھی اتنی طاقت آ گئی اتنی طاقت آ گئی کہ خیبر کے قلعے کے دروازے کو ہاتھ سے پکڑ کر اکھاڑ کر اتنی دور پھینکا کہ بعد میں سو کے قریب افراد بھی دروازہ نہ ہلا سکے۔

حضرت قتادہ کی آنکھ درست ہو گئی

حضرت قتادہ کی آنکھ میں تیر لگتا ہے ڈیلا (آنکھ) باہر آ جاتی ہے حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں یا رسول اللہ! یہ آنکھ تو ذرا صحیح کر دیں آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں کچھ نہیں کر سکتا آپ نے یہ فرمایا اے قتادہ جنت چاہئے یا آنکھ؟ اب مجھے یہ بتائیں کہ یہ کون کہہ سکتا ہے کہ جنت لینی ہے یا آنکھ؟ صحابی نے حضور کی نظر عنایت سے جو حاصل کیا ہوا تھا عرض کی یا رسول اللہ! جنت تو آپ کے قدموں کے صدقے مل ہی جائے گی آنکھ عطا کر دیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آنکھ کو پکڑا اور اپنا لعاب دہن لگایا اور ڈیلا آنکھ میں رکھ دیا حضرت قتادہ فرماتے ہیں کہ جب لعاب دہن والی آنکھ لگی تو مجھے ایسا لگا جیسے میری آنکھ خراب ہی نہ ہوئی تھی۔ اور دوسری آنکھ کی نسبت اس آنکھ سے جو حضور نے عطا فرمائی تھی زیادہ روشن دکھائی دیتا تھا۔

کھارا کنواں میٹھا ہو گیا

مدینہ منورہ میں ایک کنواں تھا اس کا پانی کھارا تھا۔ آپ کا لعاب دہن لے جا کر اس میں ڈال دیا گیا اب پورے مدینہ منورہ میں اس سے میٹھا پانی کہیں نہ تھا۔

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہر کام میں حکمت ہوتی ہے تو جو حضور نے ارشاد فرمایا کہ جو دور سے درود پڑھے گا اس کا درود مجھ تک پہنچایا جائے گا تو جو مدینہ منورہ آ کر درود پڑھے گا اس کا درود میں خود سنوں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر وقت دل میں تڑپ لگی رہے کہ میں جلدی سے مدینہ پہنچ جاؤں اسباب نہیں پیدا ہو رہے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ محبت والا جہاں سے بھی درود پڑھے گا میں اس کا درود سنوں گا۔

ایک سوال کا جواب مطلوب ہے

پیارے اسلامی بھائیو! میں آپ سے ایک سوال پوچھنے لگا ہوں اس کا جواب بڑی توجہ سے دیجئے گا ہم جان چکے ہیں کہ پہلے ایسے اعلیٰ قسم کے ڈاکٹری آلات موجود نہ تھے اور جتنی ہائی کوالٹی کی دوائیاں اب ایجاد ہو چکی ہیں پہلے ایسی دوائیاں ایجاد نہ ہوئیں

تھیں۔ اب جتنے اسپیشلسٹ ڈاکٹر موجود ہیں پہلے نہ تھے۔ وجہ کیا ہے ڈاکٹر کے علم میں کمی نہیں دوائیوں میں کمی نہیں علاج کے آلات آپریشن کے آلات کے اندر بھی کمی نہیں، ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ بیماریاں جڑ سے ہی ختم ہو جاتیں مگر ایسا ہو نہیں رہا۔ کام اُلٹ ہو گیا جیسے جیسے جدید آلات آرہے ہیں ڈاکٹرز آرہے ہیں بیماریاں بڑھتی ہی جا رہی ہیں۔ یقین جانو ایسی بیماریاں نکل رہی ہیں یہ ڈاکٹر بھی سر پکڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ مریض کو بیماری کیا ہے۔ آج دنیا کے اندر یہ بیماریاں بڑھتی جا رہی ہیں۔ جب آپس میں کہیں بیٹھتے ہیں تو پھر اس پر تذکرے بھی ہوتے ہیں کیا وجہ ہے کہ بیماریاں بڑھ رہی ہیں؟ تو پھر مختلف قسم کے جواب آتے ہیں ایک طرف سے ایک بندہ کہتا ہے پتہ ہے بیماریاں کیوں بڑھتی ہیں؟ جناب بتاؤ کیوں بڑھتی ہیں؟ پہلے بھی کھاد کا استعمال نہیں ہوتا تھا اب ہوتا ہے اس لئے یہ بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔ دوسرا بولتا ہے آج کل جو سپرے کیا جاتا ہے وہ بڑا خطرناک ہوتا ہے کیڑے مکوڑوں کو مار دیتا ہے تو بندہ تو پھر بندہ ہی ہوتا ہے سپرے کی وجہ سے بیماریاں بڑھ رہی ہیں۔

تیسرا بولتا ہے جو ہم ہوا لیتے ہیں وہ بھی خالص نہیں رہی موٹر سائیکلوں کا دھواں، کاروں کا دھواں اس میں کاربن کی کثرت ہوتی ہے جس سے ہوا آلودہ ہو جاتی ہے پھر جیسے ہی ہمارے اندر جاتی ہے تو طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔

ایک طرف سے آواز آتی ہے کہ جناب یہ Atomic دور ہے جو ایٹمی دھماکے ہوتے ہیں وہ فضا ہی میں ہوتے ہیں ان کے ذرات فضا میں رہ جاتے ہیں جس کی وجہ سے بیماریاں پھیلتی ہیں تو پیارے پیارے اسلامی بھائیو! زید کی بات غلط ہو سکتی ہے عمر کی تحقیق اور بکر کی تحقیق غلط ہو سکتی ہے مگر ہمارے پیارے آقا کا فرمان عالیشان غلط نہیں ہو سکتا، کیوں نہیں ہو سکتا قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى (النجم پ ۲۷ آیت ۳-۴)

ترجمہ کنز الایمان: اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے، وہ تو نہیں مگر جو نہیں وحی کی جاتی ہے۔

مہلک بیماریوں کے اسباب

آیئے میرے اسلامی بھائیو! اس سلسلے میں حضور کا کیا ارشاد ہے سنتے ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ میرا یہ پیغام ان تک پہنچا دینا جو یہاں موجود نہیں وہ کیا پیغام ہے؟ فرمایا جب میری امت میں۔ بے حیائی سرعام ہونے لگے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں ایسی بیماریوں میں مبتلا کر دے گا جن کے نام اور تذکرے پہلے لوگوں نے نہیں سنے ہوں گے آج ہمارے اندر بے حیائی کس قدر آ چکی ہے قرآن پاک کا تو فیصلہ یہ ہے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ (الانعام ۱۵۱)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے حیائیوں کے پاس نہ جاؤ جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔

آج ہمارے اندر بے حیائی اس قدر آ چکی ہے کہ خدا کی پناہ میرے اسلامی بھائیو! آج تک مجھے اس بات کی سمجھ نہیں آ سکی مختلف مقامات پر اجتماعات میں حاضر ہوتا ہوں اور کہتا ہوں مجھے اس کا جواب دے دو آج تک مجھے اس کا بات کا کسی نے جواب نہیں دیا۔ آپ کے سامنے بھی میں عرض کرتا ہوں اگر کوئی جواب دے دے تو اس کا میں شکر گزار ہوں گا سوال کیا ہے؟ آج ہمارے گھر کے سامنے نوجوان لڑکی اور نوجوان لڑکا آپس میں گلے مل رہے ہیں چاہے وہ میاں بیوی ہی کیوں نہ ہوں کیا ہم برداشت کر لیں گے، بلکہ ہم کہتے ہیں کیا تجھے شرم نہیں آتی یہ کیا کر رہے ہو اتنی بے حیائی ہمارے گھر میں بہو بیٹیاں بھی ہیں تو یہ کیا کر رہا ہے اگر تو باز نہ آیا تو ہم یہ کریں گے ہم وہ کریں گے۔

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ایک لڑکی اور ایک لڑکا آپس میں گلے مل رہے ہیں تو ہم برداشت نہیں کرتے تو یہی کچھ روز ٹی وی کی سکرین پر ہو رہا ہوتا ہے تو اس وقت ہماری غیرت کہاں چلی جاتی ہے؟ یہ میں نے بڑا ہلکا ہاتھ رکھا ہے وہاں تو عزتیں لٹ رہی ہوتی ہیں مگر کسی کے من میں نہیں آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے آج تو حیا کی چادریں تار تار کر دی گئی ہیں بے حیائی والی فلمیں گھر گھر چل رہی ہیں باپ بھی وہیں بیٹھا ہے جوان بیٹی بھی وہیں بیٹھی ہے اور بھائی بھی وہیں بیٹھے ہیں اور کسی کے من میں غیرت نہیں آ رہی

کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہم لاکھ کوشش کرلیں۔ اعلیٰ قسم کی دوائیاں ایجاد کرلیں اسپیشلسٹ ڈاکٹر بن جائیں۔ ہم بیماریوں سے ہرگز نجات نہیں حاصل کرسکتے۔ اگر بیماریوں سے نجات حاصل کرنی ہے تو ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم بے حیائی چھوڑ دیں۔ اور شرم و حیا کی چادر کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنالیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "الحیاء نصف الایمان" کہ حیا آدھا ایمان ہے۔ الحمد للہ دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول ہمیں شرم و حیا سکھاتا ہے۔ اس ماحول سے وابستہ ہونے والی اسلامی بہنیں۔ شرم و حیا کی پیکر بن گئیں۔ ہمیں بھی دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہنا چاہئے اور اسلامی بھائیوں کو مدنی قافلوں میں سفر کرنا چاہئے۔ مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے بے شمار برکتیں حاصل ہوتی ہیں۔ ایک اسلامی بھائی نے یہ سن رکھا تھا کہ راہ خدا میں سفر کرنے والے کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اُس نے نیت کی کہ مجھے سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو۔ اس نیت سے مدنی قافلے میں سفر کیا۔

الحمد للہ اُس کو میٹھے میٹھے پیارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوگئی۔

تیری دید ہووے تے میں عید کراں
اِس دید توں واری عید کراں
اَج بلھے شاہ دی میں ریس کراں
مینوں رُسیا پیر منا لین دے

سنا ہے آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یا رسول اللہ ﷺ

اللہ عزوجل ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول میں جینا مرنا نصیب فرمائے۔ آمین

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ذِکرِ مُصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکتیں

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی روزانہ پچاس مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھے گا میں بروز قیامت خود اس کے ساتھ مصافحہ کروں گا۔ (جذب القلوب)

فائدہ

اگر بندہ ہر نماز کے بعد دس مرتبہ درود پاک پڑھے تو یہ کوئی اتنی مشکل بات نہیں۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک بات سمجھ میں نہیں آئی؟ آپ نے فرمایا پوچھو کہنے لگیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت یوسف علیہ السلام کا حسن و جمال بہت مشہور ہے یہاں تک کہ وہ ہر وقت اپنے چہرے پر نقاب ڈالے رکھتے تھے اور جب ایک دن انہوں نے اپنے چہرہ سے پردہ ہٹایا تو عورتوں نے بے خودی میں اپنے ہاتھ کاٹ لئے یعنی وہ دیدار یوسف میں اس قدر گم ہوئیں کہ انہیں اپنے ہاتھ کٹنے کا احساس ہی نہ ہوا۔ لیکن جب ہم آپ کو دیکھتے ہیں تو ایسی کوئی بات نہیں ہوتی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے عائشہ یوسف علیہ السلام تو چہرے پر ایک پردہ ڈال کر رکھتے تھے۔ یہ جو تم مجھے دیکھ لیتی ہو تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے چہرے پر ستر ہزار پردے ڈالے ہوئے ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج ذرا دکھایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا تو میری طرف دیکھو جب آپ نے آقا

صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا تو کمرے سے باہر نکل گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمانے لگے کہ اے عائشہ تجھے کیا ہو گیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ مجھے ایسا لگا کہ جیسے سارا کمرہ نور سے بھر گیا ہے اور اس نور کی وجہ سے کمرہ کہیں جل کر راکھ نہ ہو جائے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عائشہ اپنے حجابات میں سے تو ابھی میں نے ایک ہی پردہ اٹھایا تھا۔

حقیقتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ایسے ہی نہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اے ابوبکر بے شک تو میرا بچپن کا ساتھی ہے اور مکے مدینے بھی ساتھ رہا ہے غار میں بھی ساتھ تھا اور جنت میں بھی ساتھ ہوگا لیکن اے ابوبکر میں ایک بات تجھے بتا دوں کہ کہیں یہ دعویٰ نہ کر بیٹھنا کہ میں نے قربِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیا ہے یعنی میں نے آپ کی حقیقت جان لی فرمایا اس لئے کہ میری حقیقت آج تک رب کی ذات کے علاوہ کوئی جان ہی نہیں سکا۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر میں اتنی برکت ہے کہ اگر بندہ لا الٰہ الا اللہ پڑھتا رہے مسلمان نہیں ہوگا۔ ایک دفعہ محمد رسول اللہ کہہ لے تو ایمان کی دولت سے سرفراز ہو جائے گا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ

إِلَّا مَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۝ (الفرقان آیت ۷۰)

ترجمہ کنزالایمان: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

یعنی فرمایا جا رہا ہے کہ تم ایمان کی دولت سے سرفراز ہو کر دیکھو پھر کیا ہوگا یعنی اللہ تعالیٰ تمہاری ساری برائیوں کو نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔

میٹھے اسلامی بھائیو! ذکرِ مصطفیٰ میں اتنی برکت ہے اور ایمان کی دولت کیا ہے آؤ میں آپ کو بتاؤں۔ کچھ لوگ تھکے ہارے غریب حال یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ مسلمانوں سے وہ لوگ اچھے ہیں یہ بات ہرگز نہیں کہنا چاہئے کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

من قال لا اله الا الله دخل الجنة۔ (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: جس نے ایک دفعہ کلمہ پڑھا وہ ایک نہ ایک دن ضرور جنت میں جائے گا۔

ساری بھلائیاں غلامی رسول میں ہیں

ایک بندہ مسلمان ہے کتنا ہی گناہگار ہے بدکار ہے اگر اللہ کی رحمت جوش میں آ گئی تو ضرور بخشا جائے گا۔ ایک بندہ مسلمان نہیں لاکھوں بھلائی کے کام کرتا ہے۔ ہسپتال بنوا رہا ہے سرائے بنوا رہا ہے لیکن جب تک دولت ایمان نہیں جنت میں نہیں جا سکتا۔ جتنے چاہیں اچھے کام کریں ذکرِ مصطفیٰ کی اس قدر فضیلت ہے کہ ایمان لاؤ تو ساتھ ہی سارے گناہ نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بات اور بتاؤ ابھی ذکرِ پاکِ مصطفیٰ ہو رہا تھا۔ کیسا سرور آ رہا تھا مگر دوسری طرف دیکھیں کہ انسان دُنیوی اور غیر شرعی کاموں میں لاکھوں روپیہ لگاتا ہے مگر اُسے سکون نہیں ملتا۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ انسان عربوں روپیہ لگاتا ہے لیکن اتنا سکون نہیں ملتا جتنا ذکر پاک سے دل کو سکون مل رہا ہے۔

کوئی سکون کی تلاش میں کسی پہاڑی مقام پر جا رہا ہے، کوئی فاران جا رہا ہے کوئی کاغان جا رہا ہے، لیکن ایمان کی بات بتاؤ سکون ملتا ہے؟ سکون حاصل کرنے کے لئے شراب کا سہارا لیتا ہے، کوئی جوئے کا تو کوئی شطرنج کا سہارا لیتا ہے کوئی ٹی وی اور وی سی آر لگا کر اس کا سہارا لیتا ہے لیکن سکون نہیں ملتا۔ سکون کہاں ملتا ہے؟ رب تعالیٰ اپنے کلام پاک میں ارشاد فرما رہا ہے۔ میری بات نہیں زید و بکر کی بات نہیں بلکہ اس رب کا کلام ہے

جس کے بارے میں خود قرآن پاک گواہی دے رہا ہے۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۝ (البقرہ آیت نمبر ۲۳)

ترجمہ:۔ اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے (ان خاص) بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلا لو اگر تم سچے ہو۔ (کنزالایمان)

فرمایا میں چیلنج کرتا ہوں کہ اس جیسی ایک سورۃ لے آؤ اگر تم یہ کہتے ہو کہ یہ بندے کا کلام ہے تو تم بھی اس جیسا کلام لے آؤ کوئی ایک سورۃ تو لا کے دکھاؤ۔ فرمایا قیامت تک بلکہ قیامت بھی آ جائے اس جیسی ایک سورت کیا ایک آیت بھی نہیں لا سکتے۔ نہ آج تک کوئی بنا سکا نہ بنا سکے گا۔ بڑے بڑے سلیبس تیار ہو گئے بڑے بڑے فصیح و بلیغ علمائے کرام آ گئے لیکن۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

(حدائق بخشش)

قرآن عربی میں اترا ہے، عرب شریف میں اترا ہے، ان کی زبان میں اترا ہے، ہم کو تو وہ عجمی کہتے ہیں اس کا معانی گونگے کے ہیں یعنی ہمیں تو عربی زبان آتی ہی نہیں علم والے کی زبان سے الفاظ نکلیں تو لُغت بن جائیں سخن ور کی زبان سے الفاظ نکلیں تو کلام بن جائیں لیکن اعلیٰ حضرت نے کیا خوب ارشاد فرمایا ہے کہ۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فُصحا عرب کے بڑے بڑے
کوئی جانے منہ میں زباں نہیں، نہیں بلکہ جسم میں جاں نہیں

جیسے زبان ہی نہیں یعنی بول ہی نہیں سکتے۔ سرکار پر اُترنے والی کتاب کے لیے

بڑے بڑے اہلِ علم بھی گم ہو گئے۔ ایک بڑا پیارا واقعہ سناؤں ایک شعر ہوتا ہے ایک رباعی۔ رباعی چار مصرعوں والی ہوتی ہے۔

مکہ شریف میں میلہ لگا کرتا تھا اور وہاں بڑے بڑے شاعر آیا کرتے تھے اور اپنا اپنا کلام سنایا کرتے پھر جس کا کلام سب سے بہتر ہوتا اس کو انعام ملتا تھا اب وہ شعر کس طرح لکھتے تھے یعنی تین شعر لکھ کر لایا کرتے تھے اور جب وہ شعر لایا کرتے تو ان کا جو بڑا پادری، راہب، عالم ہوتا تھا وہ اٹھتا اور اتنا بڑا عالم تھا کہ بغیر مطالعہ کئے ان مصرعوں کے ساتھ چوتھا مصرعہ لگا کر رباعی پوری کرتا اور جس کی رباعی زیادہ اچھی ہوتی اس کو انعام مل جاتا۔ اب ایک دفعہ جب میلہ لگا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ایک صحابی کو فرمایا اے میرے صحابی جا تو بھی تین مصرعے لے جا مصرعے تھے۔

اِنَّآ اَعْطَیْنٰكَ الْكَوْثَرَ۝ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۝ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ۝

جب صحابی یہ کلام لے کر گئے تو جب ان کی باری آئی تو سوئی اٹک گئی چوتھا مصرعہ نہ ملے۔ کوئی گنجائش ہی نظر نہ آئے۔ سارا علم دھرے کا دھرا رہ گیا عالم سوچ میں پڑ گیا سر پکڑ کر بیٹھ گیا سوچ سوچ کے اس نے معلوم ہے؟ کیا جواب دیا۔

کہ یہ کسی انسان کا قول ہی نہیں اسی لئے فرمایا۔

تیرے آگے یوں ہیں دبے لچے فصحا عرب کے بڑے بڑے

میٹھے اسلامی بھائیو! ذکرِ مصطفیٰ سارے غم دُور کر دیتا ہے۔ اِس لئے اعلیٰ حضرت عظیم المرتبت نے کیا ہی خوب کہا یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم میں یہاں آپ کا ذکر پاک کرتا ہوں نعتیں پڑھتا ہوں لیکن مزا تب ہے کہ

صبا وہ چلے کہ باغ پھلے
وہ پھول کھلے کہ دن ہوں بھلے
لوا کے تلے ثنا میں کھلے
رضا کی زباں تمہارے لئے

میں چاہتا ہوں کہ روز قیامت لوالحمد آپ کے ہاتھ میں ہو میں ادھر بھی نعتیں پڑھ
رہا ہوں سرکار کا میلاد شریف منا رہا ہوں بلکہ آپ کے اس شعر کی طرف پتہ نہیں کبھی آپ
نے غور کیا ہو یا نہیں۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

قدسی کہتے ہیں فرشتے کو۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اللہ کے ولی کے کلام میں بڑی تاثیر
ہوتی ہے کہتے ہیں حشر کا میدان لگا ہوگا سورج سوا میل پر ہوگا زمین تانبے کی ہوگی اللہ
تعالیٰ کا جلال عروج پر ہوگا ہر کوئی انتظار میں ہوگا کہ کوئی اللہ (عزوجل) کے جلال کو جمال
میں بدل ڈالے فرمایا اس وقت مجھ سے فرشتے کہیں ہاں رضا جس طرح دنیا میں پڑھا
کرتے تھے یہاں بھی پڑھو فرمایا پھر پڑھوں گا۔

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

پوچھنے لگے کہ اس طرح کیا ہوگا۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ پیارے آقا صلی
اللہ علیہ وسلم پر درود سلام بھیجنے پر اللہ عزوجل دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ تو جب میں
لاکھوں وکروڑوں کی تعداد میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجوں
گا تو خود ہی اس کا قہر وغضب رحمت میں بدل جائے گا اور بیڑا پار ہو جائے گا۔
اِنْ شَآءَ اللہ (عزوجل)

جادو ٹونہ کا علاج

آج ہر کوئی کہتا ہے کہ ہمارے گھر میں جادو ٹونہ ہے لڑائی جھگڑا ہے کیوں نہ ہو
آج ہم نے اپنے گھروں کو ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی جو کر دیا ہے۔ آؤ اپنے
گھر میں ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلیں سجاؤ اور یہ نہ سوچنا کہ فلاں تو امیر ہے اس کا
گھر بڑا ہے اس نے محفل سجائی ہے میں کیسے سجاؤں۔ یاد رکھو خدا دولت و گھر نہیں بلکہ نیت

دیکھتا ہے کہ کس نیت سے کروائی گئی ہے ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

حضرت شاہ ولی اللہ بہت بڑے بزرگ تھے ان کے والد عبدالرحیم شاہ بہت ہی
پائے کے بزرگ تھے اتنے بڑے بزرگ تھے کہ ایک دفعہ بڑے سخت بیمار ہو گئے کہ سب
کہنے لگ گھڑی پل کے مہمان ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر سکتہ طاری تھا کہ اچانک میں
نے دیکھا کہ خواب میں میرے پاس ایک بزرگ آئے اور کہنے لگے کہ اے عبدالرحیم
تیری چارپائی کا رخ دروازے کی طرف ہے ذرا صحیح کر لو کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ
وسلم تیری تیمارداری کے لئے تشریف لا رہے ہیں۔ کہتے ہیں مجھے ذرا ہوش آیا تو میں نے
اشارے سے اپنی چارپائی درست کروائی مجھ پر پھر غنودگی طاری ہو گئی کیا دیکھا کہ
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میرا سر اپنی گود میں رکھ کر پیار کرنے لگ اور
فرمایا کہ اے عبدالرحیم پریشان نہ ہو تجھے اللہ صحت عطا فرمائے گا۔ فرماتے ہیں میں بڑا
خوش ہوا۔

جو بھی مانگو حضور دیتے ہیں

سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جانے لگے تو فرمایا کہ مانگ عبدالرحیم
اگر کچھ مانگنا ہے میں نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ ہمارے گھر میں
تشریف لائے اس سے بڑی میرے لئے اور کیا سعادت ہو سکتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اچانک
میرے ذہن میں آیا کہ اگر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنے دو موئے مبارک عطا
فرمادیں تو میرا بیڑا پار ہو جائے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ریش مبارک سے دو
بال اتار کر مجھے عطا فرمائے ہوش آئی تو دونوں موئے مبارک موجود تھے آپ فرماتے ہیں
لوگ جوق در جوق آتے اور ان کی زیارت کرتے کسی نے کہہ دیا کہ یہ ایسے جھوٹے ہی
ہے۔ یہ ایسی ہی باتیں بنائی گئیں ہیں۔ یہ موئے مبارک نہیں ہیں کہا ادھر آؤ اعتراض
کرنے والو! آ گئے کہا جاؤ باہر دیکھ کر آؤ آسمان پر بادل تو نہیں ہیں۔ کہا سخت گرمی ہے

بادل تو کوئی نہیں ہیں۔ کہا کہ یہ موئے مبارک باہر لے جاؤ۔ باہر لے کر گئے تو ابر کا ٹکڑا آ گیا اس نے سایہ کرنا شروع کر دیا۔

میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھو کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کسی کی خواب میں تشریف لائیں یہ کوئی معمولی بات نہیں اگر ہمارا بڑا بھائی یا باپ خواب میں آ جائے اور کوئی چیز دے کر جائیں تو وہ اٹھنے پر نہیں ہوتی۔ لیکن پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اگر خواب میں تشریف لائیں اور کچھ دے کر جائیں تو وہ باقی رہتا ہے۔

بھنے ہوئے چنوں پر میلاد

اس کی کیا شان ہوگی جس کی تیمارداری کرنے کے لئے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم خود تشریف لائیں۔ حضرت شاہ عبدالرحیم خود فرماتے ہیں کہ میں ہر سال سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد بڑے اہتمام سے کرواتا تھا ۔ میں اپنی استطاعت کے مطابق خوب خرچ کرتا۔ لیکن ایک دفعہ ہوا کہ میں سفر کی حالت میں تھا میرے پاس کوئی ذریعہ وغیرہ نہیں تھا کہ اتنا اہتمام کر سکتا۔ بڑا پریشان ہوا کہ یہ میلاد کا مہینہ ایسے ہی گزر جائے گا میلاد شریف میں نہیں کرا سکتا پھر سوچا جو کچھ ہے اسے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ عالی میں پیش کر دوں۔

تھوڑے چنے بھنے ہوئے تھے۔ وہی رکھے اور اس پر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد پڑھا اور اس کو تقسیم کر دیا لیکن دل کچھ بجھا بجھا سا تھا۔ کیوں کہ جب ہر سال اتنا اہتمام کرتا تھا اور اس سال یہ چنے۔ پریشان تھا رات کو جب سویا اور میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ آقائے مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ آپ کا رُخِ انور چودھویں رات کے چاند سے زیادہ چمک رہا ہے اور وہاں پر ہر طرف اتنے قسم کے کھانے رکھے ہیں۔ میں نے دل میں سوچا کہ وہاں ہمارے چنوں کی کیا قدر ہوگی۔

رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور فرمایا اے شاہ عبدالرحیم تو پریشان نہ ہو سب کے کھانے میرے سامنے رکھے ہیں لیکن تیرے چنے تو میں نے جھولی میں ڈال رکھے ہیں۔ سبحان اللہ!

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ وہاں نیتیں دیکھی جاتیں ہیں اور پھر ارشادِ رسولِ کریم بھی ہے کہ:

انما الاعمال بالنیات

"عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

یہ مت سوچو کہ میں غریب ہوں بلکہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے میلاد شریف کا خوب خوب اہتمام کرو، میلاد کی بڑی برکتیں ہیں۔

میلاد کرواؤ اِن شآءَ اللہ ساری فکریں، غم، پریشانیاں، دُکھ دُور ہو جائیں گے اور کرم ہو جائے گا۔

خدا کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میلاد کی اتنی برکتیں ہیں کہ اگر محفل میلاد میں غیر مسلم بھی آ جائے تو وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت سے محروم نہیں رہ سکتا۔

کسی محلے میں ایک سلسلہ چلا آتا تھا کہ ہر گھر میں میلاد منعقد ہوا کرتا تھا کبھی فلاں کے گھر کبھی فلاں کے گھر اس طرح یہ سلسلہ چل رہا تھا۔ دُعا کیجئے اسلامی بھائیو! کہ اللہ تعالیٰ ہمارے گھروں میں بھی ایسا سلسلہ چلائے۔ (آمین)

احمد حسن نوری بیان فرماتے ہیں کہ پہلے وقتوں میں لڑکا بھی ان پڑھ ہوتا تھا اور لڑکی بھی ان پڑھ۔ تو اب ان کے دادا اور دادی بھی ان پڑھ ہی ہوں گے۔ ایک خط پڑھانے کے لئے انہیں دور دراز جانا پڑتا تھا۔ ان کی شادی ہو جاتی تھی اور نبھ بھی جاتی لیکن آج کل لڑکا بھی پڑھا لکھا ہے اور لڑکی بھی۔ ادھر ان کی شادی ہوتی ہے اور ادھر لڑائی جھگڑے شروع۔ تو فرماتے ہیں کہ آج کل جب شادی ہوتی ہے تو ڈھولک، گانے باجے

اور دوسری کئی قسم کی واہیات رسومات ہیں جن سے شادی کی ابتداء ہوتی ہے اور پہلے وقتوں میں جب دن رکھنے ہوتے تو محفل میلاد کروائی جاتیں اور پھر شادی پر بھی اسی قسم کی محفلیں ہوتیں تھیں مثلاً نعت خوانی، اللہ اور اس کے رسول کا ذکر ہو رہا ہے تو جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا ہو وہاں برکتیں تو خود با خود ہوں گیں اور ہر کام صحیح بھی ہو گا۔

اب ہم نے یہ سلسلے ختم کر دیے ہیں نہ محفلیں ہو رہی ہیں نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو رہا ہے اس لئے ہر کام اٹکا ہوا ہے۔

میں بیان کر رہا تھا کہ محلے میں میلاد کا سلسلہ چل رہا تھا کبھی فلاں کے گھر کبھی فلاں کے گھر تو وہاں اس محلے میں ایک غریب آدمی تھا اس کے دل میں بھی شوق پیدا ہوا کہ میں بھی اپنے گھر میں محفل میلاد کراؤں لیکن دل میں سوچا کہ میرا تو گھر چھوٹا ہے میں لوگوں کو کہاں بٹھاؤں گا اس پر وہ چپ ہو جاتا۔ لیکن پھر کسی محفل میں جاتا تو پھر اس کے دل میں شوق پیدا ہوتا کہ میلاد کروا دیں آخر کار! ایک دن اس نے اپنے جذبات کا اظہار کر دیا اور کہا کہ فلاں دن میرے گھر میں آنا میں نے محفل کروانی ہے اعلان کر دیا۔ اب چونکہ اس کا گھر چھوٹا تھا۔ اس نے سامان ادھر ادھر رکھ دیا۔ پھر پبلک آنا شروع ہوئی اور اس کا گھر بھرنا شروع ہو گیا۔

یہودی کی تقدیر بدل دی

اس نے یہودی کے گھر سے چادر لی تھی کہ میں میلاد ختم ہونے کے بعد اسے واپس کر دوں گا۔ میلاد ختم ہو گیا وہ یہودی عورت آ کر اپنی چادر لے گئی وہ عورت رات کو سوئی مگر صبح اٹھ کر اس نے میکے کا سامان الگ رکھنا شروع کر دیا (جب عورت ناراض ہو اور جانے لگے تو میکے کا سامان پہلے الگ کرتی ہے) اس پر یہودی اٹھا اور اس نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا کہ بس میں اپنے میکے جا رہی ہوں تمہارا اور میرا راستہ الگ اب

میں یہاں نہیں رہ سکتی تو یہودی نے پوچھا کہ رات کو تو تم صحیح سوئیں تھیں صبح اٹھ کر تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ اس پر یہودی عورت نے بتایا کہ پڑوس میں میلاد تھا میں نے وہاں اپنی چادر دی اور رات کو واپس لے آئی لیکن جب رات کو میں سوئی تو میری قسمت جاگ اٹھی اور خواب میں مجھے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ تو نے میلاد میں اپنی چادر شامل کی اور اب تجھے دوزخ میں جگہ ملتی تو میں یہ کیسے برداشت کرتا۔ تو جلدی سے کلمہ پڑھ لے میں نے کلمہ پڑھ لیا اور مسلمان ہو گئی تو میں مسلمان اور تو یہودی لہٰذا نکاح ختم ہو گیا میرا اور تیرا راستہ الگ ہو گیا اس پر یہودی نے کہا کہ تم اپنا سامان یہیں رکھ دو کیونکہ جو تجھے کلمہ پڑھا گئے وہ رات کو مجھے بھی کلمہ پڑھا گئے ہیں۔ ذرا توجہ فرمائیے کہ بے ایمانوں کو ایمان نصیب ہو رہا ہے اور ایک ہم ہیں کہ صحیح نہیں ہو رہے ہیں تو ہمیں چاہے کہ میلاد کروائیں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا ہمارے نبی کی کیا شان ہے۔ کہ اشارہ کیا تو چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ اشارہ کیا تو سورج الٹے پاؤں چلا آیا۔ اشارہ کیا تو درخت اپنی جگہ سے نکل کر پاس آ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات حیوان، چرند، پرند، چاند، سورج اور درخت مان رہے ہیں اور ہم انسان آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مان رہے۔ تو کیا ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہیں مان سکتے۔ کیا خیال ہے کہ اچھی بات ہے یا بری بات! تو آئیے عہد کیجئے کہ:

اِن شَآءَ اللّٰہ (عزوجل) آج ہم عہد کرتے ہیں کہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی رمضان شریف کا کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا۔ (جواباً) اِن شَآءَ اللّٰہ

انگریزی فیشن کو چھوڑ کر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے طور طریقے اپنائیں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں گے (جواباً) اِن شَآءَ اللّٰہ

ذرا اسلامی بھائیو! اونچی آواز میں کہیے کہ شیطان یہاں سے دور بھاگ جائے۔ (اِن

شاءَ اللہ) آواز کم آرہی ہے ذرا اور اونچی آواز میں۔

اب میری اسلامی بہنیں جو پردے میں رہ کر مجھے سن رہی ہیں غور فرمائیں اور توجہ سے سنیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے بھی نبی ہیں۔ جنہوں نے عورتوں کو بلند رتبہ دیا۔ وہ عظمت دی جو کسی اور کو نہیں دی۔

عورتوں کو جتنا شکر گزار ہونا چاہئے وہ کسی اور کو نہیں یہی وہ عورت تھی جسے خاوند کے ساتھ جلا دیا جاتا تھا جب وہ مرجاتا اسے زندہ رہنے کا کوئی حق حاصل نہ تھا۔ یہی وہ عورت تھی جسے جائیداد میں سے کوئی حصہ نہ ملتا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جائیداد میں عورت کا حق مقرر فرمایا۔

پہلے زمانے یعنی اسلام سے قبل بیٹیوں کو زندہ درگور کر دیا جاتا تھا یعنی پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایسا کرنے سے منع فرمایا۔

اس پر لوگوں نے پوچھا کیوں!

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی دو بیٹیوں کی صحیح پرورش کی اور پھر ان کی شادی کی تو قیامت کے دن میرے نزدیک اس طرح ہوگا جس طرح یہ انگلیاں اشارہ کر کے بتایا اس پر ایک شخص نے عرض کیا کہ جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اس طرح ہوگا۔ (مشکوٰۃ جلد دوم صفحہ ۴۲۳)

تو کیا خیال ہے کہ شکر نہیں کرنا چاہیے؟ جس طرح لڑکوں کی پرورش کرتے ہیں اسی طرح لڑکیوں کی پرورش کریں۔

پھل لے کر باپ آیا ہے لڑکی کو پہلے دے دیا۔ عید پر لڑکے کے کپڑے بنائے ہیں لڑکی کو پرانے کپڑے پہننے کو کہا نہیں نہیں ان کے ساتھ بھی وہی سلوک کرو جس طرح لڑکوں کے ساتھ کرتے ہو۔

فرمانِ الٰہی ہے کہ:

''رزق کی کمی کی وجہ سے تم بیٹیوں کو قتل نہ کرو میں تمہیں بھی رزق دیتا ہوں اور انہیں بھی۔''

بلکہ میں ان کے صدقے تمہیں رزق دیتا ہوں اس لئے قتل کرنے سے منع کیا ہے لیکن ہم تو اب بھی زیادہ بیٹیوں سے خوف کھاتے ہیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ اگر عورت ماں کے روپ میں ہے تو جنت اس کے قدموں تلے رکھ دی دیکھئے کتنی عظمت دی ہے پھر اب وہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمان بنی رہے۔ تو کتنی افسوس کی بات ہے۔

اسلامی بہنوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ وہ پردہ کا اہتمام کیا کریں یہ باتیں بلکل غلط ہیں کہ آنکھوں کا پردہ ہونا چاہیے یاد رکھو کہ اسلام جس چیز کا اظہار مانگتا ہے اظہار کریں گے تو بات بنے گی۔ ورنہ نہیں۔

آپ کو ایک بڑی مثال دیتا ہوں۔

ایک بندہ دل ہی دل میں کلمہ پڑھتا رہے زبان سے اس کا اظہار نہ کرے اور اسی طرح مر گیا تو وہ مسلمان نہیں کافر مرا۔ کیونکہ گواہ بنانا ضروری ہوتا ہے۔ اظہار کرنا ضروری ہوتا ہے۔ کلمہ کے لئے اظہار کرنا ضروری ہے۔ اسی طرح فرض نماز کے لئے بھی مسجد میں جانا ضروری ہے۔ اعلان کرنا ضروری ہے۔ اللہ اکبر کہنا ضروری ہے اب نفل نماز کو لے لیں نفل نماز چھپ کر پڑھنے کا حکم ہے تو اس کو چھپ کر پڑھنا چاہیے۔ جسے چھپانے کا حکم ہے اسے چھپاؤ گے تو بات بنے گی۔

اگر ایک لڑکا لڑکی اکیلے آپس میں بیٹھیں اور ایجاب وقبول کرلیں تو نکاح ہو گیا نہیں بالکل نہیں۔ نکاح کے لئے اعلان اظہار ضروری ہے۔ تو بالکل اسی طرح کلمہ کے لئے، بالکل اسی طرح پردہ کے لئے اعلان ضروری ہے سنیئے جو اسلامی بہنیں کہتیں ہیں کہ دل کا پردہ کافی ہوتا ہے آنکھوں کا پردہ کافی ہوتا ہے۔ خدا کی قسم مجھے حیرت ہوتی ہے ان عورتوں پر جو اس طرح کی باتیں کرتیں ہیں۔

پردہ کے لئے اظہار ضروری ہوتا ہے

اسلامی بہنیں ذرا توجہ فرمائیں:

حضرت سیّدتنا اُمِ سَلَمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت سیّدتنا میمونہ رضی اللہ عنہا دونوں بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) سیّدنا عبداللہ بن اُمِ مکتوم رضی اللہ عنہٗ بارگاہ نبوت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوگئے ۔تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''تم دونوں ان سے پردہ کرلو۔ میں نے عرض کی یَارَسُوْلَ! صلی اللہ علیہ وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے ۔فرمایا کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی، ابوداؤد)

آج بے پردگی عروج پر ہے۔ اسی لئے تو ہر طرف معاشرہ پریشانیوں کا شکار ہے نماز میں سُستیاں دیکھی جارہی ہیں اگر اسلامی بہنوں سے کہا جائے کہ نماز پڑھو تو کہتیں ہیں کہ کیسے نماز پڑھیں ادھر کپڑے پہنتے ہیں تو بچہ پیشاب کردیتا ہے۔ ہم کیسے پاک رہیں اس لئے نماز نہیں پڑھتے ۔ایک اللہ کے نیک بندے سے میں نے اس کا ذکر کیا کہ اس پر عورتوں کو کیا جواب دینا چاہئے ۔وہ بڑا مسکرائے کہنے لگے کہ ان سے کہو کہ چل تیری ماں کے گھر چلیں یا بازار چلیں تو پانچ منٹ کے اندر کپڑے تبدیل ہوسکتے ہیں تو پھر کیا اللہ کے لئے کپڑے تبدیل نہیں ہوسکتے ؟ تو اسلامی بہنیں غور کریں۔

اسلامی بھائیوں! سے بھی التماس ہے کہ نماز قائم کریں۔ تو پھر اولاد بھی نماز پڑھے گی۔

خدا کی قسم! اگر تمام اسلامی بہنیں نماز پڑھنے لگ جائیں کوتاہی نہ کریں تو آج بھی ان کی گود سے ولی پیدا ہوسکتے ہیں وہ پہلی مائیں تھیں جن کی گود سے ولی پیدا ہوتے تھے۔

سنیئے! ذرا غور فرمایئے کہ:

بچہ مولوی صاحب کے پاس جاتا ہے مولوی صاحب کہتے ہیں کہ پڑھو بسم اللہ تو

بچہ کہتا ہے کہ مجھے یہ آتا ہے اس طرح مولوی صاحب کہتے ہیں کہ الم پڑھو تو بچہ کہتا ہے کہ یہ بھی مجھے آتا ہے مولوی صاحب بڑے پریشان ہوتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ مجھے بتاؤ کہ تمہیں کتنے پارے آتے ہیں بچے نے عرض کیا کہ مجھے سولہ پارے حفظ ہیں مولوی صاحب نے اس کی وجہ پوچھی تو بچے نے بتایا کہ جب میں شکمِ مادر میں تھا تو وہ کام کرتے ہوئے قرآن پڑھتی تھیں اور پھر دودھ پلاتے بھی وہ قرآن پڑھتی تھیں تو میری ماں کو اتنے پارے حفظ ہیں۔

آج کی ماں کو سولہ گانے آتے ہیں جب بچہ کو دودھ پلاتی ہیں تو گانے گاتیں ہیں۔ تو پھر بچہ گود سے نکلتا ہے تو وہ بھی لازمی گانا گاتا ہے۔ سب لوگ بڑا خوش ہوتے ہیں۔ بچہ ناچتا ہے تو سب لوگ شاباش دیتے ہیں گالی نکالتا ہے تو کہتے ہیں کہ بڑی گالی نکالو بڑا نوٹ ملے گا۔ بچہ پہلے خود ناچتا ہے پھر سب کو نچاتا ہے۔ پھر نائیں آجاتیں ہیں کہتیں ہیں حافظ صاحب تعویذ بنادیں بچہ بڑا تنگ کرتا ہے اب وہاں حافظ صاحب کا تعویذ کیا کرے۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے۔

''بچہ اور بیوی چھڑی کی مانند ہے اس کا جس طرف رُخ کروگے ہو جائے گا۔''

اس لئے جب بچہ سات سال کا ہوجائے تو اس کا رخ مسجد کی طرف کرو تو وہ نماز پڑھے گا۔ اگر رُخ نہیں کروگے تو اس کا رخ ٹی وی کی طرف ہوجائے گا۔ اس کا رخ وی سی آر کی طرف ہوجائے گا۔ اس کا رخ شطرنج کی طرف اور اس کا رُخ ہوگیا ہے بے حیائی کی طرف اب تم تعویذ لاؤ گے تو چھڑی ٹوٹ جائے گی مڑے گی نہیں اس لئے ہمیں پہلے ہی چاہئے کہ اس کو ابتداء میں ہی نماز کی عادت ڈالیں۔

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا مقصد کیا تھا؟ حبیب خدا کے میلاد کا مہینہ آئے تو ہمیں اپنا احتساب کرنا چاہیے کہ ہم نے کہاں تک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ

وسلم کی سنت پوری کی ہے اور کہاں تک پورے اترتے ہیں۔ آج ہم نے دامن مصطفیٰ
چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ہمارا رخ تباہی کی طرف ہو گیا ہے۔

آج محلے میں کسی کے گھر بچی پیدا ہوتی ہے تو وہ تین دن کے بعد پرچہ پر نام لکھ کر
لاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ حافظ صاحب کونسا نام رکھیں۔ گھر والوں نے بتایا کہ ان کے
گھر میں تین دن سے صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے کہ بچی پیدا ہوئی ہے۔ پہلے بھی بچی پیدا
ہوئی تھی اب بھی بچی پیدا ہوئی ہے۔ رو رہے ہیں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا کہ میں اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ایک بستی کے قریب سے گزر رہے تھے
کہ وہاں نور کی بارش ہو رہی تھی۔ صحابہ کرام نے اس کی وجہ دریافت کی تو آپ نے فرمایا
کہ اس بستی میں کسی نے کدو شریف پکایا ہوا ہے یا کسی کے گھر بچی پیدا ہوئی ہے ہم لوگ
کہتے ہیں کہ بچے یعنی لڑکے فائدہ مند ہیں۔ اسلامی بھائیو! ایمانداری سے بتائیے کہ کسی
کے گھر میں بچی پیدا ہوئی اور اس نے لڈو بانٹے ہوں۔ ابتدا ہی ہماری غلط ہے کہ بچہ پیدا
ہوا ہے تو ہر طرف سے مبارک باد وصول ہو رہی ہے۔ لڈو تقسیم کئے جا رہے ہیں ہر قسم کی
خوشی منائی جا رہی ہے۔ اگر بچی پیدا ہوئی تو کہا بچی پیدا ہوئی ہے۔ آواز ہی نہیں نکل رہی۔

اسلامی بھائیو! یہ سب غلط باتیں ہیں یا ہماری سوچیں اس قسم کی ہو گئی ہیں کہ یہ
ہماری وجہ سے پلتے ہیں۔ نہیں جن کے ناں باپ نہیں ہوتے وہ بھی تو پلتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
ہر ایک کو رزق دیتا ہے۔ پتھر کے نیچے پلنے والے کیڑے کو بھی رزق دیا جاتا ہے۔ سمندر
میں رہنے والی مچھلی کو بھی رزق پہنچتا ہے۔ بچہ کو ماں کے پیٹ میں بھی رزق پہنچتا ہے۔
اللہ تبارک وتعالیٰ رزّاق ہے۔

وَاللّٰہُ یَرۡزُقُ مَنۡ یَّشَآءُ بِغَیۡرِ حِسَابٍ (البقرہ آیت نمبر ۲۱۲)

ترجمہ کنز الایمان:۔ اور خدا جسے چاہے بے گنتی دے۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ کام نہ کرو گے تو ناکارہ ہو جاؤ گے اگر کہو گے کہ کام
میں رزق ہے تو کافر ہو جاؤ گے یہ سب تو حیلے بہانے ہیں۔ اگر کام کرنے سے رزق ملتا

ہے تو غریب آدمی صبح سے شام تک کام کرتا رہتا ہے۔ ایک وہ بندہ ہے جو ہر وقت اے سی
میں بیٹھا رہتا ہے۔ وہ بھی کام کرنے کے بغیر کھاتا پیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جتنا زیادہ ذکر مصطفیٰ میں مشغول رہو گے تو اتنا زیادہ اچھا
ہے جتنا زیادہ خود کو مشقت میں ڈال کر ذکر مصطفیٰ کرو گے اتنا زیادہ ثواب ملے گا۔ ان
کے راستے میں جتنی زیادہ غم تکلیفیں اٹھاؤ گے اُسی قدر عشق رسول کی چاشنی بڑھے گی۔

سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کے لئے پتھر پر سجدہ کرتے تو پتھر اتنا گرم
ہوتا تھا کہ جلد مبارک پر اس کی گرمی اثر کرتی آپ لوگوں میں سے جو لوگ حج کر کے آئے
ہیں ان کو وہاں کی گرمی کا احساس ہوگا۔ ہم لوگ تھوڑی دیر گرمی میں نہیں بیٹھ سکتے اور اجتماع
میں نہیں بیٹھ سکتے۔ آپ سب سے التماس ہے کہ دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا اجتماع ملتان
روڈ سوڈی وال کالونی جامع مسجد محمدی حنفیہ میں بعد نمازِ عشاء ہوتا ہے آپ ضرور اس اجتماع
میں شرکت کیا کریں۔ حُضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گرمی میں مکہ سے ہجرت کی صحابہ کرام
نے جہاد کیا، تبلیغ کی اور اس کے لئے دور دراز مقامات تک گئے اور آج اگر بچہ کہتا ہے کہ
ماں میں نے دعوتِ اسلامی کے قافلہ کے ساتھ جانا ہے تو ماں کہتی ہے نہ نہ بیٹا حالات
بڑے خراب ہیں۔ بیٹا! میں تیرے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتی جب تو رات کو دیر سے آتا
ہے تو میں اُٹھ کر دیکھتی ہوں۔ میں تیری جدائی نہیں برداشت کر سکتی۔ بیٹا کہتا ہے ماں میں
نے میڈیکل میں داخلہ لینا ہے لاہور میں نہیں ملا پشاور جانا ہے۔ ماں کہتی ہے بیٹا تو فکر نہ کر
میں اپنا زیور بیچ دوں گی پر تجھے ضرور پشاور بھیجوں گی اب کہاں گئی ماں کی مَحبّت۔

وہی بیٹا ملک سے باہر جانے کے لئے کہتا ہے کہ مجھے ملازمت مل گئی ہے میں نے
باہر جانا ہے ماں گلے میں ہار ڈالتی ہے خوش ہوتی ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ بچوں سے
زیادہ نوٹوں سے مَحبّت ہے۔ بیوی بھی کہتی ہے جاؤ کچھ نہیں ہوتا۔ ماں کو پتہ ہے کہ وہاں
سے بیٹا فریج، وی سی آر لے کر آئے گا۔ نوٹ لے کر آئے گا صندوق بھر کر لائے گا۔ یہ
نہیں پتہ کہ بیچارہ بیٹا چاہے خود صندوق میں بند کر کے بھیج دیا جائے۔

صحابہ کرام کا جذبہ بھی دیکھیے کہ انہوں نے دین کی خاطر اپنے گھر بار چھوڑ دیئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے گھر کا سارا سامان جہاد میں دے دیا۔ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ پر لیٹ گئے۔

حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری کیا لاہور میں پیدا ہوئے تھے بتایئے؟ نہیں! وہ دین کی خدمت کے لئے اور اس کی سربلندی کے لئے لاہور آئے تھے۔ ہم ایسا کیوں نہیں کر سکتے کیونکہ ہم میں وہ جذبہ نہیں ہے۔ آج ہم تین ماہ ایک ماہ بلکہ تین دن کے قافلے کے ساتھ بھی سفر نہیں کرتے۔

میٹھے اسلامی بھائیو اور اسلامی بہنو! غور سے سنیے اگر آپ کا بیٹا کہے کہ میں نے قافلے کے ساتھ جانا ہے تو جانے دیں کیونکہ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی نوجوانوں کو دیکھا ہے کہ ان کے گھر والوں نے انہیں جانے نہیں دیا اور وہ لوگ گھر میں رہ کر برے بن گئے رسوائی ملی اور وہ لوگ جیل میں گئے کیا ملا رسوائی، ذلت پھر حافظ صاحب کے پاس گئے اور کہا کہ دعا کیجئے کہ بیٹا جیل سے نکل آئے تو ان شاء اللہ نیک اسلامی بھائی بن جائے گا میں یہ دوں گا میں فلاں کام کروں گا۔ جب وہ جیل سے آجاتا ہے پھر میں کہاں اور تو کہاں۔

اگر وہ ابتداء میں ہی دعوت اسلامی سے وابستہ ہو جائے گا تو اس میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔ وہ آپ کے ہاتھ چومنے والا بن جائے گا۔ یہ ایسا ماحول ہے کہ اس کے ساتھ وابستہ ہو جائیں گے تو ان شاء اللہ آپ کا رشتہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مضبوط ہو جائے گا۔ آپ کی آخرت سنور جائے گی جو ذکر مصطفیٰ کے ساتھ دل لگائے گا اس کا بیڑہ پار ہو جائے گا ان شاء اللہ (عزوجل)

اسلامی بہنوں کو چاہیے کہ پردے کا اہتمام کریں اور بے پردگی سے ہمیشہ کے لیے توبہ کر لیں۔

اسلامی بھائی بھی گناہوں بھری زندگی چھوڑ کر سنتوں بھری زندگی کا بھرپور آغاز کر دیں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اخلاقِ حسنہ (اسوۂ حسنہ کی روشنی میں)

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے رب تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو میرا امتی مجھ پر دس مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو میرا امتی مجھ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر ہزار رحمتیں نازل فرماتا ہے اور اس کو دو انعامات سے بھی نوازتا ہے اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ بندہ نفاق اور جہنم سے بری ہے۔ (فیضانِ سنت)

ایک اور حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میرا امتی مجھ پر روزانہ ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے وہ تب تک نہیں مرتا جب تک وہ جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔

صلو علی الحبیب .... صلی اللہ علی محمد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو کثرت کے ساتھ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دیکھنے میں تو یہ کام بڑا مشکل لگتا ہے کہ بندہ ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے۔ میٹھے اسلامی بھائیو! اگر تھوڑی سی محنت کی جائے تو یہ مشکل کام آسان ہو جاتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ درود پاک کوئی سا بھی مختصر سا پڑھ سکتے ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ بھی ایک درود پاک ہے یہ اگر پڑھنا شروع کر دیں تو کم از کم ۲۰ یا ۲۵ منٹ لگیں گے بندہ ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھ سکتا ہے اور پھر اگر بندہ یہ کہے کہ میرے لئے بیس پچیس منٹ نکالنا

مشکل ہیں۔ اس کے لئے بھی ایک طریقہ ہے کہ سبھی اسلامی بھائی یا سکول و کالج میں جانے والے یا کسی جگہ کام پر جانے والے جب بندہ سکول و کالج جائے دفتر جائے تو راستے میں درود وسلام پڑھتا جائے کوئی جب جاتا ہے تو گانا گنگناتا جاتا ہے کوئی حکومت کے بارے میں سوچ رہا ہوتا ہے اور اگر ان چیزوں کی بجائے بندہ راستے میں درود پاک پڑھتا ہوا جائے تو سفر بھی طے ہو جائے اور کام بھی ہو جائے گا اور جب کام سے واپس آئے تو پھر راستے میں درود وسلام پڑھتا ہوا آئے اور بندہ جب کام کر رہا ہو تو تب بھی درود پاک پڑھے پنجابی زبان کا ایک قول ہے۔

ہتھ کم وَل تے دل یار وَل

ہاتھ ہمارے کام کر رہے ہوں اور دل وزبان میں درود وسلام جاری ہو پھر اسلامی بھائیو! رات کو جب سونے لگتے ہیں تو بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ نیند نہیں آتی تو نیند لانے کا نسخہ بھی بتلا دیتا ہوں کچھ ایسے اسلامی بھائی ہیں جو رات کو (اللہ ان کو بھی نیکی کی ہدایت عطا فرمائے) لیٹتے ہیں تو آنکھوں کے سامنے ٹی وی چل رہا ہوتا ہے اور کچھ ایسے ہوتے ہیں جن کے سینے پر ریڈیو چل رہا ہوتا ہے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے سنا ہے کہ جو بندہ جس حالت میں مرے گا بروز قیامت اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ اللہ نہ کرے ہم ٹی وی دیکھ رہے ہوں یا گانے سن رہے ہوں فلمیں دیکھ رہے ہوں اور موت آ جائے تو قیامت کے دن کس حالت میں اٹھایا جائے گا؟ ہونا تو یوں چاہیے کہ رات کو لیٹے لیٹے بھی درود وسلام پڑھتا جا رہا ہے تو اللہ کرے یہ مقام آ جائے کہ: ؎

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صَلِّ عَلیٰ کہتے کہتے

کثرتِ درود پاک

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جو طریقہ میں نے عرض کیا ہے کہ سودا سلف خریدنے جا رہیں تو درود وسلام پڑھتے رہیں واپس آئیں تب بھی درود وسلام پڑھتے رہیں اگر ایسا ہو تو ایک ہزار کیا کئی ہزار مرتبہ درود وسلام پڑھا جا سکتا ہے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! کم از کم دن میں ۳۱۳ مرتبہ روزانہ درود پاک پڑھنے کی عادت ضرور بنا لو کیونکہ جو بندہ ۳۱۳ مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اس کا نام کثرت سے درود پاک پڑھنے والوں میں آ جاتا ہے اور جو کثرت سے درود پاک پڑھے اس کو کیا فائدہ ملتا ہے۔

سایہ کی تلاش

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز جب سخت گرمی ہوگی سورج سوا نیزے پر ہوگا زمین تانبے کی ہو جائے گی ابھی سورج نے ہماری طرف پشت کی ہوئی ہے قیامت کے روز اپنا منہ ہماری طرف کر لے گا اور ابھی سورج میں جو اتنی گرمی ہے کہ ۲۴ گھنٹوں میں صرف ایک گھنٹہ دوزخ کا عکس اس پر ڈالا جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ اتنا گرم ہو جاتا ہے کہ اتنے آسمان طے کر کے اتنی فضاؤں اور ہواؤں کو طے کرتی ہوئی اس کی گرمی ہم تک پہنچتی ہے جو انسان کو پریشان کر دیتی ہے تو میرے پیارے اسلامی بھائیو! سورج میں گرمی اس وجہ سے پیدا ہوئی کہ ایک مرتبہ دوزخ کا عکس اس پر ڈالا جاتا ہے تو قیامت کے روز دوزخ کو ہی اس پر لا کر رکھ دیا جائے گا۔ اس وقت گرمی کا عالم کیا ہوگا۔ اتنی سخت گرمی جب پڑ رہی ہوگی تو بندے سایہ کی تلاش میں ہوں گے کیونکہ قیامت کے روز کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا کیونکہ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

ترجمہ:۔ قیامت کے روز بڑے بڑے پہاڑ دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑ

رہے ہوں گے۔

قیامت کے روز کسی چیز کا سایہ نہیں ہوگا اگر ہوگا تو وہ رب تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا اور قربان جاؤ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں درود وسلام اس مدنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جس نے پہلے ہی پیپر آؤٹ کر دیا۔فرمایا:۔

عرش کا سایہ کیسے ملے گا

اے میرے امتیوں اگر تم سمجھتے ہو کہ ہمارا جسم بڑا نازک ہے ہم اللہ تعالیٰ کے جلال کو برداشت نہیں کر سکتے (آج اگر تھوڑی سی گرمی پڑ جائے تو ہم برداشت نہیں کر سکتے تو میدان محشر کی گرمی کیسے برداشت کر سکیں گے اگر یہ تسلیم کر چکے ہو کہ ہمارا جسم برداشت نہیں کر سکتا اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کو برداشت کر سکے تو پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نسخہ بتلایا ہے پہلے ہی پیپر آؤٹ کر دیا فرمایا کہ) اے میرے صحابہ اگر تم سمجھتے ہو کہ تم یہ گرمی نہیں برداشت کر سکتے تو میں بتا دیتا ہوں کہ قیامت کے روز کسی شے کا سایہ نہیں ہوگا اور اگر سایہ ہوگا بھی تو صرف رب تعالیٰ کے عرش کا سایہ ہوگا (رب تعالیٰ کے عرش کے سائے کے تلے کون سے لوگ ہوں گے آپ سب حضرات چیک کر لیں اگر آپ کا شمار ان میں ہوتا ہے تو اللہ کا شکر کریں اگر نہیں ہوتا تو مرنے سے پہلے پہلے فکر ضرور کر لیں۔) وہ کون سے خوش نصیب افراد ہیں جن کے بارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس میں سب سے پہلے نمبر پر میرا وہ اُمتی ہوگا جو دُنیا میں مجھ پر کثرت سے درود وسلام پڑھنے والا ہوگا۔

ہر اسلامی بھائی روزانہ ۳۱۳ مرتبہ درود پاک پڑھ لے تو اس کا شمار کثرت سے درود پاک پڑھنے والوں میں ہوگا۔عرش کے سائے تلے آنے والوں میں نام ہوگا۔ (سبحان اللہ)

۳۱۳ مرتبہ درود پاک پڑھنا کوئی مشکل کام نہیں زیادہ سے زیادہ دس منٹ لگیں گے۔۳۱۳ مرتبہ درود پاک پڑھنے میں۔اور میں نے یہ بھی عرض کیا کہ جس طرح کا مرضی

درود پاک پڑھ لیں صلی اللہ علیہ وسلم بھی درود پاک ہے ان شاء اللہ آپ کا پڑھا ہوا درود پاک رائیگاں نہیں جائے گا بلکہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں منظور ومقبول بھی ہوگا اور قیامت کے روز ہمارے لیئے ذریعہ نجات بھی۔اگر ۳۱۳ مرتبہ درود پاک پڑھنے سے عرش کے سائے تلے جگہ مل جائے تو یہ سودا مہنگا نہیں بلکہ سستا ہے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے دل میں عہد کر لیں کہ ہم ۳۱۳ مرتبہ درود پاک روزانہ پڑھیں گے اِن شآء اللہ (عزوجل)

آؤ میرے ساتھ حصولِ برکت کے لیے اونچی آواز میں درود پاک پڑھ لو جتنی اُونچی آواز میں درود پاک پڑھیں گے اتنی اور جہاں جہاں آپ کی آواز جائے گی تمام اشیاء قیامت کے روز گواہی دیں گی۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُونچی آواز سے ذکر کر رہے تھے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا قریب سے گزر ہوا۔فرمایا اتنی اونچی آواز میں ذکر کرنے کی وجہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا اس لیے کہ سونے والے جاگ جائیں اور شیطان بھاگ جائے آج اتنی بلند آواز سے درود پاک پڑھو کہ ہمارے پاس سے بھی شیطان بھاگ جائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللہ

وَ عَلٰی آلِكَ وَ اَصْحَابِكَ یَا حَبِیْبَ اللہ ﷺ

میٹھے اسلامی بھائیو! جو بندے عرش کے سائے تلے ہوں گے ان میں سے پہلا تو وہ جو کثرت سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام پڑھے دوسرا وہ جو دُنیا میں کسی مسلمان بھائی کے کام آیا ہو آج میرے پیارے اسلامی بھائیو! ناراض نہ ہونا ہم کسی کی مصیبت میں کام آنا تو دُور کی بات ہے اگر کوئی مصیبت زدہ مل جائے تو اس کے لیے اور مصیبت کا باعث بن جاتے ہیں۔

اُلٹ ہر کام ہوتا ہے

آپ نے دیکھا ہوگا اگر کسی کی بچی کی شادی ہو تو چاہیے تو یہ کہ ہم اس کے پاس

چل کے جائیں کہ بھائی اگر کسی قسم کی ضرورت ہو تو مجھے بتانا ایسا نہیں ہوتا بلکہ ہوتا کیا ہے جب پتہ لگتا ہے تو اس کو پیغام پہنچا دیا جاتا ہے کہ خبردار ہم سے اُمید نہ رکھنا اور شادی پر بھی نہیں آرہا کیوں نہیں آرہا۔ کارڈ تو بھیجا ہے لیکن خود نہیں آیا اور جس کے اوپر اتنا بوجھ ڈال دیا جاتا ہے اور اوپر سے ایک نیا تنازعہ شروع ہو جاتا ہے۔

جب شادی پر آ ہی گیا ہے تو کوشش کر رہا ہے کہ کھانا خراب کردے کچھ کھائے کچھ خراب کرے آدھا کھا رہا ہے۔ آدھا ضائع کر رہا ہے تاکہ کھانا کم پڑ جائے اور اس کی بے عزتی ہو اور میں تماشہ دیکھوں۔ اگر کوئی قرض مانگنے آجائے اس کی مدد کرنے کی بجائے اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے حالانکہ پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایسا موقعہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی مصیبت زدہ آجائے تو اس کی مدد کر دیں تو وہ دل سے ہماری بات ماننے والا بن جائے۔ دل سے متقی اور فرماں بردار بن جائے۔ اسلام تلوار کے زور سے نہیں اخلاق سے پھیلتا ہے۔

مائی کا واقعہ

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں رات کے وقت باہر تشریف لے گئے کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑھیا سامان کی گٹھڑی باندھ کر دروازے میں کھڑی ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے جاتے ہیں پوچھا مائی صاحبہ یہاں کھڑی ہو کیا بات ہے؟ کہنے لگی کہ اے بیٹا میں نے سنا ہے کہ مکہ معظمہ میں کوئی جادوگر آیا ہے۔ اس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے اور سنا ہے کہ وہ ایسا جادوگر ہے کہ جو کوئی ایک دفعہ اس کی بات سن لیتا ہے اس کا گرویدہ ہو جاتا ہے اور اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ دیتا ہے۔ جو کوئی اس کی زیارت کر لیتا ہے اس پر اس کا اثر ہو جاتا ہے۔ تو میں نہیں چاہتی کہ اپنے باپ دادا کا دین چھوڑوں لہٰذا میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ میں یہ شہر ہی چھوڑ دوں گی لیکن باپ دادا کا دین نہیں چھوڑوں گی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا آگے سے جواب سنئے

فرمانے لگے اب کیا ہے کیوں کھڑی ہو؟ کہنے لگی سوچ رہی ہوں کہ کوئی آئے اور میرا سامان اٹھا کر مجھے چھوڑ آئے کیونکہ میری اپنی اولاد نہیں ہے۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی کا کیوں انتظار کرنا میں آپ کا سامان اٹھا لیتا ہوں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور اس کی گٹھڑی اپنے سراقدس پر اُٹھائی کس نے؟ جس کو معاذ اللہ جادوگر کہا گیا۔ آج اگر ہمیں کوئی خلاف مزاج بات کہے تو ہم کہتے ہیں کہ ہم تیری نسلوں کو بھی معاف نہیں کریں گے ادھر دیکھو۔

سلام اس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے جا رہے ہیں اور گٹھڑی سراقدس پر رکھی ہے چلے جا رہے ہیں ایک جگہ پر جا کر بڑھیا نے کہا کہ بس اُدھر میرا سامان اُتار دو سارا سامان اُتار دیا گیا۔

کوئی تبلیغ نہیں کی کوئی نصیحت نہیں کی۔ جب واپس پلٹنے لگے تو بڑھیا نے آواز دی فرمایا کہ کیا بات ہے؟ کہنے لگی بیٹا تیری صورت بڑی پیاری ہے اور موہنی سی ہے مجھے ڈر ہے کہ کہیں تجھ پر بھی اس جادوگر کا اثر نہ ہو جائے تو اس سے بچ کر رہنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بڑھیا اس جادوگر کا نام کیا ہے کہنے لگی سنا ہے اس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے! فرمانے لگے کہ بڑھیا وہ محمد میں ہی ہوں بڑھیا کہنے لگی۔ اچھا پھر یہ میری گٹھڑی اٹھا اور جہاں سے لایا ہے وہیں چھوڑ دو اب پوچھا وہ کیوں کہنے لگی اس لئے کہ میں بھی کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جانا چاہتی ہوں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہِ

یہ ہے اخلاق اور کردار کہ جسے دیکھ کر غیر مسلم بھی مسلمان ہو جاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ظاہر میں آپ کے پاس کھڑا ہوں جھک جھک کر سلام کر رہا ہوں اور اندر آکر میں گالیاں دوں۔

عورتوں کے مطالبے

یہ صرف اسلامی بھائیوں کی بات نہیں کر رہا بلکہ اسلامی بہنیں بھی باہر صحیح اور گھر میں جا کر بچوں کو گالیاں خاوند کو مطالبے کر کر کے تنگ کرتی ہیں۔ کسی رشتہ دار کے ہاں شادی پر گئی وہاں جا کر دیکھا کہ اس نے نئے ڈیزائن کا زیور پہنا ہوا ہے تو گھر جا کر مطالبہ کر دیا بس اسی طرح کا مجھے لے کے دو۔ اب اس بیچارے کی اتنی تنخواہ نہیں وہ کہتا ہے کہ میری اتنی پسلی نہیں، تیری پسلی نہیں تو میں کیا کروں چارپائی پر سر باندھ کر لیٹی ہوں اور سارا غصہ تیرے بچوں پر نکالتی ہوں ذرا بچہ روتا ہے اس کو ایک زوردار تھپڑ رسید کر کے کہتی ہے کہ روا اپنے باپ کو باپ پریشان کہ اب وہ کیا کرے آج اگر ہماری اسلامی بہنیں ٹھیک ہو جائیں تو سارا معاشرہ صحیح ہو جائے۔

بندہ گناہ کرنے پر مجبور

جس کی پسلی نہیں اور اتنی تنخواہ نہیں تو ضروری ہے کہ وہ جائز کام چھوڑ کر چوری کرے گا ڈاکہ ڈالے گا کسی سے رشوت لے گا صرف اس لئے کہ بیوی راضی ہو جائے اللہ عزوجل کرم فرمائے تو ہماری اسلامی بہنوں کو صبر آ جائے۔

صحابی رسول اور ایک چادر

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں صحابہ کرام نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آپ کے صحابی ہیں جو کہ فجر کی نماز ادا کرتے ہیں اور ساتھ ہی واپس چلے جاتے ہیں آپ کا درس نہیں سنتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہیں بلالو جب صحابی حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے فجر کی نماز کے بعد آپ جلدی کیوں چلے جاتے ہیں۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور عرض کرنے لگے کہ ہم گھر کے دو افراد ہیں ایک میں اور ایک میری بیوی۔ ہم دونوں کے

پاس ایک چادر ہے جب میں نماز پڑھنے کے لیے آتا ہوں تو میری بیوی گھر کے کونے میں بیٹھ جاتی ہے واپس جاتا ہوں تو اس چادر میں وہ نماز پڑھتی ہے اگر میں دیر سے جاؤں تو وہ نماز کیسے پڑھے اس کی نماز قضا ہو جائے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور صحابی کو حکم دیا کہ بیت المال میں سے دو اونٹ سامان کے بھرد اور ان کے گھر بھیج دو۔ جب گھر میں سامان کے اُونٹ آئے تو بیوی کہنے لگی (اگر آج کل کی بیوی ہوتی تو خوش ہوتی) لیکن وہ اپنے شوہر سے کہنے لگی ضرور آپ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی ہوگی جو انہوں نے اتنا سامان بھیج دیا ہے۔ اب آپ جائیں اور ان سے عرض کریں کہ آپ نے جو ہمیں اسلام کی دولت دی ہے وہی ہمارے لئے کافی ہے ہمیں دنیا کی دولت کی ضرورت نہیں۔

مجھ کو دُنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہِ کوثر کی میٹھی نظر چاہیے (مغیلانِ مدینہ)

اللہ کرے ہماری اسلامی بہنوں کے دلوں میں اس طرح کا جذبہ پیدا ہو جائے۔

حضرت ہاجرہ کی استقامت

جب حضرت ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنی زوجہ محترمہ حضرت ہاجرہ کو جنگل بیابان میں تن تنہا مع شیر خوار بچے کہ چھوڑ کر واپس پلٹنے لگے تو زوجہ محترمہ عرض کرنے لگیں کیا بات ہے آپ ہم سے ناراض ہو گئے۔ آپ فرمانے لگے نہیں تو، پھر آپ ہمیں اس جنگل بیابان میں جہاں پرندہ پر نہیں مار سکتا تنہا چھوڑے جا رہے ہیں۔ فرمایا نہیں میں اللہ کے حکم سے چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ فرمانے لگیں کہ یہ سامان کیا ہے فرمانے لگے کہ یہ کھجوریں ستو پانی جب بھوک اور پیاس لگے تو ان کو کھا پی لینا۔ کہنے لگیں جب یہ چیزیں ختم ہو جائیں تو پھر کیا کریں گے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا اللہ جاننے والا ہے۔ فرمایا پھر ان چیزوں کو بھی لے جایئے ہم اللہ پر ہی توکل کریں گے۔ پھر تاریخ انسانیت نے دیکھا کہ

اللہ تعالیٰ نے ان کو کیا انعام دیا کہ ان کے بچے کے پاؤں مبارک رگڑنے سے اللہ تعالیٰ نے پانی کا چشمہ جاری کر دیا جس کو آج تک لوگ ادب و احترام سے پیتے ہیں۔

اللہ عزوجل ہم سب کو بھی یہ جذبہ عطا فرمائے۔

اخلاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق دیکھئے کیسا پیارا اخلاق تھا کہ لوگ مثالیں دیا کرتے ہیں اور جس طرح اخلاق کا مظاہرہ گھر میں کرتے تھے بالکل ویسا ہی گھر سے باہر اخلاق کا مظاہرہ فرماتے تھے حتیٰ کہ غلاموں کے ساتھ بھی ویسا ہی اخلاق رکھا ہوا تھا۔ لیکن ہمارا یہ حال ہے کہ اگر ملازم رکھ لیا ہے تو وہ ہمارے لئے کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور بعض اوقات ملازم کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا جاتا ہے کہ وہ ملازم اپنے مالک کے لیے بددعائیں ہی کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ یہاں آئے ہی نہیں بلکہ چلا ہی جائے۔ ایک زر خرید غلام ہوتا تھا یعنی اسے پیسے دے کر خرید لیا جاتا ہے۔ پھر وہ غلام بھاگ نہیں سکتا تھا چاہے اس کے ساتھ جیسا مرضی سلوک کیا جائے۔ عرب میں غلاموں کے ساتھ بہت برا سلوک کیا جاتا تھا۔ ان کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا اور یہ سلسلہ نسل در نسل جاری تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ

سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بھی ایک غلام تھا۔ جن کا نام زید بن حارث تھا۔ یہ اپنے ماں باپ کے چہیتے بیٹے تھے اور ان کو بردہ فروش نے بیچ دیا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ گھر والوں کو پتہ چلا کہ ہمارا بیٹا زندہ ہے تو وہ مکہ معظمہ میں آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ تو ذرا سوچیں کہ اگر کوئی بچہ اپنے گھر والوں سے جدا ہو اور پھر اچانک اس کے وارث آجائیں تو پھر اس بچہ کی کیا

حالت ہوتی ہوگی وہ سینے سے چمٹ جائے گا اور کہنے لگے گا کہ مجھے یہاں سے جلدی لے چلو اور مجھے گھر جانا ہے۔ زید بن حارث کے والدین آئے ہوئے ہیں اور زید بن حارث انکار کر رہے ہیں کہ میں نے تمہارے ساتھ نہیں جانا۔ میں نے سرکار کی بارگاہ میں رہنا ہے مجھے آزادی نہیں چاہیے۔ مجھے سرکار کی غلامی چاہیے! مجھے ماں باپ کا پیار نہیں ملا لیکن جسے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار مل جائے پھر اسے کسی اور پیار کی کیا ضرورت ہے۔ لہٰذا میں تمہارے ساتھ نہیں جاؤں گا۔ تو وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ آپ کے ساتھ جانا چاہے تو میں اس کو روکوں گا نہیں اور اگر یہ جانا نہ چاہے تو میں اس کو اپنے سے جدا نہ کروں گا۔

اخلاق کا ثمرہ

یہ تھا اخلاق اور کردار اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جب اسلام کی دعوت دی تو غلاموں میں سب سے پہلے جس نے اسلام قبول کیا وہ حضرت زید بن حارث تھے۔ کوئی جتنا کسی کے قریب ہوتا ہے اتنے ہی اسے اس کے Week Point (خامیاں) کا پتہ چلتا ہے باہر بندے کی جتنی مرضی عزت ہو گھر میں اتنی عزت و توقیر نہیں ہوتی۔ کیونکہ گھر والوں کو اس کے تمام ویک پوائنٹس کا علم ہوتا ہے۔

جب اعلانِ نبوت فرمایا تو عورتوں میں سب سے پہلے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا ایمان لائیں۔ جیسا میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق تھا ویسا تو کسی کا تھا ہی نہیں۔

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے کا احترام

حضرت اُمِ حبیبہ رضی اللہ عنہا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواجِ مطہرات میں سے ہیں اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان سے نکاح فرمایا تو ان کے والد ابوسفیان ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے آپ مدینہ طیبہ میں تھے۔ ابوسفیان مکہ معظمہ

سے اپنی بیٹی کو ملنے کے لیے مدینہ طیبہ آیا۔اب تھوڑی دیر کے لیے سوچیں کہ آپ اپنی بیٹی کی شادی کر دیتے ہیں جب آپ اس کو ملنے جاؤ تو پھر بیٹی کے کیا جذبات ہوں گے ایک دم وہ آپ سے چمٹ گئی یہ ایک قدرتی اور فطرتی بات ہے۔قربان جایئے پیارے آقا کے اسوۂ حسنہ پر۔ابوسفیان اتنی دُور سے چل کر بیٹی کو ملنے آیا دروازہ کھٹکھٹایا اور اندر سے آواز آئی کون ابوسفیان کہنے لگا دروازہ کھول تیرا باپ ابوسفیان آیا ہے کہنے لگیں ابا جان باہر ہی کھڑے رہیے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لوں کہ ایک مسلمان بیٹی کافر باپ سے مل سکتی ہے یا نہیں۔جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیا تو آپ نے اجازت دے دی۔بیٹی نے باپ سے کہا آ جایئے پھر وہ چار پائی پر بیٹھنے لگتا ہے بیٹی کہتی ہے کہ ابا جان ٹھہر جایئے۔ابوسفیان رُک گیا حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا نے وہ بستر تہہ کر دیا ابوسفیان کہنے لگا کہ یہ تو نے اچھا کیا جو یہ والا بستر تہہ کر دیا میں مکے کا سردار یہ بستر میرے شایانِ شان نہیں بیٹی بولی ابا جان! بات یہ نہیں ہے میں نے یہ بستر اس لئے اٹھا دیا کہ یہ بستر سارے نبیوں کے سردار دو عالم کے مختار صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور آپ اس بستر پر نہیں بیٹھ سکتے۔

آج ہمارے اخلاق و کردار و گفتگو عام لوگوں سے ٹھیک ہے مگر ہمیں کوئی ہمارا پرانا دوست مل جاتا ہے تو ہماری گفتگو کیسی ہوتی ہے؟ غلط باتیں شروع ہو جاتی ہیں لطیفے شروع ہو جاتے ہیں گالیاں شروع ہو جاتی ہیں۔

امام غزالی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

جو شخص دُنیا میں گالی نکالتا ہے قیامت کے روز کتے کی شکل میں لایا جائے گا بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ غلاظت ہے اگر کوئی یہ کہے کہ گندگی کو اٹھا کر منہ میں رکھ لو تو کوئی بھی ایسا نہیں کرے گا۔

مزید فرماتے ہیں کہ غلاظت کو منہ میں رکھنا بہت آسان ہے نسبتاً گالی نکالنے

کے۔کہ غلاظت اگر منہ میں رکھو گے تو صرف منہ ہی ناپاک ہوگا لیکن اگر گالی نکالو گے تو منہ بھی ناپاک اور فضا بھی ناپاک ہائے افسوس کہ ہم یہ کام بڑے فخر سے کرتے ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اپنے اخلاق و کردار و گفتار میں تبدیلی لائیں ایسی تبدیلی کہ اپنوں کے علاوہ غیر بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکیں۔

اپنے اعمال کو سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ڈھالیں ان شآء اللہ (عزوجل) دونوں جہاں میں بیڑا پار ہوگا۔

دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ رہیں۔دعوت اسلامی کے سنتوں بھرے اجتماعات میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت کیا کریں نہ صرف تنہا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں تک نیکی کی دعوت پہنچا کر انہیں اجتماع کی ترغیب دلا کر ہو سکے تو گھروں سے بلا کر ساتھ لیتے آیئے! آپ کے شفقت فرمانے اور گھر سے بلا کر لانے سے اگر کسی اسلامی بھائی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آ گیا تو آپ کا بھی سینہ منور ہو جائے گا۔ (انْ شآءَ اللہ عزوجل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مسلمان کو سلام کرنے کی فضیلت

شفاعت کا سُوالی

حضرت ابراہیم بن علی بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے خواب میں سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تو عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی شفاعت کا سُوالی ہوں' تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا۔

اَکْثِرْ مِنَ الصَّلٰوۃِ عَلَیَّ

یعنی مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرو۔ (سعادت الدارین بحوالہ فیضانِ سنت)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ .... صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد (ﷺ)

اللہ تعالیٰ نے بندے کے اوپر کچھ حقوق عائد کئے ہیں ہمیں سوچنا یہ ہے کہ کیا ہم ان حقوق پر پورے اترتے ہیں۔ اگر اترتے ہیں تو اللہ کا شکر ادا کریں اور اگر نہیں تو اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ ان حقوق میں پہلا حق ہے ''سلام کرنا'' جب دو مسلمان بھائی آپس میں ملیں تو سلام کریں۔ اب سلام کرنے کا کیا فائدہ؟ یہ بھی آپ سن لیجئے۔ ایک مرتبہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے کہ ایک صحابی آئے تو انہوں نے کہا ''السلام علیکم'' آپ نے فرمایا اس کے حصے دس نیکیاں آئیں۔ پھر دوسرے آئے تو انہوں نے یوں کہا ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ'' آپ نے فرمایا بیس نیکیاں اس کے حصے میں آئیں۔ اتنے میں تیسرے صحابی آئے تو انہوں نے کہا۔ ''السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'' آپ نے فرمایا کہ اس کے حصے میں تیس نیکیاں آئیں۔

نیکیاں کیوں ضائع کریں

ایک زبان ہلا دینے سے ہمارے اعمال نامہ میں نیکیاں لکھ دی جائیں گی۔ لیکن افسوس یہ ہے کہ آج ہم جب ملتے ہیں تو سلام کہنے کی بجائے ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع ہو جاتے ہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! سلام کہنے کے لئے بھی زبان ہلتی ہے اور گالی دینے میں بھی۔ لیکن اگر پیارے آقا کے فرمان کے مطابق زبان کو ہلائیں گے تو ثواب ملے گا اور اگر نافرمانی میں ہلائیں گے تو گناہ۔

نیکیوں کی قدر

آہ! آج تو نیکیوں کی قدر نہیں لیکن میدان محشر میں ایک ایک نیکی کی خاطر لوگوں کی منتیں کریں گے۔ لیکن کوئی نیکی دینے کو تیار نہیں ہوگا۔ بندہ پچھتائے گا کہ کاش! میں نیک عمل کرتا۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ کسی نیکی کو معمولی نہ سمجھو کیا پتہ جس کو تم آج معمولی سمجھ رہے ہو وہ کل کو تمہارے لئے رحمت اور جنت کا راستہ بن جائے اللہ تعالیٰ کی رحمت قیمت نہیں بلکہ بہانے ڈھونڈتی ہے کہ میں اپنے حبیب کی امت کو بخش دوں۔

گالیاں دینے کی سزا

امام غزالی فرماتے ہیں کہ جو بندہ گالیاں نکالتا ہے وہ کل قیامت کے دن کتے کی شکل میں لایا جائے گا آج کل گالیاں ہماری غذا بن چکی ہے بلکہ کئی لوگ کہتے ہیں کہ آج لوگ گالیوں کی زبان سمجھتے ہیں، اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول دیا ہے ہم گالیوں کی نہیں بلکہ مدینہ، مدینہ کی زبان سمجھتے ہیں گالی نکالنے سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ ایک بزرگ فرماتے ہیں گالی نکالنے سے بہتر ہے کہ بندہ غلاظت اٹھا کر منہ میں رکھ لے کیونکہ غلاظت نکال کر پھینک دینے سے منہ پاک ہو جاتا ہے۔ لیکن گالی سے انسان اندر تک ناپاک ہو جاتا ہے اس لئے اب عہد کر لیں کہ آئندہ ایک دوسرے کو ملیں گے تو سلام کیا کریں گے۔

غیروں کا طریقہ چھوڑ دیں

کچھ لوگوں کا فلموں، ڈراموں کی وجہ سے اتنا دماغ خراب ہو جاتا ہے کہ جب ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو سلام کی بجائے گڈ مارننگ، گڈ ایوننگ اس کا مطلب ہے کہ صبح کا سلام شام کا سلام لیکن پیارے آقا نے جو حکم دیا اس کا مطلب یہ ہے کہ تم پر سلامتی اور اللہ کی رحمت ہو۔

حکایت

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک بزرگ ایک بس میں سوار ہوئے کچھ لوگ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ آپ بھی بیٹھ گئے گفتگو شروع ہوگئی تو کسی نے کہا کہ آپ تو کوئی بزرگ لگتے ہیں ایک بات سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ جب گاڑی میں سوار ہوئے تو آپ کو سلام کرنا چاہئے تھا؟ آپ فرمانے لگے ہاں مجھے سلام کرنا چاہئے تھا مگر سلام اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے رکھا ہے مگر افسوس کہ آپ میں سے مجھے کسی کی شکل بھی مسلمانوں جیسی نظر نہیں آئی۔ (کسی نے پیارے آقا کی سنت کے مطابق داڑھی نہیں رکھی ہوئی!)

تو میرے اسلامی بھائیو! کہیں کل قیامت کے روز اللہ نہ کرے اگر ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہچانا تو کیا بنے گا اب شیطان طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے۔ مثلاً امیر آدمی کے دل میں آ کر کہے گا کہ تو غریب آدمی کو سلام کرتا ہے یہ تجھے زیب نہیں اور غریب کو کہے گا کہ تو امیر آدمی کو سلام نہ کر کیا تجھے یہ کھانے کو دیتا ہے۔ حالانکہ ایسی سوچ نہیں ہونی چاہئے۔ ہر مسلمان کو سلام کو رواج دینا چاہیے بغیر کسی دُنیوی غرض کیونکہ سلام کریں گے تو ثواب پائیں گے اور خدا و رسول کی خوشنودی بھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو سنا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین! (۱)

(۱) مزید سلام و مصافحہ کی سنتیں اور آداب فیضانِ سنت (جدید ایڈیشن) کے صفحہ ۶۲۶ سے صفحہ ۶۶۰ ملاحظہ فرمائیں۔۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

سنتوں کی بہاریں
مع
فضائل وضو

درود شریف عرشِ الٰہی پر نور سے تحریر ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کا جسم اقدس تیار فرما کر ان کے جسم خاکی میں روح پھونکی اور ان کی آنکھوں کو روشن کیا تو انہوں نے عرشِ الٰہی کے نیچے دیکھا کہ بخط نور لکھا ہوا تھا:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ الف الف مَرَّةٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ۔

حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! یہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کس وجہ سے مجھ سے افضل ہیں؟

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:

اے آدم جو کچھ میں کہتا ہوں اس کو سنو! اگر میں محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو

پیدا نہ کرتا تو تم کو ہرگز پیدا نہ کرتا' اور نہ اپنی ربوبیت ظاہر کرتا۔ حالانکہ وہ تمہاری ہی اولاد سے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام اسی وقت سجدۂ شکر بجالائے۔ (تذکرۃ الواعظین)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ رب العزت جب مسجد میں داخل ہونے کی سعادت عطا فرمائے تو مسجد میں داخل ہونے کی مسنون دعا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ پڑھنے کے ساتھ اعتکاف کی نیت نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَافِ کرلینی چاہیے اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ مسجد میں ہم جتنی دیر ٹھہریں گے اللہ رب العزت دیگر عبادات کے ساتھ نفلی اعتکاف کا ثواب عطا فرمائے گا اس کے علاوہ مسجد میں کھانا پینا سونا یہ شرعاً ناجائز ہے اور اگر ضمناً بندے کو اعتکاف کی حالت میں کھانا پینا پڑ جائے تو وہ اس کے لئے عبادت کا باعث بن جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہم سب کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْھَکُمْ وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِکُمْ وَاَرْجُلَکُمْ اِلَی الْکَعْبَیْنِ (المائدہ آیت ۶)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! جب نماز کو کھڑے ہونا چاہو تو اپنا منہ دھوؤ اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور گٹوں تک پاؤں دھوؤ۔

وضو کے فرائض کا بیان قرآن میں

قرآن مجید میں واضح طور پر یہ چار فرائض وضو کے بتائے گئے اور جو چیز واضح طور پر بیان کر دی جائے اس کو نص قطعی کہتے ہیں تو نص قطعی کا انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔ اور یہ وضو کے اندر فرائض ہیں اس میں اگر ایک فرض بھی رہ جائے تو بندے کا وضو نہیں ہوگا۔

نسخہء کیمیا

آپ کو اس میں عشق و محبت کی بھی بات عرض کر دوں۔ اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن مجید پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے کیونکہ یہ قرآن مجید وہ کتاب ہے کہ۔

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم غار حرا سے تشریف لائے تو یہ نسخہء کیمیا ساتھ لے کر آئے اور یہ ایسا نسخہء کیمیا ہے کہ جس پر عمل کر کے وہ بندے جو راہ زن تھے وہ رہبر و رہنما بنتے چلے گئے۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر
آج ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

قرآن مجید ایسا نسخہ کیمیا ہے کہ جس کو سمجھ کر عمل کرنے سے بندوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو جاتا ہے۔ آج ہم نے قرآنِ پاک کو گھروں اور طاقوں کی زینت بنا لیا ہے جہاں تک تلاوت کا تعلق ہے اور جہاں تک اس کو سمجھنے کا تعلق ہے اس کا بڑا فقدان ہو گیا ہے۔ تھوڑی دیر کے لئے آپ حضرات اپنے گھر کی طرف دیکھیں ہمارے گھر میں کتنے دن ہو گئے کسی نے قرآن پڑھا نہیں کتنا کتنا عرصہ گزر جاتا ہے مگر قرآن پاک کھولنے کی نوبت نہیں آتی۔ قرآن پاک کو پڑھنے کا موقعہ نہیں ملتا اور ظلم در ظلم یہ کہ قرآن پاک گھر میں تشریف فرما ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہم اس سے ہدایت حاصل کریں ایسا نہیں ہوتا بلکہ اگر اس کو استعمال کیا جاتا ہے تو فال نکالنے کے لئے یا قسم اٹھانے کے لئے جب کوئی بندہ یقین نہ کرتا ہو قرآن پاک اٹھا کر سر پر رکھ لیا اور قسم اٹھا لی کہ میری بات پر یہ یقین کر لیں۔ اور دوسرا یہ کہ اگر اس کو استعمال کرنا ہے تو اس میں سے فال نکالنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے جب کہ علمائے کرام نے ان دونوں کاموں سے منع فرمایا ہے کہ ہمارے ذاتی معاملات میں دینا لینا ہو گیا کوئی یقین کرے یا نہ کرے ہم اپنے معملات میں قرآن پاک کو بیچ میں لے آتے ہیں یہ مناسب بات نہیں ہے قرآن پاک قسمیں اٹھانے کے لئے تھوڑا ہی آیا ہے یہ تو آیا ہے ہماری ہدایت کے لئے۔

یہ قرآن پاک نازل کیا گیا ہے جس میں شفا ہے اور اس میں رحمت ہے اور اس
میں ہدایت ہے مومنوں کے لئے میری دعا ہے کہ اللہ کرے ہمارے گھروں میں ترجمہ
قرآن کنز الایمان شریف ہو اور جب قرآن پڑھیں تو اس کا ساتھ ترجمہ بھی پڑھیں اور
جو حاشیہ لکھا ہوا ہے وہ بھی پڑھیں تو پھر دیکھیں کہ انسان کا سینہ عشق رسول (صلی اللہ علیہ
وسلم) سے روشن ہونا شروع ہو جائے گا۔

میں عرض کر رہا تھا کہ قرآن پاک کو قسم کے لئے بھی استعمال نہیں کرنا چاہیے اور
دوسرا اس سے فال بھی نہیں نکالنی چاہیے فال کیوں نہیں نکالنی چاہیے اس کی وجہ یہ ہے کہ
اس میں کوئی شک نہیں کہ جمیع علوم اللہ رب العزت نے قرآن مجید میں اکٹھے کر دیئے
ہیں تو یقیناً فال کا نکالنا بھی ایک علم ہے وہ بھی اس میں موجود ہوگا لیکن پیارے اسلامی
بھائیو! فال نکالنے میں ہمیں غلطی ہو سکتی ہے۔مثال کے طور پر ایک بندے نے حساب کیا
اس کے حساب میں غلطی ہو گئی اب فال میں نکل آیا تیرے ہاں بیٹا پیدا ہوگا۔ اور جب
پیدائش ہوتی ہے تو بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اب بتاؤ اس بندے کا قرآن پر ایمان کیسا رہے
گا؟ ہم چند ٹکوں کی خاطر لوگوں کے ایمان کو برباد کر دیں۔ اس لئے قرآن مجید سے فال
نہیں نکالنی چاہیے کیونکہ قرآنِ پاک کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک آ گیا تو بندے کا
ایمان برباد ہو جائے گا۔

قرآن مجید ہماری ہدایت کے لئے ہے تو آپ حضرات کوشش کیجئے گا گھر میں جا
کر چھٹا پارہ نکالیں اور سورۂ مائدہ آپ دیکھئے گا کہ وہ سورت مکی ہے یا مدنی

مکی مدنی آیات کا مطلب

سورۂ مکی کونسی اور مدنی کونسی ہوتی ہے؟ تو پیارے اسلامی بھائیو اس میں بھی سرکار
کی عظمت نظر آ رہی ہے۔ سارے کا سارا قرآن اللہ کا کلام ہے لیکن جتنی دیر پیارے
آقا صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں تشریف فرما رہے ہجرت سے پہلے پیارے آقا صلی اللہ
علیہ وسلم مکی کہلائے تو جو کلام تھا وہ بھی مکی ہو گیا اور جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم
ہجرت فرما کر مدینہ منورہ تشریف لائے تو اب آپ مدنی کہلائے تو جو کلام اترا وہ بھی

مدنی ہو گیا تو سورت جہاں سے شروع ہوتی ہے اس کے اوپر لکھا ہوتا ہے کہ یہ سورت
مدنی ہے یا مکی تو آپ حضرات یہ بھی دیکھ لیجئے گا کیونکہ جو سننے سے علم حاصل ہوتا ہے
اس میں کوئی شک و شبہ آ سکتا ہے لیکن جب بندہ آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے تو یقین
اور کامل ہو جاتا ہے تو سورۂ مائدہ یہ مدنی ہے یعنی ہجرت کے بعد نازل ہوئی یہ کونسی سورت
ہے جی؟ مدنی

نماز کا حکم پہلے' وضو کا بعد میں

نماز کا حکم معراج شریف کی رات ہوا تو معراج پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو
ہجرت کے بعد ہوئی یا پہلے ہوئی یقیناً پہلے ہوئی مکہ معظمہ میں ہوئی یعنی ہجرت سے پہلے
ہوئی۔ نماز کا حکم پہلے ملا اور وضو کا حکم بعد میں آیا۔ جب کہ وضو نماز کے لئے شرط ہے
اب وضو کی آیتیں مدینہ منورہ میں نازل ہو رہی ہیں نماز کا حکم مکہ معظمہ میں تو سوال یہ
پیدا ہوتا ہے کہ کیا مکہ معظمہ میں جو نمازیں پڑھی جاتی تھیں بغیر وضو کے پڑھی جاتی تھیں؟
پیارے اسلامی بھائیو! حدیث مبارکہ سے یہ ثابت ہے کہ مکہ معظمہ میں نماز وضو کر کے ہی
پڑھی جاتی تھی اب حکم تو بعد میں آیا تو پہلے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر کے جو
نماز ادا کر رہے ہیں اس کی کیا وجہ ہے؟ تو اس کے دو جوابات علمائے کرام نے دیئے ہیں
ایک تو یہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تبارک و تعالی نے علم غیب سے نوازا
حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ تھا کہ یہ آیتیں اترنے والی ہیں لہٰذا پہلے سے ہی وضو
کر کے نماز ادا کر لو اور اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے
ارشاد فرمایا کہ جب رمضان شریف کا مہینہ آتا تو میں جبریل علیہ السلام کے ساتھ قرآن
کا دور کیا کرتا تھا۔ جب کہ قرآن ابھی مکمل نازل بھی نہ ہوا اور الحمد للہ ثم الحمد للہ مجھے اس
جگہ کی بھی زیارت ہوئی کہ جہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن شریف کا دور کیا
کرتے تھے۔ اصحاب صفہ کا جو چبوترا ہے بالکل اس کے سامنے چھوٹا سا چبوترا ہے جہاں
پر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کا دور کیا کرتے تھے اور تہجد بھی ادا کیا کرتے
تھے۔ آج بھی الحمد للہ جو عمرہ حج کرنے جاتے ہیں تو وہاں پر نوافل پڑھنے کی کوشش

کرتے ہیں۔ خوش نصیبوں کو موقعہ بھی مل جاتا ہے اور دوسری دلیل پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی یہ بھی ہے کہ جب قرآن کی آیتیں اترتی تھیں تو ساتھ یہ نہیں بتایا جاتا تھا کہ کونسی سورت کے ساتھ لکھنی ہیں اور یہ کونسی سورت کا حصہ ہے یہ نہیں بتایا جاتا تھا بلکہ جب قرآن نازل ہوتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی ارشاد فرماتے کہ اس آیت کو فلاں سورت کے ساتھ لکھ دو۔

دوسرا جواب یہ دیا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرما کر نماز ادا کیا کرتے تھے اور جس طرح آپ وضو فرماتے تھے ویسے ہی قرآن نازل کر دیا گیا اور وضو کے فضائل میں ایک حدیث پاک بھی عرض کر دوں اس کا مفہوم عرض کرنے سے پہلے ایک مثال عرض کر دوں کہ جہاں پر ایک تھوڑا سا اکٹھ ہو جائے رش ہو جائے کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے مثال کے طور پر ہمارے یہاں لاہور میں حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا عرس ہوتا ہے بڑی پبلک ہوتی ہے اگر وہاں پر بھی کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ہم کو بار بار حج کی سعادت نصیب فرمائے تو حج کے موقع پر تو بہت زیادہ رش ہوتا ہے کئی حاجی اپنے ساتھیوں سے بچھڑ جاتے ہیں اور کئی کئی دن تک آپس میں ملاقات نہیں ہو پاتی۔

وضو والے اعضا بروز قیامت چمک رہے ہوں گے

صحابہ کرام علیہم رضوان کے ذہن میں ایک سوچ آ گئی وہ سوچ کیا تھی عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان آج اگر دنیا میں کہیں چھوٹا سا اکٹھ ہو جائے اور کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے تو قیامت کے روز حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک ساری مخلوق حاضر ہوگی تو اتنے سارے رش میں آپ اپنے امتی کو کیسے پہچانیں گے؟ کیونکہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا بھی یہ عقیدہ تھا کہ ہماری اگر نجات ہوگی تو سرکار کے صدقے ہی ہو گی کیونکہ قیامت کا دن ہوگا چاہے کوئی متقی ہے پرہیزگار ہے یا گنہگار ہے سارے اکٹھے ہو کر تمام انبیاء کرام کی بارگاہ میں باری باری حاضر ہوں گے اور جس نبی علیہ السلام کے

پاس جائیں گے وہ آگے سے یہی کہے گا۔

بروز حشر تمام مخلوق انبیاء کرام کے حضور حاضر ہوگی

اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ جاؤ تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ یہ نہیں کہیں گے کہ تم ہمارے پاس کیوں آئے ہو۔ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر ہمارے پاس کیا لینے آئے ہو کیوں شرک کر رہے ہو خبردار جو ہمارے پاس آئے کوئی نبی ایسا نہیں کہے گا' بلکہ یہ کہے گا اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ' کہ جس کام کے لئے تم ہمارے پاس آئے ہو اس منصب کے قابل ہم نہیں ہیں تم کسی اور نبی کے پاس جاؤ سارے انبیاء کرام کے پاس ہو کر آخر میں جب عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے تو آپ ارشاد فرمائیں گے کہ تم مارے مارے کیوں پھر رہے ہو اس منصب کے لائق تو صرف ایک ہی ہستی ہے اور اس کا نام ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پورے میدان محشر میں صرف ان کی زبان اقدس پر ہوگا اَنَا لَهَا آؤ میں ہی تمہارے لئے ہوں۔ میں ہی تمہاری شفاعت کرنے والا ہوں۔

کہیں گے اور نبی اِذْهَبُوْا اِلٰى غَيْرِىْ
مرے حضور کے لب پر اَنَا لَهَا ہوگا

تو صحابہ کرام عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم۔ قیامت کے روز آپ کیسے پہچانیں گے کہ یہ میرا امتی ہے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے میرے صحابہ میرے لئے اپنے امتی کو پہچاننا مشکل نہیں ہے! تو عرض کرنے لگے کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم ذرا اطمینان قلب کے لئے ارشاد فرما دیں کیسے پہچانیں گے؟ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا امتی جب وضو کرتا ہے تو وضو کا پانی جب اس کے چہرے پر لگتا ہے اس کے ہاتھوں پر لگتا ہے اور جب پاؤں کو لگتا ہے فرمایا وضو کا پانی جہاں جہاں لگتا ہے اتنا حصہ قیامت کے روز سورج اور چاند سے زیادہ چمک رہا ہوگا اور میں دور سے دیکھ کر پہچان جاؤں گا کہ یہ میرا امتی آ رہا ہے۔

جو وضو ہی نہ کرے

پیارے اسلامی بھائیو! جہاں وضو کے فضائل پتہ چلے وہاں ایک کڑوی سی بات بھی ذرا سن لو وضو کا پانی جو ہو گا وہ تو امتی کی پہچان ہو گی اور جو وضو ہی نہیں کرتا نماز ہی نہیں پڑھتا تو اس کا کیا بنے گا؟

نمازی عورت

وضو کے فضائل میں میں آپ کو ایک اور روایت عرض کر دوں یہ امیر اہلسنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی نے بھی فیضان سنت میں تحریر فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ ہے ایک عورت نماز کی بڑی پابند ہے اللہ کرے کہ ہمارے اندر بھی ایسا جذبہ پیدا ہو جائے۔ اندازہ لگاؤ کہ ایک مرتبہ تنور کے اندر روٹیاں لگا رہی ہے کہ نماز کا وقت شروع ہو گیا لیکن نماز ادا کرنے میں اتنی بھی تاخیر برداشت نہیں کی کہ میں روٹیوں کو تنور سے پہلے نکال لوں پھر نماز پڑھ لوں روٹیاں تنور ہی میں رہ گئیں اور نماز شروع کر دی۔ ہمارا تو یہ حال ہوتا ہے کہ پہلے اس گاہک کو نمٹا لیں اس دوست کو نمٹا لیں یہ کام کر لیں پھر نماز پڑھ لیں گے۔ اس عورت کی استقامت کا جذبہ دیکھو کہ روٹیاں تنور میں لگی ہیں اتنی بھی تاخیر گوارہ نہیں کی کہ پہلے میں ان کو نکال کر نماز ادا کروں روٹیاں لگی رہ گئیں اور نماز شروع کر دی شیطان جو کہ ہمارا ازلی دشمن ہے ابدی دشمن ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم جنت میں جانے والے کام کریں کیونکہ وہ نہیں چاہتا ہے کہ ہم نماز ادا کریں کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔

تو جس کے پاس کنجی ہی نہ ہو وہ تالا کیسے کھولے گا؟ شیطان نہیں برداشت کرتا کہ بندہ نماز پڑھے لہٰذا آپ نے کبھی آزما کے بھی دیکھا ہو گا کہ ایک بندہ بالکل فارغ بیٹھا ہے کوئی کام نہیں جیسے ہی وہ نماز کے لئے تیار ہونے لگے گا تو پتہ نہیں کتنے کام یاد آ جائیں گے۔ تاش کھیل رہا ہے اللہ نہ کرے فلم دیکھ رہا ہے ڈرامہ دیکھ رہا ہے کوئی خیال نہیں آ رہا ہے جیسے ہی نماز ادا کرنا شروع کر دو دنیا جہان کے سارے خیالات آنا شروع

ہو جائیں گے۔ کیوں شیطان نہیں چاہتا کہ ہم نماز پڑھیں اگر شروع بھی کر دے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ یہ چھوڑ کر بھاگ جائے۔ تو جب شیطان نے دیکھا کہ اس عورت کے اندر اتنا جذبہ اتنی استقامت۔ اس نے اس کے ذہن میں وسوسہ ڈالنا شروع کر دیا کہ تو کیا کر رہی ہے چھوڑ نماز کو پہلے روٹیاں تو باہر نکال لے تیری روٹیاں جل جائیں گی کام خراب ہو جائے گا اس نے کہا جس کی میں نماز ادا کر رہی ہوں اس کے حکم کے بغیر پتا نہیں ہل سکتا تو روٹیاں کیسے جل جائیں گی۔ نماز میں مصروف رہی نماز پڑھ رہی ہے اللہ! اللہ! جب شیطان نے دیکھا یہ وار ناکام ہو گیا پھر وسوسہ ڈالا کہ تیرا چھوٹا سا بیٹا ہے چل پھر رہا ہے کہیں تنور میں گر گیا جل جائے گا کم از کم بچے کو تو سنبھال لے اس نے پھر بھی نماز نہیں توڑی نماز میں مصروف رہی اس شیطان لعین نے کیا کیا اس بچے کو پکڑ کر تنور کے اندر ڈال دیا کوئلے دھک رہے تھے آگ جل رہی تھی بچے کو بیچ میں ڈال دیا لیکن عورت پھر بھی نماز کے اندر مصروف رہی اتنے میں اس کا شوہر گھر میں داخل ہوا تو منظر دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بچہ تنور کے اندر ہے اور کوئلوں کے ساتھ کھیل رہا ہے آگ کا اس کے اوپر کوئی اثر نہیں ہو رہا ہے اس نے بچے کو باہر نکالا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی بیوی کو لاؤ بیوی کو لایا گیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ تو کونسا عمل کرتی ہے جس کی بدولت اللہ تعالیٰ نے تجھے یہ عظمت عطا کی ہے؟ تو اُس عورت نے جواب عرض کیا کہ پہلا عمل یہ ہے کہ جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو کر لیتی ہوں اور باوضو رہتی ہوں جیسا کہ باوضو رہنا بہت بڑی عبادت ہے دوسرا یہ ہے کہ اگر میرے ساتھ کوئی ظلم کرتا ہے تو میں معاف کر دیتی ہوں تیسرا عمل یہ ہے کہ اگر میرے پاس کوئی حاجت مند آ جائے تو میں اس کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتی ہوں کہ کوئی میرے دروازے سے خالی نہ جائے۔

آپ نے فرمایا کہ تیرے اس عمل کے سبب اللہ تعالیٰ نے تیرے بیٹے پر دنیا کی آگ کو گلزار کر دیا ہے تو

پیارے اسلامی بھائیو جس پر دنیا کی آگ گلزار ہو جائے تو دوزخ کی آگ اس کا

کیا بگاڑ سکتی ہے اسی طرح کا ایک ملتا جلتا واقع امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمتہ اللہ علیہ کے بارے میں بھی آتا ہے کہ آپ ریل گاڑی میں سوار ہیں اور نماز مغرب کا وقت ہو گیا گاڑی اسٹیشن پر رکی لیکن اس کا سٹاپ چھوٹا تھا یعنی یوں سمجھیں کہ ایک منٹ کا یا دو منٹ کا ہو گا کوئی چھوٹا سا اسٹیشن ہو گا اور ہم حنفی اہلسنت و جماعت کے نزدیک چلتی گاڑی میں فرض نماز نہیں ہوتی فرض اور وتر اور واجبات چلتی گاڑی میں نہیں ہوتے اور چلتی گاڑی کونسی جس کو آپ ٹھہرا لیں ٹھہر سکتی ہو مثال کے طور پر ہوائی جہاز ہے ہوا میں اڑ رہا ہے آپ اس کو ٹھہرا نہیں سکتے بحری جہاز اس کو کھڑا بھی کر لیں تب بھی یہ ہلتا ہی رہے گا ان سواریوں پر چلتی ہی میں نماز ہو جائے گی ریل گاڑی ہو بس ہو اسی طرح کی جو گاڑیاں زمین پر چلتی ہیں ان کو اگر بندہ روکنا چاہے تو روک سکتا ہے تو لہٰذا چلتی گاڑی میں فرض نماز نہیں ہو سکتی نوافل بندہ پڑھ سکتا ہے ہاں اگر دیکھے کہ نماز قضا ہونے لگی ہے تو چلتی گاڑی میں ہی ادا کر لے لیکن جب اپنے مقام پر پہنچے تو اس کو نماز لوٹانا پڑے گی۔

یہ جو آپ نے نوافل پڑھ لئے سنتیں پڑھ لیں وہ تو ہو گئیں لیکن آپ کے جو فرائض اور واجبات ہیں وہ اپنے مقام پر پہنچ کر لوٹانے ہوں گے۔

پیارے اسلامی بھائیو! سفر کے دوران ہمارے اندر جذبہ آ جائے کہ ہم بھی وقت پر نماز ادا کرنے کی پابندی کرنے لگیں تو میں اعلیٰ حضرت کی بات عرض کر رہا تھا کہ نماز کا وقت آ گیا گاڑی رکی آپ نے پلیٹ فارم پر جائے نماز بچھائی اور آپ کے ساتھ جو محبت کرنے والے تھے وہ بھی پیچھے کھڑے ہو گئے ان میں سے کسی نے کہا کہ حضرت صاحب! جہاں آپ نماز پڑھنے لگے ہیں وہاں گاڑی زیادہ دیر نہیں رکتی تو آپ کسی اور اسٹیشن پر نماز پڑھ لیجئے گا۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں جس کی نماز پڑھنے لگا ہوں اس کے حکم کے بغیر تو پتا بھی نہیں ہل سکتا گاڑی کیسے چلے گی؟ آپ نے نماز شروع کر دی پہلی رکعت پڑھی تو گاڑی نے وصل دے دیا اور گارڈ نے جھنڈی بھی دے دی انگریزوں کا دور تھا انتظار نہیں کرتے تھے فرماتے ہیں کہ جب گاڑی نے آخری وصل بھی دے دیا

انجن کے پہیے گھومنے لگے لیکن گاڑی وہیں کی وہیں رکی رہی۔ شور مچ گیا کہ یہ کیا مسئلہ ہو گیا ہے انجن جام ہو گیا ہے کسی نے کہا کہ شاید گاڑی میں کوئی خرابی ہو گئی ہے لیکن جب گاڑی کو پیچھے کی طرف چلاتے ہیں تو وہ (MOVE) حرکت کرتی ہے لیکن آگے نہ چلے انجن بھی صحیح ہے سارا نظام ٹھیک ہے۔ اب انگریز پریشان ہو گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے تو پھر کسی نے کہا کہ وہ دیکھو ایک عاشق رسول نماز ادا کر رہا ہے۔ جتنی دیر تک وہ گاڑی میں نہ بیٹھیں گے گاڑی نہیں چل سکتی۔ وہ نہ مانا اور اس نے پھر اپنی آخری کوشش کی لیکن گاڑی نہ چلی تو وہ انگریز اٹھا اور اعلیٰ حضرت کے پاس گیا اور ان سے جہاں انہوں نے جانا تھا ایڈرس لیا وہ گاڑی میں بیٹھے تو گاڑی چل پڑی جہاں آپ کو جانا تھا وہ انگریز خود بھی اور اپنی ساری فیملی کو لے کر وہاں پہنچا۔ اور خاندان سمیت مسلمان ہو گیا۔

یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے وہ بندے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اتنی استقامت عطا فرمائی ہے کہ اللہ ﷻ کے احکامات بجا لانے میں کسی قسم کے نقصان کو خاطر میں نہیں لاتے۔ دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہمیں بھی ایمان پر استقامت کی دولت عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تبارک و تعالیٰ نے سورۂ مائدہ کی چھٹی آیت جو پہلے پڑھ چکا میں وضو کا طریقہ ارشاد فرمایا۔ اب اس میں چند باتیں غور طلب ہیں وہ یہ کہ

وضو کا طریقہ قرآن کی روشنی میں

پہلے ہمیں یہ پتہ چلنا چاہیے کہ چہرہ دھونے کی حد کہاں سے لے کر کہاں تک ہے۔ علمائے کرام فرماتے ہیں چوڑائی میں ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک اور لمبائی میں پیشانی (جہاں سے عموماً سر کے بال اگتے ہیں) سے لے کر جہاں تک ٹھوڑی ہے وہاں تک یہ سارا حصہ چہرے میں شمار ہوتا ہے قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ کہ اپنے چہروں کو دھو لیا کرو دھلے گا کب جب کم از کم پانی کا ایک قطرہ بہے گا ایک ہوتا ہے پانی بہانا اور ایک ہوتا ہے ہاتھ کو گیلا کر کے منہ پر پھیرنا اس کو مسح کہتے ہیں اور حکم چہرے کا غسل کرنے کا ہے مسح کرنے کا نہیں۔

آپ حضرات کبھی وضو خانے کے قریب کھڑے ہو جائیں تو بڑے افسوس کی بات

ہے کہ پہلے ہی نماز پڑھنے والے بہت کم ہیں شاید پانچ فیصد نماز پڑھتے ہیں اور ان میں سے کوئی دو فیصد آپ کو صحیح وضو کرنے والے ملیں گے۔ مثال کے طور پر چہرے کا دھونا فرض ہے لیکن لوگ پانی کا چھینٹا مارتے ہیں تو منہ کا اگلا حصہ یا بڑا کریں گے تو باقی پر ہاتھ پھیر لیتے ہیں جب کہ حکم چہرہ دھونے کا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو جب اپنے کام کاج چھوڑ کر نماز کے لئے آ ہی گئے تو جب ہمارا وضو ہی صحیح نہیں ہوگا تو کیا فائدہ کئی اسلامی بھائی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ ہم کب سے نماز پڑھ رہے ہیں ہماری دعا قبول نہیں ہو رہی۔ بندہ یہ چیک کرے کہ آیا اس کی نماز صحیح ہو بھی رہی ہے کہ نہیں۔

جس جگہ کا دھونا فرض ہے اس میں ایک بال کے برابر بھی جگہ خشک رہ جائے تو وضو نہیں ہوتا اب وضو نہیں ہے تو نماز بھی نہیں ہوگی لہٰذا جب ہم اپنا چہرہ دھونے لگیں تو خاص خیال رکھیں کہ جتنی چہرے کی حد بتائی ہے اس پر پانی بہانا چاہیے دوسرا فرض ہے وَاَیْدِیَکُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا آپ اکثریت کو دیکھتے ہوں گے کہ جب کہنیاں دھونے کی باری آتی ہے آخر والا حصہ اکثر خشک ہوتا ہے یا بڑا معرکہ مارے گا تو گیلا ہاتھ ادھر پھیر لیتا ہے اور دوسرا گیلا ہاتھ دوسری طرف پھیر لیتا ہے۔ یہ طریقہ صحیح نہیں ہے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا فرض ہے اس کے لئے آپ کو ایک بہترین نسخہ عرض کر دوں کہ آج کل الحمد للہ پانی وافر مقدار میں ہے بلکہ ضائع بھی ہوتا ہے جو کہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ پانی بھی اللہ کی نعمتوں میں سے بہت بڑی نعمت ہے اور اللہ کی نعمت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ؕ (سورہ بنی اسرائیل پارہ ۱۵ آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اُڑانے والے (فضول خرچی کرنے والا) شیطانوں کے بھائی ہیں۔

پانی کو ضائع کرنا فضول خرچی ہے اس لئے جتنی ضرورت ہو اتنی ہی ٹوٹی کھولنی

چاہیے۔ فضول پانی ضائع نہیں کرنا چاہئے بہرحال کہنیوں کے دھونے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اب بازو دھوتے وقت ٹوٹی کے نیچے کر کے دھوتے دھوتے اسی طرح کہنی تک آ جائیں تین مرتبہ پانی اچھے طریقے سے بہہ جائے۔ شک شبے کی گنجائش نہ رہے کیونکہ وضو کے اعضا میں دھونے میں ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور تین مرتبہ دھونا سنت ہے۔

ایک اعتراض اور اس کا جواب

یہاں ایک اور بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ ہمارے اکثر اسلامی بھائی اعتراض کرتے ہیں کہ یار یہ دعوت اسلامی والے سنت کی بات تو کرتے ہیں فرض کی بات نہیں کرتے حالانکہ فرائض پہلے ہیں اور سنت بعد انہیں سمجھنے میں کچھ غلطی لگ گئی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ سنت کہتے ہیں طریقے کو یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طریقے سے کوئی کام کیا اس طریقے سے ادا کرنے کو سنت کہتے ہیں۔ آپ نے اگر ظہر کی نماز پڑھی تو وہ بھی سنت کہلائی اگر عصر کی نماز پڑھی تو وہ بھی سنت ہے فرق صرف اتنا ہے کہ جس کی زیادہ تاکید آئی وہ فرض قرار پائی جس چیز کی اس سے کم تاکید کی وہ واجب کے زمرے میں آ گئی جس کی اور کم تاکید کی گئی وہ سنت موکدہ کے درجے میں آ گئی اور جس کی اس سے کم تاکید کی وہ غیر موکدہ میں آ گئی۔ جس کی اس سے کم کی وہ نوافل میں آ گئی جس کی اور کم کی وہ مستحب میں آ گئی ہیں سارے کے سارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل، اس لئے سارے کے سارے کام سنت ہی کہلائیں گے۔

دوسرا جواب:

سنت پر عمل کرنے سے فرائض کی حفاظت خود بخود ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر آپ نے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا ہے آپ کہیں کہ میں صرف فرض ہی ادا کروں گا تو آپ نے ایک مرتبہ ہاتھ کو تر کیا اس میں خشک رہنے کا احتمال ہے، ہوسکتا ہے ایک بار دھونے سے خشک رہ جائے۔ لیکن جب دوسری مرتبہ اور تیسری مرتبہ دھونے سے سارا شک بھی دور ہو جائے گا اور فرض کی حفاظت بھی خود بخود ہو جائے گی۔

ایک اور مثال کہ ایک ہوتا ہے شاخوں کو پکڑنا اور ایک ہوتا ہے جڑ کو پکڑنا اور جب ہم جڑ کو پکڑیں گے تو شاخ خود بخود ہمارے ہاتھوں میں آ جائے گی جیسے ہم کسی شخص سے کہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت چہرے پر سجا لے اس نے ایک سنت پر عمل کیا جس کی وجہ سے وہ کتنی برائیوں سے بچ گیا اور کتنی سنتوں پر عمل کرنے والا ہو گیا اور کتنے فرائض پر عمل کرنا شروع کر دیا یہ اس سے پوچھ کر دیکھو جس نے داڑھی رکھی' جب بندہ نیکی کے کام کرنے لگتا ہے تو شیطان اس کو کرنے نہیں دیتا کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اگر یہ نیکی کے کام میں لگ گیا تو میرے ہاتھوں سے نکل جائے گا لہٰذا وہ نیکی کے کام کی مخالفت کرے گا اور گناہ کے کام کی حوصلہ افزائی کرے گا قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ (البقرہ پ۳ آیت ۲۶۸)

ترجمہء کنزالایمان: شیطان تمہیں اندیشہ دلاتا محتاجی کا اور حکم دیتا ہے بے حیائی کا۔

جب بندہ نیکی کے کام میں پیسے خرچ کرنے لگے مثال کے طور پر ایک بندہ آپ کے پاس مسجد کے چندہ کے لئے آتا ہے ایک تو میں نے چندہ دینا نہیں اگر کسی دوسرے نے دے دیا تو میں نے شرمندہ ہونے کی بجائے پتہ کیا کہنا ہے کہ یہ لوگ تو چین سے بیٹھنے ہی نہیں دیتے پتہ نہیں مسجد کے کھاتے میں جمع بھی کرواتے ہیں یا خود ہی کھا جاتے ہیں۔

ایسا کیوں ہے شیطان کو پتہ ہے کہ اگر اس نے نیکی کی راہ میں پیسہ خرچ کر دیا تو اس کا تو بیڑا پار ہو جائے گا۔ کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے۔جس نے دنیا میں اللہ کا گھر بنا دیا اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لئے محل بنائے گا جس کا گھر جہاں ہے وہاں جائے گا تو جس کا گھر جنت میں بن گیا وہ جنت میں جائے گا۔تو شیطان رکاوٹ ڈالے گا نہ نہ مسجد میں چندہ نہ دے غریب ہو جائے گا' مہنگائی بڑی ہے ان کا تو روز کا کام' اب اسی بندے سے پوچھو کہ بھائی بسنت آ رہی ہے کتنی ڈور لگوائی ہے؟ شادی آ گئی ہے بینڈ باجہ ضرور ہوگا کتنا خرچہ ہوگا؟ بس جی دو تین ہزار روپیہ پھر آتش بازی وغیرہ جو کہ

پیسوں کو آگ لگانے کے مترادف ہے اس وقت کوئی نہیں کہتا کہ تو غریب ہو جائے گا کیونکہ اس کے بغیر تو شادی ممکن ہی نہیں سمجھی جاتی۔ ریلوے ورکشاپ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ادھر سے تنخواہ لیتے ہیں اور ادھر سے جوئے میں ہار آتے ہیں اور تنخواہ وہاں دے دیتے ہیں اس وقت شیطان تھپکی دے رہا ہوتا ہے کہ اور لگا اور لگا کیونکہ شیطان کو پتہ ہے کہ ایسے کام کرے گا تو دوزخ میں میرے ساتھ رہے گا جیسے ہی پانچ کا نوٹ مسجد میں دینے لگا ہے فوراً دل کو ہاتھ پڑ گیا کہ ہائے غریب ہو گیا حالانکہ قرآن پاک کا واضح ارشاد ہے۔

مَنْ ذَالَّذِیْ یُقْرِضُ اللہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗٓ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً

(البقرہ پ۲ آیت ۲۴۵)

ترجمہء کنزالایمان: ہے کوئی جو اللہ کو قرض حسن دے تو اللہ اس کے لئے بہت گنا بڑھا دے۔

اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنا ایسا ہے گویا رب تعالیٰ کو قرض حسن دینا رب تعالیٰ کسی کا قرض دبانے والا نہیں ہے بلکہ بڑھا چڑھا کر واپس دینے والا ہے بلکہ آگے جا کر رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا خوشحالی اور تنگی یہ سب میرے ہاتھ میں ہے۔

وَاللہُ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ (سورۃ النور پ۱۸ آیت ۳۸)

ترجمہء کنزالایمان: اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہے بے گنتی۔

اس کے باوجود شیطان یہ نہیں چاہتا کہ یہ داڑھی رکھ لے اس کو پتہ ہے کہ اگر اس نے داڑھی رکھ لی تو یہ بہت سارے گناہوں سے بچ جائے گا۔ کیونکہ داڑھی منڈا تاش کھیلنے والے کے پاس کھڑا ہو یا کیبل دیکھ رہا ہو کوئی کچھ نہیں کہے گا یہی حرکت اگر کوئی داڑھی والا کرے تو اگر اس کو خود شرم نہ آئے تو لوگ احساس دلاتے ہیں کہ شرم کر داڑھی رکھ کے ایسے کام کرتا ہے۔

میں آپ کو اپنا ایک واقعہ بتاتا ہوں کہ میں ایک مرتبہ کوٹلی جمعہ پڑھانے جا رہا تھا کہ راستے میں کچھ نوجوان لڑکے اخروٹ وغیرہ کھیل رہے تھے تو میں بھی ان کو دیکھتے

دیکھتے سائیکل پر جا رہا تھا کہ پاس سے ایک آدمی گزرا تو اس نے مجھے کہا کہ مولوی صاحب! یہ آپ کے دیکھنے کا کام نہیں میں بڑا خوش ہوا کہ داڑھی کی وجہ سے انہوں نے مجھے منع کیا تو ایک سنت کی تکمیل کتنے فرائض کی تکمیل کرتی ہے اور کتنی برائیوں سے بچاتی ہے۔ الحمدللہ عزوجل

لہٰذا سنتوں پر عمل کرنے سے فائدہ ہی فائدہ ہے جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ دعوت اسلامی والے سنت سنت کرتے ہیں ان سے یہ پوچھو جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو پہلے سنت ادا ہوتی ہے یا فرض؟ سب سے پہلے اس کے کان میں اذان پڑھو یہ اذان پڑھنا سنت ہے یا فرض؟ پھر بندہ جب مر جائے تو جو اس کو قبر میں اتارا جاتا ہے کفن و دفن دینا یہ سب امور سنت ہیں سنتوں کا خیال رکھو فرائض کی خود بخود تکمیل ہو جائے گی۔ جیسا کہ اوپر مثالوں سے واضح ہے اور سنتوں کی برکت سنو۔

ایک بندہ ہے وہ عصر کی پہلی چار سنتیں ادا ہی نہیں کرتا اس کی عادت ہی نہیں وہ پورے وقت پر گھر سے نکلتا ہے راستے میں کسی آدمی سے ملاقات ہی ہو جاتی ہے سلام دعا کرتے کرتے دیر ہو گئی فرض نماز تو جماعت سے چھوٹ گئی۔ اور اگر یہی سنتوں کا وقت لے کر گھر سے نکلے تو سنتیں ملاقات وغیرہ کی وجہ سے رہ بھی گئیں تو لیکن فرض تو با جماعت ادا ہو ہی جائے گا۔ سنت پر عمل کرنے میں فائدے ہی فائدے ہیں۔ حضور پاک کا ہر کام ہی سنت سے ہے۔

کہنیوں سمیت دھونے کے بعد فرمایا۔

وَامْسَحُوا بِرُءُ سِكُمْ اور سروں کا مسح کرو۔

امام اعظم کے نزدیک چوتھائی سر کا مسح کرنا فرض ہے۔ پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے۔ اس لئے پورے سر کا مسح کرنا چاہیے اس کے لئے چند باتیں میں نے پہلے بھی عرض کیں پھر دہراتا ہوں کہ مسح کرتے وقت ٹوٹی بند کر دیا کریں کہ پانی ضائع نہ ہو۔ جب ہم مسح کرنے لگیں تو ہمیں یہ چاہیے کہ ہم اپنے دائیں ہاتھ میں پانی لے لیں اور بائیں ہاتھ سے ٹوٹی بند کر دیں جب بائیں ہاتھ سے ٹوٹی بند کی تو وہ ہاتھ مستعمل ہو گیا مستعمل

ہونے کی وجہ سے آپ بائیں ہاتھ سے مسح نہیں کر سکتے تو اب جو سیدھے ہاتھ میں چلو پانی کا لیا تھا وہ بائیں ہاتھ پر ڈال لیں اس کو تر کر لیں جب دوبارہ پانی سے تر ہو جائے یہاں ایک بات یاد رکھئے کہ ہاتھوں کو چومنا نہیں چاہیے اکثر لوگ ہاتھوں کو چومتے ہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس طرح ہاتھ مستعمل ہو جائے گا تین انگلیوں کو ملا کر پیشانی سے شروع کرو اور گدی تک لے جاؤ اور پھر ہتھیلیوں کو سر سے لگا کر واپس لاؤ انگلی سے کان کے اندر اور انگوٹھے سے کان کے باہر مسح کریں۔ پھر گردن کا مسح الٹے ہاتھ سے کرو اس کے بعد پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھو لو یہ بھی فرض ہے اس میں بھی کئی اسلامی بھائی اکثر آگے سے دھو لیتے ہیں پیچھے سے ایڑیاں خشک رہتی ہیں فرض پورا نہیں ہوتا اور اگر نیل پالش وغیرہ لگی ہو تو اس کو بھی صاف کر لینا چاہیے ورنہ وضو و غسل نہیں ہو گا اللہ تعالیٰ جو سنا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔[1]

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

---

[1] وضو و غسل کا مکمل طریقہ اور مسائل سیکھنے کے لئے رسائل عطاریہ حصہ اول کا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مومنین کی معراج

درود پاک کی فضیلت

ایک دفعہ ایک عالم صاحب بیان فرما رہے تھے کہ جو کوئی اونچی آواز میں درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ ایک نوجوان بھی اس محفل میں بیٹھا ہوا تھا اس نے بھی اُونچی آواز میں درود پاک صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا اگلے روز اس کا انتقال ہو گیا وہ نوجوان اسی عالم صاحب کی خواب میں آیا تو عالم صاحب کیا دیکھتے ہیں کہ وہ جنت کی سیر کر رہا ہے۔ عالم صاحب اس نوجوان سے کہنے لگے تجھے یہ مقام کیسے عطا ہوا؟ کہنے لگا عالم صاحب آپ نے ہی تو بتایا تھا کہ بلند آواز میں درود پاک پڑھنے سے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں میں نے بھی پڑھ لیا اور درود پاک کے صدقے میں میرے گناہ معاف ہو گے اور جنت میں اعلیٰ مقام بھی عطا کر دیا گیا۔

خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ کرام فرماتے ہیں کہ جب ہمارے دل پریشان ہوتے تھے تو ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم **کا** دیدار کر لیا کرتے تھے اور فرمانے لگے کہ ہمارے لئے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرنا مشکل کام نہیں تھا فرماتے ہیں کہ جدھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم گزر جایا کرتے تھے وہ رستے مہک جایا کرتے تھے ہم خوشبو سونگھتے سونگھتے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچ جایا کرتے تھے۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں
تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

صَلُّو علی الْحَبِیْبِ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد

حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ صحابۂ کرام ارشاد فرماتے ہیں کہ ہماری محفل میں وہ فوراً پہچانا جاتا تھا جو پیارے آقا سے مصافحہ کر کے آتا تھا۔ پوچھا گیا وہ کیسے کہنے لگے کہ جیسی خوشبو اس کے ہاتھ سے آ رہی ہوتی تھی اور کسی کے ہاتھوں سے نہیں آ رہی ہوتی تھی۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جس کے سر پر دست شفقت پھیرتے تھے وہ محفل میں بڑی جلدی پہچانا جایا کرتا تھا کیونکہ جیسی خوشبو اس کے سر سے آیا کرتی تھی اور کسی کے سر سے نہیں آتی تھی۔

واللہ جو مل جائے مرے گُل کا پسینہ
مانگے نہ کبھی عطر نہ پھر چاہے دُلہن پھُول (حدائقِ بخشش)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہم سب کو کثرت سے درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

شب معراج

آج معراج شریف کی رات ہے اور یہ وہ رات ہے جس رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ربّ تعالیٰ کا دِیدار بلا حجاب کیا دیدارِ الٰہی کتنی بڑی نعمت ہے اس کا کما حقہ اندازہ ہمیں نہیں ہو سکتا۔ مثلاً میں کہوں کہ فلاں بندہ غار ثور سے ہو کر آیا ہے اس کی قدر و قیمت کا اندازہ اس شخص کو ہو گا۔

جو وہاں سے ہو کر آیا ہے قدر تو اس کی ہو گی جس کے دل میں تڑپ ہو گی کیونکہ غارِ ثور وہ جگہ ہے جہاں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی رات آرام فرمایا۔ قدر اس سے پوچھے جو غار ثور پر گیا لیکن اوپر چڑھنے کی ہمت نہ ہوئی یا چڑھا بھی تو آدھے رستے سے ہی واپس آ گیا اب اگر اس کے سامنے کہا جائے کہ یہ بندہ غار ثور سے ہو کر آیا ہے تو قدر اس کو ہو گی، یار بڑی بات ہے جس نے غار ثور دیکھی ہی نہیں تو اس کو قدر کیا ہو گی اسی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کا دیدار کیا اعلیٰ حضرت ارشاد فرماتے ہیں۔

کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کوئی دیدار الٰہی کی اہمیت کیوں پوچھے؟ فرمایا وہ کلیم اللہ تھے کوہ طور پر جا کر ڈائریکٹ اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے بغیر کسی فرشتے کے وسیلے کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوا کرتے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے دل میں خیال آیا کہ رب عزوجل کی باتیں سننے میں اتنا سکون ہے تو اس کے دیدار کا عالم کیا ہوگا اللہ تعالیٰ سے درخواست کرنے لگے۔

رَبِّ اَرِنِیْٓ اَنْظُرْ اِلَیْكَ (الاعراف آیت:۱۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے رب میرے مجھے اپنا دیدار دکھا

فرمایا:

لَنْ تَرٰىنِیْ (ایضاً)

تو ہرگز مجھے نہ دیکھ سکے گا۔

جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اصرار بڑھا اللہ تعالیٰ اپنے محبوب بندوں کی بات مانتا ہے فرمایا:

موسیٰ (علیہ السلام) اس پہاڑ کی طرف میں اپنی ایک تجلی گراؤں گا۔

فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهٗ فَسَوْفَ تَرٰىنِیْ (ایضاً)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ اگر اپنی جگہ پر ٹھہرا رہا تو عنقریب تو مجھے دیکھ لے گا۔

پہاڑ ریزہ ریزہ ہوگیا۔

وَ خَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا (ایضاً) موسیٰ بے ہوش ہو گئے اور جب ہوش آیا تو پوچھنے لگے۔

حضرت موسیٰ ربّ عزوجل کے نور کے تجلی برداشت نہ کر سکے۔ اعلیٰحضرت فرماتے ہیں۔ اب ان سے پوچھو کہ جنہوں نے ربّ تعالیٰ کا دیدار کیا اور دیکھا، ان کا کیا

مقام ہوگا۔

رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے (موسیٰ علیہ السلام) اب میں تجھے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی شان بتانے لگا ہوں۔

اے موسیٰ علیہ السلام جو ایک تجلی میں نے پہاڑ پر ڈالی اور پہاڑ جل کر راکھ ہوگیا، سرمہ بن گیا اور تو بے ہوش ہوگیا۔ رب تعالیٰ نے فرمایا کہ میں ایسی ستر ہزار تجلیاں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام پر ڈالوں گا جب وہ نماز پڑھ رہا ہوگا سبحان اللہ۔

اب ان سے پوچھا جائے جنہوں نے رب تعالیٰ کا دیدار بلاحجاب یعنی بغیر کسی پردے کے کیا ان کا کیسا مقام ہوگا۔ اے میرے اسلامی بھائیو! ہمیں اس بات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بنایا۔ اس معراج والے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بنایا اللہ تعالیٰ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بنایا اور ہمیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا کہ جس کی شان میں خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۝

ترجمۂ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (النساء آیت:۶۵)

اللہ عزَّوجلّ کے حضور محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ مقام ہے کہ کوئی نبی ہو کوئی رسول ہو کوئی غوث ہو۔ کوئی ولی ہو کوئی ابدال ہو سب اللہ کی رضا چاہنے والے ہیں اور اللہ عزَّوجلّ ہو کر رسولِ پاک کی رضا چاہتا ہے سبحان اللہ...... فرمایا:

اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ

ترجمۂ کنز الایمان: حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا (النساء:۵۹)

اور فرمایا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ۔

ترجمۂ کنزالایمان:۔ اے محبوب! تم فرمادو کہ لوگو! اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔ (آل عمران:۳۱)

اعلیٰحضرت الشاہ امام احمد رضا خان قادری ارشاد فرماتے ہیں۔

اے رضا خود صاحبِ قرآں ہے مداحِ حضور (ﷺ)
تجھ سے کب ممکن ہے پھر مدحت رسُولُ اللہ (ﷺ) کی

کہ تو کب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان کرسکتا ہے عظمت بیان کر سکتا ہے۔ جب کہ اللہ تبارک تعالیٰ جو تمام کائنات کا مالک ہے خالق ہے۔ وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناءخوانی کرتا ہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! آج کی رات اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمائی یقیناً یہ بڑی سعادت کی بات ہے آج کی رات کو ضائع نہیں کرنا، جتنی ہوسکتا ہے عبادت کریں، نوافل ادا کریں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ثناءخوانی کریں پتہ نہیں یہ راتیں دوبارہ نصیب ہوتیں ہیں یا نہیں تو میرے اسلامی بھائیو! آپ سے مدنی التجا ہے کہ توجہ سے سنیئے۔

آپ نے تو بارہا معراج شریف کا واقعہ سنا ہوگا بلکہ سنتے رہتے ہیں۔ وقت مختصر ہے اس میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ بیان ہو۔ یہ بس کی بات نہیں بہت مشکل بات ہے اور پھر آقا کی شان تو یہ ہے کہ

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسا پیارا

آقا صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمایا کہ جنہوں نے اپنے اُمتیوں سے اس قدر محبت فرمائی کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جب اس دُنیا میں تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آتے ہی سجدے میں سر رکھ دیا اور ہونٹوں پر ''رَبِّ هَبْ لِیْ اُمَّتِیْ'' جاری تھا۔ اپنی اُمت کو یاد فرماتے رہے اور میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب معراج کروائی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنا بلند مقام عطا فرمایا۔

شفیق ومہربان آقا

آج تھوڑی دیر کے لیے سوچیے کہ ایک بندہ کوشش کرتا ہے کہ مجھے ایک گاڑی مل جائے اور پھر میری جیسی گاڑی کسی کے پاس نہ ہو کہ میرا سر فخر سے بلند رہے اور اگر جگہ مل گئی ہے تو میں جناب! اتنا عالی شان کوٹھی مکان بنواؤں کہ ایسا مکان کوٹھی اُس علاقے میں کسی کا نہ ہو۔ تا کہ میرا سر فخر سے اُونچا رہے کوئی میرا ہم سر نہ ہو۔ لیکن قربان جائیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایسے شفیق ومہربان آقا ایسے کریم آقا۔ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر بلایا نہ آج تک اس مقام تک کوئی اور نبی گیا نہ جائے گا۔ نہ فرشتہ گیا نہ جائے گا۔ نہ کوئی اور رسول گیا نہ جائے گا۔ اس مقام پر پہنچنے کے بعد بھی اپنی امت کو بھلایا نہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے اشک جاری ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خوشی کی رات ہے اور یہ میں تیری آنکھوں میں آنسو دیکھ رہا ہوں یہ آنسو کس لیے؟ عرض کرنے لگے اے ربّ العالمین مجھے اپنی گناہ گار اُمت یاد آرہی ہے!

اے مالک ومولا! میں تجھ سے جب ہی راضی ہونگا۔ جب تو میرے امتیوں کو بھی معراج کروادے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا! اگر ایسی بات ہے تو پھر اچھا یہ نمازوں کا تحفہ انہیں دے دو۔

یارب العالمین اس نماز کے تحفے سے انہیں کیا ملے گا؟ فرمایا اے میرے محبوب لامکانوں سے آگے بلا کر جن انوار وتجلیات سے تجھے نوازا ہے۔ جو بندہ زمین پر نماز پڑھے گا میں زمین پر ہی ایسی ستر ہزار تجلیوں سے اسے نوازوں گا (سبحان اللہ) اسلامی بھائیو! اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہمیں تحفہ نماز دیا ہے۔

تحفہ عطا کرنے والا رب العالمین اور تحفہ قبول کرنے والے رحمۃ للعالمین سبحان اللہ۔

اسی واسطہ اللہ نے فرمایا:

الصلوة معراج المؤمنين — نماز مومن کی معراج ہے۔

آؤ میرے اسلامی بھائیو! شاہِ مدینہ سُرورِ قلب وسینہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کا واقعہ ہم سنتے رہتے ہیں آج میں امتیوں کی معراج کا واقعہ سناتا ہوں کہ امتیوں کو کس طرح معراج ہوتی ہے حدیثِ پاک میں آتا ہے۔

''نماز مومن کی معراج ہے۔''

اور پھر فرمایا! نماز اس طرح پڑھو گویا کہ اللہ کو دیکھ رہے ہو یعنی نماز اللہ سے ملاقات کرنے کا ذریعہ ہے اور نماز جب ہم ادا کرتے ہیں اور اگر اس کے الفاظ پر غور کیا جائے تو بالکل ایسے ہی جیسے بندہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہا ہے اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہو رہا ہے یعنی کہتا ہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ

یا اللہ تیری ذات پاک ہے۔

یعنی واحد حاضر کا صیغہ

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

''ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔''

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ

اور جہاں پر (ك) آتا ہے وہاں واحد حاضر کا صیغہ آتا ہے یعنی جب بندہ نماز پڑھ رہا ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے اور قربان جائیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جنہوں نے ہم جیسے نکموں کو اس لائق بنا دیا۔

ملاقات کا انداز

اسلامی بھائیو! آج اگر آپ سے کوئی کہہ دے کہ آ میں تیری ملاقات صدر یا وزیر اعظم سے کروا دوں تو آپ بڑے خوش ہونگے اور اس چانس کو ضائع نہیں ہونے دیں گے بلکہ پوچھیں گے کہ تم نے رات کو ملاقات کروانی ہے یا دوپہر کو میں وہاں صبح سے ہی تمہارا انتظار کروں گا۔ کیونکہ انسان کے نزدیک بادشاہ، صدر، وزیر اعظم سے ملاقات کرنا عظمت وشان والی بات ہے لیکن اسلامی بھائیو! جب صدر، وزیر اعظم سے ملاقات کی جاتی ہے تو اس کا طریقہ کار بھی ہوتا ہے بندہ کہتا ہے کہ چل تیری ملاقات کرواتا ہوں بندہ سوچتا ہے کہ میں چلا تو جاؤں لیکن ملاقات کروں گا کیسے؟ اس ملاقات کا طریقہ آنا چاہیے۔ دوسرا بندہ کہے گا کہ ملاقات میں نے کروانی ہے تو میں ہی اس کا طریقہ تجھے بتلاؤں گا۔ میں تیری ملاقات اس طرح کرواؤں گا۔ اس انداز سے کرواؤں گا کیونکہ میں وہاں سے ہو کر آیا ہوں جو میں نے طریقہ اپنایا تھا وہی بتاتا ہوں۔ اب طریقہ تو وہ یہ بتائے گا جو وہاں سے ہو کر آیا ہے۔ بھائی اچھے کپڑے پہننے ہیں۔ نہا دھو کر آنا ہے چہرے کو اچھی طرح بنا لینا وہاں جا کر اس کے (پی اے) سے ملنا اس کو ایک چٹ لکھ کر دینا وہ اندر دے آئے گا پھر وہ چٹ اندر جائے گی اور بلاوا آئے گا تو پھر وہاں جا کر دروازہ بجانا پھر اجازت لینا۔ پھر تمہیں بلایا جائے گا اور پھر جا کر نہ بیٹھنا وہ کہیں تو بیٹھنا اس کے بعد سلام کرنا یہ طریقہ ہے ملاقات کرنے کا۔

حضورِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

''اے میرے امتیوں میں تمہاری ملاقات اللہ سے کرواتا ہوں۔'' سبحان اللہ

اب رب تعالیٰ سے ملاقات کرنے کا طریقہ کون بتلائے۔

اے میرے امتیوں میں طریقہ بتاتا ہوں کہ میں زیارت کر کے آیا ہوں میں بتلائے دیتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ سے مُلاقات کا طریقہ

سب سے پہلے اپنے جسم کو پاک کرو۔ پاک کپڑے پہنا کرو۔ اگر ایک آدمی اپنے جسم پہ جتنا مرضی پانی بہالے وہ بہترین صابن بھی لگالے تو وہ پاک نہیں ہوسکتا وہ پاک تب ہوگا جب وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق غسل کرے گا یعنی غسل میں تین فرض ہوتے ہیں۔

(۱) کُلّی کرنا غرغرا کرنا (اگر روزہ نہیں ہے) (۲) ناک میں پانی چڑھانا (۳) پورے جسم پر پانی بہانا کہ کوئی حصہ خشک نہ رہے (یہ سُنّت طریقہ ہے) [1]

پاک و صاف کپڑے پہن کر باوضو ہو کر اللہ عزوجل کی بارگاہ میں کھڑے ہو جاؤ۔ (۱) نماز کی نیت کرو۔ پھر اللہ اکبر کہو تو یوں سمجھو کہ اے رب للعالمین میں تمام لوگوں کو چھوڑ کر تیری بارگاہ الٰہی میں کھڑا ہو گیا ہوں۔ فرمایا! جب تو کھڑا ہو گیا ہے تو پھر رب تعالیٰ کی حمد و ثناء کو بندہ کھڑا ہے کانپ رہا ہے۔ ڈر رہا ہے اور سوچتا ہے کہ میں اللہ کی بارگاہ میں کھڑا ہو گیا ہوں اور پھر پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَ بِحَمْدِكَ وَ تَبَارَكَ اسْمُكَ وَ تَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ

اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہاں والوں کا اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مہربان رحمت والا مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الخ)

---

(۱) غُسل و وُضُو کا مکمل طریقہ سیکھنے کے لیے رسائلِ عطّاریہ حصہ اوّل ضرور پڑھیں۔۱۲

اللہ کی حمد و ثناء بیان کر رہا ہے۔ فرمایا اے بندے جب تو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے اور حمد و ثناء کرے تو رب تعالیٰ تیری طرف توجہ فرمائے کہ اے بندے تو کیا چاہتا ہے کس کی رضا چاہتا ہے؟ تو فوراً اللہ اکبر کہہ کے رکوع میں چلے جانا جب رکوع میں جانا تو پڑھنا سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ یا اللہ تیری ذات پاک ہے تو سب سے عظیم ہے۔ اعلیٰ ہے تو رب کی بڑائی بیان کرنا شروع کر دینا۔ اللہ فرمائے گا کیا بات ہے کہ تو جھکتا ہی جاتا ہے اور فرمائے گا کہ اپنا سر تو اُٹھا۔ چاہتا کیا ہے؟ جب اتنی بات ہو جائے تو اپنا سر اُٹھانا اور کہنا:

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَه' رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

جس نے تیری حمد و ثناء بیان کی تو اُس کی سنتا ہے میں بھی تیری حمد و ثناء بیان کرتا ہوں میری بھی سن لے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اچھا میں سنتا ہوں پھر اتنا کہنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہتے ہوئے سجدے میں چلے جانا اور اپنا سر زمین پر رکھ کر کہنا

سُبْحٰنَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

''اللہ پاک ہے بڑی شان والا ہے۔''

اب بندہ اپنا سر زمین پر رکھ کر اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے۔

یا اللہ ہمیں بھی یہ سجدوں کی لذت میسر آ جائے۔ جب سجدوں کی لذت آ جاتی ہے تو پھر نماز پڑھنی مشکل نہیں رہتی بلکہ نماز میں اتنا سرور آنے لگتا ہے کہ:

حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یا اللہ تیری راتیں بڑی چھوٹی ہیں میں کیا کروں کہ میرا ابھی ایک سجدہ بھی پورا نہیں ہوتا اور تیری رات ختم ہو جاتی ہے۔ ''سبحان اللہ'' یعنی جب بندے کو سجدے کی لذت آ جاتی ہے تو پھر بندہ سجدے میں اللہ کی حمد و ثناء بیان کرتا ہے سجدے سے سر اٹھا کر جب دوزانو بیٹھتا ہے تو عرض کرتا ہے اے اللہ!

تمام عبادتیں تیرے لیے ہیں بندہ اللہ کی بارگاہ عالی میں ابھی حاضر ہے ڈر رہا ہے، کانپ رہا ہے کہ میں اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ جب بندہ کی ملاقات بادشاہ، وزیر اعظم، صدر سے ہوتی ہے تو وہ کانپتا ہے ڈرتا ہے۔ وہ بندہ جو اُسے ملاقات کا بتلاتا ہے اگر وہ آجائے تو بندے کی ڈھارس بندھ جاتی ہے۔ اسی طرح پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بھی ڈر رہا ہے اور کہہ رہا ہے۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

ابھی کہہ رہا ہوتا ہے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام عرض کرنے کا حکم ہو جاتا ہے رحم وکرم کی ایک اُمید بندھ جاتی ہے۔ نمازی نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهٗ

سلام کرتا ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اور پھر کہتا ہے۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ

ہم پر بھی سلامتی ہو اور پھر ساتھ ہی اللہ کے نیک بندوں کے لیے سلامتی کی دُعا کرتا ہے جب اتنی بات کہتا ہے اس کے بعد

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ۔

یہ ہوگئی ملاقات

پھر بندہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کرتا ہے کہ اے مالک و مولا! ربّ العالمین پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے وسیلہ سے ان کی آل پر درود بھیج جس نے مجھ جیسے نکمے بندے کو تیری بارگاہ میں کھڑا ہونے کا شرف بخشا ہے، پھر عرض کرتا ہے۔

یا ربّ العالمین! برکتیں نازل ہوں ان پر ان کی آل پر جس نے عاجز بندے کو تیری بارگاہ میں کھڑا ہونے کا طریقہ بتلایا۔ پھر دعا مانگتا ہے۔ اپنے لیے اور اپنے ماں

باپ کے لئے ساری ملاقات کرنے کے بعد بندہ واپس آتا ہے تو سلام کرتا ہے تو بندہ اپنے ربّ سے ملاقات کرنے کے بعد سلام پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ایسی نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات بڑے عجائبات دیکھے جنت کو ملاحظہ فرمایا، دوزخ کو ملاحظہ کیا تو میرے اسلامی بھائیو! آج کی رات بڑی فضیلت والی ہے، بڑی عظمت والی ہے۔ آج کی رات آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو جنت کی سیر کروائی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ کو ملاحظہ فرمایا پیارے اسلامی بھائیو! اس وقت میرے دل میں ایک خواہش ہے کہ میں آپ کو بتاؤں شاید کہ کسی کے دل کی دنیا اس بات سے بدل جائے اور وہ توبہ کرلے۔

پیارے آقا ﷺ کی عظمت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو بھی ارشاد فرماتے چند صحابہ کرام اس کو لکھ لیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی شخص نے لکھنے والوں سے کہا۔ کہ یہ جو کچھ تم لکھ رہے ہو کل کو ہمارے لئے پریشانی کا باعث نہ بن جائے وہ کیوں اس نے پوچھا؟ وہ اس لئے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم بعض اوقات خوشی میں ہوتے ہیں اور ان کے منہ سے کوئی ایسی بات نکل جائے جو کہ لکھنے والی نہ ہو اور بعض غصہ کی حالت میں کوئی بات ارشاد فرما دیں اور اس کو محفوظ کرنے کا حکم نہ ہو لہٰذا تم ہر بات نہ لکھا کرو۔ اس بات سے صحابہ کرام نے ہر بات کو لکھنا روک دیا۔ اس وقعہ کے بعد پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا تم نے میری احادیث لکھنی کیوں چھوڑ دیں انہوں نے تمام واقعہ عرض کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے میرے صحابی ذرا غور سے سن لو۔

میں کسی حالت میں ہوں میری زبان سے ہر وقت حق ہی نکلتا ہے۔ (سبحان اللہ)

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْىٌ يُّوْحٰى (النجم پ۲۷ آیت:۳،۴)

ترجمۂ کنز الایمان:۔ اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے۔

اس کے بارے میں کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

کلامِ خدا ہے کلامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اسی سے سمجھ تو مُقامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
تعجب کی جا ہے کہ فردوسِ اعلیٰ
بنائے خدا اور بسائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
تماشہ تو دیکھو کہ آتشِ دُوزخ
لگائے خدا اور بجھائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

تو اس واقعہ مبارکہ سے معلوم ہوا کہ سرکارِ دو عالم جو ارشاد فرماتے ہیں اس میں شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات جب جنت کی سیر کی اور دُوزخ کو ملاحظہ کیا تو بڑے بڑے عجیب واقعات کا مشاہدہ فرمایا۔

ثواب وعذاب

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک واقعہ یہ ارشاد فرمایا۔

کہ میں ایسی قوم کے قریب سے گزرا جو کہ فصل کاٹ رہی تھی ابھی وہ کاٹ رہے ہوتے کہ پھر پھل اُگنا شروع ہو جاتا۔ پھر وہ کاٹنے لگتے کہ پھر پھل پیچھے اُگ جاتا۔ کچھ ایسے تھے کہ وہ ستر ستر پھل حاصل کر رہے تھے اور کچھ ایسے تھے کہ جو سات سو پھل حاصل کر رہے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے جبرائیل سے پوچھا! اے

جبرائیل یہ کون لوگ ہیں کہ جو ادھر پھل کاٹتے ہیں اور پھر پھل تیار ہو جاتا ہے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اُمتی ہیں جو نیکیاں کرتے تھے۔ جو خیرات کرتے تھے جو صدقات دیتے تھے۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرتے تھے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کے امتیوں میں سے کچھ ایسے ہیں جن کو ایک کے بدلے سات سو گنا عطا فرماتا ہے اور کچھ ایسے ہیں کہ جن کو بغیر حساب کے دیا جاتا ہے یعنی جس قدر خلوص نیت شامل ہوگی اس قدر اجر دیا جائے گا اور اجر بڑھتا چلے جائے گا۔

پتھروں کا عذاب

پھر میرا گذر ایک ایسی قوم کے پاس سے ہوا۔ ایسی قوم کو دیکھا کہ کچھ بندے لیٹے ہوئے ہیں اور فرشتہ ایک بڑا وزنی پتھر اس کے سر پر دے مارتا ہے جب اس پر دے مارتا ہے تو اس کا سر کچلا جاتا ہے۔ اس کا سر پس جاتا ہے۔ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے اور پتھر دُور جا گرتا ہے۔ وہ فرشتہ اُس پتھر کو اُٹھانے کے لیے جاتا ہے اور جب پتھر اٹھا کر واپس آتا ہے تو سر پھر صحیح سلامت ہو جاتا ہے پھر فرشتہ لا کر سر پر دے مارتا ہے اور سر پھر کچلا جاتا ہے پتھر دور جا کر گرتا ہے۔ پھر فرشتہ اسی طرح کرتا ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! اے جبرائیل یہ کونسے بندے ہیں۔ جن پر اتنا شدید عذاب ہو رہا ہے؟ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے وہ اُمتی ہیں جو نمازوں کو ترک کرنے والے ہیں۔ یہ وہ امتی ہیں جو نمازوں میں سُستی کرنے والے ہیں۔ یہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں جو نماز تو پڑھتے تھے مگر دکھاوے کی یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اُمتی ہیں جو رکوع وسجدہ صحیح ادا نہیں کرتے تھے۔ اے میرے اسلامی بھائیو! ایک بزرگ فرماتے ہیں۔ اے بندے تو اتنے گناہ کر کے جتنی سزا برداشت کرنے کی تیرے اندر طاقت موجود ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہو کہ میرا جسم نرم و نازک ہے۔ میری نازک انگلی اگر دروازے میں دبا دی

جائے تو میری رات کی نیند حرام ہو جائے گی۔ میں رات کو سو نہیں پاؤں گا اگر قیامت کے روز سر پر پتھر مار دیا گیا اور یہ سر کچلا گیا کیسے برداشت کرسکوں گا۔ پیارے اسلامی بھائیو! اگر یہ سمجھتے ہو کہ میں سزا کا متحمل نہیں ہوسکوں گا تو آج بڑا فضیلت والا دن ہے۔ بڑی عظمت والی رات ہے۔ بابرکت مہینہ ہے اگر آج ہی ہم توبہ کرلیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ ہمارے گناہ معاف فرمادے گا۔

زکوٰۃ نہ دینے والے کی سزا

پھر فرمایا ایک ایسی قوم کے پاس سے میرا گذر ہوا جو بھوکی اور پیاسی تھی اور جسم کے اوپر کپڑا نہیں تھا اور ان کو ایک فرشتہ دوزخ کی طرف دھکیل رہا تھا۔ جس طرح ایک چرواہا اپنی بکریوں کو دھکیل رہا ہوتا ہے اسی طرح فرشتہ ان کو ہانک کر دوزخ کی طرف لے جارہا تھا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم استفسار کرنے لگے یہ کون ہیں جن کو دوزخ کی طرف لے جایا جارہا ہے؟ جبرائیل عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اُمتی ہیں جو مال سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اُمتی ہیں جو غریب کو دیکھ کر تیوری چڑھاتے تھے۔ غریب کو دیکھ کر اس کی طرف پشت کر لیا کرتے تھے۔

اب یہی ان کا مال قیامت کے روز گرم کر کے ان کے چہروں پر داغ دیا جائے گا۔ ان کی پشتوں پر لگا دیا جائے گا ان کے دائیں بائیں طرف لگایا جائے گا۔ وہ کہیں گے کہ یہ کاہے کا عذاب دیا جارہا ہے۔ بتلایا جائے گا کہ یہ تمہارا وہ مال ہے۔ خزانہ ہے، جس کے ساتھ تم دُنیا میں محبت کرتے تھے۔ غریبوں کا حق ادا نہیں کرتے تھے۔

گندگی اور غلاظت کھانے والے

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرا گذر ایک قوم کے اوپر سے ہوا

دیکھتا کیا ہوں کہ ان کے سامنے تازہ کھانے رکھے ہیں صاف ستھرے خوشبودار کھانے رکھے ہیں لیکن وہ ان کی بجائے بدبودار غلیظ گندے کھانے کھا رہے ہیں میں نے پوچھا: اے جبرائیل یہ کون لوگ ہیں کہ ان کے سامنے اچھے کھانے ہیں اور یہ گندے کھانے کھا رہے ہیں عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ بندے ہیں جو دنیا میں زنا کیا کرتے تھے بدکاریاں کیا کرتے تھے ان کے گھروں میں جائز اسباب تھے۔ یہ جائز اسباب ہونے کے باوجود حرام کاریاں کیا کرتے تھے لہٰذا ان کو عذاب دیا جارہا ہے۔

آگ کے بچھونے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھر ایک ایسی قوم کے پاس سے گذرے جو آگ کے بچھونے پر بیٹھے ہوئے تھے اور دوزخ کی آگ ان کے جسم اور کپڑوں کو جلا رہی تھی اور وہ تکلیف کی وجہ سے چلا رہے تھے فرمایا یہ کون ہیں جن کو اتنا شدید عذاب دیا جارہا ہے؟ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ اُمتی ہیں جو دنیا میں ایک دوسرے کا مذاق اڑایا کرتے تھے ایک دوسرے کو ذلیل سمجھ کر نفرت کیا کرتے تھے۔ یہ وہ بندے ہیں جو راستے میں کھڑے ہو جایا کرتے تھے (سب سے افضل جگہ مسجد ہے اور سب سے بری جگہ بازار) یہ مسجد میں جانے کی بجائے بازار جا کر راہگیروں کو تنگ کیا کرتے تھے۔ آوازیں کسا کرتے تھے۔ مذاق اڑاتے تھے۔ اس لئے آج ان کو یہ عذاب دیا جارہا ہے۔

بوجھ اُٹھانے کا عذاب

میرے اسلامی بھائیو! ایک قوم کے پاس سے گذر ہوا کہ ایک بندے کو دیکھا جس کی کمر پر بوجھ لادا جاتا ہے۔ وہ بوجھ اٹھانے کے قابل نہیں بوجھ ڈالا جارہا ہے۔ وہ منہ کے بل گرتا چلا جاتا ہے بوجھ لادا جارہا ہے اور پھر اس کی کمر پستی جارہی ہے پوچھا کہ

یہ کونسا بندہ ہے جس کو اس قدر شدید عذاب دیا جارہا ہے؟ عرض کرنے لگے۔
یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ آپ کے وہ امتی ہیں جو امانت میں خیانت کیا کرتے تھے۔ پھر فرمایا کہ ایک قوم سے میرا گذر ہوا جن کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جارہے تھے پوچھا یہ کون ہیں جن کو اتنا سخت عذاب دیا جارہا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام عرض کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جو بادشاہوں کے درباروں میں جایا کرتے تھے ان کو خوش کیا کرتے تھے یعنی وہ جو غلط سلط فیصلہ کیا کرتے یہ ان کی ہاں میں ہاں ملایا کرتے تھے اور ان کو غلط فیصلوں پر منع نہیں کرتے تھے۔ آج ان کو اسی وجہ سے عذاب دیا جارہا ہے۔ جبرائیل (علیہ السلام) عرض کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جو چغلیاں اور اپنے مسلمان بھائیوں کی غیبتیں کیا کرتے تھے۔ ان کی برائیوں کو لوگوں کے سامنے بیان کیا کرتے تھے۔

نشہ کرنے کا عذاب

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کچھ بندے ایسے دیکھے جن کے چہرے سیاہ ہیں ہونٹ پھیلے ہیں اور اوپر والا ہونٹ اس قدر لمبا ہو گیا ہے کہ سر پر رکھا ہوا ہے اور نیچے والا ہونٹ اس قدر لمبا ہو گیا ہے کہ پاؤں کے نیچے روندا جارہا ہے اور ان کو دوزخیوں کا پیپ اور گندا خون دیا جارہا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون لوگ ہیں جن کو اتنا شدید عذاب دیا جارہا ہے؟ عرض کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جو کہ دُنیا میں نشہ کیا کرتے تھے شراب پیتے تھے نشہ والی چیزوں کا استعمال کرتے تھے۔ نشہ کرنے والے کا حال ہے اے نشہ کرنے والو عبرت پکڑ لو باز آ جاؤ ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن تمہارے ہونٹ بھی پاؤں تلے روندے جائیں تمہارے ہونٹ بھی بڑے ہو کر سر پر رکھ دیئے جائیں اور تمہارے شراب والے منہ سے اتنی بدبو آ رہی ہو گی کہ جب تجھے ربّ تعالیٰ دوزخ میں ڈالنے لگے گا باوجودیکہ دوزخیوں کو پہلے ہی

اتنا شدید عذاب ہو رہا ہو گا کہ وہ اس بدبو سے چلا اُٹھیں گے کہ یہ کونسا بندہ آ گیا ہے کہ جس کی اتنی بدبو ہے؟ کہا جائے گا کہ یہ دُنیا میں نشے کے عادی تھے نشہ کرتے تھے۔

سود خور کا انجام

اسی طرح فرمایا کچھ ایسے بندے دیکھے جن کے پیٹ میں سو سو بچھو پڑے ہیں اور وہ کھاتے جارہے ہیں اور ان کے پیٹ پھول گئے ہیں اور کچھ کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہیں اور منہ کے بل گر جاتے ہیں پوچھا یہ کون ہیں جن کو اتنا شدید عذاب دیا جارہا ہے؟ جبرائیل امین (علیہ السلام) عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں سود کھانے والے تھے حرام کھاتے تھے۔ یہ حرام کھانے والے کا حال ہے!

بے پردگی کی سزائیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوزخ میں عورتوں کو دیکھا جن کے چہرے سیاہ پڑ گئے ہیں آنکھیں نیلی پڑی ہیں ان کے کپڑے آگ کے ہیں اور فرشتے ان کو گُرز مار رہے ہیں اگر وہ گُرز پہاڑ کو مارا جائے تو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائے۔ ان کو جب مارا جاتا ہے تو یہ کتے کی طرح چلانا شروع کر دیتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا! اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کون ہیں جن کو عذاب دیا جارہا ہے؟ عرض کرنے لگے یہ خاوندوں کو ناراض کرنے والی ہیں۔ ان کو تنگ کرنے والی ہیں۔ اپنے جسم کی نمائش کرتی تھیں۔ لوگوں کے سامنے بے پردہ آوارہ گھومتی تھیں۔

ماں باپ کو ستانے کی سزا

میرا گذر ایک ایسی دوزخ کی وادی سے ہوا کہ اس میں لوگ کھڑے ہوئے ہیں نکلنے کی کوشش کرتے ہیں نکل نہیں پاتے میں نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں کہ ان سے عذاب کی شدت کی وجہ سے نکلا نہیں جارہا نکلنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن نکل نہیں پاتے؟

بتایا گیا کہ یہ ماں باپ کے نافرمان تھے۔ ماں باپ کو ستایا کرتے تھے۔ ایذا دیتے تھے ماں باپ کو ستانے والے کی یہ سزا ہے۔

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک صحابی آیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے گانے باجے کی اجازت دے دیں کیونکہ مجھے صرف یہی فن آتا ہے اور میرے پاس کوئی فن نہیں ہے کہ میں کما کر اپنے بچوں کو کھلا سکوں۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غصے میں آ گئے فرمایا کہ میں تمہیں اس چیز کی کیسے اجازت دے دوں کہ جس چیز کے خلاف مجھے جہاد کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔

گانے باجے سننے والوکا انجام

ایک اور عبرت ناک واقعہ سنیے اور خوفِ خداوندی سے لرز یئے ایک ایسی قوم بھی ہوگی کہ ان کے چہرے ٹھیک ہوں گے جب وہ رات سوئے ہوئے ہوں گے جب صبح اُٹھیں گے تو ان کے چہرے مسخ ہو چکے ہوں گے۔ ان کے چہرے تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ جبرائیل امین پوچھنے لگے کیا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ پڑھنے والے ہوں گے کیا وہ زکوٰۃ دینے والے ہوں گے۔ نماز پڑھنے والے ہوں گے؟ فرمایا کہ وہ میرے امتی ہوں گے جو نماز پڑھنے والے، کلمہ پڑھنے، زکوٰۃ دینے والے، حج کرنے والے، روزہ رکھنے والے ہوں گے لیکن وہ رات کو ناچ گانے دیکھنے والے ہوں گے ان کی راتیں ناچ گانے میں بسر ہونگی ان کے چہرے تبدیل ہو جائیں گے۔ (خلاصہ احادیث)

یقین کا دامن تھام لو

اگر آپ اس کو بالکل سچ مانتے ہیں اور یہ برحق ہے مسلمان کو چاہیے کہ وہ ان باتوں کو تسلیم کر لے اگر نہ کرے گا تو کافر ہوگا اور واقعی عذابِ الٰہی کا مستحق ہوگا۔

آؤ اسلامی بھائیو! ذرا سمجھ لو کیا تم دوزخ کی آگ برداشت کر لو گے؟ اگر تم سے

کوئی بندہ کہہ دے کہ جلتی موم بتی پر ہاتھ رکھ دو کیا تم رکھ دو گے؟ نہیں کہو گے بالکل نہیں میں بھلا ایسا کام کر سکتا ہوں میرا جسم نرم و نازک ہے۔ میں اس لائق نہیں کہ برداشت کر سکوں اگر ایسی بات ہے تو پھر آج ہی سچی توبہ کر لیں۔

اے مالک و مولا! آج سے پہلے میں غفلت کی نیند سو رہا تھا غفلت کی وجہ سے میں نے نمازوں میں سستی کی زکوٰۃ ادا نہ کی گانے باجے سنتا رہا۔ بدنگاہی کی، مذاق اڑائے تھے۔ بُرے بُرے کام کیے تھے اے مالک و مولا تو معاف کرنے والا ہے اگر موت آ گئی تو کیا ہوگا اے مالک و مولا تو ہمیں معاف کر دے۔ سرکارِ دو عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ توبہ کرتا ہے تو پھر وہ اس طرح ہو جاتا ہے کہ پھر اس کے پہلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور پھر اس کی نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔

سورۃ الفرقان میں ہے۔

اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۔

بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ عزّ وجلّ اِس بابرکت رات کے صدقے اِن بابرکت ساعتوں کے طفیل ہماری مغفرت فرمائے آمین بجاہ سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

فضائلِ زکوٰۃ و صدقات

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰكُمْ (البقرہ ۲۵۴)

اے ایمان والو! اللہ کی راہ میں ہمارے دیے میں سے خرچ کرو (کنزالایمان)

اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں متقین کی پہچان ارشاد فرمائی۔ کہ متقی وہ ہیں جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اللہ ﷻ کے دیئے ہوئے رزق میں اس کی راہ میں خرچ بھی کرتے ہیں۔

اللہ ﷻ نے انسان کے لئے طرح طرح کی نعمتیں بنائیں۔ جن سے انسان محبت بھی کرتا ہے اب اللہ ﷻ اپنے خاص بندوں کا امتحان لیتا ہے کہ کون ہے جو میرے رستے میں اپنی پسندیدہ چیزیں قربان کرتا ہے۔

مثلاً اولاد سے والدین کی محبت' حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ ﷻ کے حکم پر اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی پیش کر کے دکھا دیا کہ اللہ ﷻ کا حکم ہو تو اولاد بھی قربان کرنے سے گریز نہ کیا جائے۔

دولت سے انسان کو بہت محبت ہوتی ہے' لیکن مومن دولت سے زیادہ اللہ ﷻ سے محبت کرتا ہے۔ لہٰذا جب اللہ ﷻ کا حکم آ جاتا ہے تو بندہ دنیوی دولت بھی اللہ ﷻ کے راستے میں قربان کر دیتا ہے۔

زکوٰۃ بیک وقت حقوق اللہ بھی ہے اور حقوق العباد بھی اس لئے کہ اللہ ﷻ نے فرمایا کہ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو۔

دوسری طرف زکوٰۃ غرباء و مساکین کا حصہ ہے جو غریبوں کا حصہ نہیں ادا کرے گا تو قیامت کے روز غرباء اور مساکین اپنا حق لینے کے لئے غنی کو پکڑ لیں گے۔ لہٰذا زکوٰۃ ادا کرنے میں سستی نہیں کرنی چاہیے۔

زکوٰۃ دینے سے باقی مال پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ (التوبۃ آیت ۱۰۳) اے محبوب! ان کے مال میں سے زکوٰۃ تحصیل کرو جس سے تم انہیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو (کنزالایمان)

جس طرح ایک بندے کے ہاتھ پر پھنسی نکل آئے تو ڈاکٹر کہتا ہے کہ گندہ خون نکال دو' تا کہ باقی ہاتھ محفوظ رہے۔ اگر بندہ کہے کہ میں اپنا خون کیوں نکلواؤں تو وہی گندہ خون ہاتھ میں پھیل جائے گا جس سے ہاتھ خراب ہو گا۔ اب ڈاکٹر مشورہ دے گا کہ ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ بندہ کہے کہ ہاتھ میرا ہے میں کیوں کٹواؤں تو پھر یہی گندہ خون سارے جسم میں پھیل جائے گا جس سے بندے کی ہلاکت واقع ہو سکتی ہے۔

یہی حال ہے اس شخص کا جو مال میں سے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرتا ہے۔ تو اس کا بقایا مال پاک ہو جاتا ہے' اگر بندہ کہے کہ مال تو میرا ہے میں زکوٰۃ کیوں ادا کروں تو وہی مال بقایا مال کو بھی برباد کر دیتا ہے جیسے چوری' لوٹ مار اور ایسے حادثات پیش آتے ہیں جن سے بہت بڑا نقصان واقع ہو جاتا ہے۔

اسلام کی معیشت کا نظام اتنا اعلیٰ ہے کہ ایک طرف تو غریب امیر کے دروازے پر جاتا ہے۔ لیکن اسلام میں ایک امیر اپنے مال کو پاک کروانے کے لئے غریب کے دروازے پر جا رہا ہے اور پھر غریب پر احسان نہیں بلکہ غریب کا احسان کہ اس نے قبول کر کے اس کے مال کو پاک کرنے میں اُس کی مدد کی۔

اس کے علاوہ حدیث شریف میں ہے کہ جو بندہ اپنے مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اس کے مال کی حفاظت خود رب ذوالجلال اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کی حفاظت خود خدا ﷻ کرے اس کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

مزید ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کون ہے جو اللہ ﷻ کو قرض دے اور اللہ ﷻ بڑھا چڑھا کر اسے واپس دے۔ یعنی غریب کو دینا اس طرح ہے کہ اللہ ﷻ کو قرض دے رہا ہے اور اللہ ﷻ بڑھا چڑھا کر عطا فرماتا ہے۔ جیسے تیسرے پارے میں ارشاد فرمایا

مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ (البقرۃ ۲۶۱)

ان کی کہاوت جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُس دانہ کی طرح ہے جس نے اوگائیں سات بالیں ہر بال میں سو دانے اور اللہ اس سے بھی زیادہ بڑھائے جس کے لئے چاہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے (کنزالایمان)

مال کی حفاظت کا نسخہ

انیس الواعظین میں ایک روایت نقل ہے کہ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زکوٰۃ کے بارے میں ارشاد فرما رہے تھے کہ جو شخص مال میں سے زکوٰۃ ادا کرتا ہے تو اس کے مال کی حفاظت خود اللہ ﷻ اپنے ذمہ لے لیتا ہے۔ ایک یہودی نے سن کر اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی۔ لوگوں نے پوچھا کہ کیا تو مسلمان ہو گیا ہے؟ بولا نہیں! میں تو زکوٰۃ اس لئے دے رہا ہوں کہ میرا تجارتی مال جس راستے سے آ رہا ہے وہاں مجھے یقین ہے کہ ضرور لوٹ لیا جائے گا۔ زکوٰۃ اس لئے دے دی ہے کہ مال لٹ جائے گا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کا مال اور سامانِ تجارت بھی وصول کروں گا۔ کیونکہ ان کے کہنے سے زکوٰۃ ادا کی تھی۔

اتفاق کی بات کہ چند روز کے بعد پیغام آ گیا کہ قافلہ لٹ گیا ہے۔ یہودی نے

تلوار نکالی اور نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درِ دولت کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی گھر کے قریب ہی پہنچا تھا کہ کسی نے پیچھے سے آواز دی کہ تیرا مال حفاظت کے ساتھ آ چکا ہے۔ وہ پریشان ہو گیا اور پوچھنے لگا کہ کیا قافلہ لُٹ نہیں گیا۔ بتایا گیا کہ قافلہ تو لٹ چکا ہے مگر تیرا مال بچ گیا ہے۔ اس لئے کہ جس اونٹ پر تیرا مال تھا اس کی ٹانگ پر چوٹ لگ گئی جس کی وجہ سے وہ لنگڑا کر چلنے لگا قافلے والوں نے اسے پیچھے ہی چھوڑ دیا آگے آ کر قافلہ لٹ گیا مگر پیچھے رہ جانے کے سبب تیرا مال بچ گیا۔ یہودی یہ معاملہ دیکھ کر سچے دل سے مسلمان ہو گیا۔

ان تمام باتوں کی یقین دہانی کرنے کے باوجود آج ہماری اکثریت مال میں سے زکوٰۃ ادا نہیں کرتی بلکہ غافل مالدار مال سے اس قدر محبت کرتے ہیں کہ اگر کوئی مستحق آ جائے تو دیکھ کر تیوریاں چڑھاتے ہیں۔ یا رُخ بدل لیتے ہیں یا اس کی طرف پشت کر لیتے ہیں۔

ایسے افراد کے لئے اللہ ﷻ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ جس دن ان کا مال دوزخ میں گرم کیا جائے گا اور ان کے چہروں پر لگایا جائے گا ان کی کروٹ اور پشت پر لگایا جائے گا اور بتایا جائے گا کہ یہ وہی تمہارا مال ہے جس کو تم دنیا میں سنبھال سنبھال کر رکھتے تھے اور اس کی زکوٰۃ ادا نہیں کرتے تھے۔

ایک مرتبہ چند عورتیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہارے ہاتھوں کو دوزخ میں دیکھ رہا ہوں تم نے اس سونے کی زکوٰۃ ادا نہیں کی۔

یعنی جو مال زکوٰۃ کے بغیر ہو گا وہ دوزخ میں جانے کا سبب بنے گا۔ اللہ ﷻ ہمیں عذابِ جہنم سے محفوظ فرمائے۔

افسوس کی بات ہے کہ مال بھی رب تعالیٰ کا عطا کردہ ہے اور ہم اسی کے دیئے مال سے اُسی کی راہ میں دینے سے بخل کریں تو یہ اچھی بات نہیں۔

ایک اور مقام پر آیا کہ جو بندہ زکوٰۃ ادا نہیں کرتا اس کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔
اس لئے کہ زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ کلمہ طیبہ' نماز' روزہ' حج اور زکوٰۃ اس سے زکوٰۃ کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

نصابِ زکوٰۃ

زکوٰۃ میں سارا مال طلب نہیں کیا گیا۔ بلکہ سارے مال کا 2½ یعنی ایک سو روپے پر 2½ روپے ایک ہزار روپے پر صرف 25 روپے۔

اسی طرح حساب لگا کر سونے' چاندی' نقدی اور مال تجارت پر زکوٰۃ ادا کرنی چاہیے۔ یاد رکھیں اگر زکوٰۃ ایک سو روپیہ بنتی ہو تو ایک سو سے زائد دینے سے باقی خیرات میں شامل کر لئے جائیں گے اور اگر ایک سو روپے زکوٰۃ کی بجائے 99 روپے دے دیئے تو نہ زکوٰۃ ادا ہوگی اور نہ ہی خیرات قابل قبول ہوگی۔

زکوٰۃ کے مستحق کون ہیں

(۱) رشتہ دار
(۲) پڑوسی
(۳) محلے دار
(۴) دینی مدارس وغیرہ

انسان کے مال کے تین حصہ دار ہوتے ہیں۔

(۱) تقدیر: جب یہ لاگو ہوتی ہے تو اپنا حصہ زبردستی نکال لیتی ہے۔

(۲) رشتہ دار: بندے کے انتقال کے بعد وارث حصہ زبردستی لے لیتے ہیں۔

(۳) بندہ خود: اس مال کا حصہ دار ہوتا ہے جو وہ اپنے ہاتھ سے رب تعالیٰ کے راستے میں خیرات کرکے جاتا ہے۔

حکایت

ایک بزرگ فرماتے ہیں جب دو حصہ دار اپنا حصہ زبردستی حاصل کرتے ہیں تو تو اپنے حصہ کے لئے زبردستی کیوں نہیں کرتا۔

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ بندے کو اپنے مال سے محبت کرنی چاہیے کہ پرائے مال سے؟ صحابہء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اپنے مال سے ہی محبت کرنی چاہیے! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم ایسا نہیں کرتے تم پرائے مال سے محبت کرتے ہو۔ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ کیسے؟ تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو مال تمہاری جیب میں ہے وہ تمہارا نہیں ابھی موت آ جائے تو اس مال کے وارث ہوں گے۔ تمہارا مال وہی ہے جو تم اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ کے راستے میں خیرات کرکے جاتے ہو۔

کرنسی تبدیل کروا لیں

جس طرح ایک بندے نے باہر کے ملک جانا ہو تو ظاہر ہے کہ عرب شریف میں پاکستان کی کرنسی تو چلے گی نہیں اور وہاں کرنسی کی ضرورت بھی ہوگی اس لئے وہاں جانے سے پہلے کرنسی تبدیل کروانی ہوگی یعنی روپے دے کر ریال خریدنے ہوں گے۔ جب کرنسی تبدیل ہو جائے تو وہاں پریشانی سے نجات مل جائے گی۔ بس اسی طرح ہم نے بھی مرنے کے بعد دوسرے جہان میں جانا ہے اور وہاں یہ کرنسی نہیں چلتی اسی وجہ سے مرنے کے بعد بندے کی جائیداد اس کے ساتھ دفن نہیں کی جاتی۔ اس لئے کہ یہ کرنسی وہاں چلے گی نہیں' ہاں اگر وہ چاہے کہ اس کا یہ مال قبر میں حشر میں اس کے کام آ جائے تو اس کرنسی کو تبدیل کروا لے اور یہ کرنسی تبدیل ہوگی۔ غرباء' مساکین اور دینی مدارس وغیرہ پر خرچ کرنے سے۔

موت ایک حقیقت ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ عقلمند انسان وہی ہے جو اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کے لئے کرنسی تبدیل کرواتا رہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ سفر لمبا ہو تو دو چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

(۱) سواری (۲) زادراہ

بڑی عید پر جو قربانی کی جاتی ہے قیامت کے روز یہ سواری کا کام دے گی اور چھوٹی عید پر جو صدقہ فطر ادا کیا جاتا ہے یہ زادراہ کے طور پر کام آئے گا۔

جنت کی طرف چلے جاؤ

قیامت کے روز حکم ہوگا کہ تمہارے پاس سواری بھی ہے اور زادراہ بھی تو اس لئے تم جنت کی طرف چلے جاؤ!

قربانی سنتِ ابراہیمی ہے۔ ہر صاحب نصاب پر واجب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر وہ کام کیا کہ اللہ ﷻ نے قیامت تک اس طریقے کو زندہ رکھنے کا اہتمام فرما دیا۔

انسان کی آزمائش

انسان کو سب سے زیادہ محبوب اپنی جان ہوتی ہے پھر اولاد اور پھر اپنی دولت۔ اللہ ﷻ انسان کی آزمائش ان ہی چیزوں سے فرماتا ہے۔

کامیاب انسان وہی ہے کہ جو اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر ان تمام چیزوں کو قربان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔ اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابراہیم میری ربوبیت کا اعلان فرما دو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ ﷻ کے ایک ہونے اور تمام معبودوں کے باطل ہونے کا اعلان فرما دیا۔

کفار نے اس اعلان حق کو روکنے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام شہید کرنے کے لئے آگ جلائی اتنی آگ کہ اگر کئی میل بلندی سے کوئی پرندہ گزرے تو جل کر راکھ ہو

جائے۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اس میں ڈالنے لگے تو فرشتے حاضر ہوئے کہ اگر آپ حکم فرمائیں تو ہم آگ کو ٹھنڈا کر دیں یا آندھی ایسی چلائیں کہ یہی آگ ان پر ہی ڈال دی جائے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تم خود ہی آئے ہو یا اللہ ﷻ کے حکم سے؟ تو انہوں نے عرض کی کہ ہم خود ہی آئے ہیں! تو آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم سے حاجت نہیں ہے۔ بدعقیدہ لوگ یہاں پر دلیل دیتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرشتوں سے مدد نہیں مانگی لہٰذا ہم کیوں نبیوں ولیوں سے مدد مانگتے ہیں؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرشتوں نے عرض کی کہ آپ پھر اللہ ﷻ سے ہی مدد مانگیں تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرا رب میرے تمام احوال سے واقف ہے اگر میرے آگ میں جلنے سے میرا محبوب راضی ہے تو ایک ابراہیم (علیہ السلام) کیا ہزاروں ابراہیم (علیہ السلام) بھی اس کی رضا پر قربان۔

جے سوہنا میرے دکھ وچ راضی
تے میں سکھ نوں چلھے پاواں

بہرحال حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کی بازی لگا دی اور آپ کو آگ میں ڈال دیا گیا تو اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا کہ پھر ہمیں ہی کہنا پڑا کہ۔

قُلْنَا یَا نَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا وَّ سَلَامًا عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ (الانبیاء ۶۹) ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔ (کنزالایمان)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

اولاد والدین کو بڑی پیاری ہوتی ہے اس کی خاطر ماں باپ دولت قربان کر دیتے ہیں۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو اللہ ﷻ نے خواب میں ارشاد فرمایا کہ اپنی قیمتی شے کو میرے راستے میں قربان کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے پوچھا کہ آپ کا کیا خیال ہے میں نے خواب

میں دیکھا ہے کہ میں آپ کو ذبح کر رہا ہوں؟ تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا
کہ اے میرے والد صاحب جو کچھ آپ کو حکم ملا ہے کر گزریئے اِنْ شَآءَ اللہ ﷻ آپ
مجھے صبر کرنے والوں میں پاؤ گے! تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے
کے حلق پر چھری چلا دی۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ اللہ ﷻ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی جگہ جنت سے ایک دنبہ بھیج دیا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو اللہ
ﷻ کے راستے میں قربان کر دیا۔ اور ندا یہ آئی کہ اے ابراہیم (علیہ السلام) بے شک تو
نے اپنے خواب کو سچ کر دکھایا اور ہم نے آپ کی قربانی کو قبول فرمالیا۔

ذرا غور کریں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ ﷻ کی رضا کی خاطر اپنے لختِ
جگر کے حلق پر چھری چلا دی اور آج ہمیں دولت سے اِتنا پیار ہے کہ ہم بیٹا تو دور کی بات
ہے۔ اللہ ﷻ کے راستے میں معمولی سے معمولی قربانی پیش کرنے سے بھی کتراتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ کچھ پانے کے لئے کچھ کھونا ہی پڑتا ہے۔ دنیا کی عارضی اور ختم ہونے
والی نعمتوں کے حصول کے لئے ہم کیا کیا قربان نہیں کرتے؟ مگر کتنے افسوس کی بات ہے
کہ آخرت کی نہ ختم ہونے والی نعمتوں کے حصول کے لئے ہم قربانی نہ دیں۔ اللہ ﷻ ہم
سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرنے کے ساتھ ساتھ صدقہ و
خیرات میں بھی زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ حق دار تک اُس کا حق خود پہنچائیں۔ حقوق
العباد کے ساتھ حقوق اللہ کا بھی خاص خیال رکھیں۔ نماز و روزہ کی پابندی کریں اور حقوقِ
مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا بجا لاتے ہوئے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی میٹھی میٹھی سنتوں پر عمل
پیرا رہیں۔ خوب خوب دین کا کام کریں۔ دعوتِ اسلامی کے مدنی قافلوں میں ضرور با
ضرور سفر اختیار کریں خود بھی نیکیاں کریں اور اپنے اسلامی بھائیوں کو بھی نیکی کی دعوت
پیش کرتے رہیں۔

دیتا ہوں تجھے واسطہ میں پیارے نبی کا
اُمت کو خدایا رہِ سنت پہ چلا دے

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْۢبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

ماہِ رمضان کی فضیلت

درود پاک کی فضیلت

میرے پیارے پیارے اور میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود و سلام کی فضیلت میں
ایک حدیث پاک کا مفہوم عرض کرنے کی سعادت حاصل کرنے لگا ہوں تمام اسلامی
بھائی اور پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنیں توجہ کے ساتھ سماعت فرمائیں۔

پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کا دن
ہوگا میرے ایک امتی کا نامہ اعمال تولا جائے گا۔ (کیونکہ قیامت کے دن نیکیاں اور
بدیاں تولنی ہیں جس کی نیکیاں زیادہ ہوں گی جنت میں جائے گا۔ اور جس کے گناہ زیادہ
ہوں گے دوزخ میں جائے گا)۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب
میرے امتی کا نامہ اعمال تولا جائے گا۔ اس کے گناہ زیادہ ہو جائیں گے اور نیکیاں کم ہو
جائیں گی اور جب گناہ زیادہ ہوں گے اور نیکیاں کم ہوں گی تو اللہ ﷻ کی طرف سے حکم
آئے گا اے میرے فرشتو! اس کو پکڑو اور دوزخ میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اس کو پکڑ کر
دوزخ کی طرف لے جا رہے ہوں گے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری
ہوگی سبحان اللہ! پیارے آقا فرمائیں گے اے فرشتو میرے امتی کو کہاں لئے جا رہے
ہو؟ فرشتے عرض کریں گے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اس کے گناہ زیادہ ہیں اور

نیکیاں کم ہیں اللہ ﷻ کا حکم ہے کہ اس کو دوزخ میں ڈال دیں! تو پیارے آقا صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے اے فرشتو! ٹھہرو ذرا میرے امتی کا نامہ اعمال دوبارہ تولو۔
اب یہاں عشق و محبت کی بات عرض کروں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہوا ہے کہ اس کو دوزخ میں
لے جاؤ اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما رہے ہیں کہ اس کا نامہ اعمال دوبارہ
تولو۔ اب فرشتے پریشان ہو جائیں گے کہ ہم اللہ کی بات مانیں یا اس کے محبوب کی' تو
فوراً اللہ کی طرف سے ندا آئے گی کہ اے میرے فرشتو! آج جو میرا محبوب کہے گا وہی
کرتے چلے جاؤ (سبحان اللہ) اب نامہ اعمال تولا جائے گا تو نیکیوں والے پلڑے میں
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک کاغذ کا ٹکڑا ڈال دیں گے اور گناہوں کا وزن کم ہو
جائے گا اور نیکیاں زیادہ ہو جائیں گی۔ جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا ہو گئی تو
بیڑا پار ہو جائے گا' اللہ ﷻ فرمائے گا اے میرے فرشتو! اس کو جنت میں لے جاؤ۔ اب
وہ بندہ عرض کرے گا کہ میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان
آپ یہ فرما دیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نیکیوں والے پلڑے میں ڈالا کیا تھا؟
کیونکہ وہ پلڑا جو جھکنے کا نام نہ لیتا تھا فوری طور پر جھک گیا ہے۔ تو پیارے آقا صلی اللہ
علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے کہ اے میرے امتی تو نے دنیا میں مجھ پر ایک مرتبہ محبت اور
پیار سے درود پاک پڑھا تھا میں نے اس کا ثواب اس میں ڈال دیا ہے۔ (سبحان اللہ
ﷻ) ایک مرتبہ درود پاک کا محبت اور پیار سے پڑھنا بندے کو جہنمی سے جنتی بنا دے
گا۔ الحمد للہ ﷻ محنت کم صلہ بے انتہا۔

گناہ معاف کردیئے جائیں گے

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم درود پاک کثرت سے پڑھا کریں یہ جو درود پاک میں
پڑھنے لگا ہوں اس درود پاک کی فضیلت یہ ہے کہ اس کو ایک مرتبہ پڑھنے سے اگر بیٹھا
ہے تو کھڑے ہونے سے پہلے اور اگر کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اس کے گناہ معاف کر
دیئے جائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
اس درود پاک کی فضیلت میں ہے کہ جو اس کو ایک مرتبہ پڑھ لے
اللہ ﷻ کے ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کے لئے نیکیاں لکھتے رہیں گے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وعلى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
كَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى لَهٗ (مزرعۃ الحسنات)
اس درود پاک کی فضیلت میں آیا ہے کہ جو بندہ اس کو ایک مرتبہ پڑھے گا اس
کے نامہ اعمال میں چھ لاکھ درود پاک پڑھنے کا ثواب درج کر دیا جائے گا۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِيْ عِلْمِ اللهِ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِ
مُلْكِ اللهِ (افضل الصلوٰۃ ص ۱۴۹)

جنت واجب کردی جاتی ھے

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو بندہ رمضان کی آمد پر خوشی
کرتا ہے اور اس کے رخصت ہونے پر غم کرتا ہے رب تعالیٰ اس شخص پر جنت واجب کر
دیتا ہے۔ (سبحان اللہ)
آپ اندازہ کریں کہ جس مہینہ کی آمد پر خوشی اور جانے پر غم کرنے پر جنت ملتی
ہے تو اس میں روزے رکھنے اور عبادت کرنے پر کتنا بلند (مقام) اجر ملے گا۔

روزہ خوروں کے بھانے

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کے آنے پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے
اظہار کیسے کیا جاتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ ایک مقولہ ہے کہ ہر شے اس کی ضد کی وجہ
سے پہچانی جاتی ہے۔ رات دن سے پہچانی جاتی ہے اور دن رات سے پہچانا جاتا ہے۔
اسی طریقے سے تندرستی بیماری سے پہچانی جاتی ہے کہ بیمار آدمی ہو گا تو اسے تندرستی کی
قدر ہو گی۔ تندرست ہو گا تو بیماری کا پتہ چلے گا اسی طرح سفید چیز کا کالی چیز سے پتہ

چلتا ہے اور کالی چیز کا سفید چیز سے۔ ضد کی وجہ سے اصل چیز کا پتہ چلتا ہے۔ اب دیکھ لیں کہ رمضان المبارک کی آمد پر پریشان کون ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں کہ ابھی رمضان المبارک نہیں آیا اور کچھ بندے ابھی سے پریشان ہیں یار روزے آ گئے ہیں' یار میں بڑا بیمار ہوں' یار روزوں میں کیا کروں گا' یار مجھے چائے پینے کی عادت ہے یار روزے اچھے نہیں ہیں آ جاتے ہیں۔ کچھ سرٹیفکیٹ بنا لیتے ہیں اگر کھائیں گے تو لوگوں کو بیماری کا سرٹیفکیٹ دکھا دیں گے وہ بندے کو تو دھوکہ دے سکتے ہیں لیکن اللہ عزوجل کو نہیں۔ یار میں بڑا محنت کا کام کرتا ہوں میں روزے رکھ کر کیسے کام کر سکتا ہوں بڑی مشکل اور پریشانی ہے۔ اسی طرح کے ملے جلے الفاظ کا اظہار کرتے ہیں۔ یہ لوگ رمضان کی آمد پر افسوس کرتے ہیں۔

روزہ دار کی خوشی

کچھ کے چہروں سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کس قدر خوش ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ یار رمضان المبارک آ گیا ہے۔ پوچھا جاتا ہے کہ ارے تو خوش ہو رہا ہے جواب ملتا ہے یار رمضان المبارک میں میں ایک مرتبہ سبحان اللہ کہوں گا تو حدیث پاک کے مطابق ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ اگر ایک مرتبہ درود پاک پڑھوں گا تو ایک لاکھ مرتبہ درود پڑھنے کا ثواب ملے گا۔ ارے بھائی تو خوش کیوں ہو رہا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ ایک فرض پڑھوں گا تو ستر فرضوں کا ثواب ملے گا' ایک نفل پڑھوں گا تو ایک فرض کا ثواب ملے گا۔ یار جب سحری کھانے کے لئے اٹھوں گا تو پھر بھی ثواب ملے گا۔ سوال ہوتا ہے یار خوش کیوں ہو رہا ہے؟ جواب ملتا ہے کہ مجھ جیسا کمزور جو کہ فجر کی نماز کے لئے نہیں اُٹھ پاتا رمضان میں تہجد کے وقت اُٹھ جاؤں گا کیوں کہ تہجد کے وقت ولی نماز پڑھتے ہیں اور پھر جب اللہ کے سامنے تہجد ادا کرنے والوں کی فہرست جائے گی تو اس میں میرا نام بھی شامل ہو جائے گا۔ یہ سب ماہِ رمضان کی فضیلت ہے۔

جس بندے سے عشاء کی سترہ رکعتیں نہیں پڑھی جاتیں وہ رمضان میں بیس تراویح

بھی پڑھنے لگتا ہے۔ خوش اس لئے ہو رہا ہے کہ رمضان کا چاند نظر آنے سے شیطان قید کر دیا جاتا ہے تا کہ بندہ آسانی سے نیکیاں کر سکے۔ رمضان میں عبادت کرنے سے ایسا ثواب ملتا ہے اور گناہ سے ایسے پاک ہوتا ہے کہ جیسے ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے۔ رمضان کے آنے سے میرا رزق بڑھ جائے گا بھائی کیسے بڑھے گا تو روٹی کم کھائے گا؟ نہیں بلکہ افطاری کے وقت تو ہر طرح کے کھانے بڑھ جاتے ہیں اور رزق بڑھ جاتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے۔

جب بندہ روزہ رکھتا ہے تو پیٹ خالی ہوتا ہے اور جب افطاری کے لئے بیٹھتا ہے اس وقت اس کے منہ سے جو بو آتی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ بو مجھے مشک اور عنبر سے زیادہ پسند ہے۔ افطاری کے وقت جو دعا کرو گے قبول و منظور ہو گی اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے صبح بھی شام کو بھی ماہِ رمضان کی وجہ سے مسجدوں میں رونقیں آ جاتی ہیں جس نے سارا سال قرآن نہیں کھولا ہوتا وہ بھی کھولتا ہے۔ مسجدیں آباد ہو رہی ہیں اس کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے دوسرا مغفرت کا اور تیسرا دوزخ کی آگ سے نجات کا جناب خوشی کی وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جس کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔

قرآن میں ارشاد ہے کہ۔

إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ۝ وَمَآ أَدْرَىٰكَ مَا لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ ۝ لَيْلَةُ ٱلْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ (پارہ ۳۰ سورہ قدر آیت ۳)

بے شک ہم نے اسے شب قدر میں اُتارا اور تم نے کیا جانا کیا شب قدر' شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

لیلۃ القدر ایک ایسی رات ہے کہ اس میں عبادت کرنے سے ہزار مہینوں کی عبادت کرنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ یہ رات افضل ہے ہزار راتوں سے اسی سے تیرا نیکیوں والا پلڑا بھاری ہو جائے گا اور بدیوں کا ہلکا۔ اور پھر یاد رکھ رمضان المبارک کا مہینہ ایسا مہینہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بندے کی زندگی میں رمضان

المبارک کا مہینہ آیا اس نے اپنے آپ کو عبادت کر کے نہ بخشوایا تو اس جیسا بدبخت انسان کوئی نہ ہوگا۔

ایک مثال ہے کہ ایک بچہ امتحان دینے جاتا ہے اب جو امتحان میں جائے گا یوں سمجھو کہ وہ تین سوال بھی کرے تو وہ پاس کر دیا جائے گا اگر ممتحن کہے کہ تو ایک سوال ہی کرلے میں تجھے پاس کر دوں گا۔ اور وہ ایک بھی نہ کر سکے تو اس جیسا محروم کوئی نہیں۔ یعنی اس کو گولڈن چانس مل رہا ہے کہ تو ایک ہی سوال حل کرلے تو پاس کر دیا جائے گا۔ اسی طرح رمضان المبارک میں عبادت بھی ایک گولڈن چانس کی طرح ہے اے بندے تو اس مہینے میں عبادت کرلے تو میں تیری بخشش کر دوں گا جو بندہ رمضان المبارک کے مہینے کو پائے اور اپنی مغفرت نہ کرالے تو اس جیسا محروم بندہ کوئی نہیں۔

میرے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں رمضان المبارک کی خوشی اس لئے ہوتی ہے کہ رمضان المبارک کا مہینہ بندے کا تعلق خدا تعالیٰ سے مضبوط کر دیتا ہے سبحان اللہ ذرا غور سے سنئے کس طرح مضبوط کر دیتا ہے۔

دیکھو یہاں آج کوئی بندہ تاش کھیل رہا ہے اس کے پیر صاحب یا کوئی بزرگ آجائیں تو وہ فوراً ان کو چھپا دے گا اگر کوئی ناجائز کام کر رہا ہے تو بزرگ کی موجودگی اسے برائی کرنے سے روک دیتی ہے۔ میرے اسلامی بھائیو! بندہ اپنے والد کے سامنے پیر صاحب کے سامنے بزرگ کے سامنے برائی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ تو ہر جگہ موجود ہے۔ پھر کیوں برائی کرتا ہے؟ کائنات میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں اللہ موجود نہ ہو۔ اللہ عزوجل ہر جگہ موجود ہے اللہ ہمارے سینوں کے اندر چھپے بھیدوں کو بھی جانتا ہے ہمارے رازوں کو جانتا ہے اس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے

وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ (سورہ ق پارہ ۲۷ آیت ۱۶)

اور ہم دل کی رگ سے بھی اس سے زیادہ نزدیک ہیں۔ (ترجمہ کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ ہر جگہ موجود ہے جب رب تعالیٰ موجود ہے تو ہم اس کے سامنے بدکاری کیوں کرتے ہیں؟ اس کے سامنے ہیرا پھیری کیوں کرتے ہیں؟ اس کے سامنے نشہ کیوں کرتے ہیں؟ بے حیائی، گالی گلوچ کیوں کرتے ہیں؟ بزرگ آجائیں تو خاموش ہو جاتے ہیں۔ بزرگ کے سامنے ہم چپ کر جاتے ہیں تو اے بندے اپنے رب کے سامنے گالی نکالتے تجھے شرم نہیں آتی اس کا مطلب ہوا کہ ہمارا یقین کامل نہیں ہوتا یقین میں کمزوری آجاتی ہے جس کی وجہ سے ہم برائیاں کرتے ہیں۔ ورنہ جس کا یقین کامل ہے کہ رب العالمین ﷻ مجھے ہر وقت دیکھ رہا ہے پھر وہ برائی کیسے کرسکتا ہے۔ لیکن رمضان المبارک میں ہمارے کمزور ایمان کیسے مضبوط ہو جاتے ہیں کہ افطاری کا وقت ہے کھانا سامنے پڑا ہے پانی بھی پڑا ہے کھجوریں بھی پڑی ہیں۔ سموسے بھی رکھے ہیں بھوک بھی لگی ہوئی ہے کھانا موجود ہے پانی بھی پڑا ہے پیاس بھی لگی ہے حلق میں کانٹے بھی چبھ رہے ہیں ہاتھ میں طاقت موجود ہے اٹھا کر منہ میں لے جا سکتا ہے اور منہ میں نگلنے کی طاقت بھی موجود ہے ضرورت بھی ہے لیکن کھاتا نہیں ہے کیوں نہیں کھاتا؟ کہتا ہے کہ ابھی رب تعالیٰ کا حکم نہیں ہوا ہے (سبحان اللہ) حلال چیز بھی نہیں کھاتا ہے تو پھر حرام کیسے کھا سکتا ہے۔ حلال چیز بھی رب تعالیٰ کے حکم سے کھا رہا ہے تنہائی میں کھا سکتا ہے لیکن نہیں کھاتا۔ اس طرح رشتہ مضبوط کر دیتا ہے کہ وضو کرنے لگتا ہے کلی کرتا ہے حلق میں پانی جاتا ہے تھوڑا سا نگل سکتا ہے نہیں اتارتا کہ رب تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ آدمی نہر میں غوطہ لگاتا ہے گہرائی میں چلا جاتا ہے پانی نہیں پیتا کہ رب تعالیٰ تو پانی کی گہرائیوں میں بھی دیکھ رہا ہے۔ یہ تعلق کس نے مضبوط کیا یہ تعلق ماہِ رمضان نے مضبوط کر دیا ہے کہ جہاں جاتا ہے وہاں رب تعالیٰ موجود ہے۔ یہ سب کچھ رمضان کی برکتیں ہیں روزے کی برکتیں ہیں کہ بھوک لگی ہوئی ہے ہر چیز موجود ہے لیکن اپنے آپ کو روکا ہوا ہے۔ اسے پتہ ہے کہ رب تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

اسلامی بھائیو! بندے کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ یار میں بڑا مشکل کام کرتا

ہوں میں گرم کام کرتا ہوں بھٹی کا کام کرتا ہوں مجھے چائے کی عادت ہے اس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ سگریٹ پینے کی عادت ہے روزے نہیں رکھ سکتا۔

اسلامی بھائیو! رب تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے بڑی پیاری مثال رکھ دی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ جلائی گئی اس کو متواتر جلایا گیا اس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے کہ اگر کوئی پرندہ کئی میل کے فاصلے سے گزر جائے تو جل کر راکھ...... جب ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے لگے تو فرشتے آئے اور عرض کیا اگر آپ کہیں تو ایسی بارش برسائیں کہ ساری آگ ٹھنڈی ہو جائے۔ ایک اور فرشتہ آیا اور کہا کہ اگر کہیں تو ایسی ہوا چلاؤں کہ یہی آگ واپس ان پر ڈال دوں۔ لیکن آپ نے فرمایا کہ اللہ کے حکم سے آئے ہو کہ اپنی مرضی سے آئے ہو کہنے لگے کہ اپنی مرضی سے فرمایا! اگر رب تعالیٰ کا حکم نہیں ہے تو پھر مجھے آگ میں جانا بہتر ہے کہ میرا رب اس میں راضی ہے تو میں ساری جانیں اس کے سامنے قربان کر دوں۔

اس کو پنجابی شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

جے سوہنا میرے دُکھ وچ راضی
تے میں سکھ نوں چولھے پاواں

ادھر دیکھو حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے کو لے جا رہے ہیں اپنے سے جدا کرنے کے لئے۔ شیطان ان کی زوجہ کے پاس آتا ہے کہ تجھے پتہ ہے کہ تیرے بیٹے کو کہاں لے جایا جا رہا ہے۔ فرمایا دعوت میں لے جا رہے ہیں کہتا ہے دعوت میں نہیں اپنے سے جدا کرنے کے لئے لے جا رہے ہیں۔ کہا کیا کوئی باپ اپنے بیٹے کو جدا کر سکتا ہے بولا کہ رب تعالیٰ کے حکم سے فرمایا اچھا اگر اللہ کا حکم ہے تو پھر کئی بیٹے ہوں تو باری باری سب کو اللہ کے لئے قربان کر دوں۔

شیطان حضرت اسماعیل علیہ السلام کے پاس آیا بولا کہاں جا رہے ہیں فرمایا دعوت پر شیطان نے کہا نہیں دعوت پر نہیں تجھے تو ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہیں آپ نے

فرمایا کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے؟ بولا نہیں رب تعالیٰ کے حکم سے ذبح کر رہے ہیں! فرمایا اگر رب تعالیٰ کا حکم ہے تو پھر میری ایسی ہزاروں جانیں بھی ہوں تو قربان ہو جائیں۔ شیطان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آیا تو پوچھا کدھر جا رہے ہیں فرمایا بیٹے کو ذبح کرنے جا رہا ہوں! شیطان نے کہا بیٹا ہے ذبح نہ کریں ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ رب تعالیٰ کا حکم ہے اگر لاکھ بیٹے بھی ہوں تو باری باری اس کی راہ میں قربان کر دوں۔

اسلامی بھائیو! جب یہ فرمایا اگر میرا رب میرے آگ میں جانے میں راضی ہے تو پھر میں بھی راضی ہوں۔ جب آگ میں ڈال دیئے گئے تو رب تعالیٰ نے فرمایا۔

پھر ہمیں ہی کہنا پڑا۔

قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ (پ ۱۷ آیت ۶۹ الانبیاء) ترجمہ کنز الایمان: ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر۔

آگ آپ کے ڈالنے سے پہلے ٹھنڈی نہیں ہوئی ڈالے جانے کے بعد ٹھنڈی ہوئی ہے۔

اے بندے! تو ابھی سوچ رہا ہے تو ذرا ہمت کر کے دیکھ رب تعالیٰ کیسے صبر دیتا ہے۔ ذرا صبر کریں یہ آزمائی ہوئی بات ہے کہ سگریٹ پینے والا بندہ کہتا ہے کہ میں سگریٹ نہیں چھوڑ سکتا ہے۔ چائے کی عادت ہے میں چائے نہیں چھوڑ سکتا۔ پھر جب روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ صبر دیتا ہے اسے چائے کی طلب نہیں ہوتی ایک آدمی کام کر کے آتا ہے۔ بھوک لگی ہوتی ہے اگر نہ ملے تو پھر وہ گالی گلوچ کرتا ہے۔ چیزیں اٹھا کر پھینکتا ہے ادھر روزے کی حالت ہے بھوک لگی ہوئی ہے لیکن کوئی لڑائی نہیں کیونکہ رب تعالیٰ کا حکم ہے۔ رب تعالیٰ بھوک سے کہتا ہے کہ اسے تنگ نہ کر۔ اس لئے ہمت کیجئے اللہ تعالیٰ ہمارے اوپر کرم نوازی فرمادے گا۔ یہ کرم نوازی تب ہوگی جب ہم روزہ رکھیں گے پہلے روزہ رکھ کر تو دیکھیں پھر دیکھیں رب تعالیٰ کس طرح کرم نوازی کرتا

ہے۔

استقبال رمضان

پیارے اسلامی بھائیو! اس کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے ابھی سے ہی ذہن بنا لینا چاہیے کہ رمضان المبارک کا مہینہ آ رہا ہے ہمیں رمضان المبارک کے مہینے سے پریشان نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ ہمیں رمضان المبارک کا استقبال کرنا چاہیے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیسے استقبال کریں گے؟ دیکھو ہمارے پیر صاحب آ رہے ہوں یا کوئی بزرگ آ رہے ہوں تو ہم صاف ستھرے کپڑے پہنتے ہیں سرمہ لگاتے ہیں۔ خوشبو لگاتے ہیں کنگھا کرتے ہیں بالوں میں تیل لگاتے ہیں۔ کیونکہ مہمان آ رہے ہیں جب مہمان آتا ہے ہماری پوزیشن دیکھتا ہے تو خوش ہو جاتا ہے جب اپنے مقام پر جاتا ہے وہاں جا کر بتاتا ہے کہ انہوں نے میری بڑی قدر کی میری آمد پر بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ اسی طرح رمضان المبارک کا استقبال کرنا چاہیے لیکن نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر سرمہ لگا کر نہیں بلکہ رمضان المبارک کا استقبال اس طرح کرنا چاہیے کہ رمضان المبارک خوش ہو جائے۔ رمضان المبارک کس طرح خوش ہو گا کہ بندہ عہد کرے اے مالک و مولا! آج کے بعد میں نماز نہیں چھوڑوں گا رمضان سے پہلے میں داڑھی منڈواتا تھا تو رمضان کی خوشی میں اسے چھوڑ رہا ہوں آج سے پہلے میں ننگے سر رہتا تھا اب میں عمامہ شریف سجاؤں گا داڑھی بھی سجا لوں گا اب داڑھی بھی سجا لی ہے عمامہ بھی پہن لیا ہے۔ مدنی لباس بھی پہن لیا ہے۔ خوشبو بھی لگا لی ہے اب نمازوں کی پابندی بھی ہو رہی ہے گناہوں سے پرہیز بھی ہو رہا ہے اس طرح رمضان المبارک کا استقبال کریں گے تو رمضان المبارک بھی خوش ہو جائے گا۔ جب رمضان المبارک خوش ہو گا اور جب اللہ ﷻ کی خدمت میں حاضر ہو گا تو عرض کرے گا اے مالک و مولا! میں گیا تھا تو تیرے بندوں نے بڑے اچھے انداز سے میرا استقبال کیا تھا۔ رب تعالیٰ فرمائے گا کس طرح استقبال کیا تھا؟ رمضان عرض کرے گا انہوں نے گناہ چھوڑ دیئے تھے انہوں نے مسجدوں

کو آباد کر دیا تھا قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دی تھی وہ راتوں کو تھکے ہوتے تھے۔ لیکن پھر بھی تراویح کی نماز میں کھڑے ہو کر قرآن پاک کی تلاوت سنا کرتے تھے۔ تو میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے بندوں نے مجھے خوش کر دیا ہے۔

قیامت کے روز سفارشی

میرے اسلامی بھائیو! قیامت کے روز رمضان المبارک اور قرآن پاک کی تلاوت شفاعت کریں گے ان کی شفاعت قبول کی جائے گی اور بندے کو جنت میں داخل کیا جائے گا۔ (سبحان اللہ)

رمضان المبارک کی فضیلت میں حدیث پاک میں آتا ہے کہ کسی کو رمضان المبارک کی فضیلت کے بارے میں (کما حقہٗ) بھی پتہ چل جائے تو بندے دعا کریں کہ سارا سال ہی رمضان المبارک رہے۔

میرے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کی بڑی فضیلت ہے کسی کو کیا معلوم کہ آئندہ رمضان المبارک کا مہینہ نصیب ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ آنے والے لمحہ کی کیا خبر۔

کیا خبر ہم میں سے کئی ایسے اسلامی بھائی ہوں جن کو اس سال کا رمضان المبارک دیکھنا نصیب بھی ہوتا ہے یا نہیں کیونکہ ایک لمحے کا بھی پتہ نہیں۔ ابھی سلام کر کے بندہ جا رہا ہے تھوڑی دیر بعد پتہ چلتا ہے کہ ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے بندہ مر گیا۔ بندہ کہتا ہے کہ ابھی تو وہ مجھے سلام کر کے گیا ہے ابھی میرے ساتھ کھانا کھا کر گیا ہے۔ ابھی رات کو ۱۲:۰۰ بجے تک میرے ساتھ گپ شپ لگا رہا تھا۔ وہ کیسے مر گیا یقین نہیں آ رہا عقل تسلیم نہیں کر رہی؟؟؟ لیکن پیارے اسلامی بھائیو! یہ مسئلہ حل ہو چکا ہے کہ موت کا کچھ پتہ نہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور پردے میں سننے والی میری اسلامی بہنوں! شیطان نے کسی کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا ہے کہ ابھی بڑا وقت پڑا ہے ابھی ہم جوان ہیں جب ہم بوڑھے ہوں گے۔ جب کاروبار سے فارغ ہوں گے گھر والے بھی تنگ آ جائیں گے

کہ اس بڈھے کو گھر سے نکالو۔ مسجد میں بھیجو تب مسجد میں جا کر اللہ اللہ کر کے ہم اللہ کو راضی کر لیں گے۔ ابھی تو ہم جوان ہیں کھیلنے کودنے کے دن ہیں ابھی موج میلے کی زندگی ہے۔ ابھی نیکیاں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

اسلامی بھائیو! میں آپ کی بات مان لیتا ہوں بوڑھے ہو گئے تو خوب نیکیاں کر لینا خود ہی رب تعالیٰ کو راضی کر لینا لیکن ایک بات کی میں بھی آپ سے اجازت طلب کروں گا کیا بڑھاپے تک زندہ رہنے کی ضمانت ہے کسی کے پاس یقیناً ہرگز نہیں۔

تعلیم امت کے لئے

سرکار مدینہ راحت قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ تعالیٰ نے اولین و آخرین کے تمام علوم عطا فرما دیئے اس کے باوجود تعلیم امت کے لئے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھتے ہیں تمہیں کتنی دیر کی امید ہے؟ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم پتہ نہیں فجر کی نماز پڑھنی بھی نصیب ہوتی ہے کہ نہیں۔ دوسرے صحابی سے پوچھا کہ تمہیں کتنی امید ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم پتہ نہیں عشاء کی نماز بھی پڑھنا نصیب ہوتی ہے یا نہیں تیسرے سے پوچھا تمہیں کب تک کی امید ہے عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم پتہ نہیں آج مغرب کی نماز پڑھنا بھی نصیب ہوتی ہے یا نہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سب کی باتیں سن کر خاموش ہو گئے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ میرے پیارے صحابہ تم تو بڑی لمبی امیدیں لگا کر بیٹھے ہو اور میں سمجھتا ہوں کہ جو سانس اندر جا رہا ہے نہیں معلوم باہر بھی آتا ہے کہ نہیں

جسے موت یاد ہے

یقین جانو آج ہم اپنی موت کو بھلا بیٹھے ہیں ورنہ جسے پتہ ہے کہ میرا سانس جو اندر گیا ہے باہر بھی آئے گا کہ نہیں وہ بھلا نمازوں میں سستی برتے گا یقیناً نہیں۔ وہ تاش نہیں کھیلے گا وہ پاؤڈر نہیں پئے گا وہ فلمیں نہیں دیکھے گا وہ بدنگاہی نہیں کرے گا وہ شطرنج

نہیں کھیلے گا۔ وہ بدکاری نہیں کرے گا اسے پتہ ہے کہ بدکاری کرتے ہوئے موت آ گئی تاش کھیلتے ہوئے موت آ گئی فلمیں دیکھتے موت آ گئی تو اللہ تعالیٰ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا اور موت ایک ایسی حقیقت ہے کہ اس سے کسی کو انکار نہیں قرآن مجید میں اللہ ﷻ فرماتا ہے کہ۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ — ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔

(پ ۲۱ آیت ۵۷ العنکبوت) (کنزالایمان)

آپ اگر سوچ رہے ہیں میں تو بڑا تندرست ہوں۔ بڑا پہلوان ہوں بڑا زور آور ہوں مجھے موت نہیں آئے گی۔

پیارے اسلامی بھائیو! میں دوستوں کو دعوت دیا کرتا ہوں کہ حضرت پیر مکی رحمتہ اللہ علیہ کے قدمین شریفین کی طرف ایک چھوٹا سا قبرستان ہے ان قبروں کی تختیوں پر لکھا ہوا ہے شیر پنجاب' رستم الزمان' رستم ہند یعنی اس کا مطلب ہے کہ ان کے مقابلے کا کوئی پہلوان نہیں تھا۔ کوئی ان کو زیر کرنے والا نہیں تھا۔ پورے ہند میں ان جیسا کوئی پہلوان نہ تھا۔ اتنے اتنے شہنشاہ آئے زور آور آئے لیکن موت کے ایک جھٹکے نے ان کے شانے چت کر دیئے۔ بڑے بڑے پہلوان ختم ہو گئے جن کے بارے میں ہم سمجھتے تھے کہ ان کو موت نہیں آئے گی۔ لیکن ان کو بھی موت کا ایک جھٹکا آیا اور ختم ہو گئے مٹی ہو گئے۔ اسلامی بھائیو! اتنے اتنے بڑے پہلوان اور جاگیردار موت کا مقابلہ نہ کر سکے بڑے بڑے فوجی حکمران موت کا مقابلہ نہ کر سکے بڑے بڑے قلعوں کے مالک موت کا مقابلہ نہ کر سکے ان سب کو موت کا ایک جھٹکا آیا اور چاروں شانے چت ہو گئے۔ ہم موت کا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں۔

بعض لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم نے ایسی محفلوں میں ہی نہیں جانا جس میں موت سے ڈرایا جائے۔ اس میں نقصان کس کا ہے؟ یقیناً خود ہمارا ہے۔ کبوتر کی مثال لیجئے۔ اس کی آنکھوں کے سامنے اگر بلی آ جائے تو وہ آنکھیں بند کر لیتا ہے اور سمجھتا ہے

کہ میں محفوظ ہو گیا ہوں وہ تو غیر محفوظ ہو گیا۔ اگر ہم بھی موت کے تذکرہ سے آنکھیں بند کرلیں گے اور کانوں کو بند کرلیں گے کہ ہم نے تو ایسی باتیں سننی ہی نہیں کیا اسی طرح موت ٹل جائے گی ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں۔

جان ٹھہری جانے والی جائے گی — موت ٹھہری آنے والی آئے گی
روح رگ رگ سے نکلی جائے گی — تجھ پہ اک دن خاک ڈالی جائے گی
پہلوانوں کو پچھاڑا موت نے — کھیل کتنوں کا بگاڑا موت نے
ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کر لے جو کرنا ہے آخر موت ہے

موت کے ایک جھٹکے سے ہم اندھیری قبر میں دھکیل دیئے جائیں گے' ہم نہیں ہوں گے۔ آج اگر ہمارے پیٹ یا سر میں درد ہو جائے تو رات گزارنا مشکل ہو جاتی ہے۔ کروٹیں بدلتے بدلتے رات گزر جاتی ہے نیند آنکھوں سے کوسوں دور بھاگ جاتی ہے ذرا سوچو اللہ نہ کرے کہ اگر قبر میں عذاب آ گیا تو رات کیسے گزرے گی سانپ بچھو قبر میں ڈال دیئے گئے تو کیسے برداشت کریں گے۔ اگر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ موت ایک حقیقت ہے کہ جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ موت ایک ایسا جام ہے کہ ہر ایک کو پینا ہے۔ موت ایک ایسا پل ہے کہ جسے ہر ایک کو پار کرنا ہے تو پھر اس کے لئے تیاری کیوں نہیں کرتے غفلت کیوں برتتے ہیں آج ہمارے دلوں سے خوف خدا نکل گیا ہے موت کو بھلا بیٹھے ہیں جس کی وجہ سے ہمیں ایک ماہ کے روزے مشکل نظر آ رہے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ زندگی عارضی ہے دنیا میں چند دن کے مہمان ہیں۔ پھر اس زندگی کو بہتر بنانے کے لئے کتنی کتنی قربانیاں دیتے ہیں یہ دنیا کی زندگی چند دن کی ہے آخرت کی زندگی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قبر میں ورنہ سزا ہو گی کڑی

میرے اسلامی بھائیو! اگر دل میں یا ذہن میں کوئی ایسی بات ہے کہ اگر میں نے روزہ رکھ لیا تو میرے لئے پریشانی کی بات ہے میں اس کو نبھا نہ سکوں گا۔ اس کے لئے میں آپ کو ایک بڑی پیاری مثال دیتا ہوں۔ ایک بزرگ فرمانے لگے اے بندے اگر تم نے روزہ رکھ لیا تو تم سوچو گے کہ میں مر جاؤں گا۔ تو وہ فرمانے لگے مجھ سے لکھوا لو تم روزے کی حالت میں مرو گے نہیں ہم جیسے بدکار اگر روزے کی حالت میں مر گئے تو ہمیں اور کیا چاہیے۔ جس طرح ایک بندہ گورنمنٹ کا ملازم ہے وہ گھر میں مر جائے گا اس کی قیمت کوئی نہیں ہے اگر ڈیوٹی پر کام کرتے مر گیا تو اس کو فل بینیفٹ ملیں گے اس کی موت کی قیمت لگائی جائے گی اس کے خاندان کو روپیہ ملے گا اس کے بچے کو بھرتی کر لیا جائے گا۔ یہ کیوں ہوا ہے یہ اس لئے ہوا ہے کہ یہ ڈیوٹی پر مرا ہے اسی طرح اگر کوئی ویسے ہی مرا ہے اس کی قیمت نہیں پڑے گی اور اگر کوئی روزے کی حالت میں مرا ہے اس کو انعام و اکرام سے نوازا جائے گا۔ اس کے رشتہ داروں کو انعام دیا جائے گا اولاد کو انعام و اکرام دیا جائے گا۔ اس سے قبر کے سوالات نہیں کئے جائیں گے۔

جہنم کی آگ روزہ دار سے بھاگے گی

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ قیامت کے دن ایک گناہ گار کو حضرت مالک علیہ السلام پکڑنے کے لئے آگ کو حکم دیں گے تو دوزخ کی آگ اس سے دور بھاگے گی حضرت مالک علیہ السلام حکم کریں گے کہ اس کو پکڑ کیوں نہیں رہی آگ کہے گی کہ اس کے منہ سے تو روزے کی بو آ رہی ہے میں اس کو کیسے پکڑ لوں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کو پتہ ہے کہ موت آنی ہے اور پھر ہمیں پلٹ کر واپس نہیں آنا تو ہمیں مرنے سے پہلے قبر میں جانے سے پہلے موت کی بہتری کے لئے حشر کی بہتری کے لئے قربانی دینی پڑے گی۔ ایک بزرگ بڑے پیارے انداز میں ارشاد فرمانے لگے کہ مشقت کی خاطر نیکی کو ترک نہ کر۔ اس لئے کہ مشقت جاتی رہے گی اور نیکی باقی رہے گی۔

ہم سمجھتے ہیں کہ روزہ مشقت کا کام ہے سردیوں میں وضو کرنا مشقت کا کام ہے
گرم بستر چھوڑ کر نماز ادا کرنا مشقت کا کام ہے۔ یہ مشقت تو عارضی ہے یہ ختم ہو جائے
گی اور نیکی اعمال نامے میں باقی رہ جائے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب بندہ روزہ رکھتا ہے تو مشقت ہوتی ہے بھوک لگتی ہے
لیکن افطاری کے وقت ایک الگ خوشی ہوتی ہے ان شآء اللہ ایک خوشی افطاری کے وقت
اس کو حاصل ہوتی ہے تو دوسری خوشی اسے جنت میں جا کر حاصل ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں ماہ رمضان کا ادب و احترام کرنے اور اس کے
روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور جو کچھ سنا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا
فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

آرزو ہے میری یا حبیبی موت آئے تو اس طرح آئے
جان قدموں میں نکلے تمہارے اور وہیں مجھ کو دفنایا جائے

۱؎ رمضان المبارک کے فضائل و مسائل کے لئے فیضان سنت سے فیضان رمضان کا مطالعہ ضرور فرمائیں ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

والدین پر اولاد کا حق

درود پاک کی فضیلت

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے (حدیث پاک کا مفہوم ہے) کہ جو
شخص ایک مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے
اور اگر دس بار پڑھتا ہے تو اس پر سو رحمتیں نازل فرماتا ہے اور جو شخص سو مرتبہ درود پاک
پڑھتا ہے ہزار مرتبہ رحمتیں نازل فرماتا ہے اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ اسے دو انعامات
سے نوازتا ہے کہ اس شخص کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص نفاق سے پاک ہے اور
دوسرا یہ کہ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے کہ یہ شخص دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے۔

اور جو شخص ایک ہزار مرتبہ درود پاک پڑھے گا وہ شخص اتنی دیر تک نہ مرے گا جب
تک کہ اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے (سبحان اللہ)۔

اب سوال یہ ہے کہ کونسا درود پاک پڑھنا چاہیے بعض ایسے شخص ہیں جو کہتے ہیں
کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہیے ایسے بندے سے ایک چھوٹا سا
سوال کرنا چاہیے کہ درود پاک کس پر پڑھا جاتا ہے؟ (مشکل سوال تو نہیں بھی درود کس

پر پڑھا جاتا ہے؟)

اس کا کیا جواب دیں گے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پڑھا جاتا ہے! یہی جواب دیں گے تو اس کو یہیں پکڑ لو کہ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں ہے یہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا درود ابراہیمی ہے؟ آپ نے کبھی کسی مبلغ کو دیکھا ہے کہ جب وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی لے اور کہے کہ حضرت محمد۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ" مَجِيْد نے فرمایا۔ کہ نماز جنت کی کنجی ہے یعنی پورا درود ابراہیمی پڑھے بلکہ وہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتا ہے اس میں درود وسلام دونوں آ گئے۔ قرآن مجید میں آیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَا تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ (سورہ الصف پارہ ۲۸ آیت ۲)

ترجمہ کنزالایمان: اے ایمان والو! کیوں کہتے ہو وہ' جو نہیں کرتے۔

خود جب درود ابراہیمی پر عمل نہیں کر سکتے تو دوسروں کو کیوں اس بات کے بارے میں کہہ رہے ہو۔ اس سے پتہ چلتا ہے جو شخص کہتا ہے کہ درود ابراہیمی کے علاوہ کوئی درود نہیں ہے تو وہ خود بھی اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ ورنہ آپ نے دیکھا ہے کہ کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے اور ساتھ اس کے پورا درود ابراہیمی پڑھے۔

اب آپ پوچھیں گے کہ حافظ صاحب! آپ خود ہی بتا دیں کہ کونسا درود پاک پڑھنا چاہیے؟ تو پھر میں تو یہی کہوں گا کہ وہ درود پاک پڑھو جس کا ذکر قرآن پاک میں آیا ہے قرآن مجید میں ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (احزاب آیت ۵۶)

اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ (کنزالایمان) لہٰذا جس درود پاک میں درود وسلام کا لفظ آ جائے اس کو بغیر کسی شک وشبہ کے پڑھو۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں وہ مقبول بھی ہوگا اور منظور بھی اور یہ ضروری بھی نہیں کہ درود صرف عربی زبان میں پڑھا جائے آپ اس طرح بھی درود پڑھ سکتے ہو یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر لاکھوں کروڑوں درود وسلام یا نبی سلام علیک۔

آپ اردو میں پڑھو پشتو انگریزی میں پڑھو۔

اللہ تعالیٰ تو ہر زبان کا جاننے والا ہے تم اس کے محبوب پر درود پڑھو تو سہی۔ اللہ تعالیٰ کو وہ منظور ومقبول ہوگا۔ صلی اللہ علیہ وسلم۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وعلى آلِ سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰى لَهٗ

جس میں درود وسلام آ گیا وہ پڑھنا جائز ہے بغیر کسی شک وشبہ کے پڑھو دیکھو پھر اللہ کی رحمتوں کی کیسے بارش ہوتی ہے۔

ایک بندہ کہنے لگا کہ یار یہ درود اس لئے نہیں پڑھنا چاہیے کہ کچھ درود پاک بندوں نے خود لکھے ہوئے ہیں۔

ایک تو کہتے ہیں کہ سب سے افضل درود پاک درود ابراہیمی ہے۔ اگر درود ابراہیمی افضل ہے تو پھر وہی پڑھنا چاہیے۔ تو بھائی میرے درود ابراہیمی میں درود کا لفظ آتا ہے سلام کا نہیں آتا۔

آپ کہیں گے کہ اگر اس میں سلام کا لفظ نہیں ہے تو اسے نماز میں کیوں رکھا گیا ہے تو نماز میں اس لیے رکھا گیا کہ نماز کے لئے صحیح ہے۔ جب بندہ التحیات پڑھتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ سلام پہلے پڑھ لیتا ہے درود بعد میں پڑھ لیتا ہے درود وسلام اکٹھا ہو جاتا ہے اسی طرح تم جب نماز جنازہ پڑھنے لگو تو اس وقت بھی درود ابراہیمی پڑھو لیکن اسی طرح اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰي مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارِكْتَ اس میں اور نماز والے میں فرق اس لئے رکھ دیا گیا کہ نماز جنازہ میں تم نے التحیات نہیں پڑھنی لہٰذا نماز جنازہ میں درود کے ساتھ سلام بھی پڑھو ایک بندہ کہتا ہے کہ

یار یہ درود تاج بندوں نے خود بنایا ہے یہ نیا ہے۔ یہ پتہ نہیں کس نے لکھ دیا ہے؟ پہلے یہ غلط فہمی اگر دور ہو جائے تو کیا ہی اچھا ہو جائے۔ اصل میں بات کچھ اس طرح ہے کہ میں اگر آپ سے آپ کے پیر صاحب کا نام پوچھوں یا استاد کا نام پوچھ لوں تو آپ اس کا نام فوری طور پر تھوڑی بتا دیں گے کہ میرے استاد کا نام احمد ہے بلکہ آپ کہیں گے کہ میرے استاد صاحب کا نام علامہ مولانا شیخ الحدیث شیخ القرآن اور پھر قاری حافظ اور پھر آپ بتائیں گے کہ محمد احمد نام ہے۔ ایسے ہی ہوتا ہے آپ نے کبھی اشتہاروں میں دیکھا ہوگا حضرت علامہ مفتی اعظم خطیب شعلہ بیان اور پتہ نہیں کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں۔ پھر نام لکھا جاتا ہے یہ کیوں ہوتا ہے۔ یہ محبت اور عقیدت سے لکھا جاتا ہے تاکہ سننے والے کے دل میں یہ ادب و احترام پیدا ہو جائے کہ جس کے نام سے پہلے اتنے القابات لگائے گئے ہیں وہ کتنی عظمت والا ہوگا۔ (سبحان اللہ)

یہ القابات محبت اور عقیدت سے لگائے جاتے ہیں یہ عین ممکن ہے کہ وہ بندہ خوش اخلاق نہ ہو وہ شمس العلماء نہ ہو۔ شیخ الحدیث نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس میں یہ اوصاف نہ پائے جاتے ہوں۔

درود تاج عاصیوں کی لاج

یہ اس طرح سمجھ لو کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک عاشق سے کسی نے پوچھا کہ تم جن کا نام لینے پر مچل جاتے ہو اور جن کا نام لینے پر جان بھی دینے سے گریز نہیں کرتے۔ جس کا نام سن کر یا تذکرہ سن کر تیرے دل کو سکون آ جاتا ہے بتاؤ اُن کا نام کیا ہے؟ اب دیکھئے گا کہ وہ بندہ نام بتانے لگا ہے۔ ذرا نام سنئے جس کا نام سن کر میرا کلیجہ ٹھنڈا ہوتا ہے اور میرا ایمان تازہ ہوتا ہے اس کا نام پتہ ہے کیا؟

صَاحِبِ التَّاجِ وَ الْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ جناب ان کا نام مبارک بتائیں وہ کیا ہے؟ دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ حضرت اُن کا نام مبارک کیا ہے؟ اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِي اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ○ جناب اُن کا نام

مبارک کیا ہے؟ سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ○ جناب ان کا اسم مقدس کیا ہے ؟ شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ○ جناب ان کا نام کیا ہے؟ فرمایا جَمِيْلِ الشِّيَمِ شَفِيْعِ الْاُمَمِ صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ○ حضرت آپ جن کے اتنے مرتبے بیان کر رہے ہیں ان کا نام تو بتائیے؟ ان کا نام لو سنو ان کا نام ہے وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَفَوْقَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ یہ ہے ان کا پیارا نام اس لئے يَا اَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ

اس دیوانے سے تو کسی نے نام پوچھا سو اُس نے بتا دیا اور اب آپ اسے درود تاج بنالیں یا اور کچھ اس نے تو نام ہی بتایا ہے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ ہم اپنے استاد کے ساتھ پیر صاحب کے ساتھ جو القاب لگائیں ممکن ہے کہ وہ القاب جو لگائے ہیں وہ صفت اس میں نہ ہو لیکن یاد رکھو کہ وہ لقب ہی نہیں ہے جو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ پایا جاتا ہو۔ (سبحان اللہ)

لیکن ہونا تو یہ چاہیے کہ جب سننے والا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے القابات سنے تو کہنے والے سے کہے کہ بے شک تو صحیح کہتا ہے یہ سارے القاب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں پائے جاتے ہیں اور یہ جو تو نے بتائے ہیں اپنے علم سے بتائیں ہیں لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے بھی اعلیٰ ہے۔ سبحان اللہ اور یہ حق بات ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرنا بندے کے بس میں نہیں

ہے کہ وہ بیان کر سکے۔

حضرت شمس الدین محمد حافظ شیرازی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَ يَا سَيِّدِ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْهِكَ الْمُنِيْر لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَر
لَا يُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

زندگیاں ختم ہوئیں اور قلم ٹوٹ گئے
تیرے اوصاف کا اک باب بھی پورا نہ ہوا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے رخِ انور کی طرف دیکھتے جارہے ہیں دیکھتے جارہے ہیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بے شک بچپن میں تجھے میرا ساتھ ملا جوانی میں اور بڑھاپے میں تو میرے ساتھ رہا۔ سفر میں حضر میں تو ہر جگہ میرے ساتھ مدینے میں بھی میرے ساتھ رہا۔ کہیں میری حقیقت کو جان لینے کا دعویٰ نہ کر لینا۔ میری حقیقت کو میرے رب ذوالجلال کے سوا کوئی جان نہیں سکتا (سبحان اللہ)۔ اگر حضرت ابوبکر صدیق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت کو نہ جان سکے تو پھر ہم کون ہیں کہ ان کے بارے میں کچھ کہہ سکیں سمجھ سکیں۔

ایک عاشق نے کیا ہی خوب کہا۔

محمد دے رُتبے نوں جاننے کی جھلے
عرش دی اے اوناں دے قدماں دے تھلے

پھر آگے جا کر پتہ کیا بات کہتے ہیں۔

محمد دے رتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا
بشر عرش توں پار جا کوئی نہیں سکدا

اللہ تعالیٰ سے میں دعا کرتا ہوں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی شمع ہمارے دلوں میں روشن رہے۔ اللہ تعالیٰ اس چراغ کو مرتے دم تک قائم اور دائم رکھے۔ آمین۔

ہر انسان کے دل میں کچھ خواہشات پیدا ہوتی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میں ڈاکٹر بن جاؤں کوئی کہتا ہے کہ میں انجینئر بن جاؤں کوئی کہتا ہے کہ میں حافظ قرآن بن جاؤں کوئی کہتا ہے کہ میں عالم دین بن جاؤں کوئی کہتا ہے کہ اللہ مجھے بیٹا دے دے۔ کوئی کہتا ہے میری شادی ہو جائے۔ کوئی کہتا کہ میرا کاروبار وسیع ہو جائے کوئی کہتا ہے کہ مجھے مدینے میں موت نصیب ہو جائے۔ ہوتی ہے نا خواہش اگر خواہشیں پوری نہ ہوں تو بندہ مایوس ہو جاتا ہے اور ان کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اگر خواہشیں پوری ہوتی نہ نظر آئیں تو بندہ منت بھی مان لیتا ہے بھلا کس طرح منت مانتا ہے کہ اللہ مجھے بیٹا دے میں میلاد کرواؤں گا۔ میرا گھر بن جائے تو میں غوث اعظم کی نیاز دلواؤں گا جب خواہشات پیدا ہوتی ہیں تو منت بھی مان لی جاتی ہے۔

کعبے کی چوکھٹ

ایک بندہ بڑا امیر تھا اس کے دل میں بھی ایک خواہش پیدا ہوئی تھی جو پوری نہیں ہوتی تھی اس نے منت مان لی کہ اگر میری یہ خواہش پوری ہوگئی تو میں کعبے کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا لیکن خواہش کو پورا ہونے میں ٹائم لگا۔ یہ سمجھ لیں سال ہوگیا دو سال لگ گئے مسئلہ یہ ہے کہ جب خواہش پوری ہو جاتی ہے تو منت کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے۔ اب سال دو سال کے بعد وہ غریب ہوگیا اب اس کے پاس اتنے پیسے کہاں کہ وہ مکہ معظمہ جائے اور اُس کی چوکھٹ کو بوسہ دے بڑا پریشان ہوا علماء کرام کے پاس گیا کسی

نے تسلی بخش جواب نہ دیا آخر کسی نے کہا کہ تو کیوں مارا مارا پھر رہا ہے تو امام ابوحنیفہ
کے پاس چلا جا تیرا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اب وہ بندہ چلتا چلتا امام ابوحنیفہ کی بارگاہ میں
حاضر ہو کر سارا ماجرہ سناتا ہے۔ میرے پاس اتنی دولت تھی کہ میں وہاں جا کر مکہ معظمہ
کی چوکھٹ کو بوسہ دے سکتا تھا۔ تب میں نے منت مان لی تھی اب میرا کام پورا ہوا اب
میرے پاس دولت نہیں ہے میں منت کیسے پوری کروں۔ پیارے اسلامی بھائیو! حضرت
امام ابوحنیفہ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ پوچھنے لگے کیا تیری ماں زندہ ہے؟ عرض کرنے لگا کہ
ہاں ماں زندہ ہے! ارشاد فرمایا کہ جاؤ اپنی ماں کے پاؤں کو چوم لینا یہ ایسا ہی ہے جیسا
کہ تو نے کعبے کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔ (سبحان اللہ)

آپ نے سن کر سبحان اللہ کہا ماشاء اللہ کہا ماں کا بڑا مقام ہے۔ بڑی عظمت ہے
بڑی شان ہے۔ لیکن میرا خیال ہے کہ آپ میں اکثر ایسے بندے ہوں گے جو کہتے ہیں
کہ ہماری اولاد ہمارا کہنا نہیں مانتی یہ میں صحیح کہہ رہا ہوں غلط تو نہیں۔ اکثر والدین ہیں
جو اپنی اولاد سے بڑا تنگ آئے ہوئے ہیں۔ بڑے پریشان ہیں کہتے ہیں دعا کریں کبھی
کہتے ہیں نقش دے دیں ہماری اولاد ہمارا کہنا نہیں مانتی۔

میٹھے اسلامی بھائیو! کبھی آپ نے سوچا ہے کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ اولاد ہمارا کہا
نہیں مانتی؟ میں نے بڑی سوچ بچار کی ہے اور اس نقطے پر پہنچا ہوں کہ جس کی اولاد ماں
باپ کا کہا نہیں مانتی اس میں قصور ان کے والدین کا ہی ہوتا ہے۔

آپ کہیں گے کہ کسی کی اولاد نافرمان ہو جائے اس میں والدین کا قصور کیسے ہو
گا؟ میں آپ سے عرض کرتا ہوں

ہماری جدوجہد صرف دنیا کے لئے

پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے ہاں جب بچہ پیدا ہوتا ہے ہمارے دل میں خواہش
پیدا ہوتی ہے کہ ہمارا بیٹا ڈاکٹر بنے میرا بیٹا انجینئر بن جائے میرا بیٹا کوئی بڑا افسر بن
جائے۔ میرا بیٹا بڑے عہدے پر پہنچ جائے۔ جب یہ خواہش دل میں پیدا ہوتی ہے تو اس

کے لئے جدوجہد کی جاتی ہے کوشش کی جاتی ہے۔ بچے کو انگلش سکول میں داخل کروا دیا
جاتا ہے پھر کالج میں داخل کروا دیا جاتا ہے۔ ٹیوشن پڑھنے بھی جاتا ہے۔ وہ شب و روز
دنیا کے علوم حاصل کر رہا ہے۔ وہ کیمسٹری پڑھتا ہے وہ بیالوجی پڑھتا ہے تو اسلامی بھائیو
اس میں کوئی مضمون ہے جس میں والدین کے حقوق کا کوئی چیپٹر ہو؟ یقیناً نہیں! جب ماں
باپ کے حقوق کا چیپٹر ہی نہیں ہوگا تو اولاد ماں باپ کا ادب کیسے کرے گی۔ یہ فزکس
تھوڑا بتائے گی یہ بیالوجی تھوڑا بتائے گی کہ ماں باپ کا مقام کیا ہے؟ ماں باپ کی عظمت
کیا ہے۔ یہ تو اسلام بتائے گا کہ ماں باپ کی طرف پیار سے دیکھو رب تعالیٰ ہر بار
دیکھنے سے حج کا ثواب دے گا۔ یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دین بتائے گا کہ ماں
باپ کے قدموں تلے رب تعالیٰ نے جنت رکھ دی ہے یہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا
دین بتائے گا کہ اے بندے تو رب تعالیٰ کی عبادت کر رہا ہے تو نماز پڑھ رہا ہے تو تیری
ماں آواز دے تو اپنی عبادت چھوڑ کر ماں کی بات سن۔ یہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
دین بتائے گا اے بندے اگر تو اپنے آپ کو سمجھ بیٹھا ہے کہ میں تو بہت بڑا عالم محدث
بہت اونچے مقام پر پہنچا ہوا ہوں لہٰذا مجھے ماں باپ کا ادب و احترام کرنے کی کوئی
ضرورت نہیں ہے۔ نہیں نہیں اگر انبیاء علیہم السلام کے بعد اگر کسی کا مقام ہے تو صحابہ
کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ہے۔ ماں کا ادب نہ کرنے والا اگر کوئی صحابی ہی
کیوں نہ ہو اس کے لئے بھی ماں باپ کا ادب کرنا ضروری ہے جیسا کہ ایک صحابی
حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مرنے کا وقت قریب آیا زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا۔
جان کنی کی تکلیف میں مبتلا ہیں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین حضرت محمد مصطفیٰ صلی
اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ فلاں شخص کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہو رہا۔
پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس کی ماں کہاں ہے جب ماں کو بلوایا
گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ کیا تو اپنے بیٹے سے ناراض ہے؟ وہ کہنے لگی کہ میں ناراض
ہوں! جس کی وجہ سے اس کی زبان پر کلمہ جاری نہیں ہوتا تھا۔ اس ناراضگی کی وجہ پوچھی تو

بتایا کہ اس کی بیوی یعنی میری بہو اور میرے درمیان جب اونچ نیچ ہو جاتی تھی تو یہ اپنی بیوی کی سائیڈ لیتا تھا اور مجھے جھوٹا کہتا تھا۔ مجھے ستایا کرتا تھا میں اسے معاف نہیں کروں گی۔ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لکڑیاں لاؤ اور ان کو جلاؤ۔ عرض کرنے لگی یہ کیا کرنا ہے؟ کہا کہ اس میں تیرے بیٹے کو ڈالنا ہے! جب تو اسے معاف نہیں کرے گی اس کو آگ میں ہی ڈالا جائے گا۔ عرض کرنے لگی آپ میرے سامنے میرے لخت جگر کو میری آنکھوں کے سامنے جلائیں گے آخر ممتا کی آواز پکار اٹھی عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں نے خدا کے لئے اس کو معاف کر دیا۔ ادھر سے پیغام پہنچا کہ اس کی زبان پر کلمہ بھی جاری ہو گیا ہے اور روح بھی پرواز کر گئی۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین بتائے گا کہ وہ بندہ جو ماں باپ کو گالیاں دیتا ہے ماں باپ کو ستاتا ہے اس کا انجام برا ہوگا۔

قبر سے گدھے کے چلانے کی آوازیں

حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی کتاب مکاشفتہ القلوب میں ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک بندہ ایک بستی سے گزر رہا تھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ایک قبر شق ہوئی اس کے اندر سے گدھے کے چلانے کی آوازیں آتی ہیں وہ حیران ہوئے کہ یہ کون بدبخت ہے جس کو اتنا سخت عذاب ہو رہا ہے۔ کوشش کرتے کرتے وہ اس کے گھر تک پہنچ گئے دروازہ کھٹکھٹایا اندر سے ایک عورت کی آواز آتی ہے کون ہے؟ آپ نے بتایا کہ میں نے یہ منظر قبرستان میں دیکھا ہے آپ نے فرمایا کہ بتاؤ اس قبر والے سے تیرا کیا تعلق ہے؟ اس نے بتایا وہ میرے بیٹے کی قبر ہے! پوچھا وہ کونسا برا عمل ہے جو دنیا میں رہ کر وہ کرتا تھا؟ جس کی وجہ سے اتنی شدید سزا مل رہی ہے اس بڑھیا نے بتایا میرا بیٹا شراب پیا کرتا تھا اور شراب میں لت پت جب گھر آیا کرتا تھا میں اُسے کہتی تھی بیٹا شراب نہ پیا کر اس سے خدا تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہو جاتے ہیں بیٹا شراب نہ پیا کر وہ آگے سے یہ کہتا تھا تیرا تو کام ہے روز گدھے کی

طرح چلاتی ہو استغفر اللہ وہ ماں کو اس طرح بکواس کیا کرتا تھا تم گدھے کی طرح چلاتی ہو۔ اس نے بتایا جب اس کا انتقال ہوا اس دن سے جب بھی عصر کی نماز کا وقت ہوتا ہے اس کی قبر پھٹ جاتی ہے اندر سے گدھے کے چلانے کی آواز آنا شروع ہو جاتی ہے۔

میرے اسلامی بھائیو! ماں باپ کا کیا ادب واحترام ہے ماں باپ کا کیا مقام ہے قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا (بنی اسرائیل ع ۳)

ترجمہ کنزالایمان: اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

تمہارے اوپر یہ لازم کر دیا گیا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا اور یہاں تک فرمایا کہ جب تیرے ماں باپ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کے لئے محبت اور پیار سے اپنے بازو دراز کر لینا۔ اگر ان کی کوئی بات ناگوار گزرے تو ان کو اف تک نہ کہو اور ان کو اچھے کلمات سے یاد کرنا۔

مجھے سچ بتاؤ کیمسٹری' فزکس' بیالوجی بتاتی ہے کہ ماں باپ کا یہ مقام ہے تو جب ہم اپنے بچوں کو دین کی تعلیم نہیں دیں گے انہیں ماں باپ کے ادب واحترام کا پتہ کیسے چلے گا۔ اگر وہ ماں باپ کا ادب واحترام نہ کریں اتنے وہ قصوروار نہیں ہوتے جتنے ماں باپ ہیں۔

خون کے آنسو

یقین جانو دل خون کے آنسو روتا ہے کہ اگر کوئی اچھے ماحول میں آ جاتا ہے کہ وہ کچھ دین کا علم سیکھے ماں باپ اتنے غضبناک ہو جاتے ہیں وہ کہتے ہیں خبردار اگر تم اجتماع میں گئے تو تمہاری ٹانگیں توڑ دی جائیں گی تمہارا ہمارا رشتہ ختم نکل جا گھر سے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے وہ اس بات کا تہیہ کر کے آئے ہیں کہ ہم اپنی اولاد کو دین کا علم نہ سیکھنے

دیں گے　　ہم بھی دوزخ کا ایندھن　　اور ان کو بھی دوزخ کا ایندھن بنا دیں گے بلکہ میں آپ کو بتاؤں کہ اگر کہا جائے ہر جمعرات کو دعوت اسلامی کے اجتماع میں آیا کریں۔ آگے سے پتہ ہے کیا کہتے ہیں آپ کو پتہ نہیں کہ آٹا کتنا مہنگا ہو گیا ہے ہمیں روٹی کی فکر پڑی ہے اور تم اجتماع کی بات کر رہے ہو۔ ہماری روٹی پوری نہیں ہوتی بیوی کی فکر ہے بچوں کی فکر ہے کپڑوں کی فکر ہے ہمارے پاس اتنا وقت کہاں کہ اجتماع میں جائیں۔ میرے اسلامی بھائیو! یہ آج کی بات نہیں ہے کہ آٹا مہنگا ہو گیا ہے ان چکروں میں پڑ گئے ہیں ایسی سوچ والے بندے شروع سے ہی موجود ہیں۔

بوڑھا کسان اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں ایک مقدمہ پیش ہوتا ہے کہ ایک بوڑھا باپ آ گیا عرض کرنے لگا اے امیر المومنین میں انصاف کے لئے آیا ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا ہوا ہے؟ کہنا لگا میرے بیٹے نے مجھے مارا ہے لہٰذا میں انصاف حاصل کرنے کے لئے آیا ہوں۔ (انصاف کا تقاضا ہے کہ جب تک دونوں فریقین سے بات نہ پوچھی جائے فیصلہ نہیں سنانا چاہیے　) آپ نے اس کے بیٹے کو بلوا لیا بیٹے سے پوچھا تم نے اپنے باپ کو کیوں مارا؟ بیٹے نے جواب دیا کہ میں جب چھوٹا سا تھا تو میرے باپ نے مجھے اونٹ چرانے کے لئے بھیج دیا اور جب دو اونٹ لڑا کرتے تھے۔ تو میرا باپ ڈنڈا پکڑ لیتا تھا ایک اس اونٹ کو مارتا تھا ایک اس اونٹ کو مارتا تھا دونوں کو جدا کر دیتا تھا۔ جب میں رات گزشتہ گھر آیا تو میری ماں اور میرا باپ دونوں آپس میں لڑ رہے تھے تو میں نے ڈنڈا اٹھایا ایک اس کو لگایا ایک اس کو لگایا دونوں کو جدا کر دیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان سے پوچھنے لگے بابا جی آپ نے اپنے بیٹے کو دین کا علم سکھایا تھا؟ وہ آگے سے عرض کرنے لگے کہ ہمارے پاس اتنا وقت کہاں صبح کو ہم اونٹ چرانے نکل پڑتے ہیں رات کو سونے کے لئے واپس آ جاتے ہیں ہمارے پاس اتنا وقت کہاں کہ دین کا سبق سیکھیں دوکان دار بھی یہی کہتے ہیں کہ صبح کو ہم دوکان کھول

لیتے ہیں رات کو دیر سے دوکان بند کرتے ہیں سارے دن کے تھکے ہارے ہوتے ہیں بس پھر ہوتا ہے کہ کھانا کھائیں اور بستر پر سو جائیں ہمارے پاس اتنا ٹائم کہاں کہ اجتماع میں جائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! جب اس بوڑھے نے بتایا کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں کہ ہم دین کا علم سیکھیں تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فیصلہ سنایا کہ بابا جی آپ کے پاس دین کا علم سیکھنے کا وقت نہیں تو چھوٹے بیل نے بڑے بیل کو سینگ مار دیا تو پھر میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔

جب ہم اپنی اولاد کو دین کا علم نہیں سکھائیں گے تو اگر وہ ہمیں گالیاں دے یا زیادتی کرے تو ہمیں شکایت نہیں ہونی چاہیے ہمیں برا نہیں منانا چاہیے۔ کیوں کہ ہم نے انہیں ماں باپ کا ادب سکھایا ہی نہیں تو سو جو بیجو گے وہی کاٹو گے۔ اگر زمین میں کوئی بیج ڈالا ہی نہیں تو پھر کہو کہ پھل مل جائیں تو کیا پھل مل جائیں گے یہ تو دھوکے والی بات ہے۔ ہم نے اپنی اولاد کو کچھ سکھایا ہی نہیں ہم نے تو فزکس سکھائی ہے بیالوجی سکھائی ہے تو پھر کہیں کہ بیٹا ہماری عزت کرو تو بیٹا جواب دے گا جا بابا تیرے جیسے کئی دیکھے۔ اور یقین جانو میں صحیح بات کہہ رہا ہوں دین **کا** علم سیکھنے کی جتنی اشد ضرورت اب ہے اچھی صحبت میں جانے کی ضرورت جتنی اب ہے شاید آج سے پہلے نہیں تھی۔ یہ آپ کے قریب ڈیفنس کا علاقہ ہے ادھر ایک واقعہ ہوا تھا شاید آپ نے سنا ہو میں آپ کو یاد کرواتا ہوں۔

ایک دردناک قصہ

ایک میجر صاحب جو کہ امیر گھرانے سے تعلق رکھتا تھا اس کا بیٹا ڈاکٹر تھا اس کو دین کا نہ علم سکھایا حلال حرام کی تمیز نہ سکھائی بس پڑھاتے ہی رہے۔ اب وہ بڑے عہدے پر پہنچ گیا حلال و حرام کی تمیز نہیں ہے یہ ڈاکٹر تو بن گیا ہے لیکن بندے کی تو چمڑی الٹے استرے سے اتارتا ہے۔ اتنا ظلم کرتا ہے اندر میت پڑی ہے اسے فیس کی پڑی ہے ہمیں

اس سے گلہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہم نے اسے ڈاکٹری سکھائی انسانیت نہیں سکھائی۔ انسانیت سیکھنے کے لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا گدا بننا پڑے گا حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سیکھنا پڑے گا اسلام اس کو بتائے گا انسان کیا ہے؟ حرام و حلال کیا ہے؟ اچھائی برائی کی تمیز سکھائے گا میں ڈیفنس کا واقعہ سنانے لگا ہوں میجر تھا اس کا بیٹا ڈاکٹر بری سوسائٹی میں بیٹھتا تھا دین کی سمجھ نہیں تھی وہ بری صحبت میں بیٹھتا تھا ہیروئن یعنی پاؤڈر پینے لگے پڑا۔ ساری دولت ادھر لگانے لگا آہستہ آہستہ گھر کی چیزیں بیچنے لگا۔ پھر اس کے باپ نے اس کا ماہوار خرچہ بند کر دیا اور کہا کہ ہم تمہیں پیسے نہیں دیں گے تم یہ پیسے جوئے میں لگاتے ہو تم یہ پیسے نشے میں لگاتے ہو۔ ایک رات وہ نیچے سویا اور ماں باپ اوپر کمرے میں سوتے تھے اسے ہیروئن کے نشے نے جب رات کو تنگ کر دیا تو اس نے سوچا پیسے تو انہوں نے مجھے دینے نہیں ہتھوڑا اٹھایا ایک جا کر باپ کے سر میں مارا ایک ماں کے سر پر مارا ہتھوڑا اس قدر شدید لگا کہ باپ کی آنکھ نکل کر سامنے دیوار پر لگ گئی اسے پھر صبر نہ آیا اس نے ماں باپ کی لاش اٹھائی کار میں لے جا کر ویرانے میں آگ لگا دی۔ میرے اسلامی بھائیو! میرے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں خدا کے لئے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کی لاش کو جلانے والا بھی پیدا ہو جائے ابھی بھی آنکھ کھول لو کہیں ایسا نہ ہو تم مر جاؤ اور اولاد کہے چلو شکر ہے اب ہم رنگ رلیاں منائیں گے اپنی اولاد کو دین کا علم سکھا دو تا کہ ہم مر بھی جائیں ہماری اولاد پاکیزہ لباس پہن کر باوضو ہو کر قبلے کی طرف منہ کر کے دوزانو بیٹھ کر کہے۔

رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُ۝

سچ بتاؤ بے نمازی بچہ کیا یہ دعا مانگ سکے گا ہرگز نہیں۔ اس کے برعکس نیک اور نمازی بچہ جب بھی نماز پڑھے گا التحیات بیٹھے گا یہی کہے گا۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ

میرے اسلامی بھائیو! آپ بتائیں ہمیں دین کا سبق حاصل کرنا چاہیے یا نہیں؟ علم

کیا گھر بیٹھے حاصل ہو جائے گا سیدھی سی بات ہے گھر بیٹھے میٹرک ہو جاتا ہے؟ بی ایس سی کرنی ہو گھر بیٹھے ہو جائے گی؟ اس کے لئے کہیں جانا پڑتا ہے۔ جب دنیا کی ڈگری حاصل کرنی ہے تو ہمیں تکلیفیں اٹھانا پڑتی ہیں ہمیں مار بھی کھانا پڑتی ہے تو کیا جنت کی ڈگری ہمیں مفت ہی مل جائے گی؟

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ (پارہ ۴ آیت ۱۴۲)

کیا تم اس گمان میں ہو کہ جنت میں چلو جاؤ گے۔ (ترجمہ کنزالایمان)

جنت حاصل کرنا بڑی مشکل بات ہے یہ اتنی مشکل بات ہے کہ اتنی اتنی آزمائشیں آئیں تکلیفیں آئیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور اس کے ساتھ ایمان والے بھی پکار اٹھے کہ اے اللہ کب تیری مدد ہمارے ساتھ شامل حال ہو گی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری مدد قریب ہے جنت حاصل کرنے کے لئے۔

دین کا علم حاصل کرنا پڑے گا تو کیا گھر بیٹھے حاصل ہو جائے گا اگر آپ نے کہا کہ حاصل بھی کرنا ہے تو پھر میں آپ کو طریقہ کار بھی بتاتا ہوں میں یہ نہیں کہتا کہ کاروبار چھوڑ کر مدرسے میں داخلہ لے لو

ویسے تو یہ بہت اچھی بات ہے اور نورٌ علیٰ نور ہے۔ لیکن اگر ایسا ممکن نہ ہو تو کم از کم دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں ضرور شرکت کریں۔ لاہور میں جمعرات کے روز عشاء کے بعد ہفتہ وار اجتماع جامع محمدی حنفیہ مسجد سوڈیوال میں ہوتا ہے۔ ایک بڑا ہی پیارا نسخہ بتاتا ہوں علم اور بات ہے عمل کرنا اور اگر عمل کرنا ہو اور ماحول اچھا مل جائے تو عمل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

میرے جو بزرگ بیٹھے ہیں۔ شاید میری بات جلدی سمجھ جائیں کہ جب انگریز برصغیر میں آیا تو انہوں نے لوگوں سے یہ نہیں کہا تھا کہ تم داڑھی منڈوا دو۔ شلوار قمیض پہننا چھوڑ دو۔ بلکہ ان کے مرد اور عورتوں نے ایک ماحول بنا دیا اور پھر ان کی دیکھا

دیکھی مسلمانوں نے بھی داڑھی منڈوانا شروع کر دی اگر وہ ایسا ماحول بنا سکتے ہیں تو کیا ہم ایسا ماحول نہیں بنا سکتے کہ مسلمان کو مسلمان ہی بنا دیں۔

الحمد للہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں دعوت اسلامی کا مدنی ماحول عطا فرما دیا جو بندہ اس ماحول میں آ جاتا ہے چند ہی دنوں میں وہ بھی مدینہ مدینہ کرنے لگا جاتا ہے۔۔تو صحبت کا ہونا بھی لازمی ہے اچھی صحبت انسان کو نیک بنا دیتی ہے برے بندے کی صحبت انسان کو برا بنا دیتی ہے۔

تو اگر آپ حضرات چاہتے ہیں جلدی سے ایسا ہو جائے زندگی کا کچھ پتہ نہیں تو اس کے لئے بھی میں آپ کو نسخہ بتا دیتا ہوں اگر کسی نے اس موقع کو ضائع کر دیا تو پھر میرا خیال ہے کہ دوبارہ ایسا موقع نہ ملے وہ موقع کون سا ہے میرے اسلامی بھائیو! یہ دیکھو یہ کپڑا ہے اس کو سونگھیں گے خوشبو نہیں آئے گی کیونکہ کپڑے کی خاصیت نہیں کہ اس میں سے خوشبو آئے لیکن اگر میں اس کپڑے میں پھول ڈال دوں صبح کو پھول ان سے جدا کر دوں تو کپڑے کو سونگھیں گے تو خوشبو آئے گی آپ کہیں کہ پھولوں کی صحبت سے اس کپڑے میں خوشبو آنا شروع ہو گئی ہے تو جو بندہ ایک دن دو دن اچھی صحبت میں بیٹھے اُس کے اندر سے نیکیوں کی خوشبو آنے لگے گی۔ اسی طرح اگر آپ اہل علم حضرات کی صحبت میں بیٹھیں گے تو آپ کا بھی دل چاہے گا کہ دین کا علم سیکھنا چاہیے ہمیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنا چاہیے۔ اسی میں ہماری دنیا اور آخرت کی بھلائی ہے اور میرا یقین ہے کہ جو بندہ تین دن متواتر اچھے ماحول میں رہے گا تو اِن شآءَ اللہ جو بے نمازی تھا وہ نمازی بن کر لوٹے گا اگر سنتوں کا مذاق کرنے والا ہو گا سنتوں پر عمل کرنے والا بن کر آئے گا میرے اسلامی بھائیو آپ کو میرا مشورہ ہے کہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں ضرور شرکت کریں۔ ان شآء اللہ عزوجل بہت فائدہ ہوگا۔ دنیا کی بہتری کے لئے ہم وقت اور مال خرچ کرتے ہیں۔ آخرت کی بہتری کے لئے بھی ہمیں وقت اور مال ضرور خرچ کرنا چاہئے۔ ان شآء اللہ عزوجل دونوں جہان کی

بھلائیاں نصیب ہوں گی۔ اللہ عزوجل ہم سب کو مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی بار بار سعادتیں نصیب فرمائے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو — سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
ہوں گی حل مشکلیں قافلے میں چلو — دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
اُلفت مصطفیٰ اور خوف خدا — چاہیئے گر تمہیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دعا — پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
غم کے بادل چھٹیں اور خوشیاں ملیں — دل کی کلیاں کھلیں قافلے میں چلو
ہو قوی حافظہ ٹھیک ہو ہاضمہ — کام سارے بنیں قافلے میں چلو
تم قرضدار ہو یا کہ بیمار ہو — چاہو گر راحتیں قافلے میں چلو
اے مرے بھائیو! رٹ لگاتے رہو — قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

یا خدا ہر گھڑی رٹ ہو عطار کی
قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ   وَعَلٰى اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

پڑوسی کے حقوق

درود پاک کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ''مکاشفۃ القلوب'' میں درود و سلام کے بارے میں ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک بندہ رات کو سو رہا تھا کہ اسے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی لیکن پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے اپنا رُخ انور پھیر لیا۔ عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں تو آپ کا امتی ہوں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو تمہیں پہچانتا ہی نہیں۔ عرض کرنے لگا کہ یا رسول اللہ! میں نے تو علمائے کرام سے سنا ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی امت کو ایسے پہچانتے ہیں جیسے کہ باپ اپنے بیٹے کو۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں اپنی امت کو درود و سلام کی وجہ سے پہچانتا ہوں وہ بندہ عابد تو تھا لیکن درود و سلام میں بخل کیا کرتا تھا۔ بہر حال جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنا معمول بنا لیا کہ جب بھی وہ عبادت کرتا درود و سلام کثرت سے پڑھا کرتا۔

کچھ دنوں بعد اسے دوبارہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تو حضور فرمانے لگے کہ اے میرے امتی میں تم سے خوش بھی ہوں اور میں نے تمہیں پہچان بھی لیا

اور میں تمہاری قیامت کے دن شفاعت بھی فرماؤں گا۔

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہمیں کثرت سے درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب – صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد ﷺ

پیارے اسلامی بھائیو!

شوال ذی قعد اور ذی الحجہ یہ حج کے مہینے کہلاتے ہیں۔ یہ شوال کا مہینہ جا رہا ہے اور خوش نصیب ہیں وہ افراد جن کو بلاوا آیا ہے اور وہ سوئے مکہ اور سوئے مدینہ چلنے کی تیاری میں ہیں اور قافلے رواں دواں بھی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ ﷻ ہر مسلمان کو یہ عظیم سعادت نصیب فرمائے

جو تڑپتے ہیں مدینے کی زیارت کے لئے

ان کو بھی بلوایئے بہر نبی پروردگار

کیونکہ پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حج کرو اور عمرہ کرو اللہ تعالیٰ ﷻ تم کو غنی کر دے گا۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ حج گناہوں کو اس طرح دھو ڈالتا ہے جس طرح پانی میل کو۔ آج حج کے بارے میں مجھے ایک بڑا ایمان افروز واقعہ عرض کرنا ہے بڑی توجہ سے سماعت فرمایئے گا وہ کہتے ہیں ناں شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات۔

پیارے اسلامی بھائیو!

ایک اللہ ﷻ کا نیک بندہ کعبے کا طواف کر رہا تھا اور یوں سمجھو کہ حج کے ارکان ادا کرنے کے بعد یعنی قربانی کرنے کے بعد پھر حلق کرواتے ہیں احرام کی پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں اور اس کے بعد اپنا لباس پہن کر طواف زیارہ کے لئے آتے ہیں طواف زیارہ حج کے ارکان میں ایک بڑا اہم رُکن ہے اس کے بغیر حج نہیں ہوتا۔ طواف زیارہ اس کو کیوں کہتے ہیں؟ اس لئے کہ جب ذی الحجہ کی ۹ تاریخ ہوتی ہے تو یوں سمجھیں کہ اکثر

عوام حج کی غرض سے میدان عرفات میں چلی جاتی ہے خانہ کعبہ میں بہت کم بندے رہ جاتے ہیں اس وقت کیا ہوتا ہے کعبہ کا غلاف تبدیل کیا جاتا ہے اور ۱۰ ذی الحجہ کو کنکریاں مارنے اور پھر قربانی کرنے کے بعد جب حلق کرواتے ہیں تو حلق کروا کے احرام کی پابندی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر جب خانہ کعبہ کا طواف کرنے کے لئے آتے ہیں تو وہاں پر پھر ایک دلربا منظر ہوتا ہے خانہ کعبہ کا غلاف نیا اور پھر وہ رعایا یعنی ہجوم ...... میں کہتا ہوں کہ وہ ایک عجیب ہی منظر ہوتا ہے تو اس کو طواف زیارہ بولتے ہیں یہ طواف زیارہ ۱۲'۱۱'۱۰ تین دن کے اندر اندر کرنا ہوتا ہے۔ اب لاکھوں کی تعداد میں دنیا ہوتی ہے ہر ایک نے طواف کرنا ہوتا ہے تو وہاں پر بڑا ہی رش ہو جاتا ہے خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے جائیں تو پھر وہ طواف مکمل ہوتا ہے بعض اوقات ایک ایک چکر میں گھنٹہ گھنٹہ بھی لگ جاتا ہے آدھا گھنٹہ بھی لگ جاتا ہے یعنی اتنا رش ہوتا ہے۔

بہر حال یہ اللہ ﷻ کا نیک بندہ بھی طواف کر رہا تھا تو طواف کرنے کے بعد تھک گیا تو ستانے کے لئے ایک طرف بیٹھ گیا۔ جب بیٹھ گیا تو آنکھ لگ گئی نیند آ گئی تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ دو فرشتے آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ ایک فرشتہ دوسرے فرشتے سے پوچھتا ہے کیا تجھے علم ہے کہ اس سال کتنے بندوں نے حج کیا؟ وہ فرشتہ جواب دیتا ہے کہ ہاں مجھے معلوم ہے غالباً اس کی تعداد تین لاکھ بتائی گئی کہ تین لاکھ افراد نے حج کیا ہے۔ پھر پہلا فرشتہ پوچھتا ہے کہ کیا تجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ان تین لاکھ بندوں میں سے کتنوں کا حج قبول ہوا؟ تو کہنے لگا ہاں یہ بھی مجھے پتہ ہے! ان تین لاکھ افراد میں سے کسی ایک کا بھی حج قبول نہیں ہوا۔ پھر پہلا فرشتہ دوسرے فرشتے سے کہتا ہے کہ تجھے مزید بھی کچھ پتا ہے؟ کہنے لگا ہاں! اس نے کہا کیا؟ اس نے کہا کہ دمشق میں ایک موچی ہے جو جوتے سیتا ہے وہ حج کے لئے نہیں آیا لیکن اس کو گھر بیٹھے ہی حج اکبر کا ثواب مل گیا ہے اور اس بندے کے صدقے رب تعالیٰ ﷻ نے سب کے حج قبول فرما لئے ہیں۔ آپ حضرات اندازہ لگائیں کہ حج کرنے کے لئے کتنی مشقت اٹھانی

پڑتی ہے کتنے مشکل لمحات سے گزرنا پڑتا ہے بعض اوقات ایسے ایسے مقامات بھی آتے ہیں کہ بندہ موت کے منہ سے نکل کر آتا ہے اور بعض ایسے بھی ہوتے ہیں جو وہاں شہید بھی ہو جاتے ہیں۔ یہ تو آپ اخبارات میں پڑھتے ہی رہتے ہیں کہ کنکریاں مارتے بھی کتنے ہی بندے شہید ہو جاتے ہیں بعض اوقات آگ لگ جاتی ہے پھر جناب حادثات ہو جاتے ہیں حج کرنا ایک بڑی مشکل عبادت ہے۔ آٹھ ذی الحج سے حاجیوں کا کام جو ہے وہ شروع ہو جاتا ہے منیٰ میں جاؤ پانچ نمازیں پڑھنی ہیں پھر فجر کے بعد میدان عرفات میں چلے جاؤ پھر سارا دن وہاں عبادت میں لگے رہو۔ ظہر عصر وہاں پڑھنی ہے۔ پھر مغرب کا وقت چاہے ہو جائے مغرب آپ نے عرفات میں نہیں پڑھنی بلکہ مستلزم میں آپ نے مغرب عشاء اکٹھی اور پھر فجر پڑھنی ہے پھر وہاں رات کے وقت کنکریاں بھی تلاش کرنی ہیں پھر ان کو سنبھالو پھر اس کے بعد ہم نے مقام منیٰ کے اندر آ جانا ہے پھر منیٰ میں آ کر شیطان کو سات کنکریاں مارنی ہیں کنکریاں مار کر پھر چلے جاؤ قربان گاہ وہاں جا کر قربانی کرنی ہے۔ قربانی کرنے کے بعد آپ نے حلق کروانا ہے یعنی سر کے بال اُتروانے ہیں۔ اس کے بعد احرام کی پابندیاں ختم ہوتی ہیں پھر طواف زیارہ یعنی یہ کرنے کو تو میں نے جلدی جلدی کہہ دیا لیکن جب اس کو عملی جامہ پہنانا پڑتا ہے تو بڑا مشکل کام ہوتا ہے جناب اتنی دنیا ہوتی ہے کہ بعض اوقات بسیں رش میں پھنس جاتی ہیں آٹھ آٹھ گھنٹوں کے اندر کہیں جا کر بس یوں سمجھیں کہ چار پانچ چھ یا آٹھ کلومیٹر کا سفر طے ہو پاتا ہے ایسا ایسا بھی وہاں موقع بن جاتا ہے۔ اب ایک بندہ اتنی محنت کرتا ہے کرایہ بھی خرچ کرتا ہے اتنی دولت بھی خرچ کی اور پھر بھی حج قبول نہیں ہوا اور ایک وہ بندہ ہے کہ جو گھر بیٹھا ہوا ہے اور اس کو حج اکبر کا ثواب اور اس کے صدقے میں سب کا حج بھی قبول؟

اچانک میری جب آنکھ کھلی تو میرے دل میں یہ تڑپ پیدا ہوئی کہ ایسے بندے کے پاس جانا چاہیے اور پوچھنا چاہیے کہ وہ کونسا عمل کیا کرتا ہے جس کی وجہ سے اللہ ﷻ

نے اس کو اتنا بلند مقام عطا فرمایا ہے؟ فرمایا کہ میں نے حج کے جو ارکان تھے مکمل کرنے کے بعد سیدھا ادھر کی طرف رخ کیا۔ چلتے چلتے میں وہاں پر پہنچ گیا اور تلاش کرتے کرتے وہ موچی بھی مل گیا۔ میں نے جا کر اس کو سلام کیا اور اس کو اپنا خواب سنایا کہ میں نے اس طرح خواب دیکھا ہے بہرحال وہ موچی بہت خوش ہوا اور اس نے سجدہ شکر ادا کیا پھر کہنے لگا کہ میں نے اس کو واسطہ دیا کہ میں تجھے اللہ ﷻ اور اس کے محبوب دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا واسطہ دیتا ہوں مجھے یہ بتلا کہ تو کیا عمل کرتا ہے جس کی وجہ سے اللہ نے تجھے اتنا بلند رتبہ عطا کیا۔ ایک طرف اتنے بندوں نے پیسے خرچ کیے اتنی محنتیں کیں حج قبول نہیں ہوا اور تجھے گھر بیٹھے ہی حج اکبر کا ثواب مل رہا ہے۔ تیرے اندر کون سا ایسا عمل ہے جس عمل کی برکت سے اللہ ﷻ نے تجھے اتنا بلند رتبہ عطا کیا؟ تو اس موچی نے بتایا کہ بات اصل میں یہ ہے کہ میرے دل میں یہ بڑی تڑپ تھی کہ میں کسی طریقے سے حج کرلوں بڑا شوق تھا بڑا ذوق تھا اور وہ ذوق شوق جنونی حالت تک تھا میں کہتا تھا کہ کسی طریقے سے میں حرمین شریفین پہنچ جاؤں لیکن اسباب نہیں بنتے تھے۔ حالات اجازت نہیں دیتے تھے جس کی وجہ سے میں پریشان رہتا تھا۔ ذہن میں ایک سوچ آئی میں نے کہا چلو بیوی سے مشورہ کرتے ہیں میں نے بیوی سے کہا کہ تو تو جانتی ہے کہ میرے دل میں بڑی تڑپ ہے کہ میں کسی طریقے سے حج کرلوں۔ لیکن اسباب نظر نہیں آتے۔ میرے ذہن میں ایک ترکیب آئی ہے اگر تو میرا ساتھ دے تو ممکن ہے کہ میں حج کا شرف پالوں گا۔ بیوی نے کہا بتاؤ کس قسم کا ساتھ چاہتے ہو؟ وہ کہنے لگا ہم روزانہ کھانا تو کھاتے ہیں روٹی بھی پکتی ہے سالن بھی پکتا ہے اگر آج کے بعد ایسا ہو جائے کہ ہم سالن نہ پکایا کریں سوکھی روٹی کھا لیا کریں اور سالن کے پیسے جمع کرلیا کریں۔ پھر ہوسکتا ہے کہ کوئی ایسا موقع بن جائے کہ کچھ عرصے کے بعد میں حج کرنے چلا جاؤں۔

پیارے اسلامی بھائیو! پہلے وقت کی اکثر عورتیں بڑی صابر و شاکر ہوتی تھیں۔ اس

نے یہ کہا کہ اگر میری اس قربانی سے تیرا کام بن سکتا ہے تو میں اس کے لئے تیار ہوں۔ اگر آج کل کی کوئی ماڈرن عورت ہوتی تو پیارے اسلامی بھائیو! وہ کہاں برداشت کرسکتی تھی اس نے تو کہنا تھا تو چوری کر یا ڈاکہ مار میری فرمائش پوری ہونی چاہیے جیسے عموماً آج کل حالات چل رہے ہیں کہ اگر ایک عورت کسی شادی پر چلی جاتی ہے۔ وہاں پر اس نے یہ دیکھ لیا کہ فلاں عورت نے فلاں کپڑے پہنے ہیں بس واپس آ کر گھر میں شروع ہو جائے گی یہ نہیں دیکھے گی کہ میرے شوہر کی آمدن کے ذرائع کیا ہیں۔ بس مطالبہ شروع ہوگیا ایسے کپڑے میں نے بھی بنانے ہیں۔ اگر کوئی سونے کا سیٹ دیکھ لیا تو سیٹ کا مطالبہ شروع ہوگیا اگر شوہر نے انکار کردیا تو اب مخالفتیں شروع، بچوں کو مار رہی ہے اُس کو مار اِس کو مار، تاکہ کسی طریقے سے شوہر کو اس کی بات ماننی پڑ جائے اور کچھ نہیں۔ پہلے وقتوں کی عورتیں ہوتی تھیں پردہ باندھ کر سر پر چارپائی پر لیٹ جاتی اور ہائے! ہائے! شروع کر دیتی تھیں۔ بہرحال ایسے تو پھر بندہ مجبور ہو ہی جاتا ہے کہ کسی طریقے سے چوری کرو یا رشوت کے پیسے لو یا اور کسی طریقے سے بیوی کو راضی کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اگر بیوی کے اندر صبر و استقلال آ جائے تو یقین جانو کہ معاشرے کے بہت سارے مسائل ویسے ہی حل ہو جائیں بڑی بڑی صابر عورتیں ہوتی ہیں ساری برابر تو نہیں ہیں۔

جیسے سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے شکایت کی کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ کے فلاں صحابی فجر کی نماز پڑھ کے جلدی واپس چلے جاتے ہیں نہ دعا میں شرکت کرتے ہیں اور نہ ہی بعد میں آپ کے ارشادات سنتے ہیں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس صحابی کو بلایا پوچھا کہ کیا وجہ ہے تو فجر کی نماز پڑھ کر جلدی واپس کیوں چلا جاتا ہے؟ تو ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم گھر میں، میں ہوں اور میری بیوی، لیکن چادر ہمارے پاس

ایک ہی ہے۔ وہی چادر اوڑھ کر میں نے نماز پڑھنی ہوتی ہے نماز پڑھ کر اس لئے جلدی چلا جاتا ہوں کہ اس چادر کو اوڑھ کر میری بیوی نے بھی نماز پڑھنی ہوتی ہے یعنی یہ گھر کی زینت ہے کوئی شور شرابا نہیں کوئی شکوہ شکایت نہیں پھر یہ کہتے ہیں ناں کہ ۔

زباں پر شکوۂ رنج و الم لایا نہیں کرتے
نبی کے نام لیوا غم سے گھبرایا نہیں کرتے

بہرحال نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا اونٹ پر سامان لاد کر ان کو دے دیا جائے تا کہ یہ اپنے گھر کے خرچ اخراجات اور دیگر ضروریات پوری کر سکیں۔ سامان دے دیا گیا وہ صحابی سامان لے کر جب گھر پہنچے تو بیوی نے جاتے ہی پوچھا یہ سامان کہاں سے آیا؟ آج کل کی عورتیں یہ نہیں پوچھتیں کہ سامان کہاں سے لائے بلکہ کہتی ہیں کہ ہماری ڈیمانڈ (Demand) پوری ہونی چاہیے' چاہے رشوت کا پیسہ ہو چاہے یہ غصب و فریب کا۔ بیوی پوچھتی ہے کہ سامان کہاں سے آیا وہ ارشاد فرمانے لگے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ سامان دیا ہے ہم جیسے ہوتے تو بڑا خوش ہوتے کہ واہ! واہ! واہ! سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا کیا ہے۔ ماشاء اللہ سبحان اللہ تے یار کھاؤ پیؤ تے موج اڑاؤ وہ صحابیہ کہنے لگیں کہ آپ نے نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شکایت کی ہو گی تو ہی انہوں نے عطا فرمایا ہے۔ اپنے گھر کے احوال بتائے ہوں گے؟ کہنے لگے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تھا تو مجھے عرض کرنا پڑا تو نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سامان عنایت فرما دیا ہے۔ وہ کہنے لگیں کہ جاؤ اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ سامان واپس کرو اور ان کی بارگاہ میں عرض کرو کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم آپ نے جو ہمیں دولتِ ایمان دی ہے وہ ہی ہمارے لئے کافی ہے ہمیں دنیا کا مال و زر نہیں چاہیے۔

مجھ کو دنیا کی دولت نہ زر چاہیے
شاہ کوثر (ﷺ) کی میٹھی نظر چاہیے

تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے جنت کی چوکھٹ کو دیکھنا ہو وہ جا کر اس گھر کی زیارت کرے تو اللہ ﷻ اس کو اجر عطا فرمائے گا۔ اتنا بلند مقام اس کو عطا کیا ہے اللہ کرے ہماری عورتوں کے اندر بھی ایسا صبر آ جائے۔

ایک اور صابرہ کا قصہ عرض کرتا ہوں حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام تو آپ نے سنا ہو گا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کو اللہ ﷻ نے بڑھاپے میں اولادِ نرینہ عطا فرمائی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام سے بہت پیار کرتے ہیں فوراً ہی آزمائش آ گئی فرمایا ابراہیم! خلیل تو میرا ہے اور پیار کسی اور سے کرتا ہے۔ دوست تو میرا ہے دوستی کسی اور سے کرتا ہے۔ عرض کیا اے مالک و مولا حکم فرمایا' فرمایا: اپنے بیٹے کو اپنے سے جدا کر دے! بیوی بیٹے کو جدا کر دے یا اللہ کہاں چھوڑ آؤں۔

ترجمہ: ''ایسی جگہ چھوڑ کر آ جہاں پرندہ پر نہ مارتا ہو''

بے آب گیا ہو وہاں کھانے کے لئے نہ کچھ چیز ہو اور نہ پینے کے لئے' وہاں چھوڑ آ' حضرت ابراہیم علیہ السلام چلتے چلتے جہاں آج خانہ کعبہ ہے اپنی زوجہ اور بیٹے کو چند دن کے بچے کو چھوڑ کر کچھ سامان یعنی یوں سمجھیں کہ کچھ کھجوریں ستو اور پانی ان کے پاس چھوڑ کر جب پلٹنے لگے تو بیوی صاحبہ آواز دیتی ہیں۔ اے میرے سرتاج! آپ ہم سے ناراض ہیں جس کی وجہ سے آپ ہمیں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا نہیں ناراض تو نہیں! پھر کیوں یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ فرمایا اللہ ﷻ کا حکم ہے! آج کل کی بیوی کو ایسا کہہ کر تو دیکھو؟؟؟ اللہ کا حکم ہے چھوڑ کر جا رہا ہوں! کہنے لگیں یہ جو سامان یہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں یہ کس لئے؟ فرمایا جب تمہیں بھوک پیاس لگے تو کھا لینا پانی پی لینا! پھر وہ عرض کرنے لگیں جب یہ ختم ہو جائے گا پھر کیا ہو گا فرمایا پھر اللہ مالک ہے! عرض کی جب اللہ مالک ہے تو اب بھی اللہ ہی مالک ہے اس کو ساتھ ہی لے جائیں۔ ان کے صبر پر اللہ ﷻ نے انہیں وہ فضیلت بخشی جو کسی اور کے حصہ میں نہ آئی۔ فرمایا اے حاجرہ

میری اس بندی کی تم نے سنت ادا کرنی ہے میری وہ بندی صفا و مروہ کے درمیان دوڑی تھی۔ چاہے وہ پانی کی تلاش میں دوڑی تھی یا بچے کی محبت میں دوڑی تھی مگر رب تعالیٰ کو اس کا دوڑنا اتنا پسند آیا کہ فرمایا آج جو حاجی جائیں گے صفا مروہ کے درمیان وہ سعی کریں گے تو بات بنے گی یعنی اب تو پانی کی تلاش تھوڑی ہے اب کوئی بچہ پیاسا تھوڑی تڑپ رہا ہے۔ لیکن اس نیک بندی کی اللہ کو ادا اتنی پسند آئی کہ قیامت تک جتنے بھی لوگ وہاں جاتے ہیں عمرہ کرنے والے جاتے ہیں۔ صفا مروہ کے درمیان سعی کر رہے ہیں۔ پھر مرد حضرات کے لیے یہ ہے کہ وہ مخصوص مقام پر دوڑ کر جاتے ہیں' تیز تیز چلتے جاتے ہیں۔ اللہ ﷻ کو اس کی یہ ادا پسند آ گئی اللہ کرے ایسا صبر ہماری عورتوں کو بھی نصیب ہو جائے اگر صبر آ جائے تو اللہ ﷻ اس پر بڑا اجر عطا فرماتا ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ ترجمہ کنزالایمان: ''بے شک اللہ صابروں کے ساتھ ہے''
(پارہ نمبر۲ آیت نمبر۱۵۳)

تو میں عرض کر رہا تھا کہ اس عورت نے کہا کہ اگر میرے صبر کرنے اور سالن نہ کھانے سے اگر تو حج پر جا سکتا ہے تو میں یہ قربانی دینے کے لئے تیار ہوں۔ سلسلہ شروع ہو گیا روٹی پک جائے کھا لیا کرنے بغیر سالن سلسلہ چلتا رہا' چلتا رہا کچھ عرصے بعد اس نے حساب لگایا کہ اب اس کے پاس اتنے پیسے ہو گئے ہیں کہ وہ حج کے لئے جا سکتا ہے تو اس موچی نے حج کی تیاریاں شروع کر دیں۔ تیاریاں شروع ہو گئیں انہی ایام میں ان کے پڑوس کے ایک گھر سے گوشت کے پکنے کی خوشبو آئی۔ کافی عرصہ گزر گیا تھا سالن کھایا ہی نہیں تھا اس لئے موچی نے اپنی بیوی سے کہا کہ آج ذرا پڑوس کے پاس جاؤ ان سے کہو کہ تھوڑا سا سالن ہمیں بھی دے دیں۔ ہم بھی آج سالن کے ساتھ روٹی کھا لیں بیوی نے کہا کہ ٹھیک ہے۔ بیوی نے برتن لیا اور جا کر پڑوسیوں کا دروازہ کھٹکھٹایا تھوڑی دیر کے بعد خالی برتن لے کر واپس گھر آ گئی اور آنکھوں سے آنسو بھی جاری

تھے۔ موچی پریشان ہوا' کہنے لگا میں نے سوچا کہ پتا نہیں پڑوسیوں نے کوئی بات ایسی سخت کہہ دی ہے جس کی وجہ سے یہ پریشان ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا کیا بات ہے؟ وہ کہنے لگی کہ پڑوس کے گھر میں گئی پڑوسیوں نے بتایا کہ گوشت تو ہمارے گھر پک رہا ہے لیکن یہ ہمارے لئے جائز ہے تمہارے لئے جائز نہیں۔ وہ اس لئے کہ آٹھ دن ہو گئے ہمارے گھر میں فاقہ ہے کھانے کے لئے کچھ نہیں میں نے اپنے شوہر سے کہا جان بچانے کے لئے اگر کوئی مردار بھی تجھے مل جائے تو تو لے آنا تاکہ وہ کھا کر ہم اپنے پیٹ کی آگ بجھا سکیں۔ تو ہمارے اوپر تو یہ فاقے کی کیفیت ہے اس لئے ہم تو مردار کھائیں گے' جب کہ تمہارے اوپر یہ کیفیت نہیں ہے لہٰذا تمہارے لئے یہ مردار جائز نہیں۔ موچی کہنے لگا کہ جب میری بیوی نے مجھے یہ بتایا تو میری آنکھوں سے بھی آنسو جاری ہو گئے میں نے اپنے سارے حج کے پیسے لئے اور ان کے گھر جا کر دے دیئے اور کہا کہ مردار کو اٹھا کر باہر پھینکو اور حلال روزی لاؤ اور جو باقی پیسے تمہارے پاس بچیں اس سے کوئی کاروبار کرو تاکہ تمہارے روزگار کا سلسلہ جاری ہو سکے۔ میں نے اس کو اپنے حج کے سارے پیسے دے دیئے تو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایسا کرم کیا کہ گھر بیٹھے ہی مجھے حج اکبر کا ثواب عطا فرمایا دیا اور میری وجہ سے ان تین لاکھ افراد کا حج بھی قبول کر لیا۔

دیکھو پڑوسیوں کا حق ادا کرنے سے کتنا بڑا اجر ملا اور آج اللہ تعالیٰ معاف فرمائے نفسا نفسی کا دور آ گیا ہے کہ پڑوس کے بارے میں پتا ہی نہیں کہ رہتا کون ہے؟ سگا بھائی ساتھ رہ رہا ہے بیچارہ ایڑھیاں رگڑ رگڑ کر مر رہا ہے' کھانے کے لئے کچھ نہیں ہے ادھر مرغ مسلم پک رہا ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اگر بندہ ساری رات عبادت کر لے اور پڑوسی بھوکا سو جائے اس کی عبادت کسی کام کی نہیں۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی کے حقوق کے بارے میں جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام بار بار پیغام لاتے تھے۔ اتنے احکام لائے اتنے احکام لائے کہ پڑوسی کے اتنے حقوق بتائے کہ میں سوچنے لگا کہ

اب کی مرتبہ آئے تو پڑوسی کو جائیداد میں سے بھی حصہ دار بنا کر جائیں گے۔ آج ذرا ذرا سی بات پر پڑوسیوں سے لڑائی شروع ہو جاتی ہے بلکہ حالات ایسے ہیں کہ خاندان کا خاندان ہی تباہ و برباد ہو رہا ہے دو بچے کیرم بورڈ یا بیڈمنٹن کھیل رہے تھے تو دونوں کی آپس میں لڑائی ہوئی ایک بندہ بیچ میں چھڑانے کے لئے آ گیا اس بندے نے ایک تھپڑ اس کو اور ایک تھپڑ دوسرے کو لگایا کہ چلو تم آپس میں نہ لڑو۔ ایک بچے نے گھر جا کر اپنے گھر والوں کو بتایا کہ مجھے فلاں شخص نے مارا ہے وہ چھریاں کلہاڑیاں لے کر آ گئے اور مار مار کر جناب اس کو ختم کر دیا۔ ان کا داؤ لگا تو انہوں نے ان کو مروا دیا اب جناب چار بندوں کو سزائے موت ہو گئی اور ادھر خاندان تباہ ان چھوٹے چھوٹے معاملات پر آج کل قتل و غارت ذرا ذرا سی بات پر کلاشنکوف نکال لیتے ہیں قرآن مجید میں رب العزت نے ارشاد فرمایا کہ

ترجمہ: ''جس نے کسی مومن کو ناحق قتل کر دیا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اس میں رہے گا اللہ تعالیٰ کا غضب بھی اس پر ہو گا لعنت بھی ہو گی اور اس کے اوپر یہ سخت عذاب ہے''

ایک روایت میں ہے کہ

جس نے کسی ایک بندے کو ناحق قتل کر دیا ایسے ہے جیسے اس نے ساری انسانیت کو قتل کر کے رکھ دیا۔ اور جس نے کسی ایک بندے کو موت کے منہ سے بچا لیا ایسے ہے جیسے اس نے ساری انسانیت کو موت کے منہ سے بچا لیا۔

انسان کی قدر تو اتنی ہے کہ ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خانہ کعبہ کے سامنے تشریف فرما تھے اور ارشاد فرمانے لگے کہ اے کعبہ! میں تیری عظمت ماننے والا ہوں۔ تو بڑی حرمت والا ہے۔ بڑی عزت والا ہے لیکن قسم ہے اس رب ذوالجلال کی جس کے قبضہء قدرت میں میری محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جان ہے۔ تیری حرمت مومن کے خون سے بڑھ کر نہیں۔ مومن کی شان تو اتنی ارشاد فرمائی کہ بندہ کسی

سے کوئی چیز مانگے اگر نوکدار ہو تو نوکدار چیز سے اس کو اشارہ بھی نہ کرو اگر کوئی آپ سے چاقو مانگتا ہے تو جو نوکدار چیز ہے اس کو اپنی طرف اور اس کا دستہ اس کی طرف کرو تاکہ کسی مومن کی طرف ایسی چیز نہ ہو جس سے کوئی خطرے کا اندیشہ ہو۔

آج چھوٹے چھوٹے بچے چھری کانٹے سے ایک دوسرے کی طرف اشارے کر رہے ہوتے ہیں۔ اولاد کی تربیت ابتداء ہی میں نہیں ہوئی ہم کہتے ہیں کہ پڑوسی تو تھا ہی غلط تو ہم کیا کرتے آؤ پیارے اسلامی بھائیو اس کے بارے میں ہم قرآن و حدیث سے پوچھتے ہیں اگر پڑوسی غلط ہو تو کیا کرنا چاہیے۔

صبر کی مدنی ترغیب

سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک صحابی حاضر ہو کر عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان میرا پڑوسی مجھے بڑا تنگ کرتا ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو صبر کیا کر۔ یہ نہیں فرمایا کہ تو کلاشنکوف نکال کر لڑائی کرنے چلا جا' نہیں بلکہ صبر کیا کر وہ صحابی پھر آ گئے یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم وہ باز نہیں آ رہا' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تو اور زیادہ صبر کرنا شروع کر دے پھر وہ تیسری مرتبہ حاضر ہوئے تو کہا کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم اب تو اس نے انتہا کر دی فرمایا اب تو ایسا کر اپنے گھر کا سامان نکال کر باہر گلی میں رکھ دے اور جب کوئی پوچھے تو کہنا کہ میں اپنے پڑوسی سے تنگ آ کر محلہ چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ جب ان صحابی نے سامان نکال کر باہر رکھا تو ایک بندہ گزرا کیوں بھئی کیا بات ہو گئی ہے خیر تو ہے؟ بس میں جا رہا ہوں! کیوں جا رہے ہو؟ میرا پڑوسی مجھے تنگ کرتا ہے لہٰذا میں محلہ چھوڑ کر جا رہا ہوں! تو تو بڑا نیک آدمی ہے تیرے پڑوسی تجھ کو کیوں تنگ کر رہے ہیں؟ وہ تو بڑا غلط بندہ ہے دوسرا بندہ پھر تیسرا بندہ پڑوسی کو پتہ چلا کہ میں اس طرح پورے محلے میں بدنام ہو جاؤں گا وہ آیا اور آ کر قدم پکڑ لئے اور کہا کہ جناب مجھے معاف فرمائیے میں آئندہ آپ کو تنگ

نہیں کروں گا۔ آپ سامان اپنے گھر میں رکھیں اب میری طرف سے آپ کو شکایت کا موقع نہیں ملے گا۔

یہودی قدموں میں گر پڑا

ایک بڑا ایمان افروز واقعہ سنیئے کہ ایک بزرگ رحمتہ اللہ علیہ غالباً آپ کے بارے میں آتا ہے کہ آپ نے کچی سی جھونپڑی بنائی ہوئی تھی تو آپ کے پڑوس میں ایک یہودی نے بڑا عالی شان مکان بنایا۔ جب مکان بنا تو دور کھڑا ہو کر دیکھنے لگا کہ میرا مکان کیسا ہے کیسا لگ رہا ہے؟ دیکھا کہ عالیشان مکان کے ساتھ یہ جھونپڑی، یار اس نے تو ساری شوخراب کر دی ہے۔ اس نے کہا کہ چلو بابا بوڑھا سا ہے اس کو تنگ کرتے ہیں خود ہی بھاگ جائے گا تو میرا مکان صحیح ہو جائے گا۔ اس یہودی نے تنگ کرنا شروع کر دیا کبھی دیوار میں کیل ٹھونک رہا ہے کبھی گھر کا کوڑا کرکٹ اکٹھا کر کے سارا ان کے گھر پھینک رہا ہے لیکن وہ اللہ کا بندہ کوئی شکایت نہیں لایا۔ تھوڑی دیر کے لئے سوچئے کہ آج اگر ہمارا پڑوسی ایسا کر دے تو اس کے ساتھ ہم کیا سلوک کریں گے۔ میں کہتا ہوں کہ گند ڈالنا بڑی بات کوئی چھوٹی سی چیز ہی ہماری طرف پھینک دے ہم کہتے ہیں کہ ہم تمہاری نسلوں تک کو ختم کر دیں گے۔ تو کون ہوتا ہے ایسے کرنے والا؟ لیکن ادھر دیکھو سارے گھر کا کوڑا پھینکا جا رہا ہے پھر بھی صبر کر رہے ہیں نہ کوئی علاماں لے کر آ رہے ہیں نہ کوئی محلے کی میٹنگ اکٹھی ہو رہی ہے نہ کوئی شور شرابا نہ کوئی احتجاج ہو رہا ہے بس صبر کر رہے ہیں۔ پھر اس نے اور بڑی حدیں پار کیں مگر آپ نے کوئی شکایت نہیں کی آخر کار اس نے آخری حربہ اختیار کیا کہ اس نے اپنے گھر کے اوپر ٹائلٹ بنائی۔ پہلے وقتوں میں استنجا خانے اوپر ہی بنتے تھے۔ اس کا پرنالہ وہاں گرایا جہاں کھڑے ہو کر وہ نماز پڑھتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ اللہ کا بندہ شکایت کرنے نہیں آیا۔ یہ یہودی پریشان ہوگیا کہ بندہ ہے یا کیا ہے؟ میں اتنا تنگ کر رہا ہوں کوئی شکایت نہیں کوئی احتجاج نہیں۔ تنگ آ کر وہ یہودی خود ہی چلا گیا کہ جا کر پتہ تو کرنا چاہیے۔ دروازہ

کھٹکھٹایا وہ بزرگ باہر تشریف لائے اور دیکھ کر کہنے لگے واہ! سبحان اللہ اے مالک و مولا میں تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ آج میرا پڑوسی میرے گھر آیا ہے۔ رحمتیں آ گئیں پڑوسی پریشان ہو گیا کہ یہ کیا کہہ رہا ہے کہنے لگا بابا جی لگتا ہے آپ نے مجھے پہچانا نہیں؟ کہنے لگا میں وہی ہوں جس نے آپ کی جائے نماز پر ٹائلٹ کا پرنالہ گرایا۔ فرمایا ہاں بھئی میں تجھے پہچانتا ہوں تو میرا پڑوسی ہے۔ میں نے دو برتن لا کر رکھے ہوئے ہیں، ایک بھر جاتا ہے اس کو پھینکنے چلا جاتا ہوں دوسرا نیچے لگا جاتا ہوں تو میرا پڑوسی ہے اگر میں تیری اتنی بھی تکلیف برداشت نہ کروں تو میرا مسلمان ہونے کا کیا فائدہ۔ وہ یہودی قدموں میں گر پڑا کہ مجھے کلمہ پڑھا کر مسلمان کر دیں۔ فرمانے لگے تو مسلمان کیوں ہونا چاہتا ہے کہنے لگا جس اسلام میں پڑوسی کا اتنا بلند مقام ہے وہ اسلام کتنا عظمت والا ہو گا۔ مجھے ابھی کلمہ پڑھا دیں میں مسلمان ہو جاؤں۔

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہو کر

ان کا کردار دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہو جایا کرتے تھے اور آج ہمارا کردار کیا ہے کہ غیر مسلم ہمیں دیکھ کر مسلمان ہو جائیں یہ تو بڑی دور کی بات ہے مسلمان مسلمان کے کردار سے متنفر ہے اور ہو رہا ہے۔ کہہ رہا ہے کہ یہ مسلمانی ہے؟ یار یہ اسلام ہے؟ یہ دین ہے؟ یاد رکھو اگر ہمارے کردار سے متاثر ہو کر کوئی بندہ اسلام میں آ جائے عین ممکن ہے کہ اسی کے صدقے اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا فرما دے اور اگر ہمارے کردار سے یا ہمارے اعمال سے کوئی بدظن ہو کر متنفر ہوتا ہے اللہ نہ کرے یہ ہمارے دوزخ میں جانے کا سبب نہ بن جائے۔ خدارا اپنے اندر یہ چیزیں پیدا کریں۔ اپنے پڑوسیوں کے حقوق کا خیال رکھیں اپنے رشتے داروں کا خیال کریں اور اپنے والدین کا ادب واحترام کریں ان کی تکلیف کا بھی خیال رکھا جائے جتنی بھی ماں باپ کی ہو سکے خدمت کی جائے کیونکہ ہم تو ان کا حق ادا کر ہی نہیں سکتے۔

پڑوسی کا حق نفلی عبادت سے بہتر ہے

ایک اور بڑی عبرت انگریز حدیث پاک سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں ایک عورت کے بارے میں ذکر خیر ہوتا ہے کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم ہمارے محلے میں ایک عورت رہتی ہے (وہ نفلی عبادت اتنی نہیں کرتی پانچ نمازیں پڑھ لیتی ہے۔ نفل نہیں پڑھتی نفلی روزے بھی اتنے نہیں رکھتی فرض روزے رکھ لیتی ہے۔) اتنی زیادہ عبادت گزار نہیں ہے لیکن پڑوسیوں کے حق میں بڑی اچھی ہے پڑوسی سے اس کا اخلاق بڑا اچھا ہے کردار بڑا اچھا ہے۔ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایسی حالت میں اس کا انتقال ہو تو وہ جنت میں جائے گی۔ ایک اور کے بارے میں عرض کرنے لگے کہ ایک عورت ہے وہ نفلی عبادت بہت کرتی ہے (بڑے نفلی روزے رکھتی ہے یہ کرتی ہے وہ کرتی ہے) لیکن اس کا اخلاق اچھا نہیں ہے اس سے پڑوسی بڑے تنگ ہیں معمولی چیزیں مانگنے کو چلے جاؤ دینے کی بجائے الٹا بے عزتی کر دیتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر ایسی حالت میں وہ مرگئی تو دوزخ میں جائے گی۔ لہٰذا میرے اسلامی بھائیو! ہمیں محلے کے اندر اپنے پڑوسیوں سے حساب کتاب اچھا رکھنا چاہیے ان کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے بلکہ ہم مسلمان ہیں یہاں علامہ اقبال فرماتے ہیں ۔

زباں سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
دل و نگاہ مسلماں نہیں تو کچھ بھی نہیں

زبان سے کلمہ پڑھ لیا تو کیا ہے یہودی بھی کلمہ پڑھتے ہی ہیں عیسائیوں کو بھی کلمے یاد ہیں، ہونا کیا چاہیے کہ اگر تو نے کلمہ پڑھ لیا ہے تو مومن بن گیا ہے تو مومن کی شان کیا ہے، سفید چادر، جو بغیر داغ کے ہی اچھی لگتی ہے۔

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی آن نئی شان
کردار میں گفتار میں اللہ کی برہان

مومن بیٹھا ہو تو پتہ چلے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام ہے مومن گفتگو کرے تو پتہ چلے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام بول رہا ہے۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے اندر تبدیلی آنی چاہیے ہمارے اندر انقلاب آنا چاہیے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے کی اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیکی کی دعوت کے فضائل

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ خدا کا بندہ جب مجھ پر درود بھیجتا ہے تو ایک فرشتہ اس درود کو اللہ تعالیٰ عزوجل کے دربار میں پیش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ یہ (تحفہ) میرے بندۂ خاص (سرکار مدینہ) کی قبرِ انور پر لے جاؤ تاکہ وہ پڑھنے والے کے لئے دعائے مغفرت کرے اور اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ .... صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد (ﷺ)

تین غفلتیں

حدیث شریف میں ہے کہ جب میری امت کے دل میں

۱۔ دنیا کی محبت آجائے گی تو دین کی محبت دل سے نکل جائے گی۔
۲۔ جب نیکی کی دعوت چھوڑ دیں گے تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائیں گے۔
۳۔ جب آپس میں گالی گلوچ پر اتر آئیں گے تو اللہ عزوجل کی نظروں سے گر جائیں گے۔

اُمتِ مصطفیٰ کی فضیلت

دُنیا کی محبت میں پڑ کر انسان آخرت سے غافل ہو جاتا ہے وہ دُنیا کی زندگی کو ہی سب کچھ سمجھنا شروع کر دیتا ہے لہٰذا انسان کو آخرت سے آگاہ کرنے کے لئے اور قیامت کے دن کی تیاری کے لئے اللہ عزوجل نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھیجا۔ آخر میں ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دروازہ ہمیشہ کے لیے بند ہو گیا۔ اب امت کی اصلاح کی ذمہ داری نبی پاک کے نیک

اُمتیوں کو سونپ دی گئی ہے۔ یعنی وہ کام جو اللہ عزوجل اپنے انبیاء کرام علیہم السلام سے لیتا تھا۔ وہ اُمت سرکار کے نیک لوگوں کے ذمہ لگا دیا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد اللہ عزوجل ہے۔

وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (پارہ ۴ رکوع ۲)

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بُری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔ (کنز الایمان)

سیدنا امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کی کہ جو نیکی کی دعوت دے اور برائی سے منع کرے۔ اُسے کیا اجر ملے گا اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ اس کو ہر بات کے بدلے ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا اور اس کو جہنم کا عذاب دیتے ہوئے مجھے حیاء آتی ہے۔ (احیاء العلوم)

بزرگوں کی قربانیوں کا نتیجہ

مگر افسوس! آج ہم نے اپنی زندگی کا مقصد کھاؤ پیو اور موج اڑاؤ سمجھ لیا ہے اور اگر کوئی دین کی طرف توجہ دینے بھی لگتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ جی بس نماز پنجگانہ ادا کرلو۔ حلال کی روزی کمالو بس یہی کافی ہے۔ زیادہ دین کے کاموں میں نہیں آنا چاہئے آپ خود سوچیں اگر یہ سوچ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین اور اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کی ہوتی تو آج دین پوری دنیا میں نہ پھیلتا ان بزرگان دین کی قربانیوں کا نتیجہ ہے کہ آج ہم مسلمان ہیں۔

نیکی کی دعوت دینے کا انعام

دین کا کام کرنے والے اللہ عزوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے

قریب ہو جاتے ہیں اس کی ایک مثال عرض ہے کہ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے کئی سال تک مسجد نبوی شریف میں اپنی داڑھی مبارک سے جھاڑو دیا۔

ایک رات سرکارِ دو عالم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

''عبدالحق اب ہندوستان جاؤ اور دین کی تبلیغ کرو۔ وہ عرض کرنے لگے کہ میں جدائی برداشت نہ کرسکوں گا۔ تو پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ اے عبدالحق یہاں تم جب پریشان ہوتے ہو تو گُنبدِ خضریٰ کو دیکھ لیتے ہو۔ وہاں جب پریشان ہوا کرو گے تو گُنبدِ خضریٰ والے کو دیکھ لیا کرنا۔ (مقدمہ اخبار الاخیار)

صحابۂ کرام کا جذبہ

ہماری تو خواہش ہے کہ ہمیں مدینہ منورہ میں موت آئے اور وہاں جا کر ہی زندگی گزاریں لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دلوں میں دین کا درد اس قدر زیادہ تھا کہ آج مدینہ منورہ میں تمام صحابہ کرام کے مزارات نہیں ملتے۔ اکثر دین کی تبلیغ و اشاعت کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا کے کونے کونے میں دین کا پیغام پہنچا ہوا ہے۔

مُعاشرے میں بُرائیاں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہمارے معاشرے میں برائیاں جس قدر پھیلتی جا رہی ہیں آپ سب پر عیاں ہے ایک وہ بھی وقت تھا کہ شادی بیاہ پر بھی ڈھولکی بجانے کی اجازت نہیں تھی اگر گھر والوں کو پتہ چل جاتا کہ لڑکا فلم دیکھ کر آیا ہے تو اسے گھر میں گھسنے نہیں دیا جاتا تھا۔ اب فلموں ڈراموں میں بے حیائی پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ لیکن وہی بے حیائی والی چیزیں آج ہم بہن بھائیوں ماں باپ کے ساتھ بیٹھ کر دیکھ رہے ہیں۔ ناچ گانا عام ہو رہا ہے اور ستم بالائے ستم یہ کہ کوئی اس کو بُرا بھی نہیں سمجھتا ہے۔ حکم ہے کہ جو برائی کو

برائی نہ جانے اس کے لیے توبہ کا دروازہ بند ہو جاتا ہے اس لئے کہ توبہ تو وہ کرتا ہے۔ جو سمجھے کہ مجھ سے گناہ سرزد ہو رہا ہے اور اگر کوئی برائی کو برائی نہ سمجھے تو وہ توبہ کیسے کرے گا۔

نیک بننے کا نسخہ

پیارے اسلامی بھائیو! آج معاشرے کی جو بدحالی ہمارے سامنے ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم نے نیکی کی دعوت کو ترک کر دیا ہے۔ جس کی وجہ سے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ برائیوں سے دور ہوں اور نیکیاں کرنے والے بن جائیں تو اس کا نسخہ یہی ہے کہ نیکی کی دعوت کی خوب دُھوم مچائیں۔

صدقہ جاریہ

نیکی کی دعوت کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ بندہ خود برائیوں سے بچ جاتا ہے۔ اس کی بات پر کوئی عمل کرے یا نہ کرے کم از کم وہ خود برائیوں سے بچا رہتا ہے۔ جیسے میں آپ سے کہوں کہ نماز پنجگانہ باقاعدگی سے ادا کیا کریں۔ تو ظاہر ہے کہ میرا ضمیر بھی ملامت کرے گا کہ تو دوسروں کو تو دعوت دے رہا ہے اور خود نماز سے دور ہے اور اگر ہمارے کہنے سے کوئی نمازی بن جائے نیک بن جائے تو یہ ہمارے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ یعنی جتنی دیر وہ نیکیاں کرتا رہے گا ہمارے نامۂ اعمال میں نیکیاں درج ہوتی رہیں گی۔

بیڑا پار ہو جائے گا

نیکی کی دعوت اس نیت سے دینی چاہئے کہ جس طرح یوسف علیہ السلام کو خریدنے کے لئے ایک بوڑھی عورت سوت کی اٹی لئے جا رہی تھی تو کسی نے پوچھا اماں کہاں جا رہی ہو؟ اماں نے بتلایا یوسف علیہ السلام کو خریدنے جا رہی ہوں پوچھنے والے

نے کہا، امّاں وہاں تو بڑے بڑے مال دار خریدنے والے آئے ہیں۔ امّاں کہنے لگی۔ اگر میں خرید نہیں سکتی تو کم از کم قیامت کے روز یوسف علیہ السلام کے خریداروں میں نام تو آ جائے گا! اس طرح ہم نیکی کی دعوت دیں تا کہ قیامت کے روز جب نیکی کی دعوت دینے والوں کی فہرست بنے تو سب سے اوپر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی ہو تو سب سے نیچے ہمارا بھی نام آ جائے تو ان شآء اللہ ہمارا بیڑا پار ہو جائے گا۔

اس کے علاوہ میٹھے اسلامی بھائیو! جو نیکی کی دعوت دیتے ہیں ان میں بہت سے ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جن کو پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے ہوتے ہیں جن کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دیارِ پاک کی حاضری نصیب فرماتے ہیں۔

اُتھے جاناں کھیڈ مقدراں دی اے دھن دولت دا مان نیں
کئی دولتاں والے رہ جاندے کئی مسکین نظارے لیندے نے

اللہ عزوجل ہم سب کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ کی زیارت نصیب فرمائے بار بار میٹھا مدینہ دکھائے اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائے کہ جن کی بارگاہ میں حاضری سے جنت ملتی ہے اور کوئی ناکام واپس نہیں لوٹتا۔

طیبہ میں مر کے ٹھنڈے چلے جاؤ آنکھیں بند
سیدھی سڑک یہ شہرِ شفاعت نگر کی ہے

دیہاتی بن گیا جنتی

پچھلے سال حج کے موقع پر ایک دیہاتی مسجد نبوی شریف میں ریاض الجنۃ تلاش کرتا ہوا ریاض الجنۃ میں پہنچ گیا اور چاہتا یہ تھا کہ کسی سے ملاقات حاصل کرے مگر اس کی زبان سمجھنے والا کوئی نظر نہ آیا۔ اتنے میں اس کی نظر ایک پاکستانی پر پڑی۔ یہ اس کے قریب پہنچ کر معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ بندہ آگے کسی سے عربی زبان میں بات کر رہا تھا اس کا دل ٹوٹ گیا وہ پریشان ہو گیا۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی پریشانی

گوارہ نہ ہوئی۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مزار پر انوار سے خود باہر تشریف لے آئے اور اس دیہاتی کی زبان میں دریافت فرمایا کیا تلاش کر رہا ہے۔ اس نے عرض کی کہ ریاض الجنۃ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی وہ جگہ ہے اس نے عرض کی کہ جو جنت میں آ جائے وہ واپس نہیں جائے گا۔ تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اب تو آ گیا ہے واپس نہیں جائے گا۔ اتنے میں نبی پاک واپس تشریف لے گئے اور اللہ عزوجل کے ایک ولی نے فرمایا کہ یہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تھے۔

یہ واقعہ عصر اور مغرب کے درمیان پیش آیا اور اس دیہاتی کا مغرب اور عشاء کے درمیان انتقال ہو گیا۔

اے خدا! التجا ہے یہ میری عشقِ احمد میں یوں موت آئے
جان قدموں میں نکلے نبی کے اور وہیں مجھ کو دفنایا جائے

اللہ عزوجل ہمارے بھی نصیب اس دیہاتی جیسے بنا دے۔ (۱)

اَلحَمدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغ کتاب وسُنّت کی عالمگیر تحریک دعوتِ اسلامی کے سنتوں بھرے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں آپ بھی اِس مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ لاہور میں دعوتِ اسلامی کا سُنّتوں بھرا اجتماع جامع مسجد محمدی حنفیہ سوڈیوال کالونی (ملتان روڈ) میں ہر جمعرات کو بعد نمازِ عشاء شروع ہو جاتا ہے آپ اِس میں ضرور شرکت فرمایا کریں۔

دعوتِ اسلامی کے سُنّتوں کی تربیت کے بے شُمار مَدَنی قافلے شہر بہ شہر اور گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں آپ بھی سُنّتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ اِکٹھا کریں۔

---

(۱) مزید نیکی کی دعوت کے فضائل کے لیے فیضانِ سُنّت (جدید) صفحہ ۲۳۰ تا ۲۹۴ کا مطالعہ فرمائیں۔ ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

معاشرے کی اصلاح

درود پاک کی فضیلت

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میرا امتی روزانہ پچاس مرتبہ مجھ پر درود پڑھے گا میں روز قیامت خود اس کے ساتھ مصافحہ کروں گا۔ اگر ہر نماز کے بعد دس مرتبہ درود پاک پڑھ لیا جائے تو یہ کوئی (اس طرح پچاس مرتبہ دُرود بآسانی پڑھا جا سکتا ہے) مشکل بات نہیں۔

اسلام سے محبّت

میٹھے میٹھے اِسلامی بھائیو! یہ جو ماہ مبارک شروع ہو رہا ہے اس کا نام ماہ رجب ہے میں آپ کی خدمت میں عرض کروں! کہ جہاں پر ہم انگریزی مہینوں کے نام یاد کرتے ہیں وہاں ہمیں تمام اسلامی مہینوں کے نام بھی یاد کر لینے چاہئیں کیونکہ ہمارے تمام کام اسلامی مہینوں سے وابستہ ہیں اور میں یہ بات بڑے دکھ کے ساتھ کہوں گا کہ آج ہمیں یہ تو پتہ ہے کہ انگریزی سال دسمبر میں ختم ہوتا ہے اور جنوری سے شروع ہوتا ہے۔ لیکن اکثر اسلامی بھائیوں اور بہنوں کو یہ نہیں پتہ کہ اسلامی سال کب شروع ہوتا ہے اور کب ختم۔

اسلامی رسومات اور ہم

ہم نے دین سے اتنی دُوری اختیار کر لی ہے (برا نہ منانا معذرت کے ساتھ) کہ نئے سال کی ابتداء کی خوشی میں Happy New Year مناتے ہیں۔ مسلمان مسلمانوں کے تہواروں کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے تہوار منانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں یہ انگریزی سال کا کونسا مہینہ ہے یہ دسمبر کا

مہینہ ہے اور اس کے بعد جنوری شروع ہوگا۔ اس ہیپی نیو ایئر (نئے سال کے آغاز کی خوشی منانے میں) مسلمان اس قدر پیش پیش ہوتے ہیں اور پھر یہ خوشی کس طرح منائی جاتی ہے؟ نہایت افسوسناک بات ہے کہ شراب کی محفلیں سجائی جاتی ہیں عیاشی، فاشی اور بیہودہ قسم قسم کے پروگرام ناچ گانے کے فنکش سجائے جاتے ہیں۔ دسمبر کی آخری رات ہوتی ہے گویا اس ماہ کے بعد نیا سال شروع ہوگا اور جدید تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے بہت پہلے کلبوں میں اور ہال بک ہو گئے ہوتے ہیں۔

فسٹ اپریل فول

میں آپ سے سوال کرتا ہوں یہ کیا ہے؟ اگر اس کی حقیقت کو جان لو کہ یہ کیا ہے تو خدا کی قسم آپ اتنا روئیں کہ خون کے آنسو جاری ہو جائیں جس کو ہم مسلمان بڑی خوشی سے مناتے ہیں۔ مسلمانوں کے مرکز اسپین کو (Spain) جب انگریزوں نے فتح کرنا چاہا اور نہ کر سکے تو انہوں نے دھوکے کے ساتھ قبضہ جمایا تمام مسلمانوں کو گدھے پر سوار کیا گیا اور انہیں برفی دی گئی اور وہ مٹھائی جب منہ میں رکھی گئی تو وہ مٹھائی صابن تھا یعنی دکھائی برفی اور کھلایا صابن گیا۔ وہ مذاق جو ہمارے ساتھ کیا گیا اس کو ہم منا کر اپنی بے بسی اور بے وقوفی کا مذاق اڑا رہے ہیں۔

بسنت

یہ تہوار کن کا ہے (آپ کو میری یہ باتیں کڑوی تو لگیں گی لیکن خدا کی قسم قبر میں جا کر یاد آئیں گی۔) اور کون منا رہا ہے؟ آپ حضرات نے کبھی ان تہواروں کا بیک گراؤنڈ دیکھا ہے یہ تہوار کیا بتا رہے ہیں اور ہمیں کس بات کی تربیت دے رہے ہیں؟ ایک پتنگ اڑی اور وہ کٹ گئی پتنگ اب لوٹا جا رہا اور حد یہ ہے کہ اس کو لوٹنے کے لئے سپیشل قسم کے ہتھیار بنائے جا رہے ہیں مال کسی کا اور لوٹ ''میں رہا ہوں'' حالانکہ جس کو میں لوٹ رہا ہوں وہ میرا نہیں اور کسی کی پتنگ کٹ کر کسی کی چھت پر آ گئی ہے اور میں نے

اس کو پکڑ لیا ہے۔ یہ غیر مسلموں کا تہوار ہمیں پرایا مال لوٹنے کی تربیت دے رہا ہے آؤ دیکھو "ہمارا اسلام" کیا کہتا ہے۔

جس کی چیز ہے اُسے لوٹا دو

امام اہلِ سُنّت مولانا الشاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر کسی کی پتنگ ٹوٹ کر چھت پر آجائے تو اسے کیا کرنا چاہئے؟ امام صاحب آگے جواب دیتے ہیں کہ اسے اس کے مالک کو واپس کر دیں۔ کیونکہ آپ اس کے مالک نہیں اگر کوئی ڈور ٹوٹی ہوئی پکڑ لی اس ڈور کے سلے ہوئے کپڑے پہن کر نماز نہ ہوگی۔ (فتاویٰ رضویہ)

اے مسلمان کیا ہو گیا تجھے

لوٹا ہوا مال پرایا ہے اس کو استعمال کیا جا رہا ہے اور آج ہم اس تہوار کو فخر سے مناتے ہیں بڑے بڑے افسران عید کی چھٹی کریں یا نہ کریں بسنت کی چھٹی ضرور کریں گے۔ بہت دن پہلے اہتمام ہوتا ہے لائٹیں لگائی جاتی ہیں اگر کوئی محفل میلاد ہو تو لوگ ب پڑ جاتے ہیں کہ یہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی اور بسنت پر لائٹیں اور سپیکر کے انتظامات ہوتے ہیں اور فحاشی کے جملے بولے جاتے ہیں اور اسی تہوار کو منانے کے لئے ہر سال بہت سی قیمتی جانوں کا نذرانہ دیا جاتا ہے۔ کتنے لوگ اپاہج ہو جاتے ہیں اور ی گردنیں موٹر سائیکل چلاتے ہوئے ڈور پھرنے سے کٹ جاتی ہیں اور اگر کوئی مر ائے پوچھنے پر بتایا جاتا ہے کہ پتنگ اُڑاتے ہوئے چھت سے گرا اور مر گیا۔ اے انسان تیری شان تو یہ ہے کہ تو غلامِ مصطفیٰ تھا۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ تیری موت آتی تو سر سجدے میں ہوتا، تیری موت آتی تو تو دُرُود و سلام پڑھ رہا ہوتا، دین کی خاطر سینے پر گولی کھا رہا ہوتا۔ پھر پتہ چلتا کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام مَرا ہے۔

شادی بیاہ کی رسومات

ڈھول بجانا مہندیاں لگانا اے نادان مسلمانو! آنکھیں کھولو۔ مرد کے لئے مہندی

لگانا حرام دنا جائز زیب و زینت حرام جبکہ اب مرد کو مہندی لگانے کی ایک با قاعدہ رسم کی جاتی ہے۔ مہندی لگانا مرد کے لئے صرف اس وجہ سے جائز ہے کہ اگر اسے کوئی بیماری ہو اور کسی اچھے طبیب یا ڈاکٹر نے بتائی ہو کہ اس کی بیماری مہندی لگانے سے جائے گی یا صرف سر اور داڑھی میں تو جائز ہے۔ لیکن اب کیا ہے؟ با قاعدہ رسم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ پہلے یہ انتظام اندرون خانہ کیا جاتا تھا۔ لیکن اب رسم حنا کے الگ کارڈ چھپوائے جاتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں رسم حنا میں مہندی کیا ہے؟ کبھی ہم نے سوچا ہے کہ اس میں کیا ہوتا ہے؟ اس میں یہ ہوتا ہے کہ پردے میں رہنے والی لڑکیاں ڈانس کرتی ہیں۔

بازار اور گلیوں میں ناچ گانا

پہلے یہ ناچ کمروں میں ہوا کرتا تھا۔ پھر جب کسی نے اس کو منع نہ کیا تو یہ برآمدے میں آ گیا۔ پھر برآمدے سے صحن میں آ گیا اور اب یہ ناچ گانا بازار اور گلیوں میں آ گیا ہے اور اس سے بڑھ کر اور ظلم کیا ہوگا؟ کہ ان پردے میں رہنے والی لڑکیوں کی تصویریں اور مووی بنائی جاتی ہیں تاکہ ایک غیرت مند باپ اپنی بیٹی کو جب جی چاہے دیکھ سکے کہ جب وہ لڑکے والوں کے گھر گئی تھی یا لڑکی والوں کے گھر گئی تھی تو کس طرح لڑکوں نے آگے سے ہوٹنگ کی تھی اور کس طرح آپس میں شعر و شاعری کا مقابلہ ہوا اور یہ سب کچھ کیمرے کی آنکھ نے محفوظ کر لیا باپ خود بھی دیکھے اور دوسروں کو بھی دکھائے کہ دیکھو میری بیٹی کس طرح ناچ رہی ہے

کیا غیرت اسی کا نام ہے؟

اگر کوئی آپ سے یوں کہے کہ میں آپ کی بیٹی کی تصویر اتارنا چاہتا ہوں تو آپ اسے بے غیرت کہیں گے اور جوتیاں اتار کر مارنا شروع ہو جائیں گے اور مرنے مارنے پر تل آئیں گے۔ یہ جو مووی بنانے والا ہوتا ہے یہ خود تو نہیں آتا بلکہ اس کو بلوایا جاتا ہے ایڈوانس بکنگ کرائی جاتی ہے اس کو فیس دی جاتی ہے میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ

آپ کا کیا لگتا ہے؟ کہ جب آپ اس سے یہ کہہ رہے ہوتے ہیں کہ میری بیٹی کی تصویر اس وقت بنانا کہ جب وہ ناچ رہی ہو۔ جب کھانا کھا رہی ہو وغیرہ وغیرہ اور اس وقت بنانا کہ جب وہ بن ٹھن کر ایسے آئے کہ گویا مقابلہ حسن کے لئے جا رہی ہے میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ یہ مہندی کی رسم قرآن و حدیث سے ثابت کریں کہ یہ کیا ہے؟ دین سے دُوری کی وجہ سے غیر مسلموں کی رسموں نے ہمارے گرد اتنا گھیرا تنگ کر دیا ہے کہ ہم پستے چلے جا رہے ہیں۔ ہندوؤں والے کام کرتے ہیں اگر کوئی شریف آدمی ان باتوں سے منع کرے تو کہتے ہیں آ گیا ہے تو بڑا، ملا، مولوی۔

ماں باپ کی نادانی

ابھی کچھ دیر ہی کی بات ہے کہ ایک اسلامی بھائی میرے پاس آیا کہنے لگا کہ میری شادی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ناچ گانے کی بجائے محفلِ میلاد ہو لیکن والدین کہتے ہیں کہ اگر ناچ گانا نہ ہوا تو ہم تمہیں گھر سے نکال دیں گے اور تم سے ہر قسم کا تعلق توڑ لیں گے یہاں تک کہ تجھے ذلیل و خوار کر دیں گے اور تجھے ملازمت سے بھی نکلوا دیں گے۔

باندھنا یہ کیا ہے؟ یہ سب فضولیات کہاں سے آئی ہیں؟ اللہ تبارک و تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا ○ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ○ (پارہ ۱۵ رکوع ۳)

ترجمۂ کنز الایمان:۔ اور فضول نہ اُڑا بیشک اُڑانے والے شیطانوں کے بھائی ہیں اور شیطان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

اے مسلمانو! آنکھیں کھولو

بیٹے کی شادی ہو رہی ہو اور اُسے کہا جائے کہ ایک ہزار روپے مسجد کے لئے چندہ دے دو تو آگے سے کہے گا کہ ان لوگوں کو شرم نہیں آتی گھر میں شادی ہے پیسے پیسے کی

ضرورت ہے اور یہ آ گئیں ہیں ہزار روپیہ مانگنے۔ ادھر کیا ہے رقص و سرور کی محفل قائم کی جا رہی ہے اور سو روپیہ ان بازاریوں پر وارا جا رہا ہے۔ ہمارے ایک ملنے والے نے اپنی بیٹی کی شادی کی ہے۔ جہیز کے لیے پیسے نہیں تھے کچھ ادھر ادھر سے بندوبست کیا اور جب بندوبست ہو گیا تو پھر...... مووی والا آ گیا اور تمام غیر شرعی حرکات کی گئیں۔ خدا کی قسم یہ دل کا درد ہوتا ہے سب لوگوں تک پہنچا دو۔ اے مسلمانو! آنکھیں کھولو ہندوؤں، عیسائیوں اور سکھوں کی تہذیب کو ترک کر دو اور وہ قانون اور ضابطہ حیات اپناؤ جسے غیر مسلم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ اگر کوئی بہترین نظام ہے تو اسلام کا ہے۔

ابھی کچھ عرصہ پہلے بڑے بڑے سکالرز شپ کا اجلاس ہوا جو دوسرے ممالک سے آئے تھے۔ وہ یہ سوچنے لگے کہ کونسا نظام بہترین ہے؟ بڑی بحثوں کے بعد ثابت ہوا کہ بہترین ضابطہ حیات ہے تو وہ اسلام ہے وہ بڑا بدنصیب مسلمان ہے جو اپنے اتنے اچھے نظام کو چھوڑ کر غیر مسلموں کے تہواروں کو منانے میں فخر محسوس کرتا ہے جب بندہ اپنے دین سے دور ہو جائے تو پھر وہ جس مرضی دین میں جائے وہ اسی سے پہچانا جائے گا۔

حُضُور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضگی

ایک دفعہ ایک صحابی حُضُور کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے تو صرف بانسری بجانی آتی ہے جس سے میں اپنے بچوں کا پیٹ پال لیتا ہوں۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی اجازت فرما دیں۔ یہ سنتے ہی آپ کے چہرۂ انور پر آثار ناراضگی ظاہر ہو گئے اور فرمانے لگے کہ میں تجھے کس طرح اس کی اجازت دے دوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایسی چیزوں کے ساتھ جہاد کرنے کا حکم دیا ہے۔

ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ گورنمنٹ کالج میں ایک پروفیسر صاحب ہوا کرتے

تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ جس قوم کو تباہ کرنا ہو اس سے اس کی تہذیب چھین لو وہ خود ہی تباہ و برباد ہو جائے گی اور واقعی ہم تباہی و بربادی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔

مسلمان کی تہذیب کیا ہے؟

ہماری تہذیب بانسری بجانا یا ناچ گانا نہیں ہے۔ یہ غیر مسلموں کا طریقہ ہے یہی نیو ایئر کی خوشی میں شرابوں کی محفلیں منعقد کرتے ہیں۔ زنا کاریاں کرتے ہیں ہمارا اسلامی سال ہمیں کیا بتاتا ہے؟ ہمارا سال محرم الحرام سے شروع ہوتا ہے جب یہ سال شروع ہو تو تیری نگاہ کے سامنے حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی قربانیاں ہونی چاہئیں اور جب سال ختم ہو تو تیرے سامنے ذی الحج کا مہینہ ہونا چاہیے، تیرے سامنے یہ ہونا چاہیے کہ باپ بیٹے کو لٹائے گلے پہ چھری چلا رہا ہے۔ اے غافل! اپنے مذہب کو پہچان کہ تیرے سال کی ابتداء بھی قربانی اور انتہا بھی قربانی پر ہے۔ بتایا یہ گیا ہے کہ اسلام کی راہ میں تجھے جس طرح کی بھی قربانی دینی پڑے دے خواہ وہ تیرے جوان بیٹے کی ہی قربانی کیوں نہ ہو اس وقت تیرے سامنے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی اور جب کسی دشمنانِ دین کو جواب دینے کا موقع آئے تو تیرے سامنے حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی شہادت ہو کہ ادھر دشمن کی یلغار اور ادھر بڑے لشکر کے سامنے آپ رضی اللہ عنہ تن تنہا اور کئی دنوں کے بھوکے پیاسے اپنی سکون کی زندگی قربان کر رہے ہیں۔

دین سے دُوری کے نتائج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں اس بات کو دعویٰ کے ساتھ کہوں گا کہ جو بندہ دین اسلام کو چھوڑ کر کسی اور تہذیب کو اپناتا ہے وہ دنیا میں کبھی چین سے نہیں رہے گا گناہ کر کے شرابیں پی کر اور ناچ گانے کی محافل منعقد کر کے شادی کروانا جس کے بارے میں بزرگوں کا کہنا ہے کہ کسی بچے یا بچی کی شادی ہو تو اس کی نئی زندگی کا آغاز ہوتا ہے۔ شادی

سے پہلے کی ایک الگ فائل ہوتی ہے اور بعد کی الگ تم نئی زندگی آقا کو ایذاء دے کر شروع کر رہے ہو۔ تو تم کیسے سکون سے رہ سکتے ہو۔ آج کل آپ دیکھیں کہ پڑھا لکھا دور ہے لیکن آج شادی ہوئی کل طلاق۔ پہلے وقتوں میں کیا تھا جب بھی کوئی شادی یا بات پکی کرنی ہوتی محفل میلاد کروائی جاتی۔ تاکہ ہم جو کام کر رہے ہیں اس میں اللہ کی رحمت بھی شامل ہو جائے۔ یہ میں نہیں کہہ رہا بلکہ قرآن پاک میں ہے کہ:

''کہ جب تمہارے سامنے قرآن پڑھا جائے تو خاموشی اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔'' (کنزالایمان)

صرف شادی ہی نہیں پہلے زمانے میں جب کسی کے گھر بچہ پیدا ہوتا تو قرآن خوانی ہوتی ہے اور ہم جب شادی جیسی عظیم سنت ادا کریں اور فضول رسومات منعقد کریں اور کہیں کہ ہماری شادی کامیاب ہو تو یہ ہماری خام خیالی ہے اس کو دل سے نکال دو۔

اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شفقت دیکھو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب آقا صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے تو لب مبارک جنبش کر رہے تھے اور امتی امتی کہہ رہے تھے۔ ربِّ ھب لی امتی کی صدائیں لگا رہے تھے غارِ حرا میں سر سجدہ میں رکھا ہے (جو اسلامی بھائی حجِ بیت اللہ کی سعادت حاصل کر چکے ہیں ان کو معلوم ہوگا کہ غارِ حرا تک پہنچنا کتنا مشکل ہے غارِ ثور پر چڑھنا کتنا مشکل ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج کوئی کتنا ہی جوان کیوں نہ ہو ایک ہی سانس میں نہیں پہنچ سکتا۔) لیکن ہمارے آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم وہاں کس کے لئے گئے؟ ہم بدکاروں کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قبرستان میں جا کر اور تہجد کے وقت اٹھ کر امت کے لئے رو رو کر دُعا مانگ رہے ہیں اور قیام اس قدر طویل کہ پاؤں مبارک میں ورم پڑ گیا ہے کس کے لیے؟ امت کے لیے اگر طائف میں جا کر کس کے لیے گئے؟ مصائب برداشت کرتے ہیں تو کس کے لئے؟ امت کے لئے! نعلین خون سے بھرے

ہیں اگر شہر مکہ چھوڑا تو کس کے لئے؟ اگر معراج پر گئے تو کس کو یاد رکھا ہم نکموں کو! اگر وصال ظاہری ہوا تو قبر مبارک میں ہونٹ مبارک ہل رہے ہیں جب غور سے سنا گیا تو رَبِّ هَبْ لِيْ اُمَّتِيْ کی صدائیں آرہی تھیں اور آج ہم آپکا کتنا دل دکھا رہے ہیں۔

اپنے نبی ﷺ کا دِل نہ دُکھاؤ

اگر چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بات نہ مانے تو بڑے بھائی کا دل دکھ جاتا ہے بیٹا باپ کا کہانہ مانے تو باپ کا دل دُکھتا ہے۔ اے میرے غفلت میں رہنے والے بھائیو! اگر امتی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہانہ مانے تو ان کا دل کتنا دُکھتا ہوگا حالانکہ ہم جانتے ہیں کہ اگر قیامت میں ہماری نجات ہوگی تو انہیں کے صدقے اگر پل صراط پر سے گزریں گے تو انہی کے صدقے اگر ہمارا نیکیوں والا پلہ بھاری ہوگیا تو انہی کے صدقے میں تو پھر ان کا دل کیوں دکھایا جارہا ہے؟ جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ○ (احزاب آیت ۲۱)

بے شک تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی بہتر ہے۔ (کنزالایمان)

اور آج کیا ہے ان کی کامل سنتوں کا مذاق اڑایا جارہا ہے ادا کرنے والے کو طعنے دیئے جارہے ہیں۔

تصویر

آج اگر کسی کے ڈرائنگ روم میں جائیں تو اس نے اپنے بچوں کی تصویر یا اپنی اور اپنی بیوی کی تصویر فریم کروا کر لگائی ہوتی ہے حالانکہ حدیثِ پاک میں ہے جس گھر میں کتا یا تصویر[1] ہو اس گھر میں رَحمت کے فرشتے نہیں آتے (کتا جگہ کی حفاظت و رکھوالی کے لئے رکھا جا سکتا) آج ہمارے گھروں میں تصویریں لگی ہوتی ہیں لیکن برا محسوس نہیں کرتے۔ آج مسلمانوں کے گھروں میں بت یا کتے کی شکل میں چیل کی شکل میں یہ سب کے سب بت ہیں۔ کوئی برا نہیں مانتا۔

[1] یا جُنبی۔ جس پر غسل واجب ہو۔ ۱۲

گناہوں سے محبّت نیکیوں سے نفرت

آج گھر میں ٹی وی آجائے تو مبارک بادیں دی جاتی ہیں کہ تمہارے گھر میں ''گندخانہ'' آگیا ہے وی سی آر آگیا ہے کوئی برا نہیں مانتا لیکن اگر بچہ داڑھی رکھ لے یا عمامہ شریف باندھ لے یا داڑھی رکھ لے تو کہا جاتا ہے کہ ابھی داڑھی رکھنے کی عمر نہیں ہے یا پھر زیادہ متشدد ہوتے ہیں تو کہتے ہیں اگر داڑھی رکھنی ہے تو باہر نکل جاؤ حالانکہ چاہیے تو یہ تھا کہ خوش ہو جاؤ کہ تمہیں دیکھ کر نبی کی یاد آتی ہے اگر اس طرح سنتوں سے نفرت کرتے ہوئے موت آجائے تو پھر کہیں یہ نہ ہو جائے کہ آقا کہہ دیں کہ میں اسے نہیں جانتا پھر اس کا کیا بنے گا آج کسی کو نماز کا کہہ دیں تو کہتا ہے کہ بوڑھا ہو کے پڑھوں گا ابھی میرے سر پر بڑی ذمہ داریاں ہیں کیا تمہیں یقین ہے کہ تم بوڑھے ہونے تک زندہ رہو گے؟ کیا تم نے کسی نوجوان کا جنازہ نہیں دیکھا؟ کیا کسی بچے کا جنازہ نہیں دیکھا؟ تو پھر تم کیوں نماز نہیں پڑھتے!

آؤ میرے اسلامی بھائیو توبہ کی طرف آؤ۔ شیطان پھر ورغلاتا ہے کہ نہ نہ توبہ نہ کرو کہ تو پھر گناہ کرے گا۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے اگر تو آج توبہ کی اور کل موت آگئی تو گناہوں سے پاک دنیا سے جاؤ گے۔ آؤ آج سچے دل سے گناہ سے بچنے کی توبہ کریں اور پھر گناہ نہ کرنے کی دُعا کریں۔

اللہ عزوجل اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل ہمیں نیکیاں کرنے، نیکی کی دعوت کو عام کرنے، گناہوں سے بچنے اور دوسروں کو گناہوں سے بچانے کی توفیق عنایت فرمائے۔ ہمیں ماں باپ کا فرمانبردار اور عاشق رسول بنائے۔ پیارے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی میٹھی میٹھی سنتوں کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سیّد المرسلین (صلی اللہ علیہ وسلم)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

گناہوں سے پاک ہونے کا نسخہ

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو اتنی قوتِ سماعت عطا فرمائی ہے کہ دُنیا کے جس کونے سے بھی بندہ پکارے تو وہ اس کی پکار کو سن لیں گی۔ وہ تین اشیاء کون کون سی ہیں؟ پہلے نمبر پر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنت کو سننے کی اتنی طاقت عطا فرمائی ہے کہ دنیا کے کسی خطے سے بندہ یہ دُعا کرے کہ یا اللہ عزوجل مجھے جنت میں جگہ عطا فرمانا تو جنت اس کی آواز سنتی بھی ہے اور آمین بھی کہتی ہے۔

دوسرے نمبر پر فرمایا! کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دوزخ کو بھی یہ قوتِ سماعت عطا کی ہے کہ جب بندہ دُعا مانگتا ہے کہ اے اللہ مجھے دوزخ کی آگ سے بچانا تو دوزخ اس کی آواز سنتی ہے اور آمین بھی کہتی ہے۔

تیسرا فرمایا! کہ دُنیا کے کسی بھی کونے سے کوئی بندہ درود پاک پڑھتا ہے تو فرشتہ اس درود پاک کو سنتا ہے اور سیّدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ عالی میں پیش کرتا ہے کہ یا رسول اللہ! آپ کے فلاں غلام یا اُمتی جس کا نام یہ ہے اور اس کے والد کا یہ نام ہے۔ اس نے آپ کی بارگاہ میں یہ درود پاک کا نذرانہ پیش کیا ہے۔

اب کوئی اس حدیث پاک سے یہ مطلب اخذ نہ کر لے کہ فرشتہ تو سنتا ہے لیکن معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے بلکہ پیارے اسلامی بھائیو! حقیقت میں بات یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ میرے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پاک پہنچانے والے فرشتے کو میں نے اتنی طاقت دے دی ہے تو اگر خادم کا یہ مقام ہے تو آقا کا کیا عالم ہوگا۔ (سبحان اللہ)

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سردار کا عالم کیا ہوگا

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ محبت اور پیار سے جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے وہ جہاں سے بھی پڑھے میں وہ دُرود پاک خود سنتا ہوں اور جواب بھی دیتا ہوں لہٰذا پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہیے کیونکہ جب ہم درود پاک پڑھیں گے تو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ ہمارا اور ہمارے والد کا نام بھی سرکار کی بارگاہِ عالی میں پیش کر دیا جائے گا۔

صلوا علی الحبیب (حبیب پر درود پڑھو) صلی اللہ علیٰ محمد

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جس نے سچے دِل سے کلمہ لا اِلٰہ الا اللہ پڑھا وہ جنت میں ضرور جائے گا اور اب پیارے اسلامی بھائیو! یہ حدیث پاک ہے اور جو پیارے آقا نے ارشاد فرمایا اس میں شک وشبہ نہیں ہے لہٰذا وہ افراد جو ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں کہ آج کے دور کے ہم سے تو عیسائی اچھے ہیں ہم سے فلاں اچھے ہیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہئیں اگر عیسائی ساری زندگی خیرات کرتا رہے وہ ہسپتال بنوا دے سرائے بنوا دے مگر مرنے کے بعد وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

ہسپتال بنانے کا فائدہ

آپ نے سنا ہوگا لاہور میں چند ہسپتال مثلاً گنگا رام ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال، میو ہسپتال اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ان کو بنانے والے مسلمان نہیں تھے یہ کام اچھا ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اس کا اجر دُنیا میں دے دے گا۔ اب اجر اس طرح دے گا کہ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ چاہے اس نے لاکھوں کروڑوں روپے اچھے کام میں لگائے ہوں وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

جنت میں صرف مسلمان جائے گا

اب وہ بندہ جس نے اپنے مال میں سے ایک پیسہ بھی خیرات نہیں کیا اور خاتمہ ایمان پر یعنی لا الٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ پر ہوا اگر وہ گناہ گار تھا اپنے گناہوں کی سزا بھگت کر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور جائے گا تو یہ بات کہنا کہ ہم مسلمان کس کام کے۔ ایسے الفاظ نہ کہنا چاہیں بلکہ اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا ہے۔ سبحان اللہ اس پر جتنا بھی ناز کیا جائے کم ہے۔ اسی لئے انبیاء کرام دُعائیں کیا کرتے تھے کہ یا اللہ ہمیں اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی بنا۔ ہم نے دُعا بھی نہ کی اور ہمیں رب تعالیٰ نے پیدا ہی سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا اُمتی کیا۔ اس لئے اپنے متعلق ناشکری کے الفاظ استعمال نہ کرو۔ گناہ گار ہیں لیکن سرکار کے اُمتی ہیں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھو میرے پاس ایک کپڑا ہے یا یہ قمیص لگا لو۔ اس قمیص پر گندگی لگ جائے تو اس کو اچھے کپڑوں میں رکھا جائے گا؟ نہیں رکھا جائے اگر ہم نے اسے صاف کپڑوں میں رکھنا ہوگا تو پہلے اسے دھونا پڑے گا تو اب توجہ سے سنیئے! جنت ہے پاک لوگوں کی جگہ گناہ کرنے سے بندہ ناپاک ہو جائے گا بندے کا باطن ناپاک ہو جاتا ہے اب یہ جنت میں کیسے جائے اس کے پاس کپڑا تو ہے لیکن ہے ناپاک تو پھر اس کے دو طریقے بتائے کپڑے کو پاک کرنے کا طریقہ بتایا اور باطن کو پاک کرنے کا بھی۔

اب وہ طریقے سنیئے اور پھر جو دل کرے اختیار کیجئے پہلا طریقہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں اے مالک و مولا! میرے امتی دنیا میں رہیں گے ان سے خطائیں سرزد ہوں گی۔ تو پھر وہ جنت میں کیسے جائیں گے؟ یا اللہ کرم نوازی فرمادے یا اللہ رحم فرمادے ربّ ذوالجلال نے ارشاد فرمایا اے میرے محبوب تیرے امتی گناہ کریں گے تو اس کو پاک کرنے کا نسخہ میں بتا دیتا ہوں وہ کیا ہے آپ کے امتی پانچ نمازیں ادا کریں گے تو میں ان کو گناہوں سے پاک کردوں گا حدیث

پاک کا مفہوم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے میرے صحابہ اگر کسی بندے کے گھر کے سامنے ایک نہر ہو اور وہ بندہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہ جائے گی صحابہ کرام علیہم الرضوان عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے جسم پر کوئی میل نہیں رہے گی۔

تو یاد رکھو جو میرا اُمتی پانچ وقت نماز ادا کرتا ہے اس کے باطن پر کوئی گناہ نہیں رہے گا۔ رب تعالیٰ اس کو پاک فرمادے گا۔ (سبحان اللہ)

ایک اور حدیث پاک سنیئے بڑی مشہور ہے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''نماز جنت کی کنجی ہے۔''

میٹھے اسلامی بھائیو! جس کے پاس کنجی ہو وہ تالا کھول لے گا جس کے پاس کنجی نہ ہو وہ تالا نہیں کھول سکتا جس طرح مکان میں داخل ہونے کے لیے چابی کی ضرورت ہے اسی طرح جنت میں داخل ہونے کے لیے نماز کی ضرورت ہے ایک سوال ہے کہ ہر چابی ہر تالے کو لگ جاتی ہے؟ نہیں بلکہ تالا میں لیور ہوتے ہیں چابی میں اتنے ہی دانتے ہوں گے تو تالا کھلے گا۔ مثال کے طور پر تالے کے دو دانتے ہیں چابی میں ایک دانتا ہے تو کیا کھل جائے گا؟ نہیں تو آؤ آج میں آپ کو بتاؤں جنت کو جو تالا لگا ہے اس کے اندر پانچ لیور ہیں۔ (سبحان اللہ)

وہ لیور کون سے ہیں پہلے لیور کا نام فجر دوسرے کا نام ظہر تیسرے کا نام عصر چوتھے کا نام مغرب پانچویں کا نام عشاء اب تالے کو کیسے کھولا جائے گا پانچ نمازیں پڑھنے سے۔ ایک بندہ کہتا ہے میں تو ایک ہی نماز پڑھتا ہوں تو کیا تالا کھل جائے گا نہیں ایک سے بھی نہیں دو سے بھی نہیں تین سے بھی نہیں پانچ نمازیں پڑھنے سے تالا کھلے گا۔

دانتے کب ڈالیں گے آج سے تو اس کا مطلب ہے جس نے آج عشاء نہیں پڑھی وہ رات کو پڑھ کر سوئے گا۔ (ان شاء اللہ)

لوگ کہتے ہیں کہ صبح شروع کریں گے پیارے اسلامی بھائیو جو ہاتھ میں ہے وہ
پڑھتے نہیں اور آنے والے کے بارے میں خیال کر رہے ہو فجر کے وقت کیا پتہ اٹھنا
نصیب ہوتا بھی ہے کہ نہیں اس لئے کہتے ہیں۔

ع سونے والے رب کو سجدہ کر کے سو
کیا خبر اُٹھے نہ اٹھے صبح کو

اب عشاء کی نماز پڑھ کر سوئیں گے تو رب فجر پڑھنے کی توفیق بھی دے گا اور
جب رات کو ہی نہیں پڑھی نماز کی فضیلت میں فرق تو نہیں آیا جیسے عشاء کی نماز فرض ہے۔
اس طرح فجر کی بھی فرض ہے تو عشاء کی جو ہمارے ہاتھ میں ہے وہ تو ہم پڑھ نہیں رہے اور
جو ہاتھ میں نہیں اس کی اُمید کر رہے ہیں تو پھر اسلامی بھائیو بلند آواز سے یہ نعرہ لگائیں کہ
آج کے بعد پنج گانہ نماز با جماعت ادا کریں گے ان شآءاللہ! آج کے بعد ہماری کوئی
نماز قضا نہیں ہوگی۔ (ان شآءاللہ)

میٹھے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کے گھر
کے سامنے نہر جاری ہو وہ پانچ وقت غسل کرے اس کے جسم پر کوئی میل باقی نہیں رہے گی
اسی طرح میرا امتی جو پانچ وقت نماز پڑھے گا اس کے باطن پر کوئی گناہ نہیں رہے گا سبحان
اللہ باطن پاک ہو جائے گا اور بندہ سیدھا جنت میں جائے گا (سبحان اللہ) اور سُنو اسلامی
بھائیو! ایک بندہ کہتا ہے کہ حافظ صاحب یہ تو پتہ ہے نماز پڑھنی چاہیے لیکن وقت ہی نہیں
ہے یا اس طرح کہتے ہیں کہ مصروف بڑے ہیں۔ مہنگائی بڑی ہے بچے بھوکے رہیں
گے۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! میں نہیں کہتا اللہ کا پاک کلام ہے قرآن مجید میں ربّ
ذوالجلال نے ارشاد فرمایا! جو نماز میں سستی کرتا ہے نماز سے منہ موڑتا ہے اللہ کے ذکر سے
منہ موڑتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا رزق تنگ کر دیتا ہے یہ دنیا میں سزا ہے اور قیامت کے دن
کی کیا سزا ہے اندھا کر کے اٹھایا جائے گا۔ (استغفر اللہ)

رزق اللہ ہی دیتا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! رازق کون ہے اللہ ہے اس کا ارشاد کیا ہے۔ اللہ جسے
چاہتا ہے رزق دیتا ہے اور بے حساب دیتا ہے اور ہم کہیں کہ ہماری پھرتیوں سے ہمیں رزق
ملتا ہے یہ بات غلط ہے یہ بات غلط ہے یہ اللہ تعالیٰ کی شان ہے جسے چاہتا ہے نوازتا ہے
جب کرم نوازی اس نے کرنی ہے تو کیا ہم اس کے آگے جھکیں گے تو ربّ تعالیٰ ہمارا رزق
کم کر دے گا؟ وہ تو یہ کہہ رہا ہے کہ جو مجھ پر توکل کر لیتا ہے میں اس کو وہاں سے رزق
فراہم کرتا ہوں جہاں سے اس کا وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ (سبحان اللہ)

اے پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک میں اس طرح کا بھی مضمون آتا ہے۔
لَا اِلٰہ الا اللّٰہ مُحمد رسول اللّٰہ یہ ایک پودا ہے جیسے آپ بازار میں جاتے ہیں تو
آپ وہاں سے ایک پودا لے کر آتے ہیں پودا لا کر اپنے گھر میں لگا دیتے ہیں اس کو پانی
بھی نہ دیں گوڈی بھی نہ کریں اس کی حفاظت بھی نہیں کریں اور کل کو یہ چاہیں کہ اچھے
اچھے پھل لگ جائیں تو کیا لگ جائیں گے؟ کل کو یہ چاہیں کہ سیب لگ جائیں تو کیا لگ
جائیں گے؟ نہیں کل کو یہ چاہیں کہ یہ مجھے سایہ بھی دے تو کیا دے گا؟ نہیں یار وقت ہی
نہیں ملتا پانی دینے کے لیے پانی تو دیں نہ اور کل کو یہ توقع کرو کہ یہ مجھے پھل دے اور سایہ
بھی دے تو یہ احمقوں کی جنت میں بسنے کے مترادف ہوگا۔ جس طرح آپ بازار سے پودا
لے کر گھر میں لا کر لگائیں تو کل کو آپ چاہیں کہ یہ ہمیں پھل بھی دے اور گرمیوں میں
سایہ بھی دے تو پھر اسلامی بھائیو! اس کے لیے وقت تو نکالنا پڑے گا اسی طرح لَا اِلٰــہ الا
اللّٰــہ مُحـمد رسـول اللّٰہ کا یہ ایک ایسا نرم ونازک پودا ہے جس کو دن میں پانچ
نمازوں کا پانی دینا پڑے گا سبحان اللہ رمضان کے روزوں کا پانی بھی دینا پڑتا ہے اور پھر
جب پودا بڑھ جاتا ہے کٹائی جھڑائی بھی کرنا پڑتی ہے۔ یعنی زکوٰۃ بھی دینی پڑتی ہے اور پھر
اس کو صبح کا پانی بھی دینا پڑتا ہے اور پھر ساتھ ہی ساتھ اس کو بے حیائی کے پانی سے بھی بچانا

پڑتا ہے۔ اگر ایک پودا لگاؤ اس کو زہر ملا پانی دے دو۔ تو کیا پودا ہرا بھرا رہے گا؟ نہیں!

اس کو بدنگاہی کے پانی سے بھی بچانا پڑے گا بے حیائی کی ہوا سے بچانا پڑے گا

اس طرح اس پودے کو سود کی کمائی سے بچانا پڑے گا۔

حرام کی کمائی سے بھی بچانا پڑے گا گالی گلوچ سے بچانا پڑے گا۔

جب ہم اس پودے کے لیے وقت بھی نکالیں گے اور اس کی حفاظت بھی کریں گے تو جب قیامت کے روز سورج سوا میل کے فاصلے پر رہ کر آگ برسا رہا ہوگا تو یہی کلمہ لا الہ اللہ محمد رسول اللہ ہمیں سایہ بھی دے گا اور پھل بھی مہیا کر کے گا۔ (سبحان اللہ)

جنت پاک لوگوں کی جگہ ہے جو بندہ دنیا میں رہتا ہے کلمہ پڑھتا ہے اور اگر وہ گناہوں سے آلودہ ہو جائے تو اس کو پاک کرنے کا نسخہ بتلاتا ہوں نماز کی پابندی کریں روزہ رکھیں نیک اعمال کرے گناہوں سے کنارہ کرے جب اس کا باطن پاک ہوگا تو قبر اس کی جنت کے باغوں میں باغ بن جائے گی۔ (سبحان اللہ)

آپ کہیں گے کئی لوگ کلمہ تو پڑھتے ہیں لیکن نماز نہیں پڑھتے روزہ بھی نہیں رکھتے زکوٰۃ بھی نہیں دیتے حج بھی نہیں کرتے ہیں ایسے لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں وہ جنت میں کیسے داخل ہوں گے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! وہ بھی جنت میں جائے گا جو نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا زکوٰۃ نہیں دیتا حج نہیں کرتا وہ بھی جنت میں جائے گا۔ آپ کہیں گے ابھی تو آپ نے بتایا کہ جنت پاک لوگوں کی جگہ ہے جو پاک ہوگا وہ جنت میں جائے گا جو گناہوں سے آلودہ ہو گیا ہے وہ جنت میں کیسے جائے گا جس کا باطن ناپاک ہو گیا ہے وہ بھی جنت میں کیسے جائے گا؟

پیارے آقا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کیسے جنت میں جائے گا ایک نسخہ تو آپ نے بتایا ہے نماز پڑھو، روزہ رکھو، زکوٰۃ دو، حج کرو، نیک اعمال کرو اپنے آپ کو

گناہوں سے پاک کرو۔ موت آ جائے گی اور سیدھا جنت میں چلے جائے گا۔ دُوسرا طریقہ کیا ہے جو بندہ نماز نہیں پڑھتا روزہ نہیں رکھتا۔ زکوٰۃ نہیں دیتا بدنگاہی سے نہیں بچتا۔ سود سے نہیں بچتا لیکن ہے کلمہ گو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس کے لیے پاکیزگی کا اہتمام کیا ہے۔ وہ اہتمام کیا ہے ان کے لیے بھٹی تیار کی ہے جس کو دوزخ کہتے ہیں اس بندے کو دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ جب وہ اپنے گناہوں کی سزا بھگت لے گا تو پھر ایک نہ ایک دن جنت میں ضرور جائے گا اسلامی بھائیو! اگر ایسا خیال دل میں آ جائے تو گھر میں ایک موم بتی جلا لینا اور اس پر اپنا ہاتھ رکھ دینا کیا موم بتی کی آگ ہمارا ہاتھ برداشت کرے گا جب موم بتی کی آگ برداشت نہیں کر سکے گا دوزخ کو کوئی تماشہ بھی نہ سمجھے۔

حدیث پاک میں آتا ہے۔

جہنّم کا عذاب شدید تر ہے

ایک عورت کو دوزخ میں ڈالا جائے گا (دنیا میں تو عورت کہتی ہے کہ یہ تکلیف مجھے آ جائے میرا بچہ اس تکلیف سے دوچار ہے دوزخ کا عذاب اتنا شدید ہوگا کہ) اس وقت عورت کہے گی کہ میرے اس بچہ کو دوزخ میں ڈال دو اور میں اس سے بچ جاؤں میرے بھائی کو اس آگ میں ڈال دو میں اس سے بچ جاؤں۔ میرے باپ یا شوہر کو آگ میں ڈال دو، میں اس سے بچ جاؤں یا خدا اس آگ میں ساری دُنیا کو ڈال دے مجھے اس آگ سے بچا لے۔

دُنیوی اور جہنّم کی آگ میں فرق

انسان دنیا کی آگ میں جلتا ہے جل کر راکھ ہو جاتا ہے ختم ہو جاتا ہے لیکن دوزخ کی آگ ختم نہ ہوگی۔ موت نہیں آئے گی بلکہ جب اسے دوزخ میں ڈالا جائے گا اس کی چمڑی جل جائے گی قرآن پاک میں آتا ہے۔

پھر دوبارہ اسے نئی چمڑی دی جائے گی پھر دوزخ میں ڈالا جائے گا پھر جل جائیگا دن میں ستر بار اسے اس طرح چمڑی پہنائی جائے گی اب ہماری آنکھوں کے سامنے دو راستے ہیں (۱) نماز پڑھ کر اپنے آپ کو پاک کرلیں (۲) دوزخ میں جانے کے لیے تیار ہوجائیں تو پھر آپ ہی بتائیں کہ کونسا راستہ اچھا ہے۔

آج سے پہلے ہم سے جتنی غلطیاں ہوئیں ان سے توبہ کرلیں اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہونا چاہیے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

جب بندہ سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی تمام برائیوں کو نیکیوں میں بدل ڈالے گا آؤ آج توبہ کرلیں ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ ایک بوڑھا بندہ ایک نیک بزرگ کے پاس آتا ہے۔

جناب میں توبہ کرنے آیا ہوں کمر جھکی ہوئی ہے ہاتھ میں لاٹھی ہے اب توبہ کرنے کے لیے آیا ہے۔ تیری کمر جھکی ہوئی ہے قبر میں ٹانگیں ہیں اب توبہ کرنے کے لیے آیا ہے؟ وہ آگے سے کہتا ہے کہ جی میں جلدی آگیا ہے ہوں! جلدی آگیا ہے وہ کیسے؟ کیونکہ موت سے پہلے آچکا ہوں سبحان اللہ جب بندہ مرجاتا ہے تو توبہ کا دروازہ بند ہوجاتا ہے ابھی ہم زندہ ہیں توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

حدیث پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جو بندہ ایمان لاتا ہے نیک اعمال شروع کردیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دے گا۔ (سبحان اللہ)

گناہوں سے توبہ میں فائدہ ہے

پھر اسلامی بھائیو! توبہ کرنے میں ہمارا نقصان ہے کہ ہمارا فائدہ ہے فائدہ ہمارا ہے کیا پتہ شیطان ابھی بھی کسی کے کان میں کہہ دے کہ نہ توبہ نہ کرنا کل کو تو پھر گناہ کرے گا کیا فائدہ ہوگا توبہ نہ کرنا اگر شیطان کی بات مانتے رہے تو کیا ہم توبہ کرلیں گے شیطان تو

کہتا ہے کل کو تو نے پھر گناہ کرنا ہے کل زندہ رہنے کی ضمانت ہے کسی کے پاس کیا پتہ کل کا دن ہے بھی یا نہیں۔ آج سچے دل سے توبہ کرلیں نیک نیت سے توبہ کرلیں اگر رات کو مر جائیں تو سیدھے سرکار کے پہلو میں جنت میں چلے جائیں گے۔ (ان شاء اللہ)

اور دوسری بات شیطان تو کہتا ہے کہ توبہ نہ کریں کل کو تو نے پھر گناہ کرنا ہے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! نیکی بندہ اپنی توفیق سے کرتا ہے یا رب کی توفیق سے؟ جب رب کی توفیق سے نیکی کرنی ہے تو پھر ہمیں نیت کرتے ہوئے کیوں پریشان ہونا ہے۔ شیطان یہ بھی ذہن میں ڈالے گا۔ کہ آج تو نے توبہ کرلی کل کو پھر گناہ کرے گا تو پھر پچھلے گناہ شامل کیے جائیں گے یہ بھی غلط بات ہے۔ جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردے گا اور جب بندہ پھر گناہ کرتا ہے اس کا ایک گناہ لکھا جائے گا پچھلے گناہ شامل نہیں کیے جائیں گے۔ تو اب کیا خیال ہے توبہ میں ہمارا نقصان ہے کہ ہمارا فائدہ ہے! جو آج توبہ کرنا چاہتا ہے وہ میرے ساتھ اِن شاء اللہ کا نعرہ لگائے۔ ہوسکتا ہے شیطان کسی کے دل میں وسوسہ ڈال دے میں نہیں چاہتا کہ کسی کی دل آزاری ہو۔ بے شک وہ اِن شاء اللہ نہ کہے جو سمجھتا ہے شیطان میرا دشمن ہے اور میرے آباؤ اجداد کا بھی دشمن ہے میں اس کے ساتھ رعایت نہیں کرنی اس کا کلیجہ پھاڑ دینا ہے۔ وہ میرے ساتھ بلند آواز سے ان شاء اللہ کا نعرہ لگائے اے مالک و مولا! آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ (ان شاء اللہ)

پیارے اسلامی بھائیو! جب بندہ ان شاء اللہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں اُحُد پہاڑ کے برابر نیکیاں درج کرتا ہے۔ شیطان ہمارا دوست ہے کہ دشمن؟ (جواباً) دشمن ہے بلند آواز سے کہیں کہ شیطان ہمارا دشمن ہے دشمن نہیں چاہتا کہ ہمارے نامہ اعمال میں نیکیاں آجائیں۔ دشمن کی بات ماننی چاہیے کہ مخالفت کرنی چاہیے؟ مخالفت کرنی چاہیے۔

جو شیطان کی مخالفت کرنا چاہتا ہے وہ بلند آواز سے ان شآء اللہ کہے آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی ان شآء اللہ ہمارا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا۔ ان شآء اللہ آج سے گانے باجے ڈرامے چھوڑ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھا کریں گے ان شآء اللہ آج کے بعد انگریزی فیشن چھوڑ کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کریں گے۔

(ان شآء اللہ)

میٹھے اسلامی بھائیو! ان سب کاموں کی درستگی کا حل کیا ہے یہ دیکھیں آپ کو یہ چادر نظر آ رہی ہے کپڑے کی ہے اس کو سونگھیں گے تو خوشبو نہیں آئے گی کیونکہ کپڑا ہے کپڑا کی خاصیت نہیں کہ خوشبو آئے۔ اگر اس کے اندر پھول ڈال دیئے جائیں رات ساری پھولوں کو کپڑا میں رہنے دو۔ صبح پھولوں کو جدا کر دو کپڑے میں سے خوشبو آئے گی کیوں آئے گی؟ کیونکہ پھولوں نے اس کپڑے کی خاصیت کو تبدیل کر دیا۔ بالکل اسی طرح بے نمازیوں کو چاہیے کہ بے نمازیوں کی یاری چھوڑ کر نمازیوں کے ساتھ یاری لگائیں (سبحان اللہ) فائدہ کیا ہوگا کہ نمازیوں کے ساتھ بیٹھے گا اس کے اندر سے بھی نمازیوں کی خوشبو آئے گی آج خوشبو آئے گی۔ (سبحان اللہ) کل کو بہار بھی آئے گی۔ (ان شآء اللہ)

اسلامی بھائیو! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جاؤ! الحمد للہ دعوتِ اسلامی کھلی ہوئی کتاب ہے وہ نوجوان لڑکے جو بے نمازی تھے۔ اب لوگ سو رہے ہوتے ہیں یہ صدائے مدینہ لگا رہے ہوتے ہیں وہ نوجوان لڑکے جو ماں باپ کو گالیاں نکالتے تھے۔ الحمد للہ اب ماں باپ کے ہاتھ پاؤں چومتے ہیں۔ وہ نوجوان لڑکے جو گانا نہیں بلکہ ساز سنتے ہی ان کے جسم میں حرکت آ جاتی تھی آج وہی نوجوان سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں سن کر جھوم رہے ہیں۔ (سبحان اللہ) یہ سب کس وجہ سے ہے۔ یہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکتیں ہیں۔

الحمد للہ جو بندہ دعوتِ اسلامی کے مَدنی ماحول میں آ جاتا ہے وہ سچا عاشقِ رسول

بھی بن جاتا ہے کیا بن جاتا ہے؟ عاشق رسول کون سا عاشق رسول؟؟؟ عاشق رسول بھی کئی قسم کے ہیں ہر بندہ دعوٰی کرتا ہے میں عاشق رسول ہوں میں عاشق رسول ہوں کہتے ہیں ناں سب لوگو؟ میں آپ کو چند نسخے بتا دوں عاشق کو چیک کرنے کے لیے۔ ایک بندہ جس کو حال چڑھے ہوئے تھے ایک بندہ کہنے لگا حافظ صاحب میں چیک کر کے بتاؤں میں نے کہا چیک کر کے بتاؤ۔ اس بندے نے پن نکال کر اس کے پاؤں میں ماری اس نے کہا یہ کیا کر رہے ہو کہنے لگا یہ نقلی حال ہے۔ حال کیا ہے؟ اس کے جسم پر سوئیاں چھوڑ کر چاقو بھی مارو تو اس پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کئی نقلی عاشق بھی ہوتے ہیں اور کئی اصلی عاشق بھی ہوتے ہیں جیسے وہ لیلیٰ تھی نا اس نے سوچا کہ آج امتحان لے لیا جائے ان کی عاشقی کا اس نے غلام کو بلوایا ایک پلیٹ اور اس کے اوپر چھری رکھ دی اور کہا یہ جو باہر عاشق بیٹھے ہیں ان سے کہو کہ لیلیٰ کو انسانی گوشت کا ٹکڑا چاہیے وہ غلام پلیٹ اور چھری لے کر باہر آ گیا پہلے عاشق سے تم لیلیٰ کے لیے کیا کر سکتے ہو؟ اس نے کہا میں لیلیٰ پر جان نچھاور کر دوں گا میں یہ کر دوں گا وہ کر دوں گا! اس نے کہا لیلیٰ کو انسانی گوشت چاہیے اس نے کہا لیلیٰ نے گوشت کیا کرنا ہے۔ یہ کیسے جائز ہے۔ ایک ہوتے ہیں ناجائز والے اس نے کہا ٹھیک ہے آگے چلا گیا۔ دوسرے سے آپ کو لیلیٰ سے پیار ہے؟ اس نے کہا میں لیلیٰ کا نام لے کر جان فدا کر دوں گا۔ اچھا اس نے کہا لیلیٰ کو انسانی گوشت چاہیے۔ اس نے کہا اچھا! لیلیٰ سے پوچھ کر آؤ اس نے گوشت کیا کرنا ہے دوسروں نے بھی یہی کہا اور یہی جواب دیا۔ لیلیٰ نے گوشت کیا کرنا ہے؟ ان میں ایک سچا عاشق بھی بیٹھا تھا وہ کہتا ہے مجنوں ہوں اس نے کہا لیلیٰ کو گوشت چاہیے اس نے چھری پکڑی گوشت اُتار کر پلیٹ میں رکھ دیا۔ اس نے کہا ٹھہرو لیلیٰ کو اس گوشت کی ضرورت ہوگی۔ اس نے پھر کہا ٹھہرو لیلیٰ کو پنڈلی کے گوشت کی ضرورت ہوگی۔ اس نے چھری پکڑ کر گوشت اتار کر پلیٹ میں رکھ دیا پیچھے سے آواز آئی بس کر دو یہ تو اپنی جان بھی نچھاور کر دے گا۔

مجھے ایک جگہ بیان کرنے کا موقعہ ملا میانوالی کے راستے میں وہ علاقہ آتا ہے کچھ دیوانے مسجد میں جمع ہوئے تھے۔ مجھے بیان نہ کرنے دیں نعرہ تکبیر نعرہ رسالت لگائیں۔

غلامئ رسُول میں موت بھی قبول ہے۔ میں نے کہا غلامی رسول میں موت کس کس کو قبول ہے سب نے ہاتھ کھڑے کر دیئے۔ سب کو میں نے کہا بھئی آپ سب کو غلامی رسول میں موت قبول ہے سب نے کہا جی سب کو قبول ہے اچھا میں نے کہا غلامی رسول میں داڑھی کس کس کو قبول ہے بات بڑی مشکل ہے نہیں سمجھ آئی یہ چیکنگ کی بات ہے اس طرح چیک کیا جاتا ہے جس طرح تھرمامیٹر لگا کہ چیک کیا جاتا ہے۔ بخار ہے کہ نہیں۔ میں آپ کو چیکنگ کا نسخہ بتاتا ہوں جو بڑا دعویٰ کرتے ہیں ہم عاشق رسول ہیں ہم عاشق رسول ہیں۔ محبت کا دعویٰ کرتا ہے مجھے سرکار عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑی محبت ہے محبت کو چیک کرنے کے لیے میں آپ کو چند ایک نسخے بتا دیتا ہوں پہلا نسخہ تو یہ ہے کہ جس کے ساتھ محبت ہو اس میں نقص نظر آئے گا تو اسے محبت نہیں ہے جہاں نقص ہوگا وہاں محبت کا دعویٰ نہیں کر سکتے۔ اب آپ خود ہی دیکھ لیں ایک کہتا ہے ہمیں سرکار سے محبت بھی ہے۔ سرکار تو بس پردہ فرما گئے اب مسئلہ ختم ہو گیا ہے نعوذ باللہ وہ بھی ہماری طرح انسان تھے ناں ایسے جو کہتے ہیں سرکار حاضر نہیں ہیں یہ حاضر ہونا صرف اللہ تعالیٰ کی صفت ہے اور کوئی مخلوق میں حاضر نہیں ہوتا میں نے کہا شیطان کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے نہیں سمجھ لگی شیطان انسان کی رگوں میں دوڑتا ہے جب بندہ نماز پڑھنے لگتا ہے کندھے کے ساتھ کندھا ملا کر نماز پڑھتا ہے کیونکہ اگر فاصلہ چھوڑو گے تو شیطان کو اتنی طاقت دے سکتا ہے تو پھر ربّ تعالیٰ اپنے محبوب نبی کو بھی اتنی طاقت دے سکتا ہے (سبحان اللہ) ایک فرشتہ عزرائیل ہے جو سب کی رُوحوں کو قبض کرتا ہے ایک وقت میں کتنے بندے مرتے ہیں سب کی رُوحوں کو قبض کرتے ہیں کہ نہیں کرتے؟ عزرائیل علیہ السلام اکیلے رُوحوں کو قبض کرتے ہیں تو عزرائیل علیہ السلام کو ایک وقت میں اتنی روحوں کو قبض کرنے کی طاقت دی ہے تو یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا؟ (سبحان اللہ)

بات سمجھ میں آتی ہے کہ اور بتاؤں دیکھیں ہم جب نماز پڑھتے ہیں اس کا ترجمہ بھی پڑھنا سُبۡحَانَكَ اللّٰھُمَّ اس کا مطلب کیا ہے اے اللہ تو پاک ہے تو حاضر کا صیغہ

ہے ایاك نعبد ہم تیری عبادت کرتے ہیں و ایاك نستعین تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔

اللھم انا نستعینك و نستغفرك و نومن بك و نتوكل علیك

تیرے اوپر توکل کرتے ہیں تیرے اوپر ایمان لاتے ہیں یہ سب حاضر کا صیغہ ہے۔ تو جب تم کہو گے تو حاضر کا صیغہ ہے اور جب تم کہو گے۔

السلام علیك ایھا النبی

حاضر کا صیغہ ہے واحد کے لیے تو جب السلام علیک ایھا النبی نہیں کہتے تو اس وقت تک ہماری نماز ادا ہی نہیں ہوتی جب تک سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر نہیں مانیں گے۔ (سبحان اللہ)

پیارے اسلامی بھائیو! اور سنو جب قبر میں جائیں گے تین سوال ہوں گے آپ نے گاڑیوں پر ایک اسٹیکر دیکھا ہوگا اس پر لکھا ہوتا ہے۔ ''مجھے صرف اللہ ہی کافی ہے۔'' اس کا مطلب یہ سمجھاتے ہیں صرف اللہ کو مانو اور کسی کو نہ مانو۔ کیا ساری زندگی لا الہ الا اللہ پڑھتے رہو مسلمان ہو جاؤ گے جب تک محمدٌ رسُولُ اللہ نہیں کہو گے مسلمان نہیں ہو گے۔ (سبحان اللہ)

تو پھر یہ کہنا صرف اللہ ہی کافی ہے اور کچھ نہیں چاہیے اور قبر میں جاؤ گے پہلا سوال ہوگا۔

مَنۡ رَبُّكَ

تیرا ربّ کون ہے؟

بندہ جواب دے گا میرا ربّ اللہ ہے تو کیا کامیابی ہو جائے گی نہیں پھر دوسرا سوال پوچھا جائے گا۔

مَادِیۡنُكَ

تیرا دین کیا ہے؟

تو وہ جواب دے گا میرا دین اسلام ہے کامیابی ہو جائے گی نہیں رب کو بھی مان لیا
دین اسلام بھی مان لیا کیا اب بھی کامیابی ہو جائے گی نہیں کامیابی تب ہو گی جب یہ پوچھا
جائے گا۔

ماتقول فی ھذا الرجل

اس مرد جلیل کے بارے میں تو کیا کہتا تھا۔
تو جتنی دیر تک سرکار کو حاضر نہیں جانو گے تب تک جنت کے دروازے نہیں
کھولے جائیں گے۔
پیارے اسلامی بھائیو! وہاں بھی یہ کہتا جائے کہ وہ تو معاذ اللہ مر کے مٹی ہو گئے۔
وہ تو مدینہ منورہ میں ہیں وہ تو آ ہی نہیں سکتے۔ میری قبر میں کیسے آئیں گے تو کیا خیال ہے
کامیابی ہو جائے گی؟ نہیں! تو جس کے ساتھ محبت ہو گی اس میں نقص نظر نہیں آئے گا۔ تو
پھر یہ کہنا آپ کو علم غیب نہیں تھا نہ ہونا تو نقص ہے رب فرما رہا ہے۔

وعلمك

اے میرے محبوب جو تو نہیں جانتا تھا۔ وہ میں نے تجھے سکھا دیا۔ میں نے اپنے
محبوب کو جو دینا چاہا وہ دے دیا۔ تمہارے انکار کرنے سے کیا ہوتا ہے۔
دوسری نشانی سنو جس کے ساتھ محبت ہو اس کا ذکر بھی پیارا لگتا ہے لو پہچان کرنی
ہو تو سرکار کا ذکر شروع کر دیا کرو جو اُٹھ کر چلا جائے گا پتہ چل جائے گا نہیں سمجھے نہ چہرے
بتلا دیتے ہیں چہرے مرجھا جاتے ہیں سرکار کا ذکر سن کر۔ ان کی ثنا سن کر چہرے مرجھانا
شروع ہو جاتے ہیں کیونکہ جب میں آپ کے دشمن کا ذکر کروں گا تو آپ اٹھ کر کہہ دیں
گے چپ کرو میں چپ نہ کروں گا تو آپ اٹھ کر چلے جائیں گے تو جس کو سرکار صلی اللہ علیہ
وسلم کا ذکر پسند نہیں یا تو کہنے لگا اذان سے پہلے درود پاک کیوں پڑھتے ہو خبردار مت
پڑھا کرو۔ درود پاک کس کا ذکر ہے جو ذکر سے منع کر رہا ہے وہ سرکار سے منع کر رہا ہے۔
نعتیں کیوں پڑھ رہے ہو۔ نعتوں سے بھی اس کو چڑ ہے جس کو ذکر سے چڑ ہو۔ پھر بندہ

کہے مجھے اس سے محبت ہے تو یہ بھی دعویٰ غلط ہے لہٰذا جس کو درود وسلام سے چڑ ہے۔ جس
کو نعت سے چڑ ہے اُس کو سرکار سے محبت نہیں ہو سکتی۔ وہ دعویٰ چاہے لاکھ کرلے مجھے
سرکار سے محبت ہے اس کا دعویٰ سچا نہیں ہے۔ دعویٰ سچا کس کا ہو گا جب سرکار کا ذکر ہو اس
کا چہرہ کھل جائے (سبحان اللہ) اور سن کر یہ چاہے یہ سب کچھ اپنے علم کے تحت کیا ہے
باقی میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اس سے زیادہ ہے اور جب ذکر ہو رہا ہو۔
سننے والے کا دل خوش ہوتا ہے۔ جی خوش ہو گیا۔ سبحان اللہ واہ واہ! پتہ چل گیا
محبت کرنے والے کا ذکر ہو رہا ہے سبحان اللہ محبوب کا ذکر ہو رہا ہے۔ جی خوش ہو گیا ہے اور
جس کا دل مرجھا جائے اے جی کدھر لکھا ہوا ہے نہیں بات سمجھ میں آئی؟ ہیں نا ایسے جی
کدھر لکھا ہوا ہے اگر تمہارا والد آجائے۔ اس کو سرہانے کی طرف بٹھاتے ہو کہ پاؤں کی
طرف بٹھاتے ہو یہ کس حدیث میں لکھا ہے آپ کہیں حدیث پاک میں لکھا ہو یا نہ لکھا ہو
پاؤں کی طرف بٹھانا بے ادبی ہے۔
سرہانے بٹھانا ادب ہے۔ تو جب ادب کی بات آتی ہے تو پھر ہمیں حدیث کی
بات نہیں کرنی ادب کی بات کرنی ہے جب باپ کے ادب کی بات آئے۔ سب حدیں
پار اور جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب کی بات آئے تو کہتے ہیں کدھر لکھا ہے۔
محبت کی دلیل کیا ہے کہ جب محبوب کا ذکر ہو گا تو جی خوش ہو جائے تو جس سے بندہ محبت
کرتا ہے اس کا ذکر بھی کثرت سے کرتا ہے۔ (سبحان اللہ)
ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتے ہیں اس لئے فرمایا۔

بیٹھے اُٹھتے مدد کے واسطے
یا رَسُولَ اللہ کہا پھر تجھ کو کیا

(حدائقِ بخشش) سبحان اللہ

اللہ عزوجل ہمیں دین کو سمجھنے کی توفیق نصیب فرمائے اور اپنے تمام محبوب بندوں
کا ادب واحترام کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْۢبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جاہ وریاہ یعنی انانیت کی مذمت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلند آواز سے ذکر کر رہے تھے پیارے آقا نے ارشاد فرمایا کہ اے عمر تم اتنی آواز میں ذکر کیوں کر رہے تھے۔ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بلند آواز سے ذکر اس لئے کر رہا تھا کہ سوئے ہوئے جاگ جائیں اور شیطان بھاگ جائے۔ اس لئے اب آپ سے بھی مدنی التجا ہے کہ کم از کم اتنی آواز سے درود شریف پڑھیں کہ سوئے ہوئے جاگ جائیں اور شیطان بھاگ جائے۔

میرے میٹھے میٹھے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! بہار شریعت اہل سنت و جماعت کی ایک معتبر کتاب ہے اس میں درود و سلام کی فضیلت میں ایک حدیث نقل ہے۔ اس کا مفہوم بیان کرنے کی سعادت حاصل کرنے لگا ہوں۔

اسّی سال کے گناہ معاف

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرا امتی عقیدت اور محبت کے ساتھ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے گا یا پڑھتا ہے تو رب تعالیٰ ایک مرتبہ درود وسلام پڑھنے کے صدقے اس بندے کے اسّی سال کے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (سبحان اللہ عزوجل)

سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

آپ کو سبحان اللہ کی فضیلت بتاتا ہوں کہ جو شخص کسی اچھی بات پر سبحان اللہ کہتا ہے اس کا جنت میں ایک درخت لگ جاتا ہے تو پھر کیا ہی اچھا ہو کہ آج ہم جنت میں بہت زیادہ درخت لگا کر جائیں (فیضانِ سنّت)

ان شاء اللہ اگر کسی کے دل میں یہ خیال آئے کہ یار ہماری عمر ہی چالیس سال ہے تو گناہ بھی چالیس سال کے ہوں گے۔ اگر ہم نے درود پاک پڑھا تو ہمارے اسّی سال کے گناہ کیسے معاف ہوں گے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں کہ اس کے چالیس سال کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور باقی چالیس سال کی نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔ ایک اور حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو میرا امتی ایک مرتبہ مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے رب تعالیٰ اس بندے کی طرف دس مرتبہ رحمت کی نظر فرماتا ہے۔ اس لئے اعلیٰ حضرت شاہ احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا

اس کو غور سے سنیئے اور آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں جھوم جایئے فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز ہر طرف نفسا نفسی کا عالم ہوگا اور رب تعالیٰ کا جلال عروج پر ہوگا کسی کو دم مارنے کی ہمت نہ ہوگی اور ہر ایک کے دل میں یہ خواہش ہوگی کہ کوئی تو بندہ ایسا ہو جو رب تعالیٰ کے جلال کو جمال میں تبدیل کروا دے۔ تو اس منظر میں پھر کیا ہوگا کہ فرشتے مجھ سے کہیں گے کہ احمد رضا پھر یوں پڑھو۔ میں میدان حشر میں پڑھوں گا۔

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

فائدہ

اس سے یہ ہوگا کہ جو ایک مرتبہ درود و سلام پڑھتا ہے اس پر رب تعالیٰ دس مرتبہ نظر عنایت فرمائے گا تو میں جب لاکھوں مرتبہ سلام بھیجوں گا تو رب تعالیٰ کروڑوں مرتبہ رحمت بھری نظر فرمائے گا تو رب تعالیٰ کا جلال خود ہی جمال میں تبدیل ہو جائے گا۔

ہمارے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ جب کوئی باہر سے شخص آتا ہے تو بڑے اہل علم بڑے بڑے وزراء واُمرا اس کے استقبال کے لئے جاتے ہیں لیکن اس معزز مہمان کے استقبال کے لیے ننھے بچے آگے کر دیئے جاتے ہیں پوچھا یہ بچے بڑے سیاست دان ہیں یا عالم ہیں ان کو آگے کیوں کیا جارہا ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے ہاتھوں میں پھولوں کے گلدستے ہیں اس لئے آنے والے کا یہ استقبال کریں گے! فرمایا کہ جب میدان حشر میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری آرہی ہوگی تو فرمائیں گے کہ وہ لوگ آگے آجائیں جن کے ہاتھوں میں درود وسلام کے گجرے ہیں۔ تو پھر وہاں کیا ہوگا۔ ؎

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا
دیکھا جس سمت ابرِ کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا
جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

(ذوقِ نعتِ نبوی)

میٹھے اسلامی بھائیو! درود وسلام کو ایسا وظیفہ بنالو! ایسا وظیفہ بنالو کہ ؎

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صَلِّ عَلیٰ کہتے کہتے

بزرگ فرماتے ہیں کہ جب کسی اجتماع میں جائیں تو اپنی تمام توجہ اسی طرف رکھیں۔ عین ممکن ہے کہ کسی کا منہ مدینہ شریف کی طرف ہوجائے اور مدنی آقا کی نگاہِ کرم ہوجائے۔

آمدم برسرِ مطلب

میں اگر کسی سے کہتا ہوں کہ نماز نہیں پڑھتے تو آگے سے جواب آتا ہے کہ شیطان پیچھا نہیں چھوڑتا۔ آپ روزے نہیں رکھتے؟ جی شیطان پیچھا نہیں چھوڑتا۔ آپ اجتماع میں

نہیں جاتے؟ جی کیا کریں شیطان بہکا دیتا ہے۔ آپ فراڈ، دھوکہ بازی کیوں کرتے ہو؟ شیطان کے کہنے پر یہ کام کر بیٹھتے ہیں اور شیطان ہمیں گمراہی کی راہ پر چلا دیتا ہے تو سوال یہ ہے کہ ہمیں تو شیطان نے گمراہ کیا۔ شیطان کو کس نے گمراہ کیا۔ اللہ تعالیٰ کسی کو گمراہ نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَ لٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝ (سورہ نحل ۱۱۸)

اور ہم نے ان پر ظلم نہ کیا ہاں وہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے تھے۔ (کنزالایمان شریف)

توجہ فرمائیں!

آپ کے دل میں یہ تڑپ پیدا ہونی چاہئے کہ ہمیں تو شیطان گمراہ کرتا ہے اور یہ بڑا خبیث ہے اس کو گمراہ کرنے والا کون ہے؟ تو آج ہم یہ سمجھیں گے کہ ہمیں گمراہ کرنے والا شیطان ہے اور شیطان کو گمراہ اس کے نفس نے کیا۔ اب بتاتا ہوں نفس کیا ہے یہ نفس پین، پنسل کی طرح نہیں ہوتا کہ میں بتلا دوں کہ اس سے بچ کے رہنا۔ اس کا وجود آپ کو نظر نہیں آ سکتا۔ آپ کو بتاؤں کہ نفس کیا ہے یہ ایسی ویسی چیز نہیں ہے۔ اس کو عربی میں ''اَنا'' کہتے ہیں اور ''میں'' اُردو میں۔ جناب میں نے یہ کر دیا۔ میں نے فلاں کام کیا۔ اگر میں نہ ہوتا تو یہ کام ہو ہی نہیں سکتا تھا۔ میں اتنے پیسے والا ہوں، میں اس فلاں بندے کے پاس کیوں جاؤں نہ نہ اس میں میری عزت کم ہوتی ہے۔ میں بڑا اونچا بندہ ہوں یہ جو ''اَنا'' ہے اس کو نفس کہتے ہیں اور یہ ''اَنا'' اگر اللہ تعالیٰ میں ہے تو حسن ہے اور اگر مخلوق میں ہے تو تباہی و بربادی ہے۔ میں نے اتنے بیان کئے۔ میں نے اتنے درس دیئے میں فلاں شخص کو ماحول میں لے آیا۔ اگر یہ ''میں'' آپ کے اندر آ گئی تو پتہ ہے کہ ''میں'' کے اوپر چھری چل جاتی ہے بڑے بڑے سیاستدان، امیر، وزراء میں جب ''میں'' آتی ہے تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے قرآن پاک میں رب تعالیٰ ارشاد فرمارہا ہے کہ:

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ○

(البقرۃ:۳۴)

اور (یاد کرو) جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم کو سجدہ کرو تو سب نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا۔ (کنزالایمان)

اس سے پوچھا گیا کہ تجھے کس چیز نے ایسا کرنے سے روکا۔

کہا کہ میں اس سے بہتر ہوں کہ میں آگ سے بنایا گیا ہوں اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے لہٰذا میں اس کو سجدہ کیوں کروں۔ اس میں انا آ گئی رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

''نکل جا یہاں سے قیامت کے دن تک تجھ پر لعنت ہے اور تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔''

تو بس سمجھ جایئے کہ جس کے اندر ''اَنا'' ہے اور اس نے اس ''اَنا'' کو ختم کر دیا تو امن میں رہے گا اور اگر انانیت برقرار ہے تو پتہ نہیں کہ اس پر کب تباہی و بربادی آ جائے۔

ہر شخص کو چاہیے کہ وقتاً فوقتاً اپنا محاسبہ کرتا رہے کہ کہیں اس میں انانیت تو نہیں ہے۔ کیونکہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم میں انانیت نہیں تھی قرآن مجید میں رب تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ:

میں کسی بھی شے کو فضول نہیں بناتا بلکہ ہر چیز کو کسی نہ کسی حکمت کے تحت بناتا ہوں۔

مثلاً مکھی کی تخلیق پر غور کیجئے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ یہ مکھی متکبرین کا تکبر توڑنے کے لئے بنائی گئی ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں بندہ بڑا تکبر والا ہے۔ اس میں بڑی انانیت ہے وہ ناک پر مکھی نہیں بیٹھنے دیتا تو کیا ہوتا ہے کہ مکھی کسی نہ کسی طرح ناک پر بیٹھ ہی جاتی ہے۔ پھر تو تکبر ختم ہوگیا یہ مکھی تکبر کو توڑنے کے لئے بنائی گئی ہے۔

آپ کو پتہ ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی تھی! کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میں انانیت تھی ہی نہیں۔ جہاں پر تکبر نام کی کوئی چیز ہی نہیں وہاں مکھی کا کیا کام؟

آج ہمارے پاس گاڑی آ جائے تو ہم اس میں اکڑ کر بیٹھتے ہیں کہ ہم گاڑی میں بیٹھے ہیں۔ کلاشنکوف پکڑے آدمی کھڑے ہوتے ہیں کہ اس طرح کی گاڑی کسی کے پاس نہیں ہے۔ پیدل چلنے والے کو کچھ نہیں سمجھتے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قربان جاؤں کہ شب معراج براق پیش کیا گیا۔ لامکاں سے آگے چلے گئے جہاں فرشتے نہیں جا سکتے۔ کوئی اور انسان نہ گیا نہ جا سکے گا۔ اتنے بلند مقام پر جانے کے بعد بھی انانیت نہیں آئی۔ بلکہ ربّ تعالیٰ نے پوچھا کہ اے ہمارے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے کیا لے کر آئے ہو عرض کرتے ہیں۔

یا اللہ میری ظاہری و باطنی عبادت سب تیرے لیے ہے میں تیری بارگاہ میں عجز و انکساری لے کر آیا ہوں۔ (الآیۃ)

اتنا بلند مقام مل جانے کے باوجود آپ میں انانیت نہیں آئی۔ حدیث پاک میں ہے کہ:

انبیاء کرام کے مرتبے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ تشریف فرما ہیں صحابہ کرام موجود ہیں انبیائے کرام کے واقعات بیان فرما رہے ہیں ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو صفی اللہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلیل اللہ موسیٰ علیہ السلام کو کلیم اللہ عیسیٰ علیہ السلام کو رُوح اللہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ۔

اللہ کے حبیب محمد رسول اللہ

لیکن مجھے حبیب اللہ بنایا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے اور قیامت کے دن سب سے

پہلے مجھے اٹھایا جائے گا اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ قیامت کے روز تمام صحابۂ کرام میرے جھنڈے تلے جمع ہوں گے اور مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ قیامت کے دن میدان حشر میں، میں لوگوں کی شفاعت کروں گا مگر مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔ سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤں گا جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گا۔ مجھے اس پر فخر نہیں ہے۔

حیاتِ مبارکہ مشعلِ راہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حیاتِ مبارکہ ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں اگر ہمیں کسی بات کی سمجھ نہ آتی ہو تو ان کی زندگی سے ہم سبق حاصل کر سکتے ہیں حدیثِ پاک میں آتا ہے کہ:

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محاسبۂ نفس

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ منبر پر تشریف فرما تھے اور خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ قیصر و کسریٰ کا تاج ٹھوکر میں پڑا ہے مال و دولت ٹھوکر میں پڑا ہے۔ آپ بیان فرما رہے ہیں بیان کو منقطع کیا اور منبر کو چھوڑ کر چلے گئے تھوڑی دیر کے بعد واپس تشریف لائے تو سارے کپڑے پانی سے بھیگے ہوئے تھے لوگ حیران ہیں (اگر کوئی بیان چھوڑ کر چلا جائے تو حیرانگی ضرور ہوتی ہے کہ ان کو کیا ہوا بات پوری نہیں ہوئی) واپس آئے تو لباس مکمل پانی سے بھیگا ہوا تھا کسی نے اس کی وجہ پوچھی کہ آپ کیوں چلے گئے فرمایا کہ میں جب بیان کر رہا تھا تو میرے نفس نے کہا کہ واہ قیصر و کسریٰ کا تاج تیری ٹھوکر پہ پڑا ہے تو فرمایا کہ میں فوراً چلا گیا اور جن کے گھروں میں پانی بھرتا تھا وہاں پانی بھر کر آیا ہوں اور کہا کہ میں یہ ہوں ایسے ہی سوچ رہا تھا کہ قیصر و کسریٰ کا تاج تیری ٹھوکر پہ ہے۔ تو یہ ہے عُمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اَنَا نیت کو ختم کرنا۔

جذبۂ شیرِ خدا رضی اللہ عنہ

شیر خدا حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم نے مقابلے میں اپنے سامنے والے کو پچھاڑ دیا اور لگے نیزا چلانے پر اس نے آپ کے منہ پر تھوک پھینک دیا آپ پیچھے ہٹ گئے کہ یہ تلوار صرف رب تعالیٰ کی رِضا کے لیے اُٹھتی ہے۔ اپنی خاطر اُٹھے گی تو یہ انانیت ہو جائے گی اور میں نے اپنے نفس کو ایسا کرنے سے روکا اور میری تلوار اپنی ذات کے لیے نہیں اللہ تعالیٰ کی رِضا کے لیے اُٹھتی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! برتن اگر ناپاک ہو تو اس میں اگر دودھ وغیرہ ڈالا جائے تو وہ بھی ناپاک و نجس ہو کر ضائع ہو جائے گا۔

چنانچہ ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ کرنا ہو گا اس کی بری عادات کو ختم کرنا ہو گا۔ جیسے حُضور سیّدنا داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے بارے میں منقول ہے کہ آپ کے پیر و مُرشد نے آپ کو کچھ اخروٹ دیئے اور فرمایا کہ راستہ میں جب کوئی شخص ملے تو اس سے کہنا کہ مجھے پتھر مارو اور اگر تمہیں پتھر مارے اُسے ایک اخروٹ دے دینا اس عمل کو کرنے سے انانیت ختم ہو جائے گی۔

حکایت

ایک بزرگ بہت جائیداد کے مالک تھے اُن کے پاس کافی زمینیں تھیں۔ وہ فرماتے ہیں جب میں اس راستے پر آنے لگا تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں اتنا بڑا جاگیردار، زمینوں والا، فیکٹریوں والا، دولت مند یعنی انانیت آگئی فرمایا جاؤ روٹیاں مانگ کر لاؤ بالکل جوان تھے تو دور سے ایک بڑھیا اس کو دیکھ کر کہتی کہ دیکھو جوان ہٹا کٹا ہے اور مانگ کر کھاتا ہے۔ گالیاں نکالتی ہے اور میں اس کے پاس دن میں دو مرتبہ جایا کرتا تھا وہ جتنی گالیاں نکالتی تھی میرے اتنے درجات بلند ہوتے تھے۔

رُوحانیت کی منزلیں

ایک بزرگ کا واقعہ ہے کہ ان کا ایک مرید روحانیت کی منزلیں طے کرنے کے لئے بزرگ کی خدمت میں آتا تھا۔ کچھ عرصے کے بعد اجازت مانگنے لگا کہ میں دوسروں کو تبلیغ کرنے کے لئے جاؤں آپ نے اجازت دے دی۔ مرید ایک دن کہیں جا رہا تھا آپ نے ایک عورت کو اس کے پاس بھیجا تاکہ آزمایا جائے کہ وہ کونسے روحانیت کے درجے پر ہے اور اس عورت سے کہا جب اس کے پاس سے گزرنا تو آپ کے اوپر کوڑا پھینکنا اس نے کوڑے والی ٹوکری آپ پر پھینک دی۔ غصہ میں آگئے تو کون ہوتی ہے مجھ پر کوڑا پھینکنے والی اندھی ہوگئی ہے نظر نہیں آتا۔ بزرگ مرید کے پاس گئے اور کہنے لگے کہ ابھی تیرے اندر انانیت موجود ہے۔

دانہ جتنی دیر تک زمین میں نہیں جاتا گل وگلزار نہیں ہوتا۔ اے بندے اگر تو کچھ مرتبہ چاہتا ہے تو اپنی ہستی کو مٹا دے۔ اے بندے اگر ایک دانہ تو مٹی میں نہ ڈالے اور اس کو ہوا نہ لگے اور کہے کہ اس کو باہر نہ رکھو اس کو ہوا نہ لگنے دو اور اس کو مٹی میں نہ ڈالو۔ تو کیا دانہ گل وگلزار ہو جائے گا نہ نہ بلکہ اس کو اگر گل وگلزار کرنا ہے تو اس کو مٹی میں ڈالنا ہوگا۔ ہل چل رہے ہیں زمین کی کھدائی ہو رہی ہے دانہ کو خوب دبایا جا رہا ہے۔ اس کو خوب پانی دیا جا رہا ہے تو پھر اس میں ایک ننھی سی سوئی ہوتی ہے پتہ ہے سوئی اس وقت کیا کہہ رہی ہوتی ہے۔ اے بندے تو نے مجھے مٹی میں ڈال کر ختم کر دیا لیکن حیی وقیوم نے مجھے دوبارہ زندہ کر دیا! اگر اس ننھی سوئی کو باہر ہاتھ لگایا جائے تو وہ بالکل نرم ونازک ہوتی ہے اور مسلی جاتی ہے لیکن اے بندے! وہ کیسے زمین کو چیر کر باہر نکلتی ہے کونسی ذات ہے جو اُسے زمین میں سے باہر لائی ہے۔ وہ حیی وقیوم کی ذات ہے دانہ پکار رہا ہے۔ تو نے مجھے مٹی میں ڈال دیا۔ اسی طرح تو بھی ایک دن مٹی میں آئے گا اور مٹی میں مٹی ہو جائے گا اور پھر حیی وقیوم تجھے دوبارہ زندہ کرے گا۔

مٹا دے اپنی ہستی کو اگر کچھ مرتبہ چاہے
کہ دانہ خاک میں مل کر گل وگلزار ہوتا ہے

میٹھے اسلامی بھائیو! میں ایک اور مثال دیتا ہوں اس میں بھی انانیت ہے مثلاً کوئی شخص اگر یہ کہے کہ میں تہجد کے وقت اٹھتا ہوں کم از کم بارہ نوافل پڑھتا ہوں اچھا! یا وہ یہ کہے کہ میں نے فلاں جگہ بیان کیا لوگ عش عش کر اُٹھے یا یہ کہے میں نے لوگوں کی اس طرح مدد کی کہ لوگ میرے قصیدے پڑھنے لگے۔ اب میں کیا کیا بتلاؤں بابا بلھے شاہ کہتے ہیں۔

اے بندے اگر تو رات کو جاگتا ہے اور کہتا ہے کہ میں عالم بن گیا ولی بن گیا۔ نہیں رات کو جاگنا بڑی بات نہیں ہے رات کو تو کتے بھی جاگتے ہیں تو نے کونسا کمال کر دیا۔ بابا بلھے شاہ ارشاد فرماتے ہیں۔

جس دل اندر عشق نہ رچے آ کتے اس توں چنگے
مالک دے در راکھی کر دے صابر بھوکے ننگے
مالک دا دار نیں چھڈ دے بھاویں مارو سو سوجتے
اٹھ بھلیا چل یار منا لے نہیں تے بازی لے گئے کتے

کتے کا مالک کیا کرتا ہے صرف اس کو روٹی دیتا ہے نہ کوئی لباس! ننگا رہتا ہے مگر رکھوالی کر رہا ہے اگر مالک نہ بھی روٹی دے تو در چھوڑ کر نہیں جاتا اور اگر ہمیں ایک وقت کی روٹی نہ ملے؟ جو کہتے ہیں کہ حالات بڑے کمزور ہو گئے ہیں۔ حافظ صاحب فلاں بندہ نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے لیکن بڑی عیش کر رہا ہے جناب میں نے جب سے نماز پڑھنی شروع کی ہے ملازمت چلی گئی ہے مصیبتیں آنا شروع ہو گئیں ہیں۔

مالک کتے کو مارتا ہے لیکن کتا مالک کا در نہیں چھوڑتا اور ہمیں مالک کی طرف سے تھوڑی سی تکلیف ملتی ہے تو بلک اٹھتے ہیں۔

فرمانبرداری کی فضیلت

ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ بندہ افضل ہے یا کتا ہموازنہ دیکھو ذرا۔ فرمانے لگے اگر بندہ اپنے مالک کا فرمانبردار ہے تو کتے سے کروڑ درجے افضل ہے اور اگر بندہ نافرمان ہے تو کتے سے سو درجہ سے بھی زیادہ بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس قدر نعمتیں عطا فرمائی ہیں اگر شمار کرنا شروع کر دیں تو گنتی تو ختم ہو جائے گی لیکن نعمتیں شمار نہ ہو سکیں گی۔ رب تعالیٰ ہمیں اتنی نعمتیں عطا کر رہا ہے لیکن ہم پھر بھی اس کی آواز پر لبیک نہیں کہتے اگر مالک اپنے کتے کو آواز دیتا ہے تو کتا دوڑ کر آتا ہے اشارہ کرتا ہے، پاؤں چومتا ہے اے بندے! رب تجھے اتنی نعمتیں عطا فرما رہا ہے۔ نواز رہا ہے انعام عطا کر رہا ہے۔ پھر صدا آتی ہے۔

حَیَّ عَلَی الصَّلوٰۃ آؤ نماز کے لئے۔

نماز کا وقت ہے۔ کہتے ہیں۔ کہ وقت نہیں ملتا۔

اَلصَّلوٰۃُ خَیْرٌمِّنَ النَّوْم نماز نیند سے بہتر ہے۔

ہم اور بستر کے اندر گھس جاتے ہیں اور زبانِ حال سے کہتے ہیں کہ نہیں نیند بہتر ہے۔ (معاذ اللہ)

تو ایسا بن جا ورنہ تجھ سے کتے بازی لے جائیں گے۔ تو بیٹھا رہ جائے گا۔ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنا محاسبہ کرنا چاہیے۔ جس کے اندر انانیت موجود ہے وہ کچھ مرتبہ حاصل نہیں کر سکتا چاہے وہ جو مرضی کر لے۔

آج کل فقط مسجد میں جانے سے بھی بات نہیں بنتی۔ اپنے اندر کو صحیح کرو اپنے من کی پلیدی کو دُور کرو۔ خدا کی قسم! انوار و تجلیات برسنے لگتیں ہیں۔ زبان سے نہ بھی تبلیغ کرو اجتماع میں بیٹھ جاؤ بندے خود بخود اللہ اللہ کرنے لگتے ہیں۔ تمہارے چہرے سے لوگ اندازہ لگا لیں۔ بس! ایک دفعہ اپنے من کو صحیح کر لو پھر دیکھو انعام کیسا ملتا ہے۔

حضرت سلطان باہو کا مبارک کُرتہ

ایک دفعہ سلطان باہو رحمتہ اللہ علیہ بیمار ہو گئے ان کے مریدوں نے بہت علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہو۔ فرمانے لگے کہ کسی حکیم کو بلوا لو۔ مرید حکیم کو لینے۔ اس کے پاس گئے کہ ہمارے پیرومُرشد بیمار ہیں چلو۔ حکیم بولا کہ میں تمہارے پیرومُرشد کے پاس نہیں جاتا کیونکہ میں نے سنا ہے کہ جو اسے دیکھتا ہے وہ کلمہ پڑھنے لگتا ہے میں اپنے آباؤ اجداد کے دین سے پھر نہیں سکتا۔ اس لئے ان کی قمیص لے آؤ۔ مرید گئے اور قمیص لے آئے۔ حکیم آپ کا کرتہ سونگھتا گیا اور کلمہ پڑھتا گیا۔ اپنے من کی پلیدی کو دور کرو۔

پھر جدھر بھی جاؤ گے کام سنورتے ہی جائیں گے۔

انانیت کو کیسے ختم کیا جائے؟

پہلے اپنی ''میں میں'' کو مارو جب میں میں آتی ہے تو پھر جاتی ہے چھری سے، گوشت کے ٹکڑے کئے جاتے ہیں اس کی انتریوں کو سوکھا کر ستار بنایا جاتا ہے اس کو چھیڑا جائے تو اس میں سے آواز آتی ہے تو تو۔ سب کچھ مٹانے کے بعد جو تو تو کرتا ہے تو پھر پہلے ہی تو تو کر لیتا تو اچھا تھا۔ اس لئے دنیا میں بھی میں میں کی بجائے تو تو کر لے۔ مرنے کے بعد تو تو کرنا ہے۔ اپنی ہستی کو مٹا کر اللہ اور اس کے رسول کے ذکر میں محو ہو جا۔

جدھر دیکھتا ہوں اُدھر تو ہی تو ہے
ہر طرف اُسی کی صدا آ رہی ہے

کبھی تنہائی میں بیٹھ کر اپنے من سے پوچھنا کہ رب تعالیٰ کی طرف سے تجھے کوئی دکھ یا تکلیف آئے تو مقابلہ کر سکتا ہے؟ کوئی انعام ملے تو اس کو روک سکتا ہے؟۔

جواب ملے گا نہیں!!!

یاد رکھو کہ بندہ اپنی ہمت سے کوئی نیکی نہیں کر سکتا۔ اگر بندہ نیک کام کرتا ہے تو

رب تعالیٰ توفیق دیتا ہے اس میں ''میں'' کا کیا کمال ہوا۔ رب تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے بندے سے وہ کام لیا جو وہ اپنے نیک بندوں سے لیتا ہے۔ نماز پڑھ لی تو کہنے لگا کہ میں نے نماز پڑھ لی بلکہ کہے کہ اللہ کا شکر ہے کہ اس نے توفیق دی۔ اجتماع میں گئے تو یہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ جو مجھ جیسے نکمے بندے کو اس میں شامل ہونے کا موقعہ دیا۔ اگر کوئی حج کرنے گیا تو اس میں اللہ تعالیٰ کا حکم شامل تھا کہ اسے کعبہ اور گنبد خضریٰ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

تختِ بلقیس

حضرت سلیمان علیہ السلام اپنے دربار میں موجود تھے حضرت سلیمان علیہ اسلام کہنے لگے کہ تم میں سے کون ہے کہ جو تختِ بلقیس اُٹھا لائے ایک بڑا جن حاضر ہوا کہنے لگا کہ میں آپ کی عدالت کے برخاست ہونے سے پہلے لے آؤں گا آپ نے فرمایا کہ مجھے اس سے بھی جلدی چاہیے۔ ایک اہلِ کتاب صحابئ سلیمان کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ میں آپ کی پلک جھپکنے سے پہلے لے آؤں گا۔ آپ نے اسے تخت لانے کی اجازت دے دی پھر پلک جھپکتے ہی ایک عظیم الشان تخت سامنے موجود تھا۔

آپ نے اس سے تخت جلد لانے کا سبب پوچھا تو اس نے کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کرم تھا کہ یہ کام مجھ سے ہو گیا۔ یعنی کام اللہ کے ساتھ منسوب کر دیا اپنے من اور اپنا محاسبہ کرنے کے لئے ہی تھا۔ اگر کامیابی چاہتے ہو تو جو کام کرو اس میں اللہ کا شکر ادا کرو کہ اس نے یہ کام کرنے کی توفیق دی پھر دیکھو کیسے کامیابی و کامرانی تمہارے قدم چومتی ہے۔

حدیث پاک میں آتا ہے کہ:

اگر کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرے تو اس کو ایک نیکی اسی وقت مل جاتی ہے۔

شیطان کہتا ہے کہ نماز کا ارادہ نہیں کرنا شیطان کہے گا کہ ہر کام میں ان شاء اللہ نہیں کہنا کہ تو نے کام کرنا نہیں تو ان شاء اللہ کہنے کا فائدہ؟ اگر موت آ گئی تو ان شاء اللہ کہنے کا ثواب

تو مل جائے گا!

میٹھے اسلامی بھائیو! بندہ اللہ کی توفیق سے کام کرتا ہے ہم سب مدینہ شریف کی طرف اپنا رخ کر لیں یعنی ہم اپنی سوچوں اور عملوں کا رُخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق کر لیں تو اس کے خزانے میں کمی ہرگز نہیں ہے؟ ہم سب جنت میں چلے جائیں تو اس میں اللہ تعالیٰ کو کرنے میں کوئی مشکل ہے؟۔

اللہ تعالیٰ ہمارے گناہ بخش دے یہ اس کے لئے کوئی مشکل بات نہیں اب دیکھنا ہے کہ کون شیطان کے ساتھ دوستی کا حق ادا کرتا ہے اور کون دشمنی کا۔

اے مالک و مولا! ہم شیطان کے بہکاوے میں آ گئے ہمیں نیکی کے راستہ پر چلا دے (آمین) ہم نے نمازوں میں غفلت برتی ہمیں معاف فرما دے (آمین) اب ہمارا کوئی روزہ قضا نہیں ہو گا ان شاء اللہ ہم دعوت اسلامی کے مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے ان شاء اللہ۔

اب ہمیں کوئی گالی دے تو اس کا جواب گالی سے نہیں دینا۔ آپ نے بیری کا درخت دیکھا ہے کہ اس کی شاخیں اور کانٹے بھی جھکے ہوتے ہیں۔ اس پر بہت پھل لگتا ہے۔ جتنا جھکو گئے پھل زیادہ ملے گا۔ لوگ بیری کو پتھر مارتے ہیں بیری آگے سے پھل دیتی ہے ہمیں بھی اسی طرح ہونا چاہیے۔

سلام اُس پر کہ جس نے خوں کے پیاسوں کو قبائیں دیں
سلام اُس پر کہ جس نے گالیاں سن کر دعائیں دیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ ہمیں بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

سلطان مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم طائف کی وادی میں تشریف لے گئے تو لوگوں نے پتھر برسائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نعلین مبارک خون سے بھر گئے حضرت جبرائیل علیہ

السلام حاضر ہوئے یارسول اللہ! ساری بستی کو تباہ وبرباد کردوں پہاڑوں کا فرشتہ حاضر ہوا حکم کریں تو دونوں پہاڑوں کو آپس میں ملا دوں کہ ان کا نام ونشان ہی مٹ جائے۔ ہواؤں کا فرشتہ آیا کہ آندھی چلاؤں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

میں ان پر عذاب نہیں چاہتا کہ ان کی آئندہ آنے والی نسلیں مسلمان ہوں گی۔

قرآن پاک میں ہے کہ:

ان کے بعد میں آنے والی نسلیں ایسی مسلمان ہوئیں کہ گروہ در گروہ مسلمان ہونے لگیں۔

اب کوئی گالی دے تو بدعا نہیں دینی غصہ میں نہیں آنا۔ برا بھلا نہیں کہنا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کی خدمت میں ایک آدمی آیا اور آکر آپ کو برا بھلا کہنے لگا۔ گالی گلوچ کرنے لگا۔ جب کہہ کر چلا گیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اے اللہ! اگر میں ایسا ہوں تو مجھے نیک کردے اور اگر نہیں ہوں تو اس کی مغفرت کر دے۔

الحمد للہ ایسی پیاری پیاری باتیں دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں سیکھنے کو ملتی ہیں لاہور میں ''دعوتِ اسلامی'' کا سُنّتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات کو بعد نمازِ عشاء جامع مسجد محمدی حنفیہ سوڈی وال کالونی میں شروع ہو جاتا ہے۔ آپ بھی پابندیٔ وقت کے ساتھ اِس اجتماع میں قدم رنجہ فرمایا کریں نہ صرف تنہا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں تک نیکی کی دعوت پہنچا کر اُنہیں اجتماع کی ترغیب دلا کر ہو سکے تو گھروں سے بلا کر ساتھ لیتے آئیے۔

آپ کے شفقت فرمانے اور گھر سے بلا کر لانے سے اگر کسی اسلامی بھائی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن وسُنّت کی راہ پر آگیا تو آپ کا سینہ بھی مدینہ ہوگا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بزرگ کی نصیحتیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس درود پاک کے صدقے سے اس درود شریف پڑھنے والے کے سانس سے ایک سفید بادل پیدا فرماتا ہے۔ پھر اسے برسنے کا حکم دیتا ہے۔ جب وہ برستا ہے، تو اللہ تبارک وتعالیٰ زمین پر برسنے والے ہر قطرے سے سونا پیدا فرماتا ہے اور پہاڑ پر گرنے والے ہر قطرہ سے چاندی پیدا فرماتا ہے اور کافر پر گرنے والے ہر قطرہ کی برکت سے اس کو ایمان کی دولت نصیب فرماتا ہے۔ (مکاشفۃ القلوب)

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صلو علی الحبیب [1] صلی اللہ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

بزرگ کی نصیحتیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک دفعہ ایک بزرگ بیان فرما رہے تھے کہ نماز پڑھا کرو، روزے رکھا کرو اور اگر اللہ نے اتنا مال دیا کہ زکوٰۃ واجب ہے تو زکوٰۃ ادا کیا کرو، والدین کی فرمانبرداری کیا کرو اور اگر اللہ نے مال عطا کیا ہے تو حج بھی ادا کرو۔ بچوں پر شفقت کیا کرو، بڑوں کا ادب کرو، چوری نہ کرو، جھوٹ نہ بولا کرو، ڈاکے نہ ڈالو، بدنگاہی نہ کرو، زنا نہ کرو یعنی وہ بزرگ اچھے کام کرنے کی ترغیب دلا رہے تھے اور برے کاموں سے منع رہنے کی تاکید کر رہے تھے۔ اتنے میں ایک نوجوان کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ بابا جی میری بات

(۱) یعنی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھو۔ جب یوں کہا جائے تو فوراً بغیر کسی توقف کے درود شریف پڑھنا چاہیے۔ صلی اللہ علیٰ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ۱۲

سنیں یہ جو تمام کام آپ نے بتائے ہیں کہ نماز پڑھا کرو، زکوٰۃ ادا کیا کرو، حلال وحرام کی تمیز کیا کرو، والدین کے حقوق پورے کیا کرو وغیرہ وغیرہ اتنے زیادہ کام ہم نہیں کر سکتے کوئی ایک کام بتادو جس سے ہماری نجات ہو جائے۔

تمام دن کے کاموں کا حساب

بزرگ کچھ دیر سوچ میں پڑ گئے اور کہنے لگے اچھا نوجوان ہم تیری مرضی سے تجھے ایک ہی کام بتا دیتے ہیں تو اس ایک کام کو کر لیا کر تو مجھے اللہ تعالیٰ سے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ ضرور تجھے نجات عطا فرمائے گا۔ نوجوان خوش ہو گیا کہ اتنے سارے کاموں سے نجات مل جائے گی کہنے لگا جلد بتاؤ باباجی' بزرگ فرماتے ہیں وہ ایک کام یہ ہے کہ جب تم رات کو سونے لگو تو اپنے سارے دن کے کام جو تو نے کئے ہوں یاد کر لیا کرو مثلاً

جب صبح اٹھا تھا تو نماز پڑھی تھی یا بستر میں سویا رہا تھا جب تلاوت قرآن پاک کا وقت آیا تھا تو تلاوت کی تھی یا اخبار پڑھنے میں مصروف رہا' پھر جب صبح گھر سے نکلا حلال کمائی کی یا حرام؟ کتنوں کا دل توڑا ہے، کتنوں کی حق تلفی کی ہے، گھر آ کر بچوں کی صحیح تربیت کی یا فلموں میں دل لگایا اور بدنگاہی کی یا نیچی نظریں کر کے چلا وغیرہ وغیرہ۔

وہ نوجوان چلا گیا اور جب رات آئی تو وہ بستر پر لیٹا اور اپنے سارے دن کے اعمال پر نظر پھیرنے لگا تو اس کو اپنے اعمال نامے میں کوئی نیک عمل نظر نہ آیا اس کو بڑی شرمندگی ہوئی۔ اس نے یہ کام کرنا چھوڑ دیا کہ نہ میں یہ کام کروں گا اور نہ مجھے شرمندگی اُٹھانا پڑے گی۔

شرمندگی سے نجات

اب چند دن گزرے تو وہی بزرگ اسے دوبارہ ملے اور کہنے لگے ہاں اے نوجوان بتا کیا وہ کام کرتا ہے؟ کہنے لگا کہ نہیں! بزرگ فرماتے ہیں کیوں تیری مرضی سے

تو تجھے ایک کام کرنے کو دیا تھا تجھ سے وہ بھی نہ ہو سکا؟ کہنے لگا باباجی وہ ایک کام ہی سب سے مشکل کام ہے! جب میں رات کو لیٹا تو مجھے اپنے اعمال نامے میں کوئی نیک کام نظر نہ آیا اور میں بڑا سخت شرمندہ ہوا اس شرمندگی سے بچنے کے لیے میں نے یہ طریقہ اختیار کیا کہ میں یہ کام کر ہی نہیں سکتا نہ یہ کام کروں گا اور نہ ہی مجھے شرمندگی ہوگی۔

بروز قیامت اعمال نامہ کیسے پڑھو گے؟

بزرگ کہنے لگے اے نادان تجھے میں نے تیری مرضی سے ہی کام دیا تھا اور یہ تیرا اپنا ہی اعمال نامہ تھا اور تو اکیلا تھا تیری اپنی کرتوتیں تھیں تجھے دیکھ کر شرمندگی ہو رہی ہے کل بروز قیامت سارے انبیاء بھی جمع ہوں گے تمام مخلوق خدا بھی سامنے ہوگی اور پروردگارِ عالم کے روبرو تیرا اعمال نامہ تیرے ہاتھ میں دیا جائے گا اور حکم دیا جائے گا۔

پکڑ اس کو اور آج اس اعمال نامے کو پڑھ کر سنا اور اس اعمال نامے میں بہت سی باتیں ایسی ہونگی جو والدین سے چھپ کر کی ہوں گی، رشتہ داروں سے چھپ کر کی ہوں گی دوست احباب سے چھپ کر کی ہوں گی۔ بندے اس وقت تیرے والدین بھی سن رہے ہوں گے تیرے دوست احباب بھی سن رہے ہوں گے ساری مخلوق بھی سن رہی ہوگی اے بندے! خود خدا اور اس کے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم بھی سن رہے ہوں گے۔ اے بندے اس وقت تیری ندامت کا کیا حال ہوگا؟

آج اگر بندہ کوئی برا عمل کرتا ہے اور اُس کے کسی رشتہ دار کو پتہ چل جائے تو انسان کو کتنی شرمندگی ہوتی ہے اور بروزِ قیامت ساری مخلوق خدا سن رہی ہوگی تو اس وقت شرمندگی کا کیا عالم ہوگا؟

قیامت کی ہولناکی

شرمندگی کی وجہ سے کچھ لوگوں کا پسینہ اس قدر نکلے گا کہ اگر ستر کشتیاں بھی ترا دی جائیں تو پھر بھی پانی زیادہ ہوگا۔ ستر پیاسے اونٹ اگر پانی پینا چاہیں تو اپنی پیاس بجھا سکتے

ہیں لیکن وہ پانی اتنا کھولتا ہوا ہوگا کہ کوئی اس کو منہ نہیں لگا سکتا۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوں گے کہ جن کا پسینہ ٹخنوں تک ہوگا کچھ کا پسینہ سر تک ہوگا کچھ کا گردن تک ہوگا کچھ کا پسینہ اس قدر زیادہ ہوگا کہ اپنے ہی پسینے میں ڈبکیاں کھا رہا ہوگا۔

بُرے اعمال

حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ایک واقعہ نقل فرماتے ہیں کہ ایک دن ایک بندہ جنگل بیابان میں جا رہا تھا آپ کو پتہ ہے کہ جب بندہ جنگل بیابان میں ہوتا ہے ایک چوہا بھی اگر کہیں سے آئے تو بندہ گھبرا جاتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ بندہ جب جنگل میں جا رہا تھا تو اس کو ایک بڑا ہی بھیانک جانور نظر آیا قریب تھا کہ وہ اس جانور کو دیکھ کر ہی بے ہوش ہو جاتے لیکن انہوں نے حواس کو بحال رکھتے ہوئے اس بلا سے پوچھا تو کون ہے؟ وہ آگے سے بولی مجھ سے نہ گھبرا میں تیرے برے اعمال ہوں! برے اعمال اس حال میں بندے کے سامنے لائے جاتے ہیں اور اچھے اعمال اچھی شکل میں لائے جاتے ہیں۔

ملفوظ عبداللطیف بھٹائی

میٹھے اسلامی بھائیو! عبداللطیف بھٹائی بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ اپنے مشہور ملفوظات میں فرماتے ہیں ایک رات سخت سردی تھی کہ میری والدہ تہجد کی نماز ادا کرنے کے لئے اُٹھیں پانی بڑا ٹھنڈا تھا مجھ سے کہنے لگیں جاؤ کہیں سے آگ لے کر آؤ فرماتے ہیں کہ میں اِدھر اُدھر سے آگ تلاش کرنے لگا لیکن مجھے آگ نہ ملی (پہلے زمانے میں آگ تلاش کرنے سے ملتی تھی) جب مجھے کہیں سے آگ نہ ملی تو میں نے دل میں سوچا دوزخ میں بڑی آگ ہوتی ہے کیوں نہ وہاں سے جا کر آگ حاصل کی جائے! میں عالم کشف میں پرواز کرتا کرتا دوزخ کے دربان کے پاس پہنچا اور اس سے کہا کہ میری ماں نے تہجد ادا کرنی ہے تھوڑی سی آگ دے دو تاکہ میری ماں گرم پانی سے وُضو کر لے۔ دربان جواب میں کہتا ہے کہ اے بندے یہاں تو کوئی آگ نہیں فرماتے ہیں میں

بڑا حیران ہوا کہ دوزخ میں کوئی آگ نہیں دربان نے کہا: بندہ اپنی آگ اپنے ساتھ لے کر آتا ہے۔

اب وہ آگ کون سی ہے قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَّ سَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا٥ (النساء:۱۰)

وہ جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ وہ تو اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور کوئی دم جاتا ہے کہ بھڑکتے دھڑے میں جائیں گے۔ (کنزالایمان)

آؤ بتاؤں کہ وہ آگ کیا ہے؟ ہم بھی اس کا مشاہدہ کر سکتے ہیں۔ بندہ چوری کرتا ہے۔ ڈاکے ڈالتا ہے جوا کھیلتا ہے بدکاریاں کرتا ہے، شراب پیتا ہے۔ یہی ہے آگ

سکون کی تلاش

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک بزرگ فرماتے ہیں بندہ جب گناہ کو گناہ نہ سمجھے تو وہ توبہ بھی نہیں کرے گا۔ بندہ جب گناہ کو گناہ سمجھے گا تو ہی توبہ کرے گا فلاں آدمی شراب پیتا ہے اگر میں نے پی لی ہے تو کیا ہوگیا آؤ اسلامی بھائیو! آپ کو ایک مثال دوں بندہ جب زہریلی چیز کھا لیتا ہے تو بے چینی سے چکرانے لگتا ہے کسی طریقے سے مجھے قے آ جائے اور میری جان کو سکون آ جائے اور پھر جب اس کو قے آ جاتی ہے تو اس کو سکون آ جاتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہی حال گناہ کا ہے جب بندہ گناہ کر لیتا ہے تو وہ ہر وقت بے سکون رہتا ہے اس کو سکون کیسے مل سکتا ہے۔؟

یہ جو بڑے بڑے گناہ کرنے والے ہیں یہ جب تک رات کو خواب آور گولیاں نہ کھا لیں ان کو تب تک نیند نہیں آتی۔ نیند کیسے آئے کیونکہ ان کے اندر تو زہر ہے۔

پولیس افسر کی کہانی

ایک پولیس افسر کی بات آپ کو سناتا ہوں سارے پولیس والے ایک جیسے تو نہیں ہوتے ہر طبقے میں ہر قسم کے لوگ ہوتے ہیں اب وہ جو پولیس افسر تھا اس کو رات کو نیند نہیں آیا کرتی تھی ساری رات ٹہلا کرتا اور اگر کبھی تھک ہار کر لیٹ بھی جاتا تھوڑی سی نیند آتی تو چیخ مار کے اٹھ بیٹھتا ایک دن اس کے کسی دوست نے اس سے پوچھا کہ جناب آپ کو ساری رات نیند کیوں نہیں آتی جبکہ سارے لوگ میٹھی نیند سو رہے ہوتے ہیں اور آپ جاگ رہے ہوتے ہیں اس بے چینی اور بے سکونی کی کیا وجہ ہے؟ وہ پولیس افسر کہتا ہے کہ آؤ میں تمہیں اپنی کہانی سناؤں' ایک دفعہ میرے علاقے میں قتل ہو گیا قتل کرنے والے میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ قتل ہو گیا ہے جتنے پیسے مانگو گے تمہیں مل جائیں گے لیکن ہمارا بندہ بچنا چاہئے۔ دولت کو دیکھ کر بندے کا ایمان خراب ہو جاتا ہے حالانکہ دولت نے ادھر ہی رہ جانا ہے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے لیکن جو قتل ہوا اس کو کسی طرح ثابت بھی تو کرنا ہے خانہ پُری تو کرنی ہے۔ کہنے لگے کہ اس کا بندوبست بھی ہم کر دیتے ہیں ہمارے علاقے میں ایک بڑھیا رہتی ہے اس کا کوئی والی وارث نہیں اس کا بیٹا ہے اس پر یہ قتل ڈال دو ہمارا بندہ بچ جائے گا اس کا بیٹا پھانسی چڑھ جائے گا۔ میں نے کہا ٹھیک ہے مقدمہ چلا اور اس بڑھیا کے بیٹے کو پھانسی ہو گئی۔

بڑھیا کی چیخ

جب اس کو پھانسی کے تختے پر لے کر جا رہے تھے تو اس سے کہنے لگے تیری آخری خواہش کیا ہے؟ کہنے لگا میری ماں سے ملوا دو! کہتے جب اس کی ماں آئی تو میں بھی وہاں موجود تھا کہنے لگا کہ وہ ملاقات کا منظر میری نظروں کے سامنے تھا جب بیٹا ماں کے گلے لگا تو اس کے منہ سے ایک دلخراش چیخ نکلی جو یقیناً عرش کو ہلا گئی ہو گی وہ دن اور آج کا دن

مجھے ساری رات نیند نہیں آتی اور اگر آ بھی جائے تو اس بڑھیا کی چیخ میرے کانوں میں گونجتی ہے۔

اے بندے ربّ کی گرفت بڑی سخت ہے یہ مت سمجھ کہ ''اندھیر نگری چوپٹ راج'' ہے جو مرضی کرو کچھ نہیں ہو گا۔ کوئی کہتا ہے کہ میرا ڈی ایس پی واقف ہے، فلاں بڑا افسر میرا واقف ہے مجھے بچا لے گا۔ لیکن اے بندے جب رب تعالیٰ گرفت فرماتا ہے تو پھر کوئی نہیں بچا سکتا۔ پھر وہ وقت کے نمرود و شداد کو ملیامیٹ کر کے رکھ دیتا ہے۔

آؤ میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں۔

جب پاکستان اور ہندوستان کی تقسیم ہوئی۔ تو لُٹے پٹے قافلے پاکستان کی طرف آ رہے تھے۔ جن میں کچھ نوجوان مرد اور عورتیں بھی ہوتیں جن کو سکھ گرفتار کر لیتے اور نوجوان مردوں کو ہلاک کر دیا جاتا۔

پولیس ملازم کی روداد

ایک دفعہ بارڈر پر ایک پولیس ملازم کو دیکھا گیا کہ وہ کچہری کے پاس بیٹھ کر زار و قطار رو رہا تھا۔ اس سے ایک آدمی نے پوچھا تم کیوں رو رہے ہو؟ وہ اس سے پوچھنے لگا کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا میں ایک اخباری رپورٹر ہوں کہنے لگا اچھا میں تمہیں اپنی کہانی سناتا ہوں شاید میری کہانی سن کر کسی کو عبرت حاصل ہو اور میرے گناہوں کا کفارہ ہو جائے۔

کہتا ہے میں پولیس ملازم تھا بارڈر پر جو قافلے لٹے پٹے آتے وہ وہاں آ کر اگر ان کا کوئی مال مویشی وغیرہ رہ جاتا، تو لکھوا دیتے اور ہم اس کو تلاش کرتے اگر مل جاتا تو ان کے حوالے کر دیتے۔ اس طرح ایک دن ہمارے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ ہماری ایک نوجوان بیٹی فلاں سکھ کے پاس ہے علاقے کا نام بھی بتایا۔ ہم اس علاقے کے اس سکھ کے پاس گئے دروازہ کھٹکھٹایا، اندر سے سکھ باہر آیا، ہم نے کہا اس نام کی لڑکی تمہارے پاس ہے؟ اس نے یہ بات سنتے ہی ہمیں اندر بیٹھک میں بٹھایا اور پانی وغیرہ

پلایا اور ہم سے کہنے لگا کہ لڑکی میرے پاس ہے لیکن وہ لڑکی مجھے پسند آ گئی ہے اس لئے میں تمہیں دے نہیں سکتا تم نے جتنے پیسے لینے ہیں لے لو۔ کہتا ہے ہم ایک دم غیرت سے بھڑک اٹھے کہ ہم مسلمان ہیں وہ ہماری عزت ہے ہم اپنی عزت کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اس نے جب یہ بات سنی تو اندر گیا اور ایک نوٹوں کی بوری اٹھا لایا (جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ نوٹوں کو دیکھ کر بندے کا ایمان خراب ہو جاتا ہے) کہتا ہے ہم نے کہا نوٹ لے لو کون پوچھنے والا ہے۔ اس وقت ہم سب کو تین تین ہزار روپے آئے جو کہ آج کے تین لاکھ کے برابر تھے۔ کہتے ہیں ہم واپس آئے اور بارڈر پر لکھوا دیا کہ بچی برآمد نہیں ہوئی۔ کسی نے کچھ نہیں پوچھا عیش کرتے رہے مجھے نہیں پتہ تھا کہ رب کی گرفت بڑی سخت ہوتی ہے۔

ربّ تعالیٰ کی گرفت

میں اپنی نوکری سے ریٹائر ہو گیا میرے ہاں ایک بچی پیدا ہوئی آج جب وہ جوان ہوئی تو اسے علاقے کا ایک غنڈا اغوا کر کے لے گیا اور کہتا ہے کہ تین لاکھ دو گے تو تمہاری بچی صحیح سلامت واپس آ جائے گی ورنہ اس کی عزت تار تار کر دی جائے گی۔

میں پولیس کے پاس گیا پولیس کا بڑا افسر بھی اسی کے ساتھ ملا ہوا ہے اور میرے پاس تین لاکھ نہیں آہ! کل میں نے کسی کی بچی کے ساتھ یہ سلوک کیا تھا تو آج میری اپنی بچی کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔

اے جوانی کے نشے میں مست رہنے والو! بدکاریاں کرنے والو! جوانی کو اندھی سمجھنے والو! خدا سے ڈرو۔

ادھر دوسری طرف دیکھو! کہ بندہ گناہ کرتا ہے اور اگر گناہ سے توبہ کر لے اور وضو کر کے نماز پڑھ لے تو سکون ملتا ہے قرآن پاک جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے میں ارشاد ہے۔

نہیں کوئی مصیبت آتی مگر وہ تمہاری اپنی جانوں کی وجہ سے اور جو تمہارے ہاتھوں نے آگے بھیجا ہوتا ہے حالانکہ بہت زیادہ اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ (الآیۃ)

سکون کیسے ملے؟

میٹھے اسلامی بھائیو! گناہوں کی وجہ سے بندہ پریشان ہے دوست آ جاتا ہے کہ یار تو بڑا چپ کر کے بیٹھا ہے؟ ہاں یار پریشان ہوں! چل ذرا تاش کی بازی لگا لیں۔ چل ذرا جوا کھیل لیں، چل ذرا کرکٹ کھیل لیں، چل ذرا شطرنج کی بازی لگا لیں۔ ایک بات بتاؤ کہ یہ میرا کپڑا گندا ہو گیا ہے اگر میں اس کو گندے پانی سے صاف کرنے لگوں تو یہ صاف ہو جائے گا؟ ہرگز نہیں' اسی طرح گناہ کی وجہ سے بندہ پریشان ہے اور اس پریشانی کو دُور کرنے کے لئے اور گناہ کر رہا ہے سکون کیسے ملے! آؤ میٹھے اسلامی بھائیو! ایک اور مثال آپ کو سناتا ہوں۔ چکی جس میں آٹا پیسا جاتا ہے اس کے درمیان ایک کِلی ہوتی ہے جب آٹا پیسا جاتا ہے تو جو دانہ کلی کے ساتھ لگ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے۔ اور جو دانہ کلی سے جدا ہو جاتا ہے۔ وہ پس جاتا ہے اسی طرح محترم اسلامی بھائیو! جو اللہ اور اس کے رسول کے دامن سے لپٹ جاتا ہے وہ بچ جاتا ہے پھر وہ کیا ہو جاتا ہے کوئی غوثِ اعظم اور کوئی داتا علی ہجویری بن جاتا ہے۔ تو کوئی بلھے شاہ (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

دامنِ مصطفیٰ سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حُضور ہو گئے اُس کا زمانہ ہو گیا

آؤ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے لپٹ کر اپنی دنیا اور آخرت صحیح کر لیں۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے جو سنا پڑھا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

سیدنا غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ اور ہم

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آج کی رات جو اپنے دامن میں بے شمار برکتیں اور رحمتیں لئے ہوئے ہے اس ماہ میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال شریف ۱۰ ربیع الثانی کو ہوا۔ اس لئے اس دن بڑی گیارھویں شریف منائی جاتی ہے آیئے میرے پیارے اسلامی بھائیو! حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر خیر سننے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو ہاتھ باندھ کر یہ دعا کرتے ہیں اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ o ہم کو سیدھا راستہ چلا صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ o راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ تو یہ انعام یافتہ لوگ کس طرح اللہ تعالیٰ کی نظر میں اونچے مقام تک پہنچتے ہیں۔ آیئے اس بارے میں ہم تھوڑا سا غور وفکر کرتے ہیں۔

آپ نے کبھی اس بات پر غور وفکر کیا ہو کہ آج اکثر والدین اپنی اولاد سے پریشان ہیں بہت سارے ایسے بندے ہیں جو کہتے ہیں حافظ صاحب! ہمارے لئے دعا کرنا کہ ہماری اولاد نیک ہو جائے' ہماری اولاد پرہیز گار نہیں ہے۔ ہم انہیں نماز کے بارے میں کہتے ہیں وہ نماز کی طرف توجہ نہیں دیتی' ہم ان کو رمضان کا روزہ رکھنے کا کہتے

ہیں وہ روزہ نہیں رکھتے' ہم ان کو نیک کاموں کی طرف بلاتے ہیں مگر وہ گناہوں کی طرف جاتے ہیں ہم ہر وقت بڑا پریشان رہتے ہیں۔ جب ایسی باتیں سننے میں ملتی ہیں تو پھر اپنی آنکھوں کے سامنے وہ منظر آ جاتا ہے کہ ایک اولاد یہ ہے اس کے باوجود کہ بالغ ہے عاقل ہے لیکن ہمارا کہا نہیں مانتی۔ نماز کی طرف توجہ نہیں دیتی روزے کی طرف توجہ نہیں دیتی۔ ماں باپ کا ادب و احترام نہیں کرتی نیک اعمال نہیں کرتی اور گناہوں کی طرف بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

ماں کی گود میں احترامِ رمضان

اور ایک وہ بھی اولاد ہے کہ ماں کی گود میں ہے اور رمضان المبارک کا ادب و احترام کر رہے ہیں۔ اس قدر ادب و احترام کر رہے ہیں اندازہ لگائیں کہ آپ کی ولادت باسعادت رمضان میں ہوتی ہے تو آپ کی والدہ ماجدہ بڑی کوشش کرتی ہیں کہ میرا بیٹا دن میں دودھ پی لے لیکن آپ دودھ نہیں پیتے۔ جب افطاری کا وقت آتا ہے اس وقت آپ دودھ پینا شروع کرتے ہیں سحری تک کے اوقات میں دودھ پیتے ہیں لیکن جیسے ہی سحری کا وقت ختم ہو جاتا ہے آپ دودھ پینا چھوڑ دیتے ہیں اور سارا دن دودھ نہیں پیتے۔ ماں کی گود میں ہیں رمضان المبارک کا ادب و احترام کر رہے ہیں یہاں تک کہ بغداد شریف میں یہ بات مشہور ہو گئی کہ سیدوں کے گھرانے میں ایک ایسا بچہ پیدا ہوا ہے جو رمضان المبارک کا ادب و احترام کرتے ہوئے دن میں دودھ نہیں پیتا۔ پھر وہ بھی وقت آیا کہ جب عید کا چاند دیکھنے کے لئے لوگ اپنے مکانوں کی چھتوں پر چڑھ گئے۔ اور صاف شفاف اونچی جگہوں پر چلے گئے تاکہ کسی طریقے سے ہمیں عید کا چاند دکھائی دے دے لیکن کچھ مطلع ابر آلود ہے بادل آئے ہوئے ہیں چاند دکھائی نہیں دے رہا۔ پریشان ہو گئے کہ اب کیا کیا جائے کہ صبح روزہ رکھا جائے کہ عید ہو گی۔ تو بغداد شریف کے علمائے کرام نے فیصلہ کیا کہ جاؤ سیدوں کے گھرانے میں جاؤ پتہ کرو کہ بچے نے دودھ پیا ہے تو سمجھو عید ہے ورنہ آج روزہ ہی ہے اس لئے کہ بچہ ہے ماں کی

گود میں مگر رمضان المبارک کا ادب و احترام کر رہا ہے۔

ایک ہمارا ابھی بچہ ہے عاقل ہے بالغ ہے ہماری بات نہیں مان رہا۔ تو خدا و رسول کی بات کیا خاک مانے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی الحسینی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ماجد حضرت ابوصالح موسیٰ یار جنگی جنگلوں میں بیابانوں میں عبادت میں مشغول ہیں ایک مرتبہ نہر کے کنارے یوں سمجھو کہ پانی پینے کے لئے چلے گئے دیکھا کیا کہ ایک سیب بہتا ہوا آ رہا ہے۔ سیب کو پکڑا اور کھانا شروع کر دیا۔ جب سیب کھایا تو دل میں فوری طور پر ایک خیال آیا (یہاں پر اپنا محاسبہ بھی کر لیں ہمیں راستے میں پڑی ہوئی کوئی چیز مل جائے کوئی ندی میں بہتی ہوئی چیز مل جائے ہم جلدی سے اُٹھا لیتے ہیں تو پھر آگے سے پتہ کیا کہتے ہیں کہ کبھی چیز خدا دی نہ ...... جو چیز مل گئی بس کھا پی لی۔ یہ ہمارا حال ہے لیکن ان بزرگوں کا تقویٰ دیکھو) کہ جب سیب کھا لیا تو پریشان ہو گئے۔ اپنے آپ سے مخاطب ہیں کہ اے ابو صالح یہ کس کا سیب تھا جو تو نے بغیر اس کے مالک کی رضامندی کے کھا لیا' قیامت کے روز اگر اس سیب کا حساب دینا پڑا' اس سیب کے بارے میں سوال کیا گیا تو کیا جواب دو گے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ سیب تیرے لئے جہنم میں جانے کا سبب بن جائے۔ یہ پریشان ہو گئے بے چین ہو گئے اور اگلے دن صبح اٹھ کر نہر کے کنارے کنارے چلنا شروع کر دیا جس طرف سے پانی آ رہا تھا اس طرف چلتے گئے کتنے میلوں کا سفر طے کرنے کے بعد ایک مقام ایسا آیا کہ بڑا عالیشان سیب کا باغ ہے اور اس کے جو درخت ہیں وہ نہر کے اوپر جھکے ہوئے ہیں۔ سوچا انہی میں سے وہ سیب ٹوٹ کے اس نہر میں گرا ہو گا۔ جو بہتا ہوا میرے پاس پہنچا میں نے پکڑ کے کھا لیا فوری طور پر اس باغ کے مالک کے پاس چلے جاتے ہیں۔ ولی کو ولی ہی پہچانتے ہیں ولی کو پہچاننے کے لئے ولی کی نگاہ چاہیے۔ ہر بندہ ولی کو نہیں پہچان سکتا۔ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ ایک ولی کامل ہیں۔ باغ کے مالک ہیں جب انہوں نے دیکھا ایک نوجوان

آ رہا ہے۔ جس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا ہے اور اس کی پیشانی پر پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور چمک رہا ہے فوری طور پر ادب کے لئے کھڑے ہو گئے پوچھا بیٹا کیسے آنا ہوا۔ عرض کرنے لگے حضرت صاحب مجھ سے بڑی غلطی ہو گئی میں اس غلطی کی معافی طلب کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کہا کیا غلطی ہو گئی ہے؟ عرض کرنے لگے حضرت صاحب ایک سیب آپ کے درخت سے ٹوٹ کر نہر میں گرا وہ بہتا ہوا جا رہا تھا کہ میں نے اسے اُٹھا کر اس کو کھا لیا تو پھر دل میں خیال آیا میں نے مالک کی اجازت کے بغیر کھایا ہے اس کی اجازت تو لی نہیں لہٰذا میں اس سیب کی معافی طلب کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔ حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ تھوڑی دیر کے لئے سوچتے ہیں کہ لوگ تو چوری کا مال اٹھا کر لے جاتے ہیں کبھی معافی طلب کرنے کے لئے نہیں آتے ان کا ضمیر ان کو نہیں جھنجھوڑتا لیکن یہ کیسا بندہ ہے یہ کتنے بلند تقوے والا ہے یہ کتنا عظیم انسان ہے کہ ایک سیب بہتا ہوا جا رہا ہے اس کو پکڑ کر کھا لیا تو اتنا پریشان ہو گیا۔ یہ کتنے بلند مقام تک پہنچا ہوا ہے کہ ایک گمشدہ سیب کھانے کے بعد اس قدر پریشان ہو گیا کہ معافی طلب کرنے کے لئے آ گیا ہے۔ جب کہ عموماً ہوتا یہ ہے کہ لوگ بے حساب ناجائز مال کھا لیتے ہیں اور کبھی پروا نہیں کرتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! انہوں نے سوچا کہ اس نوجوان کے اوپر توجہ اور دی جائے تو یہ اور نکھر کے سامنے آئے گا۔ فرمانے لگے کہ اس سیب کھانے کی جو سزا ہے جتنی دیر وہ سزا قبول نہیں کرے گا اتنی دیر تک تجھے معاف نہیں کیا جائے گا۔ پوچھنے لگے جناب مجھے سزا بتاؤ؟ بولے تم قبول کر لو گے؟ ہاں میں قبول کر لوں گا! دیکھ لو بڑا مشکل کام ہے؟ فرمانے لگے کہ اس دنیا کی مشقت بہتر ہے قیامت کی مشقت اٹھانے سے۔ آپ بتائیں کیا سزا ہے؟ کہا کہ ایک پورا سال میرے باغ کی رکھوالی کرنا ہو گی۔

اب تھوڑی دیر کے لئے ہم ذرا اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک کر اپنا بھی جائزہ لیتے چلے جائیں۔ اول تو ہم کسی کا مال اٹھا کر کھا لیتے ہیں ہمارا ضمیر ہمیں ملامت نہیں

کرتا۔ اس لئے ایک چھوٹی سی مثال دے دوں ہم چھابڑی والے کے پاس جاتے ہیں
کوئی سودا خریدنے کے لئے تو ہمارا بھاؤ پوچھنے کا انداز کیا ہوتا ہے...... پھل وغیرہ اٹھا کر
پکڑ کر منہ میں ڈالا اور کہا ہاں بھئی کیا بھاؤ دے رہے ہو' تمہارا مال تو اچھا نہیں ہے' اچھا
تم ریٹ بتاؤ یعنی گفتگو بھی ہو رہی ہے بغیر اجازت کے اُٹھا کر کھاتے بھی جا رہے ہیں۔
پروا ہی نہیں ہے۔ اللہ! اللہ! اللہ! اے میرے پیارے اسلامی بھائیو! جتنی دیر ہم اپنی غذا
کا حساب نہیں کریں گے ہماری نمازوں میں سرور نہیں آ سکتا عبادتوں میں لذت نہیں آ
سکتی۔ ہماری اولاد کس طرح فرمانبردار ہو سکتی ہے۔ ایک وہ بھی تو بزرگ تھے کہ نماز
پڑھنے کا بڑا سرور آ رہا ہے بڑا لطف آ رہا ہے جی چاہتا ہے میں نماز پڑھتا ہی جاؤں
پڑھتا ہی چلا جاؤں۔ بہت لطف آ رہا ہے' لیکن اچانک لطف آنا بند ہو گیا سرور آنا بند ہو
گیا پریشان ہو گئے بڑا پریشان ہوئے کبھی کسی کے پاس جا رہے ہیں کبھی کسی کے پاس جا
رہے ہیں کہ کیا ہو گیا ہے مجھے نماز میں سرور نہیں آ رہا؟ مجھے بتاؤ مجھے کیا ہو گیا ہے؟ جس
کے پاس جاتے ہیں وہ کہتے ہیں ہمارے پاس اس کا کوئی علاج نہیں ہے۔ پریشان ہو
گئے جب زیادہ پریشان ہو گئے پھر ایک اللہ کے بندے کے پاس پہنچے انہوں نے فرمایا
بندے تیرا حل صرف ایک ہے پوچھنے لگے کیا بتلانے لگے تو مدینے شریف چلا جا مسجد
نبوی شریف جائے گا رات کا پچھلا پہر ہو گا۔ وہاں ایک نورانی صورتوں والوں کی ایک
محفل لگے گی۔ وہاں تو اپنا مقدمہ پیش کرنا تیرا وہاں پر مسئلہ حل کر دیا جائے گا۔

پیارے اسلامی بھائیو! نماز میں سرور نہ آنا ان کے نزدیک اتنا پریشان کن تھا کہ
بغداد شریف سے انہوں نے جو ہے سفر مدینہ شروع کر دیا اور سفر کی صعوبتیں برداشت
کرتے ہوئے مدینے شریف جب پہنچتے ہیں تو رات کا وقت ہے عشاء کی نماز ادا کرنے
کے بعد مسجد نبوی شریف کے کونے میں بیٹھ جاتے ہیں اور انتظار کر رہے ہیں کہ بندوں
کی محفل لگے اور میرا مسئلہ حل ہو جائے۔

رات کا جب پچھلا پہر ہوتا ہے اچانک انہوں نے دیکھا کہ ایک بزرگوں کی ایسی

جماعت آتی ہے کہ جن کے چہرے چودھویں رات کے چاند سے بھی زیادہ چمک رہے
ہیں ان میں ایک بزرگ کھڑے ہوتے ہیں اور محفل والوں کو تعارف کروانے لگے کہ اے
میرے ساتھیو! میں محفل شروع کرنے سے پہلے ایک مہمان کا تعارف کروانے لگا ہوں
وہ مہمان بغداد شریف سے آیا ہوا ہے اور اس کا مسئلہ یہ ہے کہ اسے نماز میں سرور نہیں آ
رہا۔ فرمانے لگے میں ایک کونے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اللہ کے ولی دلوں کے بھید بھی جاننے
والے ہوتے ہیں۔ فرمانے لگے میں جلدی سے اٹھ کے آگے آ گیا اور قدم بوسی کی میں
نے عرض کی جناب میں ہی وہ گناہگار بندہ ہوں جس کو نماز میں سرور نہیں آ رہا۔ آپ
فرمایئے کیا بات ہو گئی فرمانے لگے کہ لوگوں کا مال کھاتا ہے اور نمازوں میں سرور ڈھونڈتا
ہے!!! ہاتھ باندھ کے کھڑے ہو گئے حضرت صاحب کیا بات ہو گئی کیا۔ میں نے کسی کا
مال کھا لیا فرمانے لگے بغداد شریف میں تم نے ایک بندے سے ایک چھابڑی والے سے
کھجوریں خریدیں اور اس نے جب تیرے ہاتھ میں کھجوریں پکڑائیں ایک کھجور جو تھی وہ
واپس چھابڑی میں گر گئی تم نے غلطی سے اپنی کھجور کی جگہ اس کی کھجور شامل کر لی فرمایا کہ
لوگوں کا مال کھاتا ہے اور نماز میں سرور ڈھونڈتا ہے چل بھاگ جا۔ ادھر غلطی سے ایک
کھجور واپس گری اٹھا کر کھا لی تو نماز میں سرور نہیں آ رہا اور ادھر ہم بغیر اجازت نہ جانے
کیا کچھ اٹھا کر کھاتے جا رہے ہیں پھر ہمیں نمازوں میں سرور کیسے آئے؟ وہاں سے
اٹھے مدینے شریف سے واپس بغداد شریف آ کر اس چھابڑی والے کو تلاش کر رہے ہیں
تلاش کرتے کرتے جب وہ مل گیا کہنے لگے بھائی مجھ سے غلطی ہو گئی۔ میں نے غلطی
سے آپ کی کھجور کھا لی ہے آپ مجھے معاف کر دیں اس نے کہا جاؤ جناب میں نے
تمہیں معاف کر دیا۔ جب اس نے معاف کر دیا واپس آئے نماز پڑھی تو سرور آنا شروع
ہو گیا۔

تو میں عرض کر رہا تھا کہ جب باغ کے مالک نے یہ بتایا کہ ایک سال اس باغ کی
رکھوالی کرنی ہو گی۔ پھر تمہیں معاف کیا جائے گا۔ کوئی ہمارے جیسا ہوتا تو کہتا نہیں

معاف کرتا تو نہ کرُ لے میں جا رہا ہوں ایک میں چل کر آ گیا ہوں پھر بھی نہیں معاف کر رہا۔نہیں تو نہ سہی میں جا رہا ہوں۔لیکن وہ بزرگ تھے جن کے دلوں میں آخرت کی فکر تھی۔ یہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والے تھے دل میں خوف خدا تھا۔فرمانے لگے اچھا ایک سال میں رکھوالی کروں گا تو کیا آپ معاف فرما دیں گے فرمانے لگے ہاں میں معاف کردوں گا۔ انہوں نے اس سزا کو خوش دلی سے قبول کرلیا۔ جب قبول کرلیا تو رکھوالی شروع کردی۔ رکھوالی کرتے جارہے ہیں کرتے جارہے ہیں ایک سال کے بجائے دو سال کا عرصہ گزر گیا۔ اچھا یہاں پر میں ایک اور بات عرض کردوں۔ ہمیں اگر کوئی رکھوالی کے لئے رکھ لے میرا خیال ہے چند دنوں کے بعد باغ ہی صاف ہوا ہو۔لیکن اللہ! اللہ! ان بزرگوں کی پاکیزگی ان کا تقویٰ طہارت ذرا دیکھو کس انداز سے باغ کی رکھوالی کر رہے ہیں ایک مرتبہ باغ کا مالک کہنے لگا مجھے ذرا باغ سے سیب تو لا کے دو دوڑ کر سیب سامنے لا کر رکھ دیئے۔ جب انہوں نے کھائے کچھ کھٹے نکلے کچھ میٹھے نکلے فرمانے لگے تمہیں ایک سال کا عرصہ ہوگیا باغ کی رکھوالی کرتے ہوئے ابھی تک کھٹے اور میٹھے سیب کا اندازہ نہیں ہوسکا۔ہاتھ باندھ کر کھڑے ہوگئے کہنے لگے حضرت صاحب ایک سیب کھایا تھا۔تو ایک سال کی رکھوالی کی سزا بھگتنا پڑی۔ اگر اور سیب کھا لیتا تو ساری عمر یہیں گزارتا۔لہٰذا میں نے اس دن کے بعد آپ کے باغ کا پھل نہیں چکھا۔ یہ تھی رکھوالی۔

جب دو سال کا عرصہ گزر گیا ایک دن بلایا فرمانے لگے بیٹا ایک سال کی بجائے دو سال کا عرصہ گزر گیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تجھے کچھ انعام بھی دیا جائے۔فرمانے لگے میری ایک بیٹی ہے جو معذور ہے آنکھوں سے بھی، زبان سے بھی ہاتھوں سے بھی پاؤں سے بھی، اس کے ساتھ تیری شادی کرنی ہے ایک دم سوچا کہ وہ خاتون جو آنکھوں سے معذور ہو زبان سے بھی معذور ہو ہاتھوں سے بھی معذور ہو پاؤں سے بھی معذور ہو وہ تو ایک اپاہج ہو گی۔ وہ تو ایک گوشت کا لوتھڑا ہو گی۔ اس کو اٹھا کر کہاں کہاں پھروں گا کہنے لگے اگر میں شادی نہ کروں تو فرمانے لگے سزا معاف نہیں ہوگی۔ پھر ایک دم سوچا کہ ابو صالح

اس سزا کو قبول کرلے اس لئے کہ آخرت کی سزا سے دنیا کی سزا بالکل ہلکی ہے کہنے لگے جناب مجھے منظور ہے شادی ہوگئی جب رات اپنی دلہن کے کمرے میں تشریف لے جاتے ہیں تو ایک دم پریشان ہوکر باہر چلے آتے ہیں۔اپنے سسر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں عرض کرنے لگے حضرت صاحب مجھ سے غلطی ہوگئی۔ دھوکہ ہوگیا کیوں کیا بات ہوگئی فرمانے لگے آپ نے جس لڑکی کا تعارف کروایا تھا وہ تو اپاہج تھی۔ اور میں جس لڑکی کے کمرے میں گیا وہ تو دیکھتی بھی ہے وہ تو گفتگو بھی کرتی ہے اس کے ہاتھ بھی سلامت ہیں پاؤں بھی سلامت ہیں مجھ سے غلطی ہوگئی۔

فرمایا: بیٹا میں نے اس بچی کو آنکھوں سے معذور اس لئے کہا تھا کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کی شکل دیکھی تک نہیں ہے۔ کانوں سے معذور اس لئے کہا کہ آج تک اس نے کانوں سے کسی نامحرم کی آواز سنی نہیں، ہاتھوں سے معذور اس لئے کہا کہ آج تک اس نے اپنے ہاتھوں سے کوئی غیر شرعی کام کیا ہی نہیں ہے۔ پاؤں سے معذور اس لئے کہا کہ آج تک اس نے اپنے گھر کی دہلیز سے قدم باہر ہی نہیں نکالا۔

اسلامی بھائیو ذرا غور سے سوچو! کہ جب دولہا پہلی رات اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے اس کے کیا جذبات ہوتے ہیں کیا احساسات ہوتے ہیں۔ ذرا ان کو آنکھوں کے سامنے لائیے اور ادھر دیکھیے دولہا پہلی رات جب اپنی بیوی کے پاس جارہا ہے جب گفتگو کا آغاز شروع ہوتا ہے فرماتے ہیں کہ آج میرے دل میں ایک خواہش ہے بیوی نے پوچھا کیا خواہش ہے فرمانے لگے میں چاہتا ہوں کہ آج کی رات نفل پڑھ کر میں خدا کی بارگاہ میں شکر ادا کروں کہ اس نے تیرے جیسی نیک بیوی مجھے عطا کردی ساری رات مرد بھی نفل پڑھ رہا ہے عورت بھی نفل پڑھ رہی ہے دوسری رات آجاتی ہے تو اب بیوی کیا کہتی ہے بیوی کہتی ہے کہ میرے دل میں بھی آج خواہش ہے کہ آج کی رات میں اپنے رب کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کروں کہ تیرے جیسا نیک مرد مجھے مل گیا اور عورت بھی سجدے کر رہی ہے مرد بھی سجدے کر رہا ہے، اب اندازہ کرو کہ خاوند جو ہے،

اتنے بلند تقوے کا مالک ہے کہ ایک سیب کھانے کے بعد اتنی سزا بھگتنے کے لئے تیار ہو گیا' بیوی جو ہے وہ اتنے بلند تقوے والی' نامحرم کی طرف کبھی آج تک دیکھا نہیں ہے کانوں سے نہ کوئی غیر شرعی بات سنی ہے نہ زبان سے کوئی غیر شرعی بات کہی ہے۔ اور اپنے گھر کی دہلیز سے باہر قدم بھی نہیں رکھا ساری عمر اللہ کی یاد ہی میں بسر کی ہے۔ ان کی گود سے سیدنا عبدالقادر جیسا ولی کامل پیدا نہ ہو تو کون پیدا ہو۔

ان ماں باپ کی کس قدر روشن ضمیری کس قدر ان کے بلند خیالات ہیں کس طرح ان کے اندر ایمان کی علامتیں موجود ہیں کہ حضرت سیدنا عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابھی آپ چھوٹے بچے ہی ہیں کہ جس طرح چھوٹے بچوں کی عادت ہوتی ہے کہ باہر نکلے کوئی جانور دیکھا اس کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا آپ نے ایک گائے دیکھی اس کے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دور گئے وہ گائے رک گئی تو اس نے انسانی زبان میں گفتگو کرنا شروع کر دی وہ کیا کہتی ہے۔ عبدالقادر تجھے اللہ تعالیٰ نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ مخلوق خدا تیرے پیچھے چلے۔ حیران ہو گئے واپس پلٹ آئے جب واپس پلٹے اپنے مکان کی چھت پر پہنچتے ہیں نگاہ اٹھاتے ہیں تو نگاہوں کے سامنے خانہ کعبہ آ جاتا ہے دیکھتے کیا ہیں لوگ طواف کر رہے ہیں واپس آ جاتے ہیں ماں کو آ کے ماجرہ سناتے ہیں کہ اے ماں میں نے آج اس طرح گائے کو کلام کرتے ہوئے دیکھا لوگوں کو طواف کعبہ کرتے ہوئے دیکھا۔ والدہ ماجدہ ارشاد فرماتی ہیں۔ بیٹا اب تیری اور میری جدائی کا وقت آ گیا اور اب میں تجھے اپنے سے جدا کر رہی ہوں کس لئے اس لئے جدا کر رہی ہوں کہ تو دین کا علم حاصل کرے۔ میں اس لئے تجھے جدا کر رہی ہوں کہ تو بغداد شریف جا کر دین کا علم حاصل کر آج ہماری کیفیت یہ ہے کہ ہماری پوری توجہ یہ ہے کہ اگر بچہ ٹیوشن پڑھنے کے لئے نائٹ کالج جوائن کر لیتا ہے ماں باپ فیس بھی بھرتے ہیں اور اس کے لئے کنوینس کا بھی بندوبست کرتے ہیں آنے جانے کا خرچہ بھی دیتے ہیں رات چاہے بارہ ایک بج جائے کسی کی زبان پر اُف تک نہیں آتا لیکن کاش!

ان کے دلوں میں دین کا علم حاصل کرنے کا جذبہ آ جائے۔ ہمارے بچے ڈاکٹر بن جاتے ہیں انجینئر بن جاتے ہیں لیکن دین کے بارے میں انہیں معلومات بہت کم ہوتی ہیں جس کے نتائج یہ نکلتے ہیں کہ بچہ جب ڈاکٹر بن جاتا ہے انجینئر بن جاتا ہے اعلیٰ افسر لگ جاتا ہے اس کا باپ جب اُس کو ملنے کے لئے آتا ہے تو اس کا چپڑاسی پوچھتا ہے کہ یہ بوڑھا بندہ کون آیا ہے؟ یہ بتلاتا ہے کہ ہمارا ملازم آیا ہے' پھر اس وقت کہتے ہیں کہ دعا کرو مولوی صاحب بڑے پریشان ہیں اولاد نہ فرمان ہو گئی ہے' بات نہیں مانتی توجہ نہیں دیتی۔ میں کہتا ہوں پیارے اسلامی بھائیو! والدین کا خود قصور ہے وہ علم جس کو پڑھ کے بچوں نے ماں باپ کا ادب و احترام کرنا تھا۔ ماں باپ اس علم کے قریب نہیں جانے دیتے جب ان کو دین کا علم حاصل ہی نہیں تو ماں باپ کا ادب واحترام کیسے کریں۔

ماں باپ کی خود فریبی

اگر بیٹے نے کہہ دیا کہ ماں میں تو تین دن کے مدنی قافلے کے ساتھ جا رہا ہوں ماں میں وہاں جاؤں گا اور دین کا علم حاصل کروں گا۔ نا نا بیٹا اگر تو ان دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ گیا تو' تو مولوی بن جائے گا تو معاذ اللہ ملاں بن جائے گا۔ تو مسجد کی روٹیاں کھایا کرے گا یہ کیا کہے گا' وہ کیا کہے گا۔ اس طرح اس کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہے تا کہ بیٹا کہیں دین کی طرف نہ آ جائے۔ بیٹا کہیں نیکی کی طرف نہ آ جائے اس لئے کہ ہم نے تو پختہ عہد کر رکھا ہے کہ ہم نے دوزخ کا ایندھن بننا ہے۔ یہ بیٹا اگر نیک بن گیا تو ہم کہیں جنت میں جانے کے مستحق نہ ہو جائیں۔ ہمارے ساتھ کئی واقعات پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہم دعوتِ اسلامی والوں کے ساتھ جا رہے ہیں او ہو بیٹا تو تو وہ میرا لختِ جگر ہے کہ تیرے بغیر میں نے کبھی ایک رات بسر نہیں کی۔ اور تو جب رات کو دیر سے آتا ہے میں دروازے میں کھڑی ہو جاتی ہوں اتنی دیر مجھے نیند نہیں آتی جتنی دیر تک تو واپس نہیں آ جاتا۔ خبردار تم نے کہیں جانے کا نام لیا۔ میں تیرے بغیر ایک پل نہیں گزار سکتی۔

لیکن بیٹا اگر یہ کہے ماں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرون ملک جا رہا ہوں ماں میں نے ڈاکٹری کے لئے داخلہ لینا تھا لاہور میں میرا میرٹ نہیں آیا۔ مجھے پشاور میں جگہ ملی ہے' تو ماں یہ نہیں کہتی بیٹا نہ نہ میں تیرے بغیر ایک پل نہیں گزار سکتی۔ ماں کہتی ہے بیٹا جا تجھے اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا کرے۔ دنیا کی دولت کے لئے دنیا کے مال کے لئے ماں باپ اولاد کو خود سے جدا کر رہے ہیں گلے میں ہار ڈال رہے ہیں۔ خوشیاں منائی جا رہی ہیں لیکن اگر بیٹا دین کا علم حاصل کرنے کی خاطر جانے کے لئے بڑھتا ہے تو اُس کی مخالفتیں کی جاتی ہیں اس کی دل آزاری کی جاتی ہے اور دل شکنی کی جاتی ہے اور اس کے نتائج ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں۔ آج کس قدر ہمارے معاشرے میں برائیاں عام ہوتی جا رہی ہیں۔

میں عرض کر رہا تھا کہ آپ کی والدہ ماجدہ فرمانے لگیں بیٹا اب۔ تیری میری جدائی کا وقت آ گیا ہے اب میں تجھے دین کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنے سے جدا کر رہی ہوں اے بیٹا جاؤ دین کا علم حاصل کرو اب ماں اپنے لختِ جگر کو گئی ہے جدا کرنے ہم بھی اپنی اولاد کو جدا کرتے ہیں کب کرتے ہیں جب بیٹے نے امریکہ جانا ہو نوٹ کمانے کے لئے جب جدائی کا وقت آتا ہے تو ماں پتہ کیا نصیحت کرتی ہے بیٹا ذرا یاد رکھنا میں نے بڑے قرضے اٹھا کر تجھے ٹکٹ خرید کر دی ہے ویزا لے کر دیا ہے۔ وہاں جا کر بھولنا نہ دن رات دولت اکٹھی کرنا دیکھ ہم نے قرضہ اتارنا ہے' دیکھ ہم نے تیری شادی کرنی ہے' تیری بہنیں بھی جوان ہیں فلاں کام بھی ہے وہ مسئلہ بھی ہے۔ اس کے ذہن میں ہم ایسی ایسی باتیں بھر دیتے ہیں کہ وہاں جا کر وہ دولت ہی دولت اکٹھی کرتا ہے دولت کی خاطر ہم اسے جدا کر دیتے ہیں۔ اور بڑی خوشی سے اسے جدا کر رہے ہیں کیوں جدا کر رہے ہیں ہمیں پتہ ہے جب وہ وہاں سے واپس آئے گا تو بکسے کے اندر وہ نوٹ بھر کے لائے گا۔ مگر آہ یہ پتہ نہیں کہ بیٹے کو جدا کر رہے ہیں کہیں بیٹا خود ہی بکسے میں بند ہو کر نہ آ جائے۔

ادھر دیکھو یہ بھی ماں ہے بیٹے کو گئی ہے جدا کرنے کوئی لمبی چوڑی نصیحت نہیں کی بلکہ صرف اتنا کہا بیٹا یاد رکھنا زندگی میں کبھی جھوٹ نہ بولنا۔ اب اندازہ کرو کہ ماں کے اس فرمان عالی شان پر آپ نے کس قدر عمل کیا کہ قافلے کے ساتھ جا رہے ہیں راستے میں ڈاکو پڑ گئے ڈاکوؤں نے مال لوٹ لیا اور اب سب کی علیحدہ علیحدہ تلاشی لی جا رہی ہے۔ آپ ابھی چھوٹے بچے ہیں ڈاکو آپ کے پاس آتا ہے پوچھتا ہے بیٹا تمہارے پاس کچھ ہے تو فرمانے لگے ہاں میرے پاس ہے ڈاکو لگا سوچنے کہ بھلا ڈاکوؤں کو بھی کوئی بتاتا ہے یہ بچہ جھوٹ بول رہا ہے دوسرا ڈاکو آتا ہے بیٹا تمہارے پاس کچھ ہے میرے پاس ہے بچہ ایسے ہی کہہ رہا ہوگا بھلا کوئی چور کو بھی بتاتا ہے کہ میرے پاس مال موجود ہے۔ جو بھی ڈاکو آئے یہی فرماتے رہے۔ وہ آگے نکلتے چلے گئے جب اپنے سردار کے پاس جا کے سارا مال ڈھیر کر دیا سردار نے پوچھا کسی کے پاس کوئی دولت رہ تو نہیں گئی۔ کہنے لگے سردار ہم نے سب کے مال لوٹ لئے ہیں لیکن ایک بچہ ہے وہ کہتا ہے میرے پاس دولت ہے ہم سمجھتے ہیں وہ جھوٹ بول رہا ہے کہا بلا لو اس کو بلا لیا پوچھا بیٹا تمہارے پاس کچھ ہے؟ کہا جی ہاں ہے! کیا چیز ہے؟ چالیس دینار ہیں! کہاں ہیں؟ میری والدہ ماجدہ نے میرے کپڑے میں سی دیئے ہیں! قمیض اتاری پھاڑی چالیس دینار پورے نکل آئے ڈاکوؤں کا سردار کہنے لگا بیٹا تمہیں پتہ نہیں ہے ہم کون ہیں؟ کہا ہاں پتہ ہے آپ چور ہو ڈاکو ہو مال لوٹ لیتے ہو! بیٹا ڈاکوؤں سے مال چھپایا جاتا ہے اگر تو یہ کہتا کہ میرے پاس کچھ نہیں ہے تو تجھے کسی نے کچھ نہیں کہنا تھا چھوڑ دینا تھا لیکن تو سچ کیوں بول رہا ہے؟ تو آپ فرمانے لگے میری والدہ ماجدہ نے کہا تھا بیٹا جھوٹ نہ بولنا۔ اتنا کہنے کی دیر تھی بیٹا جھوٹ نہ بولنا یہ زبان سے نکلا اس کی زبان سے جو مادر زاد ولی ہے۔ جو ماں کی گود میں رمضان المبارک کا ادب و احترام کر رہے ہیں یہ الفاظ نکلتے ہی ڈاکوؤں کے سردار کے دل پر ایسی چوٹ لگی کہ وہ بے ہوش ہو گیا ہوش میں آیا تو کہنے لگا اے میرے ساتھیو میرے ساتھ تمہاری جدائی کا وقت آ پہنچا ہے۔ کہنے لگے سردار کیا

بات ہوگئی اس نے جواب دیا دیکھو یہ بچہ ماں کے ساتھ عہد کرکے آیا ہے کہ ماں میں
جھوٹ نہیں بولوں گا اپنی ماں سے عہد کرنے کے بعد اس عہد پر اس قدر قائم رہا ہے کہ
دولت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے سچ بول رہا ہے۔ اور میں نے اپنے مالک ذوالجلال سے
اتنے عہد کیے لیکن ان میں سے کسی پر پورا نہیں اتر رہا۔ مسلسل اُس کی مخالفت کر رہا ہوں
لہٰذا میں آج سے توبہ کرتا ہوں کہ آج کے بعد کبھی چوری نہیں کروں گا۔ ڈاکے نہیں
ڈالوں گا تمہارا راستہ اور ہے میرا راستہ اور۔

ڈاکوؤں کے سردار نے جب یہ کہا تو اس کے ساتھی کہنے لگے کہ ڈاکہ ڈالنے میں تو
ہمارا سردار تھا تو آگے تھا ہم پیچھے تھے۔ آج تو توبہ کرنے لگا ہے تو' تو آگے ہوگا ہم
تیرے پیچھے ہوں گے۔ وہ سب کے سب آئے اور حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہوئے۔ تمام ڈاکو تائب ہو جاتے ہیں۔

یہ مقامِ عبرت ہے

میرے اسلامی بھائیو ہم بھی اپنے اپنے گریبانوں میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم کس
قدر سچ بول رہے ہیں اور کس قدر جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں' اور ہم دین کے علوم سے کس
قدر دور ہیں۔ حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے
دین کا علم حاصل کیا اس قدر دین کا علم حاصل کیا کہ علم حاصل کرتے کرتے قطبیت کے
مقام تک پہنچ گیا۔

میرے اس بیان سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ میں دُنیوی تعلیم کی مخالفت کر رہا ہوں۔
خبردار ایسی سوچ بھی ذہن میں نہ لانا ہم اس بات کے مخالف نہیں۔ ہم مخالف اس بات
کے ہیں کہ یہ جو ون وے ٹریفک چلائی جاتی ہے کہ صرف دنیا ہی کا علم حاصل کرو لہٰذا دنیا
کا علم حاصل کرتے کرتے وہ F.A کر گئے B.A کر گئے M.A کر گئے P.H.D کر
گئے لیکن چھ کلمے یاد نہیں' ایمان کی صفتیں یاد نہیں' نماز یاد نہیں' غسل کا طریقہ نہیں آتا'
وضو کا طریقہ نہیں آتا اور اس کا تجربہ اس طرح بھی ہوتا ہے کہ جب کبھی شادی پہ نکاح

پڑھانے کے لئے چلے جائیں۔ اکثر دولہے دیکھے ہیں کہ ان کو کلمے یاد نہیں ہوتے تو میں
کہتا ہوں کہ چلو میں آگے آگے پڑھتا ہوں تم ذرا پیچھے پیچھے پڑھ لو کئی ایسے دولہے
ہوتے ہیں جو پیچھے پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اس وقت میں سوچتا ہوں کہ وہ بچہ جو زمین
پر بیٹھ کر کلمہ نہیں سنا سکتا۔ قبر میں جا کر خاک سنائے گا۔

یاد رکھو کہ قبر میں آپ کی F.A کی ڈگری کام نہیں آئے گی۔ B.A کی ڈگری کام
نہیں آئے گی۔ P.H.D کی ڈگری کام نہیں آئے گی۔ قبر میں اگر کام آئے گی تو قرآن
پاک کی ڈگری کام آئے گی۔ دین کے علم کی ڈگری کام آئے گی۔ آؤ اگر یہ چاہتے ہو کہ
ہماری قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جائے۔ میدان حشر میں جب اُٹھیں تو
کوئی پریشانی لاحق نہ ہو۔ تو پھر آج ہی اس بات کا عہد کر لو کہ ہم غفلت کی وجہ سے جو
سستیاں برتتے رہے اُنہیں دور کرلیں گے۔ آج کے بعد ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ
وسلم کے دین کا علم حاصل کریں گے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے
وابستہ ہو جائیں گے۔

کی محمد (ﷺ) سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

اے بندے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہو کر تو دیکھ یہ ساری دنیا تیرے زیر
اثر ہوتی چلی جائے گی۔ اس لئے کہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن ایسا دامن ہے کہ اس
دامن سے جو بھی لپٹا تو کوئی ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بن گیا کوئی عمر فاروق رضی
اللہ تعالیٰ عنہ بن گیا' کوئی عثمان غنی رضی اللہ عنہ بن گیا' کوئی حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بن گیا' کوئی بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن گیا' کوئی محی الدین جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
بن گیا' کوئی داتا علی ہجویری تو کوئی معین الدین چشتی بن گیا تو کوئی امام احمد رضا بن گیا
تو کوئی میاں شیر محمد رحمتہ اللہ علیہ بن گیا۔

آؤ پیارے اسلامی بھائیو! اپنی زندگیوں کے رخ تبدیل کرلو۔ اگر چاہتے ہو کہ ہم

نیا و آخرت کی عزت پا جائیں۔ دنیا کے اندر سکون پائیں ہمارے رزق میں برکت ہو۔ دیکھو ہم شب و روز نمازوں کو چھوڑ کر رزق کے پیچھے بھاگتے ہیں اور روزی ہاتھ نہیں آتی مگر لاہور میں حضور داتا گنج بخش رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کے مزار پرانوار پر صدائیں لگ رہی ہوتی ہیں کوئی ہے داتا کا لنگر کھانے والا؟

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہم دنیا میں نوٹ کمانے کے لئے نہیں دین کی سربلندی کے لئے بھیجے گئے ہیں ہم سب کو چاہیے کہ ہم دین کی سربلندی کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں اور پوری دنیا میں دین اسلام کا کام کرتے چلے جائیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ سب سے افضل ہے۔ آؤ لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھا دو۔ ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے کہ ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن سے وابستہ ہو جائیں۔ غیروں کے طریقوں کو چھوڑ کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو اپناتے چلے جائیں۔

یہ انقلاب برپا کس نے کیا؟

یہ ساری سوچیں اور سوچوں کے جو رخ تبدیل ہوئے ہیں یہ دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے ہیں۔ ورنہ وہ نوجوان اسلامی بھائی جو آوارہ گردی کیا کرتے تھے جو کل کو گانے گایا کرتے تھے الحمد اللہ اس ماحول میں آ کر نعت پاک مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھنے والے بن گئے۔ آؤ اگر آپ بھی چاہتے ہیں کہ ہم بھی درود وسلام پڑھنے والے بن جائیں ہم نمازی بن جائیں۔ ہم سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں تو میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا جو بندہ چاہتا ہے میں نیک بن جاؤں ہماری اولاد بھی نیک بن جائے تو آپ حضرات کی خدمات میں میں عرض کروں گا کہ آؤ اس گیارھویں والے پیر کی نسبت سے اس بات کا عہد کرو کہ ہم گیارہ گیارہ جمعرات دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کریں گے (شیطان کہہ رہا ہے خبردار ان شاء اللہ عزوجل نہ کہنا کہ کہیں جانا نہ پڑ جائے شیطان کہتا ہے نیکی کا ارادہ نہ کرنا کل کو تم نے پھر

برائی کرنی ہے) پیارے اسلامی بھائیو! اگر شیطان کے کہنے پر لگے رہے تو توبہ کر لیں گے؟ یقیناً نہیں ہرگز نہیں شیطان ہمیں توبہ کرنے نہیں دے گا۔ کل تک کسی کے پاس زندہ رہنے کی ضمانت ہے؟ یقیناً کسی کے پاس بھی اس کی ضمانت نہیں۔ آج توبہ کرو کیا پتہ آج موت آ جائے تو سیدھا جنت میں چلے جائیں۔ اگر دل میں ایسا خیال آتا ہے کہ گھر کے خرچے ہی نہیں پورے ہوتے ہم کیسے اجتماع میں چلے جائیں۔

آج اگر کوئی بچہ یہ کہتا ہے ماں میں نے پکنک منانے کے لئے آؤٹنگ کے لئے دوستوں کے ساتھ مری جانا ہے۔ حالانکہ ماں کو پتہ ہے جب یہ نوجوان لڑکے اکٹھے ہو کر جاتے ہیں تو راستے میں کیا گل کھلاتے ہوئے جاتے ہیں تاش کھیلتے اور شرارتیں کرتے ہوئے جاتے ہیں کس طرح مسخریاں کرتے ہوئے جاتے ہیں۔ لیکن ماں باپ خوش ہیں بھیج رہے ہیں۔

محترم اسلامی بھائیو! جو توبہ کر لیتا ہے اللہ عزوجل اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دیتا ہے اور جو سچے دل سے توبہ کرتا ہے اللہ عزوجل اس کو نیکیوں کی توفیق عطا فرماتا ہے آج پکی سچی توبہ کر لو کہ آج کے بعد ہمارے رخ مدینے شریف کی طرف پھر جائیں اور اس بات کا عہد کرو گے۔

اے مالک و مولا! ہم غفلت کی وجہ سے نمازوں میں سستیاں کرتے رہے۔ ہمارے دلوں میں غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی محبت موجود ہے اور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے وہ بندے ہیں جنہوں نے ایک دن نہیں ایک مہینہ نہیں ایک سال نہیں بلکہ متواتر چالیس سال عشاء کے وضو سے فجر کی نماز ادا کی ہے۔ اے مالک و مولا! ہم تو ان انعام یافتہ لوگوں کے پیچھے چلنا چاہتے ہیں لہٰذا ہم آج سے اس بات کا عہد کرتے ہیں کہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ ان شاء اللہ عزوجل بھی اتنی زور سے ان شاء اللہ عزوجل کہو کہ شیطان کا کلیجہ پھٹ جائے۔

اے مالک و مولا! آج کے بعد ہم پانچوں وقت باجماعت نماز ادا کیا کریں گے۔

اے مالک و مولا آج کے بعد ہم بدنگاہی نہیں کریں گے۔ اے مالک و مولا! آج کے بعد ہم انگریزی فیشن کو ترک کرکے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت کو سینے سے لگا کر رکھیں گے۔

اور یہ سب کچھ ممکن تب ہوگا جب ہم نیک اجتماعات میں جاتے رہیں گے۔ الحمد للہ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات سوڈیوال کوارٹر کی جامع مسجد محمدی حنفیہ میں عشاء کی نماز کے بعد شروع ہو جاتا ہے آپ اس اجتماع میں ضرور شرکت فرمایا کریں نہ صرف تنہا بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں تک نیکی کی دعوت پہنچا کر انہیں اجتماع کی ترغیب دلا کر ہو سکے تو گھروں سے بلا کر ساتھ لیتے آئیے۔ آپ کے شفقت فرمانے اور انہیں گھر سے بلا کر لانے سے اگر کسی اسلامی بھائی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن و سنت کی راہ پر آ گیا تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہو گا۔ ان شاء اللہ عزوجل۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَآءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قیمتی پیالہ

دم بدم صلی علیٰ

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عرض کیا' یا رسول اللہ! میں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت زیادہ درود شریف پڑھا کرتا ہوں۔ آپ بتا دیجئے کہ دن کا کتنا حصہ درود خوانی کے لئے مقرر کر دوں؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جس قدر چاہو مقرر کر لو۔ حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ دن رات کا نصف حصہ درود خوانی کے لیے مقرر کر لوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو مقرر کر لو اور اگر تم اس سے بھی زیادہ وقت مقرر کر لو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ دن رات کا دو تہائی مقرر کر لوں؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم جتنا چاہو وقت مقرر کر لو اور اگر تم اس سے زیادہ وقت مقرر کرو گے تو تمہارے لئے بہتر ہی ہوگا۔ تو حضرت ابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا' میں دن رات کا کل حصہ درود خوانی میں ہی خرچ کروں گا تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر ایسا کرو گے تو درود شریف تمہاری تمام فکروں اور غموں کو دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے گا اور تمہارے تمام گناہوں کے لئے کفارہ ہو جائے گا۔

وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا
ہمیں بھیک مانگنے کو ترا آستاں بتایا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام پڑھتے رہنے کے سبب اگر دعا کا وقت بھی نہ ملے تو ساری حاجتیں خود ہی بر آتی ہیں۔ کیونکہ درود خود دعا ہے اور دعا بھی پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں یقیناً آقائے نامدار صلی اللہ

عایہ وسلم کے درجات بلند تر ہیں۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہماری دعا کی حاجت نہیں مگر ہم آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعائیں مانگیں گے تو یقیناً سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں محروم نہیں چھوڑیں گے۔دستور ہے کہ اگر کسی رئیس اور مالدار آدمی کو کوئی غریب آدمی تحفہ دے اگر چہ وہ مالدار شخص حاجتمند نہیں لیکن پھر بھی وہ قبول کر کے اس کا بہتر بدلہ دینے کی سعی کرتا ہے تو ہم گنہگار سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود وسلام کا گلدستہ بطور تحفہ پیش کریں تو پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے کرم سے ہمارے بگڑے کام کیوں نہ سنور جائیں

بھر کے جھولی میری میری سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) نے مسکرا کر کہا اور کیا چاہئے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ

وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

میٹھے اسلامی بھائیو! خصوصی اہتمام کے ساتھ تعظیم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیت سے ہم سے جتنا بھی ہو سکے درود پاک کی کثرت کرنی چاہئے۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! میں آپ کو ایک واقعہ سناتا چلوں کہ میں ایک بزرگ کے پاس گیا وہ بظاہر تو علم والے نہیں لگ رہے تھے لیکن ان کے پاس لوگ دھڑا دھڑا آتے جا رہے ہیں۔ میں بڑا حیران ہوا اور ان لوگ کے سامنے گوشت کھانے کے لئے رکھا جا رہا تھا۔ حالانکہ دوسرے لوگ دال روٹی کھانے کے لئے دیتے ہیں میں نے ان سے پوچھا کہ آپ ان لوگوں کو کیا پڑھنے کے لئے دیتے ہیں؟ بڑی پتہ کی بات ہے ذرا دھیان سے سنیئے گا کہ جب کوئی بندہ مشکل میں ہوتا ہے تو لوگ اسے وظیفہ بتاتے ہیں اور اس کے اول و آخر میں گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف بتاتے ہیں۔لیکن میرے پاس جو کوئی آتا ہے میں اسے اول آخر درود شریف نہیں بتاتا بلکہ درمیان میں بھی درود شریف پڑھنے

کو کہتا ہوں اور پھر اس کی برکت سے اس کی بگڑی بن جاتی ہے اور اس کے سارے کام ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کو درود شریف اتنا پسند ہے کہ جو کوئی صدق دل سے ایک مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے تو اگر وہ کھڑا ہے تو بیٹھنے سے پہلے اور اگر بیٹھا ہے تو کھڑا ہونے سے پہلے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

شیطان نہیں چاہتا کہ آپ بیان توجہ سے سنیں اور آپ میں نیک کام کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔کیونکہ شیطان تو قسم کھا کر کہتا ہے کہ میں نے اس کو نیک کام کرنے سے روکنا ہے اس لئے وہ آپ کو نیند کا غلبہ دلاتا ہے یا پھر گھر میں کسی کام کی یاد دلاتا ہے اور کہتا ہے کہ کام کرلو پھر آجانا۔

میٹھے اسلامی بھائیو! اب آپ لوگ اٹھ کر نہ جائیں بلکہ دعا تک اجتماع میں شریک رہیں۔واقعہ ہے کہ ایک مرتبہ ایک بندہ محفل سے اٹھ کر چلا گیا اور جب وہ رات کو سویا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ سلطان دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اے بندے آج تو بڑی چیز سے محروم رہ گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سجانے کے صدقے ادھر آئے ہوئے سب لوگوں کے گناہ معاف کر دیئے اور ان پر جنت حلال کر دی۔وہ شخص بڑا رویا کہ کاش! میں بھی وہاں رہتا اور میری بھی مغفرت ہو جاتی۔

میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے محمود اور ایاز کے بارے میں سنا ہوگا علامہ اقبال نے اس کو اپنے الفاظ میں بیان کیا ہے ذرا غور فرمایئے گا۔

ع ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز

نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

محمود بادشاہ اور ایاز اس کا غلام تھا۔یہ اسلام کی عظمت ہے اور اس کا کمال ہے۔ کہ اس نے شاہ و گدا کو ایک ہی صف میں لا کھڑا کیا۔ بہر حال ایاز ایک فرمانبردار غلام تھا

اور اپنی فرمانبرداری کی وجہ سے بہت جلد بادشاہ کی نظر میں اہم ہوگیا اور سب غلاموں سے اونچا مقام حاصل کرلیا اور اس سے پہلے بندے اس سے حسد کرنے لگے اور آپس میں کہنے لگے کہ یہ آج کا اور ہم کب کے تھے اور یہ بادشاہ کے قریب ہوگیا۔ اسی طرح کے گلے شکوے ہونے لگے۔

بادشاہ کا امتحان

جب ان کی خبر بادشاہ کو ہوئی تو اس نے ایاز کی عزت ان کو دکھانے کے لئے اپنے دربار میں ایک محفل سجائی۔ سب لوگ جب دربار میں آچکے تو اس نے اپنے پاس میز کے اوپر ایک قیمتی پیالہ منگوا کر رکھا اور ایک غلام کو آواز دی کہ کہاں ہے وہ غلام۔ غلام آگیا اور کہنے لگا کہ اس پیالے کو اٹھاؤ اور اس کو توڑ دو۔ غلام نے کہا اے میرے مالک آپ کیوں غریب سے مذاق کرتے ہیں اتنا قیمتی پیالہ بھلا توڑنے کے لئے ہے! اس کے بعد دوسرے غلام کو آواز دی۔ وہ مسکرانے لگا اور کہا کہ اگر یہ پیالہ ٹوٹ گیا تو اس طرح کا دوسرا پیالہ نہیں ملے گا نہیں بادشاہ سلامت! یہ میں نہیں کرسکتا۔ تیسرے غلام کو آواز دی اس نے کہا کہ اے بادشاہ سلامت میرا دل نہیں چاہتا کہ میں اتنا قیمتی پیالہ توڑ دوں اس طرح بادشاہ نے دربار میں سب لوگوں کو باری باری بلوایا اور یہی سوال کیا لیکن کسی نے بھی پیالہ نہ توڑا۔ سب لوگ پیالے کو دیکھتے اور پھر اس کو واپس رکھ دیتے۔

کدھر ہے ایاز، غلام حاضر ہے بادشاہ سلامت! بادشاہ نے اس سے بھی وہی کہا کہ اس پیالہ کو توڑ دو۔ ایاز نے پیالہ اٹھایا اور توڑ دیا، پیالہ ٹوٹ گیا!!! دربار کے سب لوگ حیران رہ گئے اور بادشاہ کے چہرے پر ناراضگی آگئی اور اس نے کہا کہ یہ پیالہ توڑا دیا۔ تجھے نہیں پتہ کہ پیالہ بہت قیمتی تھا اور اس جیسا دوسرا پیالہ نہیں۔ اب ایاز کی بات سنیئے ایاز کہتا ہے کہ بادشاہ سلامت یہ پیالہ واقعی بڑا قیمتی تھا۔ لیکن آپ کا حکم میرے نزدیک اس پیالے سے کہیں بڑھ کر قیمتی ہے۔ اگر کروڑوں پیالے بھی ہوتے تو میں توڑنے میں

دیر نہ لگاتا اور ایک ٹھوکر سے ان سب کو توڑ دیتا۔

محمود کروڑوں ہوں لیکن میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں کی خاک ہیں۔

ایاز اور ہماری سوچ میں فرق

ایاز کے دل میں محمود کا ادب واحترام تھا۔ اس کی عزت تھی اس کا وقار تھا اس کو محمود کا حکم ہوا اس نے قیمتی پیالہ توڑنے میں دیر نہ کی۔ محمود کا حکم ہو جائے تو قیمتی پیالہ توڑ دیا جائے۔ اور کتنے افسوس کی بات ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہو رہا ہے کہ نماز پڑھو۔ ہم نماز نہیں پڑھ رہے۔ حکم ہو رہا ہے کہ مال میں سے زکوٰۃ ادا کرو ہم سوچ میں پڑے ہیں کہ زکوٰۃ دے دی تو سارا مہینہ کھائیں گے کہاں سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ رکھو! ہم سوچ میں پڑ گئے روزہ رکھیں گے تو کمزور ہو جائیں گے اس لئے بہتر ہے کہ روزہ نہ رکھا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ استطاعت رکھتے ہو تو حج کرو۔

بندہ سوچتا ہے کہ یہ نوے ہزار لگا کر میں حج کرنے جاؤں گا اگر میں ان کو بنک میں رکھوا دوں تو اس کے ساتھ پیسے آئیں گے ارشادِ رسولِ کریم ہے کہ:

''تمہارے اوپر میری سُنت لازم ہے میری سُنت کو اپنا لو۔''

ہم سوچ میں پڑے ہیں کہ سنت پوری کریں گے تو بیوی ناراض ہو جائے گی۔ رشتہ دار ناراض ہو جائیں گے فلاں ناراض ہو جائے گا۔ اگر سنت پوری کی۔ ہمارے سامنے لاکھوں رکاوٹیں آجاتی ہیں بندہ سنت پوری نہیں کرتا۔ ادھر دیکھے اسلامی بھائیو! ذرا توجہ فرمائیے۔ محمود کا حکم ہوا کہ قیمتی پیالہ توڑ دو تو ایاز نے توڑ دیا۔ ایاز نے بالکل پرواہ نہ کی کہ یہ قیمتی پیالہ ہے۔ اس نے اس کی محبت میں پیالہ توڑ دیا بزرگوں کا کہنا ہے کہ یہ ایک عام سی بات ہے کہ اس نے اس کی محبت میں پیالہ توڑ دیا۔ جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قسم کی محبت رکھے گا تو وہ دونوں جہان میں کامیاب وکامران ہو جائے گا۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ:

قیامت کے دن وہ شخص اس شخص کے ساتھ اٹھے گا جس کے ساتھ وہ دنیا میں محبت کرتا ہوگا۔ (مشکوۃ شریف)

کیا خیال ہے کہ ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کریں گے تو قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نہیں اٹھیں گے؟

جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے حکم پر گردن کو جھکا دیتا ہے۔ یہ نہیں سوچتا کہ نقصان ہوگا یا نفع اسے کیسے عظیم الشان انعامات ملتے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام ورحمتِ الٰہی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب جوانی میں قدم رکھا تو اللہ عزوجل کا ارشاد ہوا! کہ میرے خدا ہونے کا اعلان کر دو۔ ابراہیم علیہ السلام نے کسی مصلحت کو اپنے سامنے نہیں رکھا کہ میں اگر ان کے جھوٹے خداؤں کو برا بھلا کہہ کر ایک خدا کی عبادت کرنے کے لئے کہوں گا تو یہ لوگ مجھے پتھر ماریں گے مجھے لعن طعن کریں گے۔ نہیں بالکل نہیں انہوں نے اپنے چچازاد سے بت لئے اور ان کے پاؤں میں رسی باندھی اور گھسیٹتے جا رہے ہیں اور کہتے جا رہے ہیں کہ کوئی ہے ان ناکارہ خداؤں کو خریدنے والا۔ بے بس خداؤں کو خریدنے والا۔ آپ علیہ السلام نے اس پر بس نہ کی۔ جب سب لوگ میلہ دیکھنے شہر سے باہر گئے تو آپ علیہ السلام نے کلہاڑا لیا اور ان کے تمام بتوں کو توڑ ڈالا وہاں سے آپ بھاگے نہیں بلکہ کلہاڑا ان کے بڑے خدا کے کندھے پر رکھ کر گھر آ گئے۔ سب لوگ جب واپس آئے تو انہیں اس بات کا پتہ چلا اور انہوں نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح آگ روشن کرنے کا حکم ہوا وہ آگ اتنی زیادہ تھی کہ اس کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے اگر کوئی پرندہ آ جاتا تو اس کی تپش سے ہی جل کر راکھ ہو جاتا۔ ادھر ہواؤں کا ایک فرشتہ آیا اور بولا اے ابراہیم علیہ السلام حکم دیجئے تو میں ایسی ہوا

چلاؤں کہ یہ آگ ان پر ہی ڈال دوں آپ علیہ السلام بولے کہ تو کس کی مرضی سے آیا ہے فرشتہ نے عرض کیا کہ اپنی مرضی سے۔ آپ علیہ السلام نے کہا کہ تو چلا جا۔ اگر میرے خدا کو میرا آگ میں جانا پسند ہے تو میں ایک جان کیا بلکہ ہزاروں جانیں بھی ہوں تو آگ میں جلانے سے دیر نہ لگاؤں گا۔ آپ علیہ السلام کو آگ کی طرف لے جایا گیا اور منجنیق میں رکھ کر آگ میں پھینک دیا گیا۔ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

قُلْنَا یٰنَارُ كُوْنِیْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا عَلٰۤى اِبْرٰهِیْمَ ۝

ترجمۂ کنز الایمان:۔ ہم نے فرمایا اے آگ ہو جا ٹھنڈی اور سلامتی ابراہیم پر

(سورۃ انبیاء:۶۹)

جھک جاؤ ربّ کے حضور

اے بندے تو اپنا سر خدا تعالیٰ کے آگے جھکا کر تو دیکھ اللہ تعالیٰ تیری کیسی کیسی مشکلیں آسان کرتا ہے۔ تیری مصیبتوں کو کیسے حل کرتا ہے ربّ تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے کہ جب نماز کا وقت آ جائے تو اپنی دکانیں کاروبار بند کر کے نماز کے لئے نکلو۔ بندہ سوچتا ہے کہ میں اگر دکان بند کر کے چلا گیا تو گاہک خراب ہو جائے گا۔ میں نے دکان بند کر دی تو سیل کم ہو جائے گی میرا خرچہ کیسے چلے گا لیکن قرآن کہہ رہا ہے۔

ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانو۔ (الجمعہ آیت نمبر ۹)

اے مالک ومولا یہ کیسے بہتر ہوگا گاہک واپس چلیں جائیں گے اس میں فائدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

اگر تیری کمائی تھوڑی ہوگئی تو میں تیری کمائی میں برکت ڈال دوں گا۔ یاد رکھو کہ اللہ عزوجل کے دینے سے پوری پڑتی ہے بندہ کے دینے سے نہیں۔

حضرت ابراہیم و اسمٰعیل علیہم السلام کا امتحان

پھر حکم ہوتا ہے اے ابراہیم! بڑھاپے میں تجھے بیٹا عطا کیا ہے۔ جاؤ اب اسے اور اس کی ماں کو اپنے سے جدا کرو۔ پوچھا! کہاں چھوڑ کر آؤں فرمایا۔ ایسی جگہ جہاں پرندہ پر نہ مار سکے۔ بالکل بے آب و دانہ مقام ہو۔ آپ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں اپنے بیوی بچے کو بے آب ویران جگہ چھوڑ آئے پھر فرمایا کہ اب اپنے بیٹے کو ذبح کرو سوچا نہیں یہ خواب ہے میں کیونکر اپنے بیٹے کو ذبح کروں بس یہ سوچا اللہ کا حکم ہے۔ چھری لے کر چلے گئے جا کر بیوی سے کہا کہ بیٹے کو تیار کرو۔ میں ان کو دعوت پر لے کر جا رہا ہوں۔ جب لے کر چلے گئے تو شیطان بیوی کو بھکانے کے لئے آگیا کہ تجھے پتہ ہے کہ کہاں لے کر گئے ہیں؟ کہا دعوت میں! شیطان نے کہا نہ نہ بالکل نہیں ذبح کرنے کے لئے جا رہے ہیں؟ کیا کہا کوئی باپ اپنے بیٹے کو ذبح کر سکتا ہے؟ کہا کہ یہ رب تعالیٰ کا حکم ہے! بیوی فرمانے لگی اگر اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ اسماعیل کو ذبح کرو تو ایک اسماعیل کیا ہزاروں اسماعیل بھی ہوں تو بھی حاضر ہیں۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ میرا گھر بنا دو بنا دیا۔ اب ذرا غور کیجئے گا اسلامی بھائیو!

ابراہیم علیہ اسلام فرماتے ہیں کہ اب میں بھی ایک التجا کرنے لگا ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلے میں کہتا تھا تو مانتا تھا اب تو کہے گا میں مانوں گا۔ اس لئے ارشاد ہے اے بندے تو اپنا سر خدا کے سامنے خم کر کے تو دیکھ ؎

ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

اگر تو سجدہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ تیری ہر مشکل کو آسان کر دے گا اور تیرے لئے وہاں سے رزق دے گا جہاں تجھے وہم و گمان بھی نہ ہوگا۔ ادھر محمود کا حکم ہوا پیالہ توڑ دیا ادھر رب کی رضا کے لیے آگ میں جانا قبول کر لیا۔ خود کو حکم ہو رہا ہے اپنے آپ کو آگ کے حوالے کر دو۔ آگ کے حوالے کرنے میں دیر نہ کی حکم ہوتا ہے کہ نماز پڑھو۔ نماز کیا پڑھیں

ہماری روٹی پوری نہیں ہوتی۔ علامہ اقبال کہتے ہیں ؎

بے خطر کود پڑا آتشِ نمرود میں عشق
عقل محوِ تماشہ ہے لبِ بام ابھی

عقل ابھی سوچ رہی ہے کہ جاؤں یا نہ جاؤں اور عشق کہتا ہے کہ کود جا کہ ایسی ہزاروں جانیں اللہ تعالیٰ پر قربان کر دی جائیں۔

آج ہم کہتے ہیں کہ عشق ہمیں بھی ہے بتلا دوں ہمیں کیسا عشق ہے ناراض تو نہیں ہوں گے آواز کم آ رہی ہے ناراض ہوں گے۔ جواباً (نہیں)

عاشق کون ہے؟

آپ کو پتہ ہے کہ لیلیٰ کے بڑے عاشق تھے ہر کوئی کہتا تھا کہ میں لیلیٰ کا عاشق ہوں۔

ایک مرتبہ لیلیٰ نے اپنے غلام کو کہا کہ پلیٹ اور چھری لاؤ اور جا کر کہو کہ لیلیٰ کہتی ہے کہ مجھے انسانی گوشت کی ضرورت ہے غلام چل دیا اور پہلے ایک کے پاس گیا اور کہا کہ لیلیٰ سے تجھ کو کتنی محبت ہے؟ بولا میں لیلیٰ کے لئے جان قربان کر سکتا ہوں تو غلام نے کہا کہ لیلیٰ کو انسانی گوشت کی ضرورت ہے۔ کہنے لگا کیا پاگل ہو گیا ہے تجھے پتہ ہے کہ انسانی گوشت حرام ہے۔ جا واپس جا پوچھ کر آ کیا چاہئے۔ غلام دوسرے کے پاس جاتا ہے اور پھر وہی سوال کرتا ہے۔ کہتا ہے کہ میری ایسی ہزاروں جانیں قربان لیکن گوشت تو حرام ہے لیلیٰ پاگل تھوڑی ہے اس نے گوشت کیا کرنا۔ تیسرے کے پاس گیا اس نے کہا کہ تجھے سننے میں غلطی ہوئی ہے اسے اور کچھ چاہئے ہوگا۔ غلام سب کے پاس ہو کر چلتا گیا چلتا گیا اور اصلی عاشق اُسے مل گیا اور کہا کہ لیلیٰ کو انسانی گوشت کی ضرورت ہے اس نے چھری سے کاٹ کر دے دیا اور کہا کہ لے جاؤ پھر غلام کو واپس بلوایا کہ پتہ نہیں لیلیٰ کو کونسا گوشت چاہئے اس نے سوچا کہ سب سے اچھا پنڈلی کا گوشت ہوتا ہے اس نے کاٹ دیا پھر سوچا

کہ یہ نہیں کوئی دوسرے حصے کا مانگا ہوگا پھر لیلیٰ کی طرف سے ندا آئی! اے غلام سن کہ یہ تو لیلیٰ کے لئے اپنی جان قربان کرسکتا ہے۔

یہ ہوتا ہے جان قربان کر دینے والا۔ تھوڑی دیر کے لئے اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھیں کہ ہم کونسے مجنوں ہیں۔ چوری کھانے والے یا جان قربان کرنے والے۔

احسانات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''کہ میری سنت پر عمل کرو۔''

چوری کھانے والے نے کہا داڑھی کتنی ہونی چاہئے۔ سوچا داڑھی بڑھاپے میں رکھیں گے اگر جوانی میں رکھ لی تو شادی اور ملازمت نہ ملے گی تو پھر جوانی میں برے کام بھی نہیں کرنے چاہئیں کہ بڑھاپے میں کریں گے۔ سوچ میں پڑے ہیں کہ رکھیں یا نہ رکھیں۔ عاشق سوچ میں نہیں پڑتا بلکہ کر دیتا ہے۔ یقین جانو کہ جو بندہ اپنا سرخم کر لیتا ہے کامیاب وکامران وہی ہوتا ہے جدھر جاتا ہے کام صحیح ہو جاتا ہے۔ بگڑی بن جاتی ہے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری خاطر سنگ باری برداشت کی۔ مکہ کی طرف ہجرت کی، مدینہ گئے ہمارے لئے دعائیں کرتے رہے اور پیدا ہوتے وقت بھی ان کی زبان پر ہمارے لئے ہی دعا تھی۔

رَبِّ ھَبْ لِیْ اُمَّتِی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام

(قبالۂ بخشش)

نمازوں میں امت کو یاد کر رہے ہیں، مسجد اقصیٰ میں گئے امت کو یاد کیا، براق پر سوار تھے تب بھی امت کے لئے دعا کر رہے ہیں اللہ عزوجل کا دیدار کرتے وقت بھی

یوں پر امت کے لئے دعا تھی۔ تو پھر ایسے اچھے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننی چاہئے کہ نہیں جو جو ماننے والا ہے ان شآء اللہ کہے گا آج نماز میں بغیر وجہ کے غفلت برتی جا رہی ہے اور پتہ چلا کہ نماز کا حکم تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے اب وعدہ کرنا ہے کہ ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ جواباً ان شآء اللہ عزوجل

نماز پنجگانہ ادا کریں گے (جواباً) ان شآء اللہ۔ ہمارا کوئی روزہ قضا نہیں ہوگا جواباً) ان شآء اللہ۔ مال میں سے زکوٰۃ ادا کریں گے (جواباً) ان شآء اللہ۔ استطاعت ہوگئی تو حج کریں گے (جواباً) ان شآء اللہ۔ بدنگاہی نہیں کریں گے (جواباً) ان شآء اللہ۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنے والے کام کریں گے (جواباً) ان شآء اللہ ذرا اونچی آواز میں ان شآء اللہ کہیے کیونکہ شیطان سستی دلا رہا ہے کہ ان شآء اللہ نہیں کہنا لیکن ہم نے کہنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ

طریقہ اسلام کا ہی بہتر ہے

جو کوئی کسی دوسری قوم کا طور وطریقہ اپنائے گا۔ فیشن سے محبت کرنے والا ہوگا وہ قیامت کے روز ان کے ساتھ اٹھایا جائے گا (الحدیث) ہمارے جسم تو نرم و نازک ہیں ہم نہیں چاہتے کہ یہود و نصاریٰ کے ساتھ دوزخ میں جائیں اگر ہمارا پاؤں اچانک جلتے سگریٹ پر پڑ جائے تو ہم بلک اٹھتے ہیں تو پھر کس طرح دوزخ کی آگ برداشت کریں گے؟ آج ہم سنتوں پر عمل نہیں کرتے۔ اگر ہم نمازی بن جائیں۔ رمضان کا روزہ رکھیں نیک کام کریں تو اس میں فائدہ کس کا ہوگا۔ ہمارا اگر نمازیں نہ پڑھیں بدنگاہی کی فراڈ دھوکا فریب چوری کی تو اس میں ہمارا نقصان ہوگا اس لئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کر کے بندہ دنیا میں سکون حاصل نہیں کرسکتا۔ جب دنیا میں قبر وحشر میں سکون نہ ملا تو کیا فائدہ۔ اس لئے بندے کی عافیت اسی میں ہے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام بن جائے کیونکہ اسی میں ہمارا سکون اور عزت واحترام ہے۔ جو غلام مصطفیٰ بن جاتا ہے رب تعالیٰ

اس کی دنیا ہی عزت بڑھا دیتا ہے، سکون مل جاتا ہے۔ یہ نہ سوچیں کہ عمامہ شریف باندھیں گئے تو لوگ کیا کہیں گے۔ میٹھے اسلامی بھائیو! میں نے بڑے بڑے ظالم دیکھے ہیں۔ کہ ان کے دل پسیج جاتے ہیں۔ پولیس والے سنا ہے بڑے سخت ہوتے ہیں حالانکہ جب رات کو ہم گھر واپس آ رہے ہوتے ہیں تو پولیس والے لائیسنس دیکھنے کی بجائے ہاتھ چومتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت صاحب دُعا کیجئے گا۔ اگر راستے میں کہیں جا رہے ہیں تو راستے والے آگے نکلنے کے لئے جگہ دیتے ہیں۔ گاڑی میں اگر کھڑے ہوئے ہوں تو بیٹھنے کے لئے جگہ دیتے ہیں تو کیا ہمیں سُرخاب کے پر لگے ہوتے ہیں کہ وہ اتنی عزت کرتے ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ ؎

تری دوستی سے پہلے مجھے کون جانتا تھا

غلامی سرکار میں عزت ہے

جو بندہ چاہتا ہے کہ میری دنیا اور آخرت میں عزت بن جائے تو ہمیشہ کے لئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی قبول کر لے تو محشر میں بھی قبر میں بھی عزت ملے گی اور غموں سے آزاد ہوگا۔

جو بندہ چاہتا ہے کہ میں نمازی بن جاؤں سنتوں پر عمل کرنے والا بن جاؤں تو آسان نسخہ یہ ہے کہ وہ نماز پڑھنے والے لوگوں کے پاس بیٹھے ان سے محبت کرے تو ان شآءاللہ وہ چند دنوں میں نمازی و پرہیزگار بن جائے گا۔ سنتوں پر عمل کرنے والا بن جائے گا ان شآءاللہ۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ ہمیں نیک بنائے ہماری قبر کی تکالیف کو ہم سے دُور کر دے۔ ہمارا ہر کام صحیح ہو جائے۔ حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے بگڑی بن جائے۔

سنتیں اور اِن کی فضیلتیں

جب کھانا کھانے لگیں تو اس سے پہلے ہاتھ ضرور دھولیں۔ ایک بزرگ کا قول ہے کہ جو کھانے سے پہلے ہاتھ دھوتا ہے وہ مرنے سے پہلے کلمہ پڑھنا نہیں بھولے گا ان شآءاللہ۔ کھانے سے پہلے ہاتھ دھو کر بغیر خشک کئے کھانا کھائیں اور اس کے بعد ہاتھ دھو کر خشک کرلیں یا منہ پر مل لیں۔ کھانے سے پہلے بسم اللہ شریف ضرور پڑھنی چاہئے اختتام پر الحمدللہ کہیں حدیث پاک میں ہے کہ

قیامت کے روز ذرہ ذرہ کا حساب ہوگا لیکن وہ کھانا جس کی ابتدا بسم اللہ اور اختتام پر الحمدللہ پڑھا ہوگا تو قیامت کے دن اس کے درمیان کا کھانا پینا سب معاف ہے اور اس کا حساب نہ ہوگا۔ جب کوئی آپ سے ملے تو اسے پہلے سلام اور مصافحہ پھر اس کے بعد حضور پر درود و سلام بھیجیں تو ہاتھ واپس آنے سے پہلے دونوں کے گناہ معاف ہو جائیں گے۔ ان شآءاللہ عزوجل

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اچھے ماحول کی برکات

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درود وسلام کی فضیلت میں ایک حدیث پاک کا مفہوم عرض کرنے لگا ہوں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ اللہ عزوجل کا ہم پر بڑا احسان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں ہمیں اس سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کی سعادت عطا فرمائی ہے اب پیارے اسلامی بھائیو! اجتماع میں آ تو گئے ہیں لیکن شیطان ہمارے آنے سے مایوس نہیں ہوا۔ اس کی اب بھی یہی کوشش ہوگی کہ جیسے ہم یہاں آئے ہیں ویسے ہی لوٹ کر چلے جائیں۔ یہاں بیٹھے بھی رہیں لیکن ان کا ذہن کسی اور طرف لگا رہے۔ توجہ ہی نہ ہو پتہ ہی نہیں چلے کہ کیا سن رہے ہیں۔ پیارے اسلامی بھائیو! شیطان ہمارا دشمن ہے۔ ہمیں اس کی مخالفت کرنی ہے۔ دائیں بائیں دیکھنے کی بجائے توجہ سے سنیں۔ عین ممکن ہے جب توجہ کے ساتھ سنیں گے تو کسی کے دل پر چوٹ لگ گئی تو کیا پتہ اس کا سینہ مدینہ بن جائے۔

اونٹ بول اُٹھا

پیارے اسلامی بھائیو! ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر چوری کا الزام لگا قاضی کی عدالت میں مقدمہ چلا قاضی نے فیصلہ کر دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے جب فیصلہ ہوگیا تو قریب ایک اونٹ کھڑا تھا اس نے انسانی زبان میں گفتگو کرنی شروع کر دی کہ یہ بندہ چور نہیں ہے اس کے ہاتھ نہ کاٹو اب مقدمہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے لیکن اُونٹ نے گفتگو کی اور اس نے گواہی دی کہ یہ بندہ چور نہیں لہٰذا اس کے ہاتھ نہ کاٹے جائیں

اب آپ فیصلہ فرمائیں ہمیں کیا کرنا چاہیے تو پیارے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ پیارے صحابہ یہ چور نہیں اس کو بری کر دیا جائے اور اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ تھوڑی دیر بعد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ میرے صحابی تو دنیا میں کونسا عمل کرتا ہے کہ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تجھے دنیا کی رسوائی سے بچا لیا ہے۔ عرض کرنے لگے یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تو کوئی بات میرے ذہن میں نہیں ہے بس ایک عمل یاد ہے کہ میں روزانہ آپ پر سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہوں۔ (سبحان اللہ)

(تو اب سوچنا یہ ہے کہ کیا اسی عمل کی وجہ سے مصیبت سے بچایا گیا ہے یا کسی اور عمل کی وجہ سے) اس کا فیصلہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے صحابی اس درود وسلام نے جس طرح تمہیں دنیا میں ذلت و رسوائی سے بچایا ہے اسی طرح یہ درود پاک قیامت کے دن قیامت کی ندامت و رسوائی سے بھی بچائے گا۔ (سعادۃ الدارین)

کچھ وقت دُرُود خوانی کے لیے

اسلامی بھائیو! ہمیں بھی کوشش کر لینی چاہیے اور تھوڑا سا وقت مخصوص کر لینا چاہیے چوبیس گھنٹوں میں پانچ یا دس منٹ نکال لیں جس میں بیٹھ کر خالی درود وسلام ہی پڑھیں۔ ایک وقت مقرر کر لیں۔ اگر یہ ہمارے پانچ یا دس منٹ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ہمیں جنت عطا فرما دے میرے خیال میں یہ سودا مہنگا نہیں ہے۔

دُرُود وسلام کی فضیلتیں

ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ دُرود پاک پڑھنے سے اللہ تعالیٰ اس شخص کے چالیس سال کے گناہ بخش دیتا ہے اور ایک حدیث پاک میں ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے اس شخص کے اسی سال کے گناہ بخش دیتا ہے ایک حدیث پاک

میں ہے ایک مرتبہ درود پاک پڑھنے سے اس کے دس گناہ معاف فرما دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند فرما دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس پر دس بار رحمت بھری نظر فرماتا ہے ایک حدیث پاک میں ہے جو بندہ سو مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے اس کی پیشانی پر لکھ دیا جاتا ہے یہ بندہ نفاق سے پاک ہے یہ بندہ دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے اور ایک حدیث پاک میں آتا ہے جو بندہ روزانہ ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا ہے وہ اتنی دیر تک نہیں مرے گا جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے گا۔ (خلاصۂ احادیث)

دُرُود شریف کون سا پڑھنا چاہیے؟

اب یہ دُرُود و سلام کی فضیلت ہے۔ کوئی شک و شبہ نہیں ہے لیکن کچھ ایسے بھی افراد ہیں جو درود و سلام پڑھنے میں شک و شبہ ڈالتے ہیں جس کی وجہ سے بندہ پریشان ہو جاتا ہے وہ کس طرح شک و شبہ میں ڈالتے ہیں یہ کہ درود پاک پتہ نہیں کس طرح پڑھنا چاہیے؟ کچھ ایسے ہیں درود پاک ہے تو صرف درودِ ابراہیمی اور کوئی نہیں ہے۔ باقی سب من گھڑت ہیں اپنے سے ہی گھڑے ہوئے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ وہ بندہ جس کے پاس علم نہیں ہے وہ اگر درود پاک پڑھے گا بھی تو ڈانوں ڈول سا۔ پتہ نہیں یار قبول بھی ہوگا کہ نہیں۔ پتہ نہیں صحیح بھی ہے کہ نہیں؟ وہ بندہ اس طرح پریشان ہی رہے گا آج میں چاہتا ہوں کہ یہ پریشانی دور ہو جائے کیا خیال ہے ہونی چاہیے کہ نہیں؟ یہ تو پتہ چل جائے کہ ہمیں کونسا درود پاک پڑھنا چاہیے تاکہ وہ شک و شبہ والی بات تو دور ہو۔

ایک چھوٹا سا سُوال

پہلی بات تو یہ ہے کہ جو یہ کہتا ہے کہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ اور کوئی درود پاک پڑھنا ہی نہیں چاہئے۔ اس سے چھوٹا سا سوال کرنا چاہیے درود پاک کس پر پڑھنا چاہیے مشکل سوال تو نہیں بھئی درود کس پر پڑھا جاتا ہے؟ اس کا کیا جواب دیں گے؟ نبی پاک صلی

اللہ علیہ وسلم پر پڑھا جائے گا! یہی جواب دیں گے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام پڑھا جاتا ہے۔ تو اب اسی وقت پکڑ لو کہ ابھی تو تم کہہ رہے تھے کہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ اور کوئی درود نہیں پڑھنا چاہئے یہ صلی اللہ علیہ وسلم درودِ ابراہیمی ہے یا کوئی اور؟ درودِ ابراہیم کون سا ہے؟

صلی اللہ علیہ وسلم دُرودِ ابراہیمی نہیں ہے میں دعویٰ سے کہتا ہوں۔ کوئی بھی مبلغ نہیں ہے کہ جو اس طرح بیان کرتا ہو کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا "اللھم صلی علی محمد کما صلیت علی ابراہیم" کہ نماز جنت کی کنجی ہے کبھی ایسا مبلغ دیکھا ہے؟ جب بھی کہیں گے اس طرح کہیں گے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے کہ جو بندہ کہتا ہے کہ درودِ ابراہیمی کے علاوہ کوئی اور درود نہیں پڑھنا چاہئے وہ خود بھی اس پر قائم نہیں رہ سکتا وہ خود بھی اس پر عمل نہیں کرسکتا۔ جو قرآن پاک فرماتا ہے۔

یاایھا الذین امنو لم تقولوا مالا تفعلون ایمان والو! وہ بات کسی سے کیوں کہتے ہو جس پر خود عمل نہیں کرتے۔ جب میں خود عمل نہیں کرتا دوسروں کو کیوں کہہ رہا ہوں۔ جب میں خود درودِ ابراہیمی پر ہی قائم نہیں رہتا تو دوسروں کو کیوں منع کروں اب آپ سوال کریں گے چلیں جی اب سب باتوں کو چھوڑیں آپ سب بتائیں کونسا درود پاک پڑھنا چاہئے۔ پھر میں عرض کروں گا۔

قرآن میں درود و سلام کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! درود وہ پڑھو جس کا حکم رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے۔

یہ وہ کتاب ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے رب تعالیٰ کا پاک کلام کس درود پاک پڑھنے کا حکم دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سورۃ احزاب میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوا تَسْلِیْمًاo (احزاب:۵۶)

ترجمہ کنزالایمان:۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

کیا پڑھو! درود بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو لہٰذا جس درود پاک میں درود وسلام کا لفظ آ جائے اس کو بغیر کسی شک وشبہ کے پڑھو کیونکہ وہ درود پاک حدیث پاک میں آیا ہوگا یا نہیں آیا ہوگا اس کے الفاظ حدیث پاک میں آئے ہیں یا نہیں اس میں درود وسلام پڑھا جاتا ہے آپ پڑھنا شروع کردیں مقبول بھی ہوگا اور قبول بھی ہوگا ان شآء اللہ اس لئے ہم کہتے ہیں۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰه

اس میں درود بھی آ جاتا ہے اور سلام بھی آ جاتا ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ محمد و آلہ و اصحابہ و بارک و سلم اس میں درود بھی آ گیا اور سلام بھی۔

درود وسلام کا حکم مومنین کو ہے

اب پیارے اسلامی بھائیو! کوئی اس کے باوجود بھی بات نہیں مانتا کہتا ہے کہ درود وسلام نہیں پڑھنا چاہئے بحث وغیرہ نہیں کرنی چاہیے۔ وہ بھی اپنی جگہ صحیح کہہ رہا ہے اور جو کہہ رہا ہے درود وسلام پڑھنا چاہئے وہ بھی صحیح کہہ رہا ہے۔ اب دونوں سچے کیسے ہو سکتے ہیں دونوں ہی سچے ہیں ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے حکم ہی ایمان والوں کو دیا ہے (سبحان اللہ) جن کو حکم ہوا ہے انہوں نے ہی درود وسلام پڑھنا ہے وہ بھی صحیح کہہ رہا ہے اور جن کو حکم ہی نہیں ہوا وہ بھی صحیح کہہ رہا ہے کہ درود وسلام نہیں پڑھنا چاہیے نہیں سمجھ لگی اور وہ حکم کن کو ہوا ہے ایمان والو کو اور اب میں کہتا ہوں جو ریلوے ملازمین ہیں وہ کھڑے ہو جائیں وہی کھڑے ہوں گے نا جو ریلوے میں ملازم ہیں اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے ایمان والوں تم درود بھی پڑھو اور سلام بھی) اور ہم ایمان والے ہیں۔

درود بھی پڑھ رہے ہیں اور سلام بھی۔

درود بھی پڑھو اور سلام بھی

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے درود بھی پڑھو اور سلام بھی پڑھو اب دیکھیں میں اس کی دلیل دینے لگا ہوں ایک بندہ کہتا ہے کہ درود پاک کے الفاظ حدیث میں نہیں پائے جاتے تو لہٰذا نہیں پڑھنا چاہئے اب ایک بندہ انگریز ہے وہ کہتا ہے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اب حدیث میں یہ الفاظ مل جائیں گے؟ نہیں ملتے۔ پھر وہ کیوں پڑھتے ہیں کیا اس کو اس کے پڑھنے سے کچھ نہیں ملے گا بھئی درود وسلام کسی بھی زبان میں پڑھو درود وسلام ہے تو وہ مقبول ہے قبول ہے چاہے وہ پنجابی زبان میں ہی کیوں نہ ہو۔

ہزاروں درود و ہزاروں سلام بروحِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ کو یہ بھی منظور اور مقبول ہے۔ (سبحان اللہ)

اس لیے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھنا چاہیے آیئے چند درود پاک مل کر پڑھیں اس سے جو اسلامی بھائی اونگھ رہے ہیں وہ بھی ہوش میں آ جائیں۔ یہ درود پاک جو آپ کو پڑھانے لگا ہوں اس کی فضیلت یہ ہے کہ اس درود پاک کو جس نے کھڑے ہونے سے پہلے پڑھا، یا بیٹھنے سے پہلے پڑھا اس کے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے (سبحان اللہ) سبھی اسلامی بھائی بلند آواز سے درود وسلام پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ بَارِكْ وَ سَلِّمْ

اس درود پاک کی فضیلت میں ہے کہ اس کو جو بندہ ایک بار پڑھے گا اللہ تعالیٰ ستر فرشتے مقرر فرما دے گا نیکیاں لکھنے کے لیے اور یہ ستر فرشتے اس بندے کے نامہ اعمال میں ایک ہزار دن تک نیکیاں ہی لکھتے رہیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗo (مزرعۃ الحسنات)

درود پاک جس کی فضیلت میں آتا ہے کہ جو بندہ اس کو پڑھے گا اس کے نامۂ اعمال میں چھ لاکھ درود پاک پڑھنے کا ثواب درج کر دیا جائے گا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِo (افضل الصلوۃ:۱۴۹)

شیطان کی ناکامی

میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مبارک زمانہ ایک عورت نماز کی بڑی پابند ہے (اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نماز کا سچا پکا پابند بنا دے آمین۔ اللہ تعالیٰ ہمیں پنجگانہ نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ پہلی صف میں ادا کرنے کی سعادت عطا فرما دے (آمین!) اسلامی بھائیو! اگر کبھی آپ کو داتا صاحب علی ہجویری رحمھم اللہ کے عرس مبارک پر حاضری کا شرف حاصل ہوا ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا وہاں بڑا رش ہوتا ہے بڑی پبلک ہوتی ہے اگر کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو اس کو تلاش کرنا مشکل ہو جاتا ہے پھر اس سے اور آگے جائیں اللہ تبارک وتعالیٰ ہم سب کا نصیب چمکا دے (آمین) اللہ ہم سب کو مدینہ پاک کی باادب حاضری نصیب فرما دے (آمین) جب ہم مدینہ شریف جاتے ہیں تو بڑا رش ہوتا ہے اور اگر کوئی اسلامی بھائی بچھڑ جائے تو کئی کئی دنوں تک بچھڑے ہی رہتے ہیں۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہوا اللہ تعالیٰ میری والدہ ماجدہ پر رحمت نازل فرمائے۔ میری والدہ صاحبہ جب ۱۹۸۹ء میں حرمین شریفین گئیں جب بھی بچھڑ گئیں اور پھر ۹۳ میں گئیں تو پھر بچھڑ گئیں۔ کئی دنوں تک بچھڑی رہیں۔ وہاں پر ایسا سلسلہ ہوتا ہے۔ وہاں بندہ بچھڑ جاتا ہے بڑا رش ہوتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے دل میں ایک

بات آئی کہ اس کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں ہمیں ایک بات نے پریشان کر دیا ہے۔ پوچھا کیا بات ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آج اگر یہاں چھوٹا سا مجمع لگ جاتا ہے یا اجتماع پاک ہوتا ہے تو کوئی ساتھی بچھڑ جائے تو اس کو تلاش کرنا کافی مشکل ہو جاتا ہے۔ تو حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت قیامت تک ساری مخلوق حاضر ہوگی تو اتنے بڑے مجمع میں آپ اپنے امتی کو کس طرح پہچانیں گے کیونکہ ان کا بھی عقیدہ ہے اگر ہماری نجات ہوگی تو سرکار کی وجہ سے ہو گی۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے ہی ہوگی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! اے میرے صحابی قیامت کے روز مجھے اپنے امتی کو پہچاننا مشکل نہیں ہوگا میں آسانی سے پہچان لوں گا میرے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سکون قلب کے لیے ارشاد فرما دیں کہ کس طرح اپنے امتی کو پہچانے گئے تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے صحابیو! جب میرا اُمتی وضو کرتا ہے وضو میں چہرہ دھوتا ہے ہاتھ دھوتا ہے کہنیاں اور پاؤں دھوتا ہے قیامت کا دن ہوگا جب یہ میرا امتی میدان محشر میں آئے گا۔ اُس کا چہرہ چمک رہا ہوگا اس کے ہاتھ چمک رہے ہوں گے پاؤں بھی چمک رہے ہوں گے ایسی چمک ہوگی کہ سورج اور چاند کی روشنی ان کے سامنے ماند پڑ رہی ہوگی اور میں دور سے دیکھ کر پہچان جاؤں گا کہ میرا اُمتی آ گیا ہے (سبحان اللہ) اب امتی کی پہچان کیا بتائی وضو کا پانی جو بندہ نماز ہی نہ پڑھے وضو ہی نہ کرے اس کی پہچان کیسے ہوگی لہٰذا اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی سستی کو دُور کرنا چاہئے۔ حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ جو بندہ چالیس دن تک پنجگانہ نماز تکبیر اولیٰ کے ساتھ متواتر پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دو انعامات سے نوازے گا پہلا انعام یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر لکھ دیا جائے گا کہ یہ بندہ دوزخ کی آگ سے بھی بری ہے۔)

تو میں عرض کر رہا تھا کہ ایک عورت نماز کی بڑی پابند تھی اس کی پابندی کا آپ اندازہ یوں لگائیں کہ ایک مرتبہ تنور میں روٹی لگا رہی تھی۔ نماز کا وقت ہو گیا تنور میں سے روٹیاں نکالنا بھی گوارہ نہ کیا اسی وقت ''مصلیٰ'' بچھا کر نماز پڑھنا شروع کر دی۔ روٹیاں تنور میں ہی ہیں (جب ہم کوئی نیکی کا کام کرتے ہیں شیطان کو بڑی تکلیف ہوتی ہے جب گناہ کرتے ہیں تو اس کو خوشی ہوتی ہے) تو میں عرض کر رہا تھا کہ وہ عورت روٹیاں تنور میں لگا رہی تھی نماز کا وقت ہو گیا روٹیاں نکالنا بھی گوارہ نہ کیا اور نماز پڑھنے لگ گئی۔ شیطان کو بڑی تکلیف ہوئی اس نے اس کے دل میں وسوسے ڈالنے شروع کر دیئے کہ روٹیاں جو تم نے تنور میں لگائی ہیں وہ جل جائیں گی اب وہ بھی بڑی پکی تھی کہنے لگی میں جس کی نماز پڑھ رہی ہوں اس کی مرضی کے بغیر کوئی پتا نہیں ہل سکتا یہ روٹیاں کیسے جلیں گیں۔ نماز میں مشغول رہی۔ شیطان نے پھر وسوسہ ڈالنا شروع کر دیا۔ تیرا بچہ کھیل رہا ہے کہیں کھیلتے کھیلتے تنور میں نہ گر پڑے لیکن اس نے اس کی باتوں کی طرف توجہ نہ دی نماز میں مشغول رہی آخر اس شیطان نے کیا کیا اس کے بچے کو ورغلا کر تنور کی طرف دھکیل دیا۔ بچہ تنور میں گر گیا۔ شوہر باہر سے آیا تو وہ یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بچہ آگ کے انگاروں میں کھیل رہا ہے۔ بچے کے اوپر آگ کا کوئی اثر نہیں ہوا اس نے بچے کو نکالا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں پیش کیا عرض کرنے لگی یا نبی اللہ علیہ السلام آج ہمارے ساتھ یہ معاملہ پیش آیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس بچے پر دنیا کی آگ کا اثر نہیں ہوا اس کی والدہ کے صدقے سے ایسا ہوا ہے (سبحان اللہ) فرمایا اس کی والدہ کو بلواؤ ابھی پتہ چل جاتا ہے جب بلایا گیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اے عورت تو دنیا میں کونسا عمل کرتی ہے کہ تیرے بچے پر دنیا کی آگ کو حرام کر دیا گیا اس نے جواب دیا کہ پہلی بات تو میں یہ کرتی ہوں کہ ہر وقت باوُضُو رہنے کی کوشش کرتی ہوں۔

(ہر وقت باوضو رہنا بڑی سعادت کی بات ہے دیکھئے جس طرح ایک بندہ بارڈر پر جاتا ہے دشمنوں سے لڑنے کے لیے اگر خالی ہاتھ جائے گا تو یہ اپنے اوپر ظلم و ستم کر رہا ہے حکم یہ ہے کہ جب دشمن کے مقابلے میں جاؤ تو خوب تیاری کر کے جاؤ تا کہ اگلے کے اوپر تمہارا رعب پڑے اور وہ تم سے ڈرے) جب میرا وضو ٹوٹ جاتا ہے تو میں پھر وضو کر لیتی ہوں اور دو رکعت نفل تحیۃ الوضو پڑھ لیتی ہوں اور نماز کا وقت ہوتا ہے تو سب کام چھوڑ کر نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتی ہوں اور اگر کوئی میرے ساتھ ناانصافی کرے تو میں اس پر صبر کرتی ہوں اگر کوئی قطع تعلق کرتا ہے تو میں اس سے رشتہ جوڑنے کی کوشش کرتی ہوں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ تیرے اس عمل کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے دُنیا کی آگ تیرے بچے پر حرام کر دی ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اسی عمل کی وجہ سے دوزخ کی آگ کو بھی حرام کر دے گا۔ (نُزہۃُ المجالس)

میرے پیارے اسلامی بھائیو! نماز کی اتنی برکتیں ہیں لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آج ہماری مسجدیں ویران ہیں سینما گھر آباد ہیں، بلیئرڈ کلب آباد، جوئے کے اڈے شطرنج کے اڈے آباد جتنے بے حیائی کے اڈے ہیں سب آباد ہیں اور مسجدیں ویران ہیں اور پھر بندے کہتے ہیں کہ پریشانیاں بڑھ رہی ہیں میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

مسجد رو رہی تھی

انیس الواعظین میں نقل ہے اللہ کا ایک نیک بندہ کہیں سفر کے لئے جا رہا تھا راستے میں اسے رات پڑ گئی سوچا مسجد میں قیام کرتے ہیں رات کو جب سو گیا تہجد کے وقت اٹھا۔ دیکھا مسجد میں کسی کے رونے کی آواز آ رہی ہے حیران ہوا رات کا وقت ہے یہ رونے کی آواز کہاں سے آ رہی ہے توجہ کی تو مسجد ہی رو رہی تھی اور اس طرح بددُعا بھی کر رہی ہے جس طرح ان بستی والوں نے مجھے برباد کیا ہے اسی طرح تو بھی ان کے

گھروں کو برباد کردے جس طرح انہوں نے مجھے ویران کیا ہے اسی طرح ان گھروں کو بھی ویران کردے صبح اٹھ کر دیکھا تو کوئی اذان دینے والا نہ تھا نہ کوئی اقامت پڑھنے والا تھا نہ قرآن پڑھنے والا تھا بس وہ سمجھ گئے یہ واقعی مسجد رو رہی تھی سب لوگوں کو اکٹھا کیا ان کو بتایا کہ میں نے ایسا سنا ہے اگر تم نے مسجد کو آباد نہ کیا تو ایسا نہ ہو کہ اس کی بددعا تمہیں لگ جائے اور تم تباہ و برباد ہو جاؤ۔ لہٰذا مسجد کو آباد کرو پرانے بندے پھر بھی بزرگوں کی بات مان لیا کرتے تھے انہوں نے ان کی بات مان لی اور مسجد کو آباد کرنے کے لیے وہاں اذان دینی شروع کردی امامت کروانی شروع کردی قرآن مجید کی تلاوت کرنا شروع کردی وہ بندہ وہاں سے چلا گیا کچھ عرصے بعد اس بندے کا وہاں سے گزر ہوا پروگرام بنایا کہ آج رات پھر مسجد میں قیام کریں رات کو جب سوئے تو پھر مسجد کی آواز سنی تو مسجد دعا کر رہی تھی اے اللہ تعالیٰ ان بستی والوں نے جس طرح مجھے آباد کیا اسی طرح تو ان کے گھروں کو آباد کر (سبحان اللہ) صلوا علی الحبیب صلی اللہ علیہ وسلم

مسجدیں آباد کرو

میٹھے اسلامی بھائیو! مجھے جب کوئی کہتا ہے میرے کاروبار میں برکت نہیں ہر گھر میں لڑائیاں ہو رہی ہیں ہر کوئی لڑنے مرنے کے لئے تیار ہے برکت ہی نہیں ہے جب ایسا کوئی کہتا ہے تو میں کہتا ہوں مسجد کی تمہیں بددعا تو نہیں لگ گئی یقین جانو مسجد چاہے سونے کی بنا دو اس میں اللہ کا ذکر نہ کرو گے تو وہ تمہارے لئے بددعا کرے گی اور مسجد چاہے کچی مٹی کی ہی کیوں نہ بنی ہو اس میں اللہ کا ذکر کرو گے تو یہ تمہارے لئے دعا کرے گی (سبحان اللہ) مجھے اس بات کا بڑا دکھ ہوتا ہے بعض اوقات نماز کی بات کریں تو آگے سے جواب ملتا ہے جو ہاتھ لگ جائے وہ پڑھ لیتے ہیں اس کا مطلب ہے نماز کو بھی ہاتھ لگاتے ہیں۔

آیئے میرے اسلامی بھائیوں! اس سلسلے میں میں آپ کو مثال دیتا ہوں ہوسکتا ہے آج کوئی اسلامی بھائی کوئی بات سمجھ لے تو دل میں نیت کرلے کہ آج کے بعد نماز میں سستی نہیں کریں گے۔

بغیر چابی تالہ نہ کھلے گا

پیارے اسلامی بھائیوں! حدیث پاک میں آتا ہے کہ نماز جنت کی کنجی ہے اگر کسی کے پاس کنجی نہ ہو تو کیا تالا کھل جائے گا؟ نہیں نماز جنت کی کنجی ہے۔ کیا ہر چابی سے تالا کھل جائے گا؟ نہیں، کیا ہر چابی ہر تالے کو لگ جاتی ہے ہر تالے میں لیور ہوتے ہیں اور پیارے اسلامی بھائیو! تالے میں **پانچ** لیور ہیں اور چابی میں ایک لیور ہے تو کیا تالا کھل جائے گا؟ نہیں کھلے گا تالا کیسے کھلے گا پانچ دانتوں والی چابی سے آؤ میں آپ کو بتاتا ہوں جنت کو جو تالا لگا ہے اس میں کتنے لیور ہیں اور چابی کونسی لگے گی اس میں پانچ لیور ہیں لیور کا نام بھی بتا دیتا ہوں پہلے کا نام فجر دوسرے کا نام ظہر تیسرے کا نام عصر چوتھے کا نام مغرب اور پانچویں کا نام عشاء ہے اور اگر چابی کو دانتا ایک ہی پڑا ہوا ہے تو کیا تالا کھل جائے گا؟ نہیں! دو سے بھی نہیں کھلے گا اور جو نماز ایک پڑھتا ہے وہ دانتا بھی ایک ہی ڈال رہا ہے تو پھر آج سے نیت کرلیں اے مالک و مولا آج کے بعد جان چلی جائے نماز نہیں چھوڑیں گے ان شاء اللہ نماز کی پابندی کریں گے۔ میٹھے اسلامی بھائیو! نماز کی پابندی کرلی اب کسی سے کہہ دو دعوت اسلامی کے اجتماع میں تشریف لائیں یا پھر سالانہ اجتماع میں تشریف لائیں تو آگے سے جواب کیا آتا ہے۔

حافظ صاحب پانچ نمازیں پڑھ لیتے ہیں یہی اللہ کا شکر ہے یعنی اس کا مطلب ہے کہ پانچ نمازیں پڑھ کر اللہ پر بڑا احسان جتا رہا ہے ہم ساری عمر عبادت کرتے رہیں ہم اللہ کی ایک نعمت کا حق ادا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا جو بندہ یہ کہتا ہے کہ میں پانچ نمازیں پڑھ لیتا ہوں اللہ پر احسان جتاتا ہے حلال کی روزی کماتا ہوں بس یہی کافی ہے۔

بزرگوں کا طریقہ زندگی

اللہ نہ کرے اللہ نہ کرے اگر یہی سوچ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ہوتی یہی سوچ اولیاء کرام کی ہوتی تو کیا آج ہم مسلمان ہوتے یا کچھ اور ہوتے یہ اللہ کے ولیوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے اب دیکھے داتا علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کیا لاہور میں پیدا ہوئے ہیں یا افغانستان میں پیدا ہوئے ؟

گھربار چھوڑ کر دین کی سربلندی کے لئے لاہور میں آئے ہیں اسی طرح معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان میں آکر ڈیرے لگاتے ہیں اکیلے مرد نے نوے لاکھ غیر مسلموں کو کلمہ پڑھا کر مسلمان کیا اگر یہ بھی سوچتے رہتے کہ پانچ نمازیں پڑھ لیں حلال کی روزی کمالی بس اتنا ہی کافی ہے میں سمجھتا ہوں کہ آج پھر اسلام مدینہ منورہ سے باہر نہ نکلتا لیکن صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دین اسلام کی سربلندی کی خاطر دین کا پیغام کونے کونے میں پھیلایا۔ اس دین کی خاطر دین پھیلانے کی خاطر مبارک شہر مدینہ منورہ کو چھوڑا اپنے بیوی بچوں کو چھوڑا گھربار چھوڑا۔ ان کی قربانیوں کا نتیجہ آج کہیں بھی چلے جائیں ہر طرف مسلمان نظر آرہے ہیں یہ سب صحابہ کرام اور اولیاء کرام کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ بلکہ جو دین کا کام کرتا ہے جو دین کے لئے قربانی دیتا ہے لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتا ہے برائی سے منع کرتا ہے اللہ تعالیٰ کے ہاں وہ کتنا مقبول اور کتنا محبوب ہے۔

نیکی کی دعوت کا انعام

حضرت موسیٰ علیہ السلام رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ اے مالک ومولا جو لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتا ہے برائی سے روکتا ہے تو اس کا اجر کیا ہے رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ! جو نیکی کی دعوت دیتا ہے برائی سے لوگوں کو منع کرتا

ہے میں اس کو ہر کلمہ کے عوض ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب دیتا ہوں اور ایسے بندے کو عذاب دیتے ہوئے مجھے حیا آتی ہے۔ (احیاء العلوم)

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو بندہ دین کی سربلندی کے لئے گھر سے نکلتا ہے (جو یہ سمجھ کر گھر سے نکلتا ہے کہ وہ گھر رہ کر نیکیاں نہیں کرسکتا اور گھر سے باہر نکل کر نیکیاں کرسکتا ہے) اس پر جنت واجب ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ ایسے بندے پر جنت واجب کردیتا ہے۔

جہنم کی آگ سے بری

حدیث پاک میں آتا ہے جو بندہ اللہ کی راہ میں چلتا ہے راستے کی گرد اس کے جسم پر پڑے اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو دوزخ کی آگ پر حرام کردیتا ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تھوڑی سی محنت اور کوشش سے اگر کوئی بندہ نمازی بن جائے سنتوں پر عمل کرنے والا بن جائے گا اس کا فائدہ کیا ہوگا جتنی دیر تک وہ نیکیاں کرتا رہے گا اسے بھی اجر ملے گا جتنا ثواب اسے ملے گا اتنا ثواب ہمیں بھی ملتا رہے گا اگر ہم مرگئے قبر میں بھی ثواب پہنچتا رہے گا۔ (ان شاء اللہ)

ایک ہی رات میں تقدیر بدل گئی

میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے دعوتِ اسلامی کے مبلغ چونگی امرسدھو میں نیکی کی دعوت دے رہے تھے اتفاق کی بات ہے ایک بندہ بہت ہی امیر دنیا کے لحاظ سے پینٹ شرٹ پہننے والا اس نے نیکی کی دعوت سنی اس کے دل پر بھی چوٹ لگ گئی کہنے لگا میں بھی آپ کے ساتھ سفر کرنے کے لئے تیار ہوں اور میں بھی تیس دن کے قافلہ میں سفر کروں گا اتفاق کی بات ہے مظفر گڑھ میں یعنی آزاد کشمیر میں قافلہ جارہا تھا اس کو بھیج دیا گیا اب اسلامی بھائیو! گھر میں فوم کے بستر پر سونے والا اور آسائش کی زندگی بسر کرنے والا آرام

وہ زندگی گزارنے والا جب دین کے لئے مسجدوں میں جا کر ڈیرے لگائے تو مسجدوں کی صفوں پر سونا پڑا۔ خاک بھی کپڑوں پر لگی تو وہ پریشان ہو گیا دو دن گزارنے کے بعد صبح اٹھ کر ہاتھ باندھ کے کھڑا ہو گیا جناب میں آپ کے ساتھ نہیں چل سکتا۔ مجھے خدا کے لئے واپس بھیج دیں۔

اسلامی بھائیوں نے بڑا سمجھایا اور کہنے لگے کہ اچھا بھائی آپ واپس چلے جایئے گا لیکن ہماری خواہش ہے کہ ایک رات ہمارے ساتھ اور گزار لیں صبح چلے جایئے گا اس نے سوچا رات گزار لیتے ہیں صبح اُٹھ کر چلے جائیں گے جب رات کو وہ سویا صبح اٹھا تو اس کی زندگی کی کایا ہی پلٹ چکی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں روتا ہی چلا جا رہا ہے اور ساتھ کہتا جا رہا ہے مجھے عمامہ شریف پہناؤ میں عمامہ شریف پہنوں گا میں عمامہ شریف باندھنا چاہتا ہوں اور آج کے بعد میں داڑھی نہیں منڈاؤں گا اور مجھے ابھی بازار لے چلوں چاہے ڈبل سلائی دینی پڑے مجھے مدنی لباس بھی سلوا کے دو۔ میں ابھی مدنی لباس بھی پہنوں گا اور آپ کے ساتھ تیس دن کا سفر جاری رکھوں گا۔

اسلامی بھائی حیران ہیں پریشان ہیں کہ اس کے اندر ایسی تبدیلی کیسے آ گئی ایک دم ایک رات میں اسے کیا ہو گیا ہے۔ جب انہوں نے زیادہ اصرار کیا تو اس نے بتایا کہ رات جب میں سویا تو میری قسمت کا ستارہ چمک اُٹھا مجھے امام الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے میرے غلام تو مسجد کی صفوں اور اس کی گرد سے ڈر رہا ہے دیکھو میرے حسینؓ کو کس طرح کربلا کی زمین پر خاک وخون میں شہید کیا گیا کہنے لگا شاہ مدینہ سرورِ قلب وسینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان جب میں نے سُنا تو میری کایا پلٹ گئی (الحمد اللہ اس اسلامی بھائی کی زیارت کرنے کے لئے میں خود بھی گیا تھا اور یقین جانو خانہ خدا میں کھڑا ہو کر کہہ رہا تھا میرے ہاتھ کے اوپر برف کی ڈلی کوئی رکھ دے تو اتنی ٹھنڈک محسوس نہیں ہوتی جتنی

مجھے ٹھنڈک درود پاک پڑھنے میں محسوس ہوتی ہے) سبحان اللہ پیارے اسلامی بھائیو! اس کے لئے قربانیاں دینی پڑیں گی۔

اے پینڈا عشق دا آخر تے ٹرنے نال مک ناں اے
او منزل نوں نئی پا سکدے جیڑے بیٹھے گھرے رہندے

ایمان کی دولت

اسلامی بھائیو! دین کی سر بلندی کے لئے ہمیں گھر سے نکلنا پڑے گا آج دیکھو اپنے گرد و نواح میں مسجدیں ویران ہیں آج کس قدر بے حیائی عام ہو رہی ہے۔ کس طرح گناہ عام ہو رہے ہیں ایک حدیث پاک کا مفہوم سنیئے اور پھر اندازہ لگایئے آج ہمارے اندر ایمان کی کیفیت کیا ہو چکی ہے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بیکس پناہ میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں کہ یَارَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے مال باپ آپ پر قربان ہو جائیں یہ تو بتلا دیں کہ ہمیں کس طرح پتہ چلے گا کہ ہمارے اندر ایمان کی دولت کی کیفیت کیا ہے (یہ بندے کو چیک کرنا چاہیے جس طرح تم تھرمامیٹر سے چیک کرتے ہو اس بندے کو بخار کتنا ہے اس لیے ہمارے پاس بھی کوئی ایسی چیز ہونی چاہیے جس سے ہمیں پتہ چل جائے ہمارے اندر ایمان کتنا ہے؟ کروڑوں درود و سلام اس پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا پیارا ارشاد فرمایا اور میرا خیال ہے اِس **فرمان** کا سبھی کو انتظار ہو گا ہر بندے کو اپنے اندر ایمان کو چیک کرنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم اپنے آپ کو مومن سمجھتے رہیں جب موت آئے قبر میں چلے جائیں اللہ نہ کرے ہمیں پتہ چلے کہ ہمارا ایمان سے دُور کا واسطہ بھی نہیں تھا اور اس وقت پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا لہٰذا ہمیں ابھی چیک اَپ کرنا چاہیے) حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ہمیں کیسے پتہ چلے کہ ہمارے دولت ایمان کی کیا کیفیت ہے تو پھر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

جب تمہیں نیکی اچھی لگنے لگے اور برائی بری لگنے لگے اس وقت سمجھ جاؤ تمہارے پاس دولت ایمان موجود ہے۔ پھر سنو ذرا ہم تو کہیں گے کہ ہمیں نیکی اچھی لگتی ہے مسلمان ہیں ہم تو گناہ سے نفرت کرتے ہیں پیارے اسلامی بھائیو! مثال میں دیتا ہوں فیصلہ آپ خود کرلیں ایمانداری سچی سچی بات کرنی ہے آج اگر کسی گھر میں ٹی وی آجائے تو افسوس کیا جاتا ہے کہ خوشی کی جاتی ہے وی سی آر آجائے تو ناراضگی ہوتی ہے کہ آج کسی کے گھر ڈش لگ جائے تو افسوس کیا جاتا ہے۔ گھر میں بت رکھے ہوں کتے کی شکل کا بنا ہوا پلاسٹک کا بنا ہوا ہے نام اس کا ڈیکوریشن پیس ہے مسلمان کے گھر میں بت رکھے ہوئے ہوں برا نہیں مناتے، گھر میں ٹی وی آجائے برا نہیں مناتے، وی سی آر آجائے ڈش آجائے برا نہیں مناتے، گھر میں جاندار کی تصویر لگی ہوئی ہو برا نہیں مناتے، اور اس گھر میں اگر کسی نے داڑھی رکھ لی؟ اب آپ اندازہ کریں ہمارے اندر ایمان کا کونسا درجہ موجود ہے کہیں ایسا نہ ہو اسلامی بھائیو! ہم انہی چکروں میں رہ جائیں اور ہمارا ایمان سے دور کا واسطہ بھی نہیں پھر اس وقت ہمیں پریشان ہونا پڑے لہٰذا ہمیں اپنے اندر ایمان کو مضبوط کرنا ہوگا ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے ایمان کو مستحکم کرنے کے لئے ہمیں دعوت اسلامی کے مدنی ماحول کے ساتھ وابستہ ہونا چاہئے۔ اس کی خاطر قربانی دینی پڑے گی اور اسلامی بھائیو! قربانی دیں گے تو ہمیں کچھ حاصل ہوگا ہم قربانی نہیں دیں گے تو ہمیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ دعوت اسلامی کے ماحول کے ساتھ وابستہ ہونے کے لئے ہمیں کیا قربانی دینی پڑے گی اس کا کیا طریقہ کار ہے نہ تو ماہانہ چندہ ہے نہ اس کے لئے کوئی فارم مکمل کرنا پڑے گا اس کا سالانہ چندہ بھی ہے ہفتہ وار چندہ بھی ہے روزانہ کا چندہ کیا ہے پانچ نمازیں باقاعدگی سے پڑھیں اور فیضان سنت کا درس دیں یا سنیں۔ ہفتہ وار اجتماع جامع

مسجد محمدی حنفیہ میں ہر جمعرات کو ہوتا ہے اور ماہانہ چندہ کیا ہے ہر مہینے تین دن کے قافلے میں سفر کرنا اور سالانہ چندہ کیا ہے؟ سالانہ اجتماع میں بھرپور طریقے سے شرکت کی جائے الحمد للہ ثم الحمد للہ ہمیں زندگی میں بھی وہ منظر دکھائے آمین ہر طرف سبز عمامہ شریف پہنے ہوئے ہر طرف ٹھاٹھیں مارتا سمندر جس طرف بھی دیکھو نوجوان جنہوں نے چہرے پر سنت سجائی ہے۔ لباس بھی سنت کے مطابق ہے اس کے بارے میں ایک بزرگ فرماتے ہیں۔

جوانی میں توبہ کرنا یہ پیغمبروں کا شیوا ہے ویسے بھی جہاں چالیس مومن ہوتے ہیں وہاں اللہ عزوجل کا ایک ولی ہوتا ہے جہاں ہزاروں کی تعداد میں لوگ ہوں گے وہاں ہزاروں کی تعداد میں ولی اللہ بھی ہوں گے بلکہ ایک واقعہ ہے مکہ معظمہ میں میں وہاں حرم شریف میں بیٹھا تھا فجر کی نماز کے بعد وہاں عموماً رش بہت زیادہ ہو جاتا ہے کیوں کہ جو لوگ فجر کی نماز پڑھنے کے لئے آتے ہیں وہ طواف بھی کر کے ہی جاتے ہیں میں ایک طرف بیٹھا ہوا تھا طواف کرنے کے لئے میں نے سوچا تھوڑا سا رش کم ہوتا ہے تو میں بھی طواف کرلوں گا۔ ایک اللہ کا بندہ میرے پاس آگیا کہنے لگا آپ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں۔ میں نے کہا تھوڑا سا رش کم ہوتا ہے تو میں نے بھی طواف کرنا ہے۔ فرمانے لگے رش میں طواف کرنے کا اپنا ہی مزا ہے۔ میں نے کہا کیا فائدہ ہے کہنے لگے جتنا زیادہ رش ہوگا اتنے زیادہ رش میں اللہ کے ولی بھی موجود ہوں گے پتہ نہیں کس اللہ کے ولی کے ساتھ تمہارا کندھا لگ جائے اور تمہارا بیڑا پار ہو جائے۔

اللہ کے ولی کی جس پر نگاہ پڑے اس کا بیڑہ پار ہو جاتا ہے پتہ نہیں کس کس کا بیڑا پار ہو جائے پتہ نہیں کس کو مدینے کی حاضری کا مژدہ سنا دیا جائے پتہ نہیں کس کو اللہ تعالیٰ بیٹھے بیٹھے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرادے پتہ نہیں کون وہاں خوش نصیب ہوگا۔ جس کی آنکھوں کے آگے سے حجابات اٹھ جائیں اور سنہری جالیوں کو سامنے دیکھ

لے میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا اس سالانہ سنتوں بھرے اجتماع کے لئے دن بھی تھوڑے رہ گئے ہیں تین روزہ بین الاقوامی سنتوں بھرا اجتماع ملتان شریف میں ہورہا ہے۔

آپ اس اجتماع میں ضرور شرکت فرمائیں نہ صرف تنہا بلکہ اپنے دوسرے اسلامی بھائیوتک نیکی کی دعوت پہنچا کر انہیں اجتماع کی ترغیب دلا کر ہو سکے تو گھروں سے بلا کر ان کے گھر والوں کو راضی کر کے اجتماع میں لیتے آیئے آپ کی شفقت فرمانے اور گھر سے بلا کر لانے سے اگر کسی اسلامی بھائی کا دل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن وسنت کی راہ پر آ گیا تو آپ کا بھی سینہ مدینہ ہوگا۔ (ان شآء اللہ عزوجل)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

صدقہ جاریہ کے تین عمل

درود پاک کی فضیلت

پیارے اسلامی بھائیو! درود پاک کی فضیلت میں ایک حدیث پاک کا مفہوم پیش کرنے کی سعادت حاصل کرنے لگا ہوں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی دنیا میں جتنی کثرت سے میرے اوپر درود پاک پڑھے گا قیامت کے روز اتنا ہی میرے قریب ہوگا

اس سے پتہ چلا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب پانے کیلئے کسی کو عہدے کی ضرورت نہیں اگر کوئی اسلامی بھائی یہ سمجھے کہ ہم اس مقام کو تو پا نہیں سکتے۔

ہرگز نہیں۔ اس کے لئے یہ تو نہیں بتایا کہ اس کے لئے صحابی ہونا ضروری ہے یا تابعی ہونا ضروری ہے تم جہاں کہیں بھی ہو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل کرنا چاہتے ہو تو میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام پڑھتے رہو۔ اور یہاں میں ایک بات عرض کر دوں کہ قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی بڑی سعادت ہے قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کتنی بڑی نعمت ہے کبھی آپ نے علماء کرام یا بزرگانِ دین کا نام لکھا ہوا

دیکھا ہے حضرت علامہ مولانا حافظ قاری شیخ القرآن' شیخ الحدیث یہ الفاظ لگا کر پھر نام بتایا یا لکھا جاتا ہے۔ لیکن آپ نے کسی صحابی کے نام سے پہلے القابات کبھی نہیں دیکھے۔ کیا ان کے اندر یہ کمال نہیں تھے۔ اگر پائے جاتے تھے تو ان کے ساتھ یہ القاب کیوں نہیں لگائے جاتے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ان کے ساتھ یہ القاب اس لئے نہیں لگائے جاتے کہ شیخ القرآن' شیخ الحدیث حافظ ہونا قاری ہونا یہ سب مقام نیچے ہیں ان سب سے اونچا مقام صحابی کا ہے۔ انہوں نے کونسا ایسا عمل کیا کہ سب سے اونچے ہوئے شیخ القرآن' شیخ الحدیث حافظ قاری نیچے ہو گئے۔ یہ سب سے اونچے ہو گئے۔ فرمایا ان کو یہ مقام اس لئے ملا ہے کہ انہوں نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں ایمان کی حالت میں وقت گزارا اور ان کا ایمان پر خاتمہ ہوا۔ اس لئے یہ صحابی بن گئے۔

جس کو ایک پل سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت مل گئی ایمان کی حالت میں خاتمہ ہو گیا تو وہ صحابی بن گیا اب تم اندازہ کرو کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب کتنی بڑی نعمت ہے۔ آپ کو جب بھی کبھی اللہ کے ولی کے دربار میں حاضری کا موقع مل جائے بلکہ میں تو دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مدینہ شریف کی حاضری نصیب فرما دے آمین ثم آمین۔

حاضری کا طریقہ بھی ذرا سن لو اگر کسی بادشاہ کے پاس سو روپے کی چیز لے کر چلے جائیں آپ کہیں کہ بادشاہ سلامت میں آپ کے لئے ۱۰۰ روپیہ کی چیز لے کر آیا ہوں ہو سکتا ہے وہ ٹھکرا دے اور قبول نہ کرے اور کہے کہ میرے پاس ان چیزوں کی کمی نہیں ہے چل لے جا یہاں سے۔ اگر آپ یہ سو روپے کی چیز کو یوں کہیں کہ جناب یہ میں آپ کے لئے تحفہ' ہدیہ لے کر آیا ہوں تحفہ ہدیہ رد نہیں کیا جاتا اب بادشاہ کو آپ نے تحفہ دے دیا بادشاہ یہ نہیں سوچے گا کہ سو روپے کا میں بھی اسے تحفہ دے دوں' بلکہ کہے گا کہ اس نے اپنی حیثیت کے مطابق اپنی توفیق کے مطابق تحفہ دیا ہے میں جب نوازنے لگا

ہوں تو اپنی شان کے مطابق نوازوں گا۔ سبحان اللہ

جب کسی اللہ کے ولی کے دربار میں جاؤ۔ درود و سلام پڑھو نوافل پڑھو ذکر اذکار کرو قرآن پاک کی تلاوت کرو اور یہ سب پڑھنے کے بعد یہ عرض کرو کہ میں نے اپنی حیثیت کے مطابق یہ نذرانہ پیش کیا ہے۔ اب آپ اپنی شان کے مطابق مجھے نوازیں۔

میرے اسلامی بھائیو! یہ بات میں نے ایسے نہیں عرض کر دی بلکہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتے تھے۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں آیا اور فرمانے لگے۔ اے ربیعہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) تم نے میری خدمت اپنی حیثیت کے مطابق کی ہے اور میں نے قبول کر لی اور اب میں اپنی شان کے مطابق نوازنے لگا ہوں اے ربیعہ مانگ کیا مانگتا ہے؟ پیارے اسلامی بھائیو! اب ذرا غور سے سننا اگر کوئی بندہ سامنے بلینک چیک رکھ دے جتنی رقم چاہو لکھ لو۔ یہ اسی صورت میں کہہ سکتا ہے کہ جب اسے یقین ہو کہ جتنا یہ لکھے گا اس سے زیادہ اس کے اکاؤنٹ میں موجود ہے۔ اسلامی بھائیو! میں غلط کہہ سکتا ہوں مگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ ذات اقدس ہے جن کی شان میں قرآن کہتا ہے کہ میرا محبوب اپنی مرضی سے بولتا نہیں ہے جب وہ بولتا ہے کلام خدا ہوتا ہے سبحان اللہ۔ کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ

کلام خدا ہے کلام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)
اسی سے سمجھ تو مقامِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
دو عالم خدا کی رضا چاہتے ہیں
خدا چاہتا ہے رضائے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب دیکھا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا دریائے رحمت جوش میں ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ربیعہ مانگ کیا مانگتا ہے دیا جائے گا پیارے اسلامی بھائیو! ہم جیسے

ہوتے تو کوئی کوٹھی مانگ لیتا کار مانگ لیتا بیٹا مانگ لیتا یہ مل جائے وہ مل جائے لیکن یہ تو وہ ہیں جن پر نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پڑ چکی ہے۔
عرض کرتے ہیں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم آپ نے فرمایا کیا مانگتا ہے اب میں وہ مانگوں گا جو میری نظر میں بہت عظیم اور اعلیٰ ہے پوچھا کیا مانگتا ہے عرض کرنے لگے۔

جیویں ایتھے نال رکھیا جے
ایویں جنت وچ وی نال رکھیا جے

جو قرب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم چاہنے والے ہیں ان کے لئے وظیفہ بتایا ہے۔
درود پاک خدا کرے وہ وقت آ جائے کہ میں

میں سو جاؤں یا مصطفیٰ کہتے کہتے
کھلے آنکھ صلی علیٰ کہتے کہتے
میں وہ سنی ہوں جمیل قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

میرے اسلامی بھائیو! حصول برکت کے لئے میرے ساتھ مل کر اونچی آواز سے درود پاک پڑھو۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ۔

بنی اسرائیل کا گناہ گار بندہ

بنی اسرائیل کا بدترین آدمی مرگیا تو لوگ اُسے دفن نہیں کر رہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہوتا ہے کہ اے میرے دوست اس بندے کو دفن کر کے آؤ۔ لوگ حیران ہیں پتہ نہیں اس نے کونسا ایسا عمل کیا ہے کہ اللہ کے نبی اس کو دفنانے کے لئے تشریف لائے ہیں۔ پوچھا گیا تو بتایا گیا کہ اس کے اندر عمل تو کوئی نہیں لیکن جب یہ توریت شریف پڑھا کرتا تھا تو جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا نام آتا چوم کر آنکھوں کو لگا لیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کو یہی ادا پسند آ گئی۔ میٹھے اسلامی بھائیو! اس لئے بلند آواز سے درود پاک پڑھو کہ یہ درود دیوار گواہ

بن جائیں۔
حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں میں بلند آواز سے ذکر اس لئے کرتا ہوں کہ سونے والے جاگ جائیں۔ ہوسکتا ہے کہ آپ کے قریب اجتماع گاہ میں بھی کوئی سو رہا ہو تو وہ بھی جاگ جائے اور اس کا رخ مدینہ شریف کی طرف ہو جائے اور آپ کا سینہ مدینہ بن جائے آمین۔ اور فرماتے ہیں کہ بلند آواز سے ذکر اس لئے کر رہا ہوں کہ سونے والے جاگ جائیں اور شیطان بھاگ جائے۔ آج اتنی اونچی آواز سے درود پاک پڑھیں کہ شیطان اس بستی سے دور بھاگ جائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

میرے اسلامی بھائیو!

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

یقین جانیے یہ بہت بابرکت محفل ہے یہاں کوئی اپنی مرضی سے نہیں آ سکتا۔ یہ کسی کے بس کی بات نہیں ہے پیارے اسلامی بھائیو! ایک بندہ باہر سے گزر جائے گا۔ سن کر چلا جائے گا لیکن اندر تب ہی آئے گا جب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم بلائیں گے یہ قسمت کی باتیں ہوتی ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ کسی پر کرم نوازی کرتا ہے تو اس کو ایسی محفل عطا فرماتا ہے۔ اس محفل میں شرکت کرنے والے لوگ کتنے خوش قسمت ہیں اس کا اندازہ اس بات سے لگاؤ کہ حدیث پاک میں آتا ہے کہ فرشتے رب ذوالجلال کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ اے مالک و مولا اس بابرکت محفل میں ایک ایسا بندہ تھا جو اجتماع میں شرکت کی نیت سے نہیں آیا تھا۔ ایسے ہی گزرتے گزرتے تھوڑی دیر کے لئے رک گیا تھا۔ اس کو کس کھاتے میں ڈالیں رب ذوالجلال ارشاد فرماتا ہے کہ وہ جو محفل میں شریک تھے میرے نزدیک اتنی عظمت والے ہیں کہ جو ان کے پاس تھوڑی دیر کے لئے کھڑا ہو گیا میں اس کو بھی محروم نہیں رکھوں گا اس کو بھی بخش دوں گا۔ سبحان اللہ

میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ ﷻ سے دعا کرو کہ وہ ہمارے دلوں میں نیکیوں کی قدر ڈال دے اور اللہ ہمیں نیکیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

جو سکون ذکر مصطفیٰ میں ہے ذکر خدا میں ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔ لیکن افسوس ہمارے اسلامی بھائی سکون کی تلاش میں تاش کھیل رہے ہیں۔ کوئی بلیئرڈ کلب میں مصروف ہے۔ حالانکہ یہ سمجھتے ہیں ان چیزوں میں سکون نہیں ہے سکون ہے تو صرف ذکر خدا میں ہے۔ ذکر مصطفیٰ میں ہے قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ کہ خبردار اللہ کا ذکر ہے جو دلوں کو سکون بخشتا ہے۔ آج ہمیں پتہ ہے کہ نیکیاں کرنے سے عزت ملتی ہے گناہ کرنے سے عزت نہیں ملتی گناہ کرنے سے سکون نہیں ملتا مگر دنیا کی محبت نے ہمیں اس قدر دیوانہ بنا دیا ہے پاگل بنا دیا ہے کہ ہم نیکی کے راستے سے دور ہٹتے جا رہے ہیں اسی لئے ہم گناہ کی دلدل میں گرتے چلے جاتے ہیں گرتے چلے جاتے ہیں۔ پتہ بھی ہے نماز پڑھنے میں سکون ہے۔ پتہ بھی ہے قرآن پاک کی تلاوت میں سکون ہے اطمینان ہے اور ذکر خدا و مصطفیٰ کرنے میں ہی ہمارا فائدہ ہے پھر بھی ہم ان چیزوں سے غافل ہو گئے ہیں۔ ہمیں پتہ بھی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے سب سے اعلیٰ نبی ہمیں عطا کیا۔

اللہ تعالیٰ نے اتنا کرم فرمایا اتنا بڑا احسان فرمایا کہ ہمیں اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا۔ جس کا امتی بننے کے لئے انبیاء علیہم السلام بھی دعائیں کیا کرتے تھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلیں لیکن شاید ہمارے دلوں میں یہ بات ہے کہ ہماری کامیابی و کامرانی اگر ہے تو یہود اور نصاریٰ کے طریقے پر چلنے میں ہے۔ ہمارا دل چاہتا ہے کہ ہمارا بیٹا ڈاکٹر بن جائے۔ انگریزی سکول جا کر پڑھا لکھا بن جائے۔ ہم یہ تو چاہتے ہیں لیکن ہم یہ نہیں چاہتے کہ ہمارا بچہ عاشق مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) بنے ہمارا بچہ نمازی بن جائے ہمارا بچہ دین اسلام کا مبلغ بن جائے۔

میرے اسلامی بھائیو! آج ہمیں نیکی کی دعوت دی جاتی ہے مگر ہم نیکی کی طرف

نہیں جاتے آج جو ہمیں نماز کی دعوت دے ہم اس کی طرف نہیں جاتے آج ہمیں سنتوں بھرے اجتماع کی دعوت دے ہم قبول نہیں کرتے۔ کیونکہ ہمارے دلوں میں دولت کی ہوس سما گئی ہے' نیکیوں کی ہمیں پرواہ نہیں ہے۔ آج ہمیں کوئی یہ کہتا ہے ملتان شریف میں جو دعوت اسلامی کا تین روزہ اجتماع ہو رہا ہے پوچھتے ہیں وہاں جانے سے کیا ملے گا اگر بتایا جائے کہ ہر قدم پر ایک ایک سال کی عبادت کا ثواب ملے گا حدیث پاک میں آتا ہے جو دینی اجتماع میں جاتا ہے راستے کی گرد جسم کے جس جس حصے پر پڑے گی اتنا اتنا حصہ دوزخ کی آگ پر حرام کر دیا جائے گا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر میں آپ کو دعوت دوں کہ آپ ہمارے گھر آئیں میں آپ کے لئے اہتمام کروں گا آپ کے گھر سے لے کر اپنے گھر تک قالین بچھا دوں گا میرا خیال ہے کوئی دعوت کو ٹھکرائے گا نہیں اللہ ﷻ فرما رہا ہے کہ تم میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا دین سیکھنے کی نیت سے آؤ میں تمہارے قدموں کے نیچے نوری فرشتوں کے پر بچھا دوں گا۔ اس کے باوجود ہم اس کے لئے تیار نہیں ہوتے اگر آپ کو کہہ دیا جائے کہ اجتماع پر چلو آگے سے کہیں گے وہاں پر کیا ملے گا؟ اگر آپ سے کہہ دیا جائے کہ ہر قدم پر سو سو کا نوٹ ملے گا تو شاید ہی کوئی انکار کرے۔ والدین سے اگر کہہ دیا جائے کہ اپنے بیٹے کو اجتماع پر بھیجو کہتے ہیں کہ ہمیں اپنے بیٹے سے بڑا پیار ہے۔ ہم اس کی جدائی برداشت نہیں کر سکتے لیکن اگر اسی بیٹے کو سندھ یونیورسٹی میں داخلہ مل جائے تو خوشی خوشی بھیج دیں گے یہ جدائیاں برداشت کر لیں گے دنیا کی خاطر۔ لیکن دین کی خاطر یہ جدائی برداشت نہیں ہوتی۔ اس سے کیا پتہ چلا آج ہمارے دلوں سے دین کی محبت ختم ہوتی جا رہی ہے یاد رکھو میرے اسلامی بھائیو! یہ دنیا کی دولت ہمارے ساتھ کب تک رہے گی جب ہم مر جائیں سب سے پہلے دولت ہی ہمارا ساتھ چھوڑتی ہے ہمارے ساتھ کوئی چیز اگر جائے گی تو وہ ہمارے اعمال ہوں گے۔ اس وقت ہمیں نیکیوں کی قدر ہو گی پھر رب ذوالجلال کی خدمت میں بندہ عرض کرے گا' اے مالک و مولا! مجھے ایک موقع اور عطا فرما

دے میں ایک لمحہ بھی تیری یاد کے بغیر نہیں گزاروں گا۔ میرے اسلامی بھائیو! ایمانداری سے بتانا ہے کہ جن کو ہم دفن کرکے آتے ہیں ان میں سے کوئی بھی ابھی تک واپس آیا ہے۔ یقیناً کوئی واپس نہ آسکا۔

وہاں جا کر ہمیں نیکیوں کی قدر آئے گی۔ لیکن ہم نیکیاں کر نہیں پائیں گے آؤ میرے اسلامی بھائیو! آج اس مبارک بابرکت اجتماع کے اندر میں آپ کو ایک نسخہ بتاتا جاؤں جس پر عمل کرنے سے مرنے کے بعد بھی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ یہ نسخہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ جو نسخہ سننے کے لئے تیار ہیں وہ جھوم جھوم کر درود پاک پڑھیں درود پاک اونچی اور بلند آواز میں پڑھنا چاہیے کہ شیطان دور بھاگ جائے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللہِ

پیارے اسلامی بھائیو! جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال بھی بند ہو جاتا ہے۔ جس طرح ایک بچہ کمرہ امتحان میں ہے پیپر حل کر رہا ہے اور پھر ایک سپرنٹنڈنٹ کی آواز آتی ہے Time is over ! Time is over Stop wrighting بس لکھنا بند کرو۔ اسی طرح جب بندہ مر جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال بھی بند کر دیا جاتا ہے۔ لیکن تین عمل ایسے ہیں کہ بندہ مر بھی جائے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اس میں سب سے پہلے نمبر پر نیک اولاد ہے۔

۱ - نیک اولاد کو چھوڑ جائے گا اولاد نیکیاں زمین پر کرے گی ثواب اس کے والدین کو قبر میں ملے گا۔ (سبحان اللہ) آج ہم یہاں اکٹھے ہوئے ہیں ایصال ثواب کے لئے جتنی دیر تک چاہیں قرآن پاک پڑھیں ذکر اذکار کریں درود پاک پڑھیں جب تک یہ نہ کہیں گے کہ مرحوم کو ایصال ثواب پیش کرتے ہیں تب تک ثواب نہ ملے گا۔ لیکن ان کی اولاد ایصال ثواب کرے نہ کرے ان کی نیکیوں کا ثواب ان کے والدین کو پہنچتا رہے گا۔

اسلامی بھائیو! ہم اس بات کے خلاف ہیں کہ آپ اپنے بیٹے کو ڈاکٹر نہ بنائیں انجینئر نہ بنائیں ہم یہ نہیں چاہتے ہم چاہتے ہیں آپ کا بیٹا انجینئر بعد میں ہو لیکن عاشق مصطفیٰ پہلے (سبحان اللہ) آپ کا بیٹا ڈاکٹر بعد میں پہلے نمازی اور مبلغ دین ہو اور کچھ نہیں تو یہاں اتنا ہی غور سے دیکھ لو کہ بیٹا جب نماز پڑھتا ہے باوضو ہو کر قبلہ رو ہو کر دو زانو بیٹھ کر کہے گا رب مصطفیٰ میرے ماں باپ کو اور مجھے بھی بخش دے جب بھی نماز پڑھے گا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرے گا اس کے دروازے کو کھٹکھٹائے گا اے مالک و مولا! میرے ماں باپ کو بخش دے ان شآء اللہ اس کی دستک رائیگاں نہیں جائے گی اس کے بیٹے کی دعا دل سے نکلے گی اللہ تعالیٰ اس کے باپ کی قبر کو گل و گلزار بنا دے گا۔ (ان شآءَ اللہ)

بے نمازی بچہ تو اپنے لئے دعا نہیں مانگتا وہ اپنے والدین کے لئے کیسے دعا مانگ سکتا ہے۔ اس لئے خدا کے لئے اپنی آنکھوں کو کھولو اور ذرا غور سے سنو۔

قرآن بتا رہا ہے مجھ سے محبت کا دعویٰ کرنے والو! میں کہہ رہا ہوں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام بن جاؤ۔ بندہ عرض کرتا ہے کہ اے مالک و مولا! ہم تو تجھ سے محبت کرنا چاہتے ہیں اور تو اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بھیج رہا ہے۔ رب ذوالجلال فرماتا ہے کہ تم مجھ سے محبت کا دعویٰ کرو میں قبول کروں یا نہ کروں۔ لیکن اگر تم میرے محبوب سے محبت کرو میں تمہیں محبوب بنا لوں گا (سبحان اللہ) تمہارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اولاد نیک کیسے بنتی ہے

میرے اسلامی بھائیو! اب ہم یہ بات مان لیتے ہیں جس کی اولاد نیک ہے ماں باپ کی دنیا میں ہی جنت ہے وہ مر بھی جائے گا تب بھی اس کا ذریعہ نجات بنے گا اب میں آپ سے عرض کرنے لگا ہوں اولاد نیک کیسے بنتی ہے یہ بھی پتہ ہونا چاہیے فلمیں ڈرامے دیکھنے سے نیک نہیں بنے گی تاش کھیلنے سے نیک نہیں بنے گی بدکاری کے اڈے

پر جانے سے نیک نہیں بنے گی کیبل نیٹ ورک چلانے سے نیک نہیں بنے گی جی ہاں اولاد نیک تب بنے گی جب دعوت اسلامی کے اجتماع میں جائے گی۔ (سبحان اللہ)

میرے اسلامی بھائیو! آپ جو یہ سبز عمامہ شریف میں نوجوان دیکھ رہے ہیں پہلے گانے کے ساز پر ان کے جسم ہلنا شروع ہو جاتے تھے۔ اب دعوت اسلامی کے ماحول نے انہیں اس قابل کر دیا کہ درود و سلام سن کر ان کے جسم جھوم جھوم جاتے ہیں۔ نعتیں سن کر ان میں روحانی طاقت آ جاتی ہے یہ وہ نوجوان ہیں جو نمازیوں کا مذاق اڑاتے اور سنتوں کو نفرت کی نظر سے دیکھتے تھے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول نے انہیں اس قابل کر دیا کہ آپ لوگ سو رہے ہوتے ہیں اور یہ صدائے مدینہ لگا رہے ہوتے ہیں اب یہ خود بھی نمازی ہیں اور دوسروں کو نیکی کی دعوت دیتے ہیں۔ میرے اسلامی بھائیو! جو بے نمازی ہیں اگر وہ نمازیوں کی صحبت میں بیٹھیں گے تو ان میں سے بھی نمازوں کی خوشبو آنا شروع ہو جائے گی (سبحان اللہ)۔ ان میں سنت کی بہار آ جائے گی۔ ابھی بھی سمجھ جاؤ لمحہ بہ لمحہ ہم موت کے قریب جا رہے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری عمر بڑھ رہی ہے لیکن درحقیقت ہماری موت نزدیک آ رہی ہے آؤ مرنے سے پہلے کوئی ایسا کام کر جائیں جو ہمارے لئے ذریعہ نجات بن جائے۔ اس کے لئے بہترین ذریعہ ہے خود بھی اور اپنی اولاد کو بھی نیک اجتماع میں لے کر آؤ دعوت اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع چوک یتیم خانہ سوڈیوال کوارٹروں کی بڑی مسجد جامع محمدی حنفیہ میں بعد نماز عشاء شروع ہو جاتا ہے۔ آپ اس اجتماع میں مع اپنے احباب شرکت فرمایا کریں۔

الحمد للہ دعوت اسلامی کے مدنی قافلے بھی شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں میرے اسلامی بھائیو! میں آپ سے اگر یہ کہوں کہ کتنوں کو چھ کلمے اور ایمان کی صفتیں، نمازِ جنازہ وغیرہ یاد ہے تو کم ہی اسلامی بھائی کھڑے ہوں۔

آہ اسلام تیرے چاہنے والے نہ رہے

میرے اسلامی بھائیو! اکثر نکاح کے وقت کئی ایسے دولہے بھی ہوتے ہیں جنہیں

ایمان کی صفات اور چھ کلمے یاد نہیں ہوتے میں سچی بات کہہ رہا ہوں میں انہیں کہتا ہوں کہ چلو میں پڑھتا ہوں تم میرے پیچھے پیچھے کلمہ پڑھو یقین جانو کچھ ایسے دولہے بھی ہوتے ہیں جن کو پیچھے پیچھے بھی نہیں پڑھنا آتا۔ کیونکہ کبھی زبان سے کلمہ پڑھنے کا اتفاق ہی نہیں ہوتا اس زبان سے تو وہ گندی باتیں کرتا رہتا ہے اس زبان سے گالیاں نکالتا ہے اس زبان سے فلم کی سٹوری سنا رہا ہوتا ہے کلمہ کیسے جاری ہو۔ اس وقت مجھے بڑا افسوس ہوتا ہے اور سوچتا ہوں کہ جو زمین پر بیٹھ کر کلمہ نہیں سنا رہا وہ قبر میں خاک سنائے گا۔

یہ کلمے ہمیں یاد ہونے چاہئیں، دین کا سبق ہمیں یاد ہونا چاہیے میرے اسلامی بھائیو! آپ کاروبار کرتے ہیں، آپ ملازمت کرتے ہیں، جیسے آپ کو کہیں شادی بیاہ فوتگی وغیرہ ہو اس موقع پر آپ چھٹی لے لیتے ہیں اسی طرح آپ چھٹی لے کر مدنی قافلوں میں بھی سفر کر سکتے ہیں۔ آپ وہ سب کچھ سیکھ جائیں گے جو آپ کو نہیں آتا۔

اسلامی بھائیو! دعوت اسلامی کا سنتوں بھرا اجتماع ملتان شریف میں ہو رہا ہے میں آپ کو شرکت کی دعوت دیتا ہوں خود بھی چلیں دوسروں کو بھی دعوت دیں۔

حدیث پاک کا مفہوم ہے قیامت کے روز وہ بندہ بڑا پچھتائے گا جس کو نیک کام کی دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی۔

قیامت کے روز جب یہ کہا جائے گا کہ اجتماع میں جانے والو تم مسکراتے ہوئے جنت میں چلے جاؤ۔ اس وقت وہ پچھتائے گا کہ کاش! میں بھی چلا جاتا اور یہ سعادت مجھے بھی مل جاتی۔ میں عرض کر رہا تھا۔

دوسرا عمل یہ ہے کہ کوئی بندہ کنواں بنوا جائے مسجد بنوا جائے مدرسہ بنوا جائے جتنی دیر تک لوگ اس سے فیض یاب ہوتے رہیں گے مرنے والے کے نامہء اعمال میں ثواب لکھا جاتا رہے گا اگر کوئی کسی کو نماز سکھا جائے قرآن پاک پڑھا جائے پڑھانے والا اگر مر بھی گیا ہے اس کو ثواب قبر میں ملتا رہے گا۔ میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ

اس مدنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں خود بھی اور اپنی اولاد اپنے دوست احباب کو بھی اس مدنی ماحول سے وابستہ رکھیں۔ مدنی ماحول سے وابستہ ہونے سے اپنے اندر کیا تبدیلی واقع ہوتی ہے الحمدللہ یہ عمل ظاہر کر رہا ہے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر ہمیں عمل کر کے خود بھی عملی طور پر محبت کا اظہار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یقیناً ہم سب کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنا چاہیے اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے ہماری خاطر وادیوں میں کفار کی سنگ باری پر بھی صبر کیا ہمیں اس کو راضی کرنا چاہیے کہ ناراض کرنا چاہیے؟ یقیناً راضی کرنا چاہیے۔ جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو راضی کرنا چاہتا ہے وہ بلند آواز سے نعرہ لگائے اِنْ شآءَ اللہ کہ اے مالک و مولا ہم غفلت کی وجہ سے نمازوں میں سستی برتتے رہے آج ہمیں پتہ چلا کہ نماز چھوڑ دینے سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہو جاتے ہیں میں آج پختہ عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ اِنْ شآءَ اللہ پیارے اسلامی بھائیو! شیطان ہمارا دوست ہے یا دشمن؟ یقیناً دشمن ہے تو دشمن کی مخالفت کرنا چاہیے کہ نہیں یقیناً مخالفت کرنی چاہیے تو بلند آواز سے اِنْ شآءَ اللہ کا نعرہ لگائیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! شیطان یہی کہے گا کہ کل تو ہم نے نماز پڑھنی نہیں تو ہم کیوں نعرہ لگائیں تو کل زندہ رہنے کی کس کے پاس ضمانت ہے کیا پتہ آج توبہ کریں اور آج ہی موت آ جائے اور اے کاش! سیدھے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو جنت البقیع میں جگہ مل جائے۔ (سبحان اللہ) ہم جب نیکیاں کرتے ہیں اپنی مرضی سے کرتے ہیں کہ رب کی توفیق سے؟ یقیناً توفیق رب نے دینی ہے تو نیت کرنے میں کیا حرج ہے؟ رب ذوالجلال جب توفیق دیتا ہے تو انسان کی کایا پلٹ جاتی ہے حضور غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اگر چور آ جائے نگاہ ڈالتے ہیں ولی بنا دیتے ہیں رب ذوالجلال چاہے آج ہماری قسمت بدل دے ہمیں ولی کامل بنا دے یقیناً۔

اس کے لئے کچھ مشکل نہیں ہے۔ تو پھر آؤ سچے دل سے نیت کریں اے مالک و مولا! میری آج کے بعد کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ اِنْ شآءَ اللہ میں آج کے بعد رمضان کا روزہ بھی نہیں چھوڑوں گا اِنْ شآءَ اللہ۔

میں آج کے بعد فیشن کو تین طلاق دے دوں گا اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کروں گا۔ اِنْ شآءَ اللہ

اللہ عزوجل ہمیں ہمارے نیک اِرادوں میں کامیابی عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

بُرے کاموں کا انجام

امام سخاوی اور دیگر محدثین رحمہم اللہ تعالٰی سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں دُرود پاک پڑھ کر سویا کرتے تھے ایک رات سوئے تو قسمت نے انگڑائی لی تو خواب میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کے آنے کی وجہ سے میرا گھر تو نور پُرنور ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کہ اپنا منہ قریب کرو تا کہ میں اس کا بوسہ لوں جس منہ سے مجھ پر درود وسلام بھیجا کرتے ہو فرمایا مجھے بڑی حیا آئی کہ میں اپنا منہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے دہنِ مبارک کے قریب کیسے کروں؟

پتلی پتلی گُلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لکھوں سلام
(حدائقِ بخشش)

پس میں اپنا رُخسار (گال) آپ کے منہ کے قریب لے گیا، آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا' فرماتے ہیں جب میں بیدار ہوا تو میرا سارا گھر خوشبوں سے معطر تھا اور آٹھ یوم تک میرے گھر اور رخسار سے خوشبو آتی رہی۔ (جذب القلوب) سبحان اللہ، اللہ تعالٰی ہم سب کو درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ' صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

میٹھے اسلامی بھائیو! بڑے بزرگوں کی عادت ہوتی ہے کہ جب کوئی مسئلہ سمجھانا ہوتا تو کوئی حکایت سناتے یا کوئی مثال' تو اس سے مشکل بات سمجھ میں آ جاتی تو میں بھی آپ کو ایک حکایت حصولِ برکت کے لیے بیان کرتا ہوں۔

تین جانوروں کی دوستی

ایک جنگل میں بہت زیادہ جانور تھے ان سب میں سے تین جانوروں کی دوستی ہو

گئی اور تینوں نے مشورہ کیا کہ مل کر شکار کریں گے اور وہ تینوں جانور یہ تھے (١) شیر، (٢) گیدڑ، (٣) لومڑی اب تینوں نے مل کر تین جانور شکار کیے خرگوش، ہرن، گائے۔ (میٹھے اسلامی بھائیو! آپ سے مَدَنی التجا ہے کہ توجہ سے سنیئے کیونکہ اِن اجتماعات میں انسان خود نہیں آتا بلکہ اللہ کی توفیق سے آتا ہے کیونکہ کسی شاعر نے کہا ہے۔

محبوب کی محفل کو محبوب سجاتے ہیں
آتے ہیں وہی جن کو سرکار بلاتے ہیں

خوب توجہ سے سُنیئے گا کیونکہ شیطان تو چاہے گا کہ یہ آ کر بھی خالی ہاتھ ہی جائیں) تو میں عرض کر رہا تھا کہ انہوں نے تین جانور شکار کئے اب تقسیم کا وقت آیا تو شیر نے گیدڑ کو بلایا اور کہنے لگا کہ آؤ اور بتاؤ کہ تقسیم کس طرح کریں؟ اس نے کہا کہ جناب تقسیم تو ہو چکی ہے کیونکہ تقسیم جسم الجثہ کے حساب سے ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس کا جسم جتنا بڑا ہوگا اس کا حصہ بھی زیادہ ہوگا یہ ایک مثل بھی مشہور ہے کہ حصہ بقدرِ جُثہ۔ ایک تقسیم تو یوں ہوتی ہے کہ سب بیٹھیں' سب کو ایک جیسا حصہ دے دیا جائے۔ لیکن ایک یہ ہوتا ہے کہ بڑے کا بڑا اور چھوٹے کا چھوٹا مثلاً بڑے کو اگر ایک روپیہ دیا تو چھوٹے کو چار آنے۔ شیر کہنے لگا تیرا مطلب کیا ہے؟ گیدڑ کہنے لگا کہ مطلب یہ ہے کہ آپ سب سے بڑے ہیں گائے آپ لے لیں۔

میں آپ سے چھوٹا ہوں تو ہرن میں لے لیتا ہوں اور خرگوش لومڑی کو دے دیں۔ جب شیر نے یہ فیصلہ سنا اس کو بڑا غصہ آیا اس نے ایک زوردار تھپڑ گیدڑ کو دے مارا۔ گیدڑ کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور وہ ایک طرف بیٹھ کر رونے لگا شیر غصے سے گرجا اور کہنے لگا کہ بڑا آیا فیصلہ کرنے والا۔ ہرن کا گوشت جو لذیز ہوتا ہے وہ اپنے لئے اور بوڑھی گائے مجھے دے دی۔ ابھی میں تیرے فیصلے کا فیصلہ کرتا ہوں تھوڑی دیر بعد شیر نے لومڑی کو بلایا اور کہا کہ بتا اس کی تقسیم کس طرح ہو؟ کہنے لگی بادشاہ سلامت واہ یہ کوئی پوچھنے والی بات

ہے اس کی تقسیم تو پہلے سے ہو چکی ہے شیر نے کہا کیا مطلب ہے تیرا؟ لومڑی کہنے لگی بادشاہ سلامت یہ جو خرگوش ہے یہ صبح ناشتے کے وقت کھا لیجئے گا اور گائے دوپہر کے وقت اور شام کو ہلکی پھلکی غذا ہونی چاہیے شام کو ہرن کھا لیجئے گا۔ شیر کہنے لگا کہ اگر تینوں چیزیں میں کھا گیا تو تُو کیا کھائے گی؟ کہنے لگی بادشاہ سلامت میرا کیا ہے جو بچا کچھا آپ کا ہوگا وہ میں کھالوں گی۔ اب شیر بڑا خوش ہوا اور سوچنے لگا کہ لومڑی نے فیصلہ تو بڑا زبردست کیا ہے۔ کوئی اعتراض والی بات ہی نہیں وہ لومڑی سے کہنے لگا کہ اے لومڑی تجھے اتنی عقل کیسے آئی؟ تو لومڑی نے کہا بادشاہ سلامت گیدڑ سے! کہنے لگا کہ وہ کیسے؟ کہنے لگی میں نے سوچا کہ اگر میں نے گیدڑ جیسا کوئی فیصلہ کیا تو اسے تو ایک تھپڑ پڑا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور اگر مجھے تھپڑ پڑا میں تو ویسے ہی ختم ہو جاؤں گی۔

میٹھے اسلامی بھائیو! بظاہر تو یہ ایک ہنسانے والی حکایت لگتی ہے لیکن جب اس کا نتیجہ نکالا تو یقین مانو نہایت عبرت والی بات ہے۔

فائدہ

نتیجہ کیا نکلا کہ اے غافل انسان ذرا غور کر کہ ایک جانور نے ایک جانور سے نصیحت حاصل کر لی عقل حاصل کر لی لیکن اے انسان تو اشرف المخلوقات ہے تیرے سامنے بُرے کاموں کے انجام ہیں۔ اے بندے کیا تو نے پاؤڈر پینے والے کا انجام نہیں دیکھا؟ کیا تو نے جُوا کھیلنے والے کا انجام نہیں دیکھا؟ کیا تو نے والدین کی نافرمانی کرنے والے کی سزا نہیں سنی؟ کیا تو نے بے نمازی کی سزا نہیں سنی؟ تیری آنکھوں کے سامنے فراڈ کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ تیری آنکھوں کے سامنے بدنگاہی کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ تیری آنکھوں کے سامنے بے حیائی کرنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ تیری آنکھوں کے سامنے فلموں اور ڈرامے دیکھنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے؟
اور دُوسری طرف تیرے سامنے نمازیوں کا انجام ہے روزہ داروں کا انجام ہے

اللہ کے ولیوں کا کیا انجام ہے۔ متقی اور پرہیزگاروں کا بھی انجام ہے۔

اے انسان اگر اب بھی تجھے عقل نہیں آتی تو پھر اشرف المخلوقات کہلانے کا حقدار نہیں بلکہ پھر تو جانوروں سے بھی بدتر ہے۔

قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اولئک کالانعام بل هم اضل

ترجمہ:۔ کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو جانوروں کی مثل ہیں یا ان سے بھی بدتر۔

میٹھے اسلامی بھائیو! آج کا نوجوان بدمعاش بننا چاہتا ہے جیب میں چاہے ایک پائی بھی نہ ہو وہ قمیض کے بٹن کھول کر اور منہ میں پان دبا کر پھرتا ہے گلے میں سونے کی زنجیر اور اگر سونے کی نہ ہو لوہے کی زنجیر ہی پہن لے گا اس میں اپنی عزت سمجھتا ہے یقین جانو بدمعاش کی موت سے کُتے کی موت بہتر ہے۔ ہمارے ایک اسلامی بھائی ڈاکٹر امجد ہیں۔ ایک دن میں نے ان سے پوچھا کہ یہ آپ کی لیبارٹریز میں ڈیڈ باڈیز (لاشیں) آتی ہیں یہ آپ کہاں سے لاتے ہو کیونکہ قبر سے اگر کوئی کہے کہ لاش دے دو تو ہم نہیں دیں گے۔ اس ڈاکٹر نے جو ہمیں جواب دیا وہ دل ہلا دینے کے لئے کافی تھا۔ کہنے لگا جناب جو پولیس مقابلے میں مارے جاتے ہیں۔ جو نشہ کرتے ہیں اور نشے میں مرجاتے ہیں جن کی لاش لینے کے لیے کوئی تیار نہیں ہوتا ہم اٹھا کر لیبارٹری میں لے آتے ہیں پھر ان کا چیر پھاڑ کرتے ہیں اور دل، کان، آنکھیں نکال کر تجربے کرتے ہیں پھر اس کے بعد ان کے الگ الگ کئے ہوئے اعضا کو دفن کر دیتے ہیں۔

میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ دُنیا میں ہی دکھا دیتا ہے۔ بڑے بڑے بدمعاش جو بڑے بڑے دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم ابھی یہ کر دیں وہ کر دیں گے' ان کا انجام کیا ہوا؟ آج ان کے نشان مٹ گئے ہیں۔ آج ان کا نام لیوا کوئی نہیں لیکن اللہ والوں کے نام آج تک باقی ہیں۔ پُرانے زمانے میں لوگ مثال دیا کرتے تھے کہ دیکھ کر مکھی نہیں نگلی جاتی لیکن آج کے کم عقلوں کے نزدیک یہ مثال غلط ہو چکی ہے۔

نشے کی لعنت

پاؤڈر پینے والے کا انجام، کیا آپ نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا؟ میں کہتا ہوں زہر پھر بھی اچھا ہے اس پاؤڈر کی نسبت زہر کھائے گا وہ مرجائے گا گھر والوں کی جان چھوٹ جائے گی یہ پاؤڈر پینے والا نہ مرتا ہے اور نہ گھر والوں کی جان چھوٹتی ہے۔ یہ بات سمجھانے کے لئے عرض کی ہے وگرنہ دونوں ہی چیزیں کھانی ممنوع ہیں۔ وہ پاؤڈر پینے کا اس قدر عادی ہو جاتا ہے کہ سخت گرمیوں کے دن ہوتے ہیں بچے پنکھے کے نیچے آرام کر رہے ہوتے ہیں اور یہ بدبخت جاتا ہے اور جا کر پنکھا جو دو ہزار کا ہوتا ہے پانچ سو میں بیچ دیتا ہے۔ غیرت کا مادہ اس کے اندر سے نکل جاتا ہے۔ ایک مرتبہ ہمارے ریلوے آفس میں ایک پاوڈر پینے والا آیا۔ سخت سردی کا موسم تھا۔ اوپر اس نے گرم چادر لی ہوئی تھی کہنے لگا باؤ جی میری چادر بیس روپے میں لے لو۔

3000 کی سائیکل 500/1000 روپے میں بیچ ڈالتے ہیں۔ پھر بیوی جا کر لوگوں کے برتن مانجھ رہی ہے پیٹ کی آگ بجھانے کے لئے مزدوری کرتی ہے یہ بدبخت اس میں سے بھی پیسے لے کر جا رہا ہے۔ پھر کیا ہے روپیہ روپیہ مانگ رہا ہے چار آنے مانگ رہا ہے یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے اس کے باوجود نشے کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ یہ بھی ہماری آنکھوں کے سامنے ہے کہ ڈکیتی کا انجام کیا ہوتا ہے بڑے بڑے سلجھے ہوئے گھرانوں کے بچے لیکن ان کا رجحان ڈکیتی کی طرف ہے۔

جوئے کا انجام

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ سب کچھ ہمارے سامنے ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ ڈکیتیاں کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ بے حیائی کرنے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔ پاؤڈر پینے والے کا کیا انجام ہوتا ہے۔ جوا کھیلنے والے کا کیا انجام ہوتا ہے اللہ سب کو ایسی بری بیماری سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے کوئی ایسا ہوتا ہے کہ پہلی کو تنخواہ لے کر آتا

ہے ساری کی ساری جوئے میں ہار جاتا ہے کوئی مکان بیچ دیتا ہے اور کوئی معاذ اللہ جوئے میں اپنی بیوی کو دے آتا ہے۔ یہ نہیں سوچتا کہ اس کا خانہ خراب ہو جائے گا مگر افسوس شیطان ان کی عقل پر پردہ ڈالے ہوتا ہے یقین جانو! یہ جتنے بھی بڑے بدمعاش ہیں ان کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَمَآ اَصَابَکُمۡ مِّنۡ مُّصِیۡبَۃٍ فَبِمَا کَسَبَتۡ اَیۡدِیۡکُمۡ وَ یَعۡفُوۡا عَنۡ کَثِیۡرٍ o

(شوریٰ آیت ۳۰)

ترجمہ:۔ اور تمہیں جو مصیبت پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا اور بہت کچھ تو معاف فرما دیتا ہے۔ (کنزالایمان)

گناہ کرنے سے مصیبتیں اور پریشانیاں آتی ہیں نیکیاں کرنے سے سکون ملتا ہے۔ ہمیں جب کوئی مصیبت یا تکلیف آتی ہے تو ہم اور گناہ کرتے ہیں مثلاً ایک آدمی پریشان بیٹھا ہے۔ اس کا دوست اس کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ یار کیا ہوا ہے؟ دوست جواب دیتا ہے یار میں بڑا پریشان ہوں دوست کہتا ہے چل تجھے فلم دکھالاؤں۔ چل تجھے ڈرامہ دکھا لاؤں وغیرہ وغیرہ، سچ بتانا اسے سکون ملتا ہے؟ نہیں بلکہ اور پریشانیاں آتی ہیں دیکھو یہ میری قمیض ہے اگر اس پہ نجاست لگ جائے اگر میں اس کو گندی نالی کے پانی سے دھوں تو کیا صاف ہو جائے گی؟ نہیں بلکہ اور نجاست لگ جائے گی اسی طرح ہم تو پہلے ہی گناہوں کی وجہ سے پریشان ہیں اور اوپر سے گناہ پر گناہ کئے جا رہے ہیں۔ ایسا کرنے سے ایک وقت ایسا بھی آ جاتا ہے کہ انسان کبھی شراب کا سہارا لیتا ہے، کبھی پاؤڈر کا اور کسی کو کسی چیز کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یاد رکھو! میٹھے اسلامی بھائیو! سکون ان چیزوں میں نہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ گناہ ایک زہر ہے جو آہستہ آہستہ انسان کے اندر سرایت کرتا رہتا ہے اور بندے کو سکون نہیں لینے دیتا۔ یہ جو بڑے بڑے سرمایہ دار لوگ ہیں بظاہر بڑے رئیس، بڑے بنگلے، بڑی کوٹھیاں، بڑی گاڑیاں اور بڑے وسیع وعریض کاروبار رکھے ہوئے ہیں۔

لیکن ان کے اندر کبھی جھانک کر دیکھیں ان کو سکون نہیں ہے۔ مجھے ایک مرتبہ ایک شادی پر جانے کا اتفاق ہوا کوئی بڑا دُنیا دار تھا وہ بھی اس شادی میں آیا ہوا تھا۔ اسلامی بھائی اس کو پکڑ کر میرے پاس لے آئے کہ چل تیری ملاقات حافظ صاحب سے کرواتے ہیں وہ آیا سلام دُعا ہوئی تھوڑی دیر کے بعد وہ کہنے لگا کہ حافظ صاحب زندگی آپ کی ہی بہتر ہے میں نے کہا وہ کیسے؟ تیرے پاس گاڑیاں ہیں، دولت ہے، وغیرہ وغیرہ۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ کہنے لگا نہیں حافظ صاحب آپ رات کے دو بجے بھی آئیں تو آپ کو کوئی فکر نہیں نہ کوئی پولیس والے کا اور نہ ہی کسی اور کا ڈر بلکہ اگر کوئی کھڑا کر بھی لے تو کہتے ہیں ''مولوی صاحب دُعا کرنا'' ہم دن میں بھی اکیلے نہیں جا سکتے۔

واقعی بات تو صحیح ہے زندگی ان کی نہیں بلکہ زندگی تو ان کی ہے جو اللہ کی یاد سے سکون حاصل کرتے ہیں۔ میٹھے اسلامی بھائیو! جو سکون اور اطمینان نیکی کے اندر ملتا ہے وہ گناہوں کے کاموں میں نہیں ملتا۔ دیکھو حضور غوثِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف اور اللہ کے ولیوں کی طرف برسوں گزر گئے ہیں لیکن آج بھی لوگ ان سے روحانی طور پر فیض یاب ہو رہے ہیں آج ہم دولت کے پیچھے لگے ہوئے ہیں اِس کی خاطر کیا کچھ کرتے ہیں اللہ کے ولی دولت کے پیچھے نہیں لگے بلکہ انہوں نے اللہ کی عبادت میں اپنا وقت گزارا اور آج کیا ہے ان کے درباروں پر جائیں تو ہر وقت یہ صدا آتی ہے کہ: '' ہے کوئی لنگر کھانے والا'' اور پیارے اسلامی بھائیو! جب ہم نماز پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ (یاالٰہی) ہم کو سیدھا راستہ چلا۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۔ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ اب وہ کون سے لوگ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا۔ یہ بھی قرآن میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتا دیا۔ الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدقین والشہداء والصالحین۔ کہ انعام یافتہ لوگوں میں سب سے پہلے نبی ہیں پھر سچے ہیں۔ پھر شہدا ہیں۔ پھر نیک لوگ ہیں یہ چار قسم کے لوگ ہیں جن پر

اللہ کا انعام ہے۔ لیکن نماز کے اندر جب ہم۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ (الخ) کہہ کر اٹھتے ہیں تو کوئی بدکاری کی طرف بھاگ رہا ہے۔ کوئی کسی ایکٹر کی طرف بھاگ رہا ہے۔ کوئی فلمیں ڈرامے دیکھنے کے لئے جا رہا ہے۔ اب میٹھے اسلامی بھائیو! آپ خود ہی دیکھیں ہماری سوچ کہاں جا رہی ہے۔ خدارا موت آنے سے پہلے اپنے اعمال کو درست کر لیں اپنے راستے کو صحیح کر لیں اور اگر برے کام کرتے کرتے موت آ گئی تو دُنیا میں ذلت اور رسوائی ہو گی اور اللہ نہ کرے قبر میں بھی بے سکونی ہو گی۔

میٹھے اسلامی بھائیو! تصور کرو کہ آج سخت گرمی کی ایک رات کاٹے نہیں کٹتی اور کل قبر کی تاریک رات کیسے گزرے گی؟ آج سخت گرمی ہو تو ہم سڑک پر تھوڑی دیر کے لئے ننگے پاؤں کھڑے نہیں ہو سکتے۔ کل بروزِ قیامت جب سورج سوا نیزے پر ہو گا زمین تانبے کی طرح ہو گی سورج آگ برسا رہا ہو گا تو وہاں ننگے پاؤں کیسے کھڑے ہو سکیں گے؟ میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہم اگر اپنی آخرت کو پیشِ نظر رکھیں گے خوفِ خدا رکھیں گے تو ہمارے لئے نیکیاں کرنا آسان ہو جائے گا اور گناہوں سے بچنا چاہیں گے تو بچ جائیں گے اور یہ بھی میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رکھو کہ ہم اگر نیکیاں کریں گے تو اس میں فائدہ ہمارا ہی ہو گا اور اگر ہم نیکیاں نہیں کریں گے مثلاً نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ ادا نہیں کریں گے نقصان ہمارا ہی ہو گا ہم اللہ عزوجل کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر ہم نماز پڑھ لیتے ہیں یا کوئی اور نیکی کر لیتے ہیں تو فائدہ ہمارا ہی ہے اور اگر برائی کریں گے تو نقصان ہمارا ہی ہو گا۔ آج ہم خود نماز نہیں پڑھتے بیٹھے فلمیں ڈرامے دیکھ رہے ہیں اور بیٹے کو کہتے ہیں چل ذرا نماز پڑھ کے آ تو کیا خیال ہے بیٹا قبول کر لے گا۔ میں بیٹھ کر تاشیں کھیل رہا ہوں۔ بلیئرڈ کلب جا رہا ہوں اور بیٹے کو کہوں کہ چل جا ذرا اجتماع میں چلا جا۔ وہ کبھی بھی نہیں جائے گا اولاد کو اچھا بنانے کے لیے خود بھی اچھا بننا پڑتا ہے۔ آج کے دور میں اگر کسی کی اولاد نیک ہو تو وہ اس کے لیے دنیا میں جنت کی بشارت ہے۔ اللہ کرے سب کی اولاد نیک و صالح ہو اللہ نہ کرے اگر کسی

برے راستے پر کسی کی اولاد چل پڑی تو اس کے لیے دنیا میں ہی عذاب ہے۔ لہٰذا ہم نیک بنیں گے تو ہماری اولاد بھی نیک بنے گی اچھوں کی صحبت میں بیٹھیں گے۔ ہم نیکی کے کام کریں گے تو ہماری اولاد بھی نیکی کے کام کرے گی اور کچھ نہیں تو پانچوں وقت کی نماز پڑھے گا وہ والدین کے لئے بخشش کا سامان بن جائے گا۔ جب بچہ نماز میں بیٹھے گا اور دوزانو ہو کر یہ کہے گا۔ رَبَّنَا اغۡفِرۡلِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ۝ اے اللہ مجھے اور میرے والدین اور تمام مومنین کو بخش دے۔

میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں جتنا ایک نمازی بچہ اپنے والدین کے لئے مغفرت کی دعا کرتا ہے اور کوئی نہیں کرسکتا۔ کیا پتہ کہ ہمارے بچے کی مانگی ہوئی دعا قبول ہو جائے اور اللہ تعالیٰ ہماری قبر کو لالہ زار بنا دے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اگر آج سے پہلے ہماری سوچ جوئے کی طرف جا رہی تھی۔ فلموں، ڈراموں کی طرف جا رہی تھی یا پاؤڈر اور ہیروئن پینے والے کے پیچھے جا رہی تھی تو آؤ آج ہم اپنی سوچ کو مدینے شریف کی طرف موڑ لیں اور پھر یقین کر لیں کہ گناہگار کی زندگی میں سکون نہیں اور اگر سکون ہے تو نیکیاں کرنے میں ہے۔

میٹھے اسلامی بھائیو! نیک بننے کے لئے ہمیں غلط بندوں سے یاری توڑنی ہوگی اور اچھے بندوں کی سنگت اختیار کرنا ہوگی اور اسی طرح ایک ذہن میں بات آئی کہ ہماری کس قدر خوش نصیبی ہے کہ ہم پیارے آقا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے امتی ہیں کہ جس کے لئے نبی دُعا مانگتے تھے یا اللہ ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا۔ ہم نے نہ تو دُعا مانگی نہ تمنا کی لیکن ہمیں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیا گیا تو ہمیں اس امتی ہونے کی لاج رکھنی چاہئے ہماری خاطر آپ نے غاروں میں جا کر عبادت کی ہماری خاطر شعب ابی طالب میں تین سال کٹھن اور دشوار گزار ایام گزارے۔ ہماری خاطر طائف کی وادی میں سنگ باری پر بھی صبر کیا۔ یہاں تک کہ سنگ باری کی وجہ سے آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کے نعلین پاک خون سے بھر گئے۔ ہماری خاطر پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے اور مکے شریف میں دُعائیں مانگیں۔ ہماری خاطر ساری ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کی۔ اپنے لئے نہیں بلکہ ہمارے لئے یہاں تک کہ پاؤں مبارک سوج جاتے۔ جب معراج شریف پر گئے تب بھی ہمیں نہیں بھولے جب پیدا ہوئے تو رَبِّ هَبۡ لِیۡ اُمَّتِیۡ کہتے ہوئے پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی امتی امتی فرما رہے ہیں اور جب اس دنیا سے ظاہری پردہ فرمایا تو صحابہ کرام فرماتے ہیں جب آپ کو قبر مبارک میں رکھا گیا تو آپ کے لب مبارک جنبش کر رہے تھے جب پاس ہو کر سنا تو صاف آواز آ رہی تھی ربی ھب لی امتی۔

اب میٹھے اسلامی بھائیو! سچ بات بتانا ایسے شفیق اور مہربان آقا کو خوش کرنا چاہئے یا ناراض؟ آؤ۔ میٹھے اسلامی بھائیو! میں آپ کو طریقہ بتاؤں کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو کیسے خوش کرنا ہے کیونکہ جب پتہ چلے گا تو تب ہی خوش کریں گے۔ میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ کا بیٹا آپ کا کہنا نہ مانے یا بڑے بھائی کا چھوٹا بھائی کہنا نہ مانے پیر کا کہنا مرید نہ مانے تو خوشی ہوگی یا دکھ پہنچے گا؟ اگر ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ان کا کہنا نہ مانیں تو کیا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں گے؟ ہمیں چاہیے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کریں اور یہ عہد کریں کہ اے مالک ومولیٰ آج سے پہلے میں غفلت کی نیند سو رہا تھا مجھے معلوم نہیں تھا کہ نماز جنت کی کنجی ہے۔ نماز بری باتوں اور بے حیائی سے منع کرتی ہے۔ نماز میں سکون ہے، نماز مومن کی معراج ہے۔ نمازی کا حساب آسانی سے لیا جاتا ہے۔ سب سے بڑھ کر نماز پڑھنے والے کو نعمت یہ ملے گی کہ رب کا دیدار نصیب ہوگا اور بے نمازی کو قبر ایسے دباتی ہے کہ اُس کی پسلیاں ٹوٹ کر اِدھر اُدھر ہو جائیں گی۔ اس کی قبر تنگ کر دی جائے گی۔ اس کا حساب سختی سے لیا جائے گا۔ اس کی قبر میں ایک گنجا سانپ مسلط کر دیا جائے گا جو اس کو اس زور سے ڈنک مارے گا کہ وہ ستر ہاتھ نیچے زمین میں دھنس جائے گا۔

اے مالک ومولیٰ! میں نے تجھے اور پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے۔ اے مالک ومولیٰ! آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔ (جواباً) اِنْ شَآءَ اللہ
آواز تھوڑی آئی ہے میٹھے اسلامی بھائیو! شیطان سستی دلاتا ہے کہ نہ اِنْ شَآءَ اللہ نہ کہنا تیرے سے یہ کام ہونا تو ہے نہیں ایسے ہی وعدہ خلافی ہوگی۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے دعوتِ اسلامی کے اجتماعات میں نہیں جانا جناب یہ وعدے بہت کرواتے ہیں پیارے اسلامی بھائیو! یہ وعدہ میں نہیں کروا رہا بلکہ آپ کو اس وعدے کی یاد دہانی کروا رہا ہوں جو آپ نے اللہ تعالیٰ سے کر رکھا ہے۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ:

امنت باللہ کما ھو باسمائہ و صفاتہ و قبلت جمیع احکامہ

اقرار باللسان و تصدیق بالقلبo

آپ کو تو شکر گزار ہونا چاہیے کہ میں آپ کو خدا (عزوجل) سے کیا ہوا وعدہ یاد دلا رہا ہوں۔ دوسری بات یہ بتائیں کہ انسان نیک کام اپنی مرضی سے کرتا ہے یا رب کی توفیق سے؟ اگر رب کی توفیق سے کرتا ہے تو پھر نیت کرنے میں سستی کیسی؟ نیت کرو خود ہی اللہ عزوجل توفیق عنایت فرمائے گا۔

ایک بات تو بتاؤ شیطان ہمارا دوست ہے یا دشمن؟ اگر دشمن ہے تو ہمیں اس کی بات نہیں ماننی چاہیے موت کا کوئی پتہ نہیں ہم یہاں سے نیک کاموں کی نیت کر کے انھیں خدا تعالیٰ راستے میں ہی ہمیں موت دے دے تو ہم سیدھے جنت میں چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ کے لئے کچھ محال نہیں وہ چاہے تو چوروں کو پل میں ولی بنا دے۔

چور ولی بنا دیا

حضور غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے گھر چور چوری کرنے کے لئے آیا کچھ نہیں ملا۔ واپس جانے لگا اندھا ہو گیا دوبارہ واپس آیا ٹھیک ہو گیا۔ کہنے لگا چلو صبح ہو گی تو چلا جاؤں گا اپنے آپ کو ایک صف میں چھپا لیا۔ اتنے میں حضرت خضر علیہ السلام حضور غوث پاک

رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لائے اور کہنے لگے فلاں علاقے کا ابدال انتقال کر گیا ہے۔ اس کی جگہ دوسرا ابدال دو۔ فرمایا: صبح تک کوئی انتظام ہو جائے گا فرمایا اگر صبح تک علاقہ غرق ہو گیا تو کون ذمے دار ہوگا فرمایا اچھا جاؤ صف والے کو بلا لاؤ اب جب چور نے سنا تو ڈر گیا کہنے لگا کہ آج پکڑا گیا سامنے لایا گیا تو حضور غوثِ پاک نے فرمایا! کہ جا آج سے تو فلاں علاقے کا ابدال ہے کہنے لگا حضرت میں چور ہوں فرمایا لوگوں کے گھر جاتے تھے پیسے لوٹ کر لے جاتے تھے میرے گھر سے کوئی پیسہ نہیں ملا میری طرف سے ولایت کا تحفہ لے جا۔ کہنے لگا حضرت مجھے تو کچھ نہیں آتا فرمایا کہ سینے سے لگ جا۔ سینے سے لگا سارے عُلوم واَسرار کا ماہر ہو گیا۔ یہ تو غوثِ پاک کا کرم ہے۔

نگاہِ ولی میں وہ تاثیر دیکھی
بدلتی ہزاروں کی تقدیر دیکھی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو اللہ تعالیٰ کے ولی کا کرم ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی عطا سے ایک چور کو ابدال بنا دیا۔

یہ شان ہے خدمت گاروں کی
سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کا عالم کیا ہوگا

یہ غلاموں کا حال ہے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم پر کرم فرمانا چاہیں تو کیا ان کے لئے کوئی مُشکل کام ہے؟ نہیں پیارے اسلامی بھائیو اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں متقی و پرہیزگار بنانا چاہے تو اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں۔ اب شیطان ایک اور کام میں سستی دلاتا ہے کہ نیت کر بھی لی۔ توبہ کر بھی لی تو پہلے جو اتنے گناہ کر چکے ہیں ان کا کیا بنے گا اللہ تعالیٰ فرماتا اے بندے تو سچی توبہ کر! میں تیرے سارے گناہ نیکیوں میں تبدیل کر دوں گا۔ تو پھر آؤ مل کر آج ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سچے دل سے اپنے گناہوں کی معافی طلب کرتے ہیں۔

اے مالک ومولیٰ! آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی۔

(جواباً) اِن شَآءَ اللّٰه

اے مالک ومولیٰ! آج کے بعد رَمَضان کا کوئی روزہ ہم جان بوجھ کر قضا نہیں کریں گے

(جواباً) اِن شَآءَ اللّٰه

اے مالک ومولیٰ! آج کے بعد ہم تیرے اور تیرے حبیب کے بتائے ہوئے احکامات پر چلیں گے۔

(جواباً) اِن شَآءَ اللّٰه

اللہ تعالیٰ ہم سب کو جو سنا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین بِجَاهِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن صلی الله علیه وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لمبی اُمیدیں باندھنا

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنی مشہور کتاب مُکاشَفَۃُ القُلُوب میں ایک حکیم صاحب کا قول نقل فرماتے ہیں کہ جو بندہ ایمان کی سلامتی چاہتا ہے اسے چاہئے کہ ایمان کی جان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت کے ساتھ درود وسلام پڑھے اور جو جسم کی سلامتی چاہتا ہے اسے چاہئے کہ کھانا کم کھایا کرے اس کا جسم بیماریوں سے بچا رہتا ہے اور رہے گا۔

اور جو چاہتا ہے کہ اس کی روح سلامت رہے تو اس کو چاہئے کہ گناہوں سے پرہیز کرے۔ ''صلو علی الحبیب'' صلی اللّٰه علیٰ محمد (صلی الله علیه وسلم)

نمازی عورت

امیرِ اہلسنّت ابو البلال محمد الیاس عطّار قادری مُدظلہُ العالی فیضانِ سُنّت میں نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارک میں ایک عورت نماز کی بہت پابند تھی۔ پابندی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ تنور میں روٹی لگائی نماز کا وقت آ گیا تو روٹی اُتارنا بھی گوارہ نہ کیا۔ نماز شروع کر دی شیطان یہ پابندی دیکھ کر جل بھن گیا۔ شیطان نے وسوسے ڈالے مگر اس عورت نے نماز نہ توڑی یہاں تک کہ اس عورت کے بچے کو شیطان نے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ اللہ عزوجل کی قدرت عورت کا شوہر جب گھر میں داخل ہوا تو دیکھ کر حیران رہ گیا کہ بچہ انگاروں سے کھیل رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اس عورت کو بلایا جائے جب پوچھا گیا تو اس عورت نے بتایا کہ جب میرا وضو

ٹوٹ جائے تو وضو کر لیتی ہوں۔ جب مجھ سے کوئی قطع تعلق کرتا ہے تو میں جوڑتی ہوں۔ جب کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی حاجت پوری کرتی ہوں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ان اعمال کی برکت سے اللہ عزوجل نے تیرے بیٹے پر دنیا کی آگ حرام کر دی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ جو عورت عام طور پر تعلق توڑنے والوں سے جوڑنے کی کوشش کرتی ہو اللہ عزوجل اس کی اولاد پر دنیا کی آگ حرام فرما دے اس عورت کا اپنا مقام کتنا بلند و بالا ہوگا مگر افسوس آج ہمارے اندر اس کی بہت کمی ہو گئی ہے۔ آج اگر ہمارے ساتھ کوئی تھوڑی سی بھی زیادتی کر دے تو جتنی دیر تک ہم اینٹ کا جواب پتھر سے نہ دے دیں ہمیں چین نہیں آتا۔

قربان جائیں پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک عورت آپ پر کوڑا پھینکے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس کی بھی تیمار داری کے لئے تشریف لے جائیں اور وہ عورت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو جائے۔ ان کے اخلاق کو دیکھ کر غیر مسلم مسلمان ہو جایا کرتے تھے لیکن آج ہمارے کردار کو دیکھ کر مسلمان دین سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اوروں کے ساتھ حسن سلوک کے ساتھ پیش آتا تو درکنار خونی رشتہ داروں سے قطع تعلق کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ حدیث پاک میں اس کی بہت تاکید فرمائی گئی ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ جب اللہ عزوجل نے صلہ رحمی کو پیدا فرمایا تو اس کو دنیا میں بھیجنا چاہا تو صلہ رحمی رب ذوالجلال کے عرش سے چمٹ گئی اور عرض کرنے لگی اے مالک و مولا! عزوجل یہ انسان صلہ رحمی نہیں کریں گے اور تو مجھے ان کے پاس بھیج رہا ہے تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم جو تجھ سے تعلق جوڑے گا میں اس سے تعلق جوڑوں گا۔

مزید حدیث پاک میں آتا ہے کہ ماں باپ تمہارے لئے جنت ہیں یا دوزخ مطلب یہ ہے کہ ان کو راضی کر لیا تو جنت اور اگر یہ ناراض ہو گئے تو دوزخ ہیں۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے برا عمل یہ ہے کہ شرک کیا جائے اس کی ذات اور صفات میں۔ اس کے بعد اللہ عزوجل کے نزدیک سب سے بُرا عمل یہ ہے کہ قطع رحمی کی جائے۔ یعنی خونی رشتہ داروں سے تعلق توڑا جائے اس کے بعد سب سے بُرا عمل نیکی کی دعوت نہ دینا ہے۔

صلہ رحمی کے فوائد

حدیث پاک میں ہے کہ جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں برکت ہو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

جھوٹ بولنا ایک بُرا عمل ہے۔ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا کہ جھوٹوں پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو لیکن اگر مسلمانوں کے درمیان صلح کروانے کے لیے جھوٹ بھی بولنا پڑے تو جائز ہے۔ (احیاء العلوم)

عزت و ذلت کا مسئلہ

تین دن سے زیادہ کسی اسلامی بھائی بہن سے قطع تعلق کرنا جائز نہیں لیکن یہاں تو سالوں گزر جاتے ہیں۔ صلح کا نام تک نہیں لیا جاتا۔ جب دو افراد میں لڑائی ہو جائے تو شیطان بہت خوش ہوتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ ہم صلح کر لیں اور ذہن میں یہ بات ڈالتا ہے کہ اگر تو صلح کرنے گیا تو تیری بے عزتی ہوگی۔ شان میں فرق آ جائے گا۔ آیئے اس سلسلے میں ایک ایمان افروز واقعہ پیش کیا جاتا ہے میں سمجھتا ہوں جو اس پر عمل کرے گا تو اس کی دنیا اور آخرت سنور جائے گی۔

حسنین کریمین کا جذبہ

حسنین کریمین رضی اللہ عنہم کے درمیان ناراضگی ہو گئی۔ اب حضرت امام حسین

رضی اللہ عنہ یہ نہیں چاہتے تھے کہ یہ پہلے صلح کریں۔ وہ چاہتے تھے کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کہ بڑے بھائی ہیں اس لئے وہ پہلے صلح کریں تا کہ وہ جنت میں پہلے داخل ہوں آپ رضی اللہ عنہ نے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو پیغام بھجوایا۔ آپ رضی اللہ عنہ صلح کے لئے تشریف لائیں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ میں آپ رضی اللہ عنہ سے پہلے جنت میں داخل ہوں۔

سبحان اللہ! یہاں یہ عالم ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ یہ نہیں چاہتے کہ میں چھوٹا ہو کر جنت میں پہلے داخل ہو جاؤں اور حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بعد میں۔
اب تو ہر ایک یہی چاہتا ہے کہ پہل دوسری طرف سے ہو ہماری تو عزت کم ہو جائے گی۔
اللہ عزوجل ہمیں بھی انہیں کی طرح صلح میں پہل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

آگاہ اپنی موت سے ہر بشر نہیں
سامان سو برس کا پل کی خبر نہیں

یہ دُنیا آخرت کی کھیتی ہے

اس دنیا میں جیسا بیج ڈالیں گے ویسا ہی پھل آخرت میں ملے گا یعنی جیسا عمل یہاں کریں گے ویسا صلہ آخرت میں حاصل کرلیں گے عقل مند انسان وہی ہے جو دنیا کے لئے اتنی محنت کرتا ہے جتنی دیر اس نے اس دنیا میں رہنا ہے اور اتنی محنت قبر و آخرت کے لئے کرتا ہے کہ جتنا قبر و آخرت کا عرصہ ہے۔

شیطان کا دھوکہ

چاہئے تو یہ کہ اس ختم ہو جانے والی زندگی پر بھروسہ نہ رکھتے ہوئے آخرت کی تیاری میں مشغول رہیں لیکن شیطان نہیں چاہتا کہ ہم اس دنیا میں کچھ ایسے عمل کرلیں جس کی وجہ سے ہم جنت کے مستحق بن جائیں۔ لہٰذا وہ ہمارے دل میں یہ بات ڈال دیتا ہے

کہ یہ دنیا ہمیشہ کے رہنے کی جگہ ہے۔ لمبی لمبی اُمیدیں بندھوا کر آخرت کی تیاری سے غافل رکھتا ہے۔ اسی لئے سرکارِ دو عالم نُورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے تم سے دو باتوں کا ڈر ہے۔

(۱) پہلی یہ کہ تم لمبی امیدیں باندھنے لگو۔

(۲) اور خواہشات کی پیروی کرنے لگو۔

اُمیدوں کے چکر

شیطان ہمارا دشمن ہے افسوس ہم یہ جانتے ہوئے بھی اس کی پیروی کرتے ہیں۔
جس کا نتیجہ دنیا اور آخرت کا نقصان ہے وہ ہمیں امیدوں کے چکروں میں ڈالے رکھتا ہے اور آخرت کی تیاری سے غافل کر دیتا ہے لہٰذا آج اگر کسی کو نماز کی یا سنت پر عمل کرنے کی دعوت دی جاتی ہے تو آگے سے یہ جواب ملتا ہے کہ میں امتحان کی تیاری میں مشغول ہوں فارغ ہو کر نیکیاں کروں گا۔ جب امتحان سے فارغ ہو جاتا ہے تو پھر اگلی کلاس کی تیاری کی فکر لگ جاتی ہے۔ اس کے بعد جواب ملتا ہے کہ دعا کرو مجھے ملازمت مل جائے تو پھر نیکیاں کروں گا۔ جب ملازمت مل جاتی ہے تو کہتا ہے دُعا کرو کہ میری شادی ہو جائے تو اطمینان کے ساتھ نیکیاں کروں گا پھر جب شادی ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں کہ دعا کرو اللہ تعالیٰ بچہ عطا کر دے گھر میں رونق ہوگی پھر نیکیاں کروں گا جب بچہ ہو جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ بچہ پیشاب کر دیتا ہے دعا کرو کہ بڑا ہو جائے پھر نیکیاں کروں گا۔ جب بڑا ہو جاتا ہے تو پھر بچے کی پڑھائی کے لئے مشغول کر دیتا ہے پھر بچے کی ملازمت پھر شادی پھر اولاد بس انہیں چکروں میں ڈالے رکھتا ہے کہ اچانک موت آ جاتی ہے پھر بندہ پچھتاتا ہے کہ کاش! میں نے نیکیاں کی ہوتیں تو آج مجھے پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔
میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بات کان کھول کر سن لو کہ آخرت کی تیاری کے لئے ہمیں کوئی علیحدہ وقت نہیں دیا جائے گا۔ لہٰذا دنیا کے کام کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کی

تیاری کرتے رہنا چاہیے کہیں ایسا نہ ہو کہ لمبی لمبی امیدیں لے کر بیٹھ جائیں تو اچانک موت کا شکار ہو کر اندھیری قبر میں جا پہنچیں۔

۱۔ جو دنیا پر فریفتہ ہوگا اس کا پیٹ کبھی اس سے بھرے گا نہیں یعنی وہ کبھی بھی مطمئن نہیں ہوگا۔

۲۔ جو دنیا کا مریض ہوگا اس قدر دنیا کے کاموں میں مشغول ہوگا کہ کبھی فرصت نہیں پائے گا۔

۳۔ جو دنیا کا مال گن گن کر رکھے گا اور اس میں سے خرچ نہیں کرے گا (اللہ ’’عزوجل‘‘ کی راہ میں) تو وہ اس قدر پریشان ہوگا کہ کبھی خوشی نصیب نہیں ہوگی۔

اُمیدوں کا فریب

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں کو دنیا کے کاموں میں مشغول دیکھا تو ارشاد فرمایا کہ تم حیا نہیں کرتے اس لئے کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ تم جو مکانات بنا رہے ہو اس میں ہمیشہ نہ رہو گے وہ امیدیں لگاتے ہو جن کو حاصل نہ کر پاؤ گے وہ جمع کرتے ہو جو کھا نہیں سکو گے تم سے پہلے لوگوں نے تم سے زیادہ پختہ مکانات بنائے مگر وہ ان میں ہمیشہ نہ رہ سکے تم سے زیادہ مال اکٹھا کیا اور اس سے امیدیں باندھیں مگر آج ان کے مکانات قبریں بن چکی ہیں۔ ان کی امیدیں فریب ثابت ہوئیں اور جمع کیا ہوا مال برباد ہو چکا ہے۔

فرمانِ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے پڑوس میں جنت میں جگہ چاہتے ہو تو اپنی قمیض پر پیوند لگایا کرو، اپنے جوتے خود مرمت کرلیا کرو۔ امید مختصر رکھا کرو اور پیٹ بھر کر نہ کھایا کرو۔

حضرت آدم علیہ السلام کی پانچ وصیتیں

حضرت آدم علیہ السلام نے اپنے بیٹے حضرت شیث علیہ السلام کو پانچ باتوں کی وصیت فرمائی اور حکم فرمایا کہ اپنی اولاد کو بھی اس کی وصیت کرنا۔

۱۔ اپنی اولاد کو کہہ دینا کہ دنیا پر مطمئن نہ ہو بیٹھنا اس لئے کہ میں جنت پر مطمئن ہوا تو مجھے وہاں سے نکلنا پڑا۔

۲۔ ان سے کہنا کہ اپنی عورتوں کی خواہشات پر چل کر کام نہ کرنا اس لئے کہ میں نے اپنی بیوی کی خواہش پر عمل کیا اور پھل کھایا تو ندامت اٹھانا پڑی۔

۳۔ جو کام کرنے لگو اس کا انجام ضرور دیکھ لو اگر میں انجام دیکھ لیتا تو یہ دکھ نہ اٹھانا پڑتا۔

۴۔ اگر تمہارے دل میں کسی چیز کا کھٹکا ہو تو اس سے بچو اس لئے کہ پھل کھاتے وقت میرے دل میں کھٹکا پیدا ہوا مگر میں نے توجہ نہ دی آخر مجھے ندامت اٹھانی پڑی۔

۵۔ ہر بات میں مشورہ کرلیا کرو اگر میں فرشتوں سے مشورہ کرلیتا تو یہ آفت مجھ پہ نہ آتی۔

تشریح وفوائد

دنیا پر مطمئن ہونے سے مراد ہے کہ اس کو سب کچھ سمجھ بیٹھنا اور اُمیدوں پر وقت گزارنا کیونکہ دنیا کی لالچ کی کوئی انتہا نہیں۔ اگر ایک مکان ہے تو دوسرے کی لالچ ایک دوکان ہے تو دوسری کی فکر یعنی ۹۹ کے چکروں میں پڑا رہتا ہے اس لئے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم صبح اٹھو تو شام ہونے کا دل میں خیال نہ رکھو اگر شام کرو تو صبح ہونے کا خیال نہ رکھو۔ موت سے پہلے زندگی میں آخرت کے لئے کچھ کرلو۔ بیماری سے پہلے صحت میں کچھ کرلو۔ اس لئے کہ تم نہیں جانتے کہ کل تمہارا کیا نام ہوگا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم چاہتے ہو جنت میں جانا تو امیدیں چھوٹی رکھو۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جن کو اللہ عزوجل نے اوّلین وآخرین کے تمام علوم عطا فرما دیئے لیکن تعلیم امت کے لئے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں آنکھیں کھولوں تو مجھے گمان ہے کہ پلک جھپکنے سے پہلے میری روح قبض ہو جائے میں آنکھ اٹھاؤں تو گمان ہوتا ہے کہ آنکھیں نیچی کرتے تک موت آجائے ایک لقمہ اٹھاؤں تو گمان ہوتا ہے کہ چبانے سے پہلے موت آجائے پھر ارشاد فرمایا کہ موت آنے والی ہے اور تم اس کو ٹال نہ سکو گے۔

آہ! ہماری حالت زار

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو تو تمام علوم عطا کر دیئے گئے تھے پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کو کس قدر غیر یقینی سمجھا اور ایک ہم ہیں کہ کچھ علم بھی نہیں ہے اور دنیا کو ہمیشہ رہنے والی جگہ سمجھتے ہیں۔

یہ بات حقیقت پر مبنی ہے کہ اگر ہم یہ یقین کر لیں کہ ہمارا سانس آخری سانس ہے ہمارا دن آخری دن ہے جو وقت گزر گیا واپس نہیں آئے گا۔ تو پھر ہم نمازوں میں سستی نہ کریں گے فلمیں ڈرامے نہیں دیکھیں گے، بے حیائی کے کام نہیں کریں گے، گناہوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت کریں گے۔ ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ بندہ جس حالت میں مرے گا قیامت کے روز اسی حالت میں اٹھایا جائے گا۔ اگر گناہ کرتے کرتے ہمیں موت آگئی اور اگر اسی حالت میں اٹھائے گئے تو کیا منہ دکھائیں گے اللہ عزوجل اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

اے کاش! ہمارے دلوں سے لمبی لمبی امیدیں نکل جائیں اور ہم ہر وقت آخرت تیاری، ذکر و دُرود اور نماز کی پابندی میں ایسے لگے رہیں کہ۔

میں سو جاؤں یا مصطفٰے کہتے کہتے
کُھلے آنکھ صَلِّ علیٰ کہتے کہتے

اے کاش! عشقِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم میں تڑپتے رہیں اور مدینے کی حسین یادوں میں کھوئے رہیں اور مدینے کی پُر بہار گلیوں میں عافیتِ ایمان کے ساتھ موت آجائے اور جنت البقیع نصیب ہو جائے۔

تو آیئے آج ہی سے ہم عہد کریں کہ لمبی لمبی امیدیں چھوڑ کر آخرت کی تیاری میں لگ جائیں گے اور پہلے غفلت کی وجہ سے جو نیکیوں میں سستی ہوگئی ہے اس سے توبہ کر لیں اور آئندہ سے عہد کریں کہ ہماری کوئی نماز قضا نہ ہوگی، رمضان کا کوئی روزہ نہیں چُھوٹے گا بے پردگی و بے حیائی سے بچیں گے۔ (جواباً) اِنْ شَآءَ اللہ (عزوجل)

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
اما بعد فاعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم بسم الله الرحمٰن الرحيم

شیطان کی بیزاری

بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو اس سے پہلے کہ وہ کوئی عبارت پڑھے اُسے مدرسہ میں جانا پڑتا ہے۔ سیکھنا پڑتا ہے۔ پھر ہی وہ پڑھنے لکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ لیکن ادھر دیکھو حضرت آدم علیہ السلام کے جسم میں روح پھونکی گئی تو آپ علیہ السلام نے نگاہ اُٹھائی تو کلمہ لکھا ہوا پڑھ لیا۔ اس سے پتہ چلا کہ اللہ کے نبی اور پیغمبر پڑھے پڑھائے آتے ہیں۔ وہ کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔ پھر عرض کرنے لگے اے مالک ومولا! یہ کس کا نام ہے جو آپ نے اپنے نام کے بالکل ساتھ لکھا ہے یعنی جہاں اللہ کی ''ہا'' ختم ہوتی ہے وہاں محمد کا ''م'' شروع ہوتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اگر میں نے اس نام والے کو نہ بنانا ہوتا تو اپنے رب ہونے کا اعلان بھی نہ کرتا۔ یہ ساری کائنات سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بنائی گئی ہے آپ سے ایک سوال ہے کہ ایک بندہ مرجائے کیا اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ وہ جہنمی ہے یا جنتی؟ یقیناً اللہ تعالیٰ کے علم میں سب کچھ ہے۔ اس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں تو پھر یہ نیکیوں اور برائیوں کا بدلہ مل جائے گا اور بندوں کو جہنم یا جنت میں بھیجا جائے گا۔ میدان محشر کس لئے لگایا جائے گا۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اگر نیکیاں زیادہ ہیں تو جنت میں اور اگر برائیاں زیادہ ہیں تو جہنم میں چلا جائے لیکن پہلے اسے قبر میں رکھا روز محشر قائم ہوگا پھر ساری مخلوق حاضر ہوگی اور پھر جنت یا جہنم میں بھیجا جائے گا۔ ایسا کیوں ہے سوچنا چاہیے!

میدانِ محشر کا راز

ساری حقیقت یہ ہے کہ میدانِ محشر کا انعقاد اس لئے کیا گیا ہے کہ ساری کائنات کے سامنے تاجدارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دکھائی جائے۔ ساری مخلوق اکٹھی ہو کر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائے گی اور کہے گی کہ آپ ابوالبشر ہیں آپ ہماری

سفارش کریں آپ علیہ السلام فرمائیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ پھر حضرت ابراہم علیہ السلام اور پھر حضرت نوح علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ کہیں گے کہ کسی اور کے پاس جاؤ۔ پھر صرف ایک ہستی رہ جائے گی۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس جب ساری مخلوق ان کی بارگاہ میں حاضر ہوگی اور عرض کرے گی کہ اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں تو آپ فرمائیں گے۔

میں ہی تمہاری سفارش کرنے والا ہوں میں ہی تمہاری بخشش کروانے والا ہوں

اس وقت ساری مخلوق آپ کی خدمت میں حاضر ہوگی اور پھر آپ مقام محمود پر تشریف لے جا کر سجدہ ریز ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد وثنا بیان فرمائیں گے کہ ایسی حمد وثناء آج تک نہ ہی فرشتوں نے کی اور نہ ہی کسی نبی نے۔ جب آپ اللہ کی حمد وثناء بیان فرما چکیں گے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ارشاد ہوگا۔

اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنے سرِ اقدس کو اُٹھاؤ جو سوال کرو گے وہ پورا کیا جائے گا۔

جس کی سفارش کرو گے وہ بخش دیا جائے گا جو مانگو گے وہ دیا جائے گا۔

آج ہم نے آپ کو راضی کرنا ہے میدانِ حشر اگر برپا کیا جانا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت دکھانے کے لئے ہے۔

عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رَسُولُ اللہ کی
دیکھنی ہے حشر میں عزت رَسُولُ اللہ کی

قبر میں لہرائیں گے تاحشر چشمے نُور کے
جلوہ فرما ہو گی جب طلعت رَسُولُ اللہ کی

وہ جہنم میں گیا جو اِن سے مستغنی ہوا
ہے خلیلُ اللہ کو حاجت رَسُولُ اللہ کی

تجھ سے اور جنت سے کیا مطلب وہابی دور ہو
ہم رَسُولُ اللہ کے جنت رَسُولُ اللہ کی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب حضرت آدم علیہ السلام کے جسم کے اندر روح پھونکی گئی۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا۔

اللہ تعالیٰ نے آدم کو کچھ اشیاء کے نام سکھائے۔

پھر ملائکہ کے سامنے اشیاء رکھی گئیں اور ان سے ان کے نام پوچھے گئے ملائکہ بولے ہم نہیں جانتے۔ پھر حضرت آدم علیہ السلام کو بلایا گیا انہوں نے ان کی تمام خصوصیت اور نام بتادیئے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

تمام فرشتوں نے سجدہ کیا لیکن شیطان نے سجدہ نہیں کیا جب شیطان نے سجدہ نہ کیا تو انجام کیا ہوا۔ (۱)

فَاخۡرُجۡ (۲)

نکل جا یہاں سے اب قیامت تک تجھ پر لعنت برستی رہے گی۔

اب خدا تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ:

"مجھے سجدہ کرو۔"

اور حکم دیا کہ نبی کو سجدہ نہیں کرنا درختوں، بتوں کو سجدہ نہیں کرنا بلکہ تم نے صرف اور صرف مجھے سجدہ کرنا ہے۔ ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام کو ایک سجدہ نہیں کیا اس کی گردن میں لعنت کا طوق ڈالا گیا۔ اسے جنت سے نکالا گیا اور جو اب اللہ تعالیٰ کو کوئی سجدے نہیں کرتا۔ اس کا کیا انجام ہوگا۔

ایک سجدہ نہ کرنے کا عذاب

اللہ تعالیٰ نے شیطان کو حکم دیا کہ آدم علیہ السلام کو سجدہ کرو اس نے حکم کا انکار کیا اور آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا۔ حکم الٰہی کے انکار پر اسے جنت سے نکال دیا گیا اور قیامت

(۱) مکمل آیت سورۃ الاعراف دوسرے رکوع میں ملاحظہ فرمائیں۔۱۲

(۲) مکمل آیت سورۃ البقرۃ چوتھے رکوع میں ملاحظہ فرمائیں۔۱۲

تک کے لیے لعنت کا طوق اس کے گلے میں ڈال دیا گیا۔

اب مقامِ غور یہ ہے کہ شیطان کو ایک سجدہ کے انکار پر قیامت تک کے لیے لعنت کا طوق پہنایا گیا تو ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ہزاروں سجدے چھوڑے بیٹھے ہیں۔

کبھی سوچا ہے شیطان نے ایک صرف سجدہ حضرت آدم علیہ السلام کو نہ کیا حالانکہ رب تعالیٰ کا حکم تھا اور ہمیں حکم ہے کہ مجھے (یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل) سجدہ کرو۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

اے شیطان! تو نے آدم کو سجدہ کیوں نہ کیا۔

بولا۔

میں بہتر ہوں میں اسے سجدہ کیوں کروں۔

رب تعالیٰ نے فرمایا نکل جا۔

پھر عرض کرنے لگا کہ یارب مجھے قیامت تک مہلت دے

رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

کہ جا تجھے قیامت تک مہلت ہے۔

جب مہلت دے دی تو اس نے قسم کھا کر کہا:

یا اللہ مجھے تیری عزت کی قسم ہے میں اس انسان کو ضرور گمراہ کروں گا۔ (۱)

شیطان نے یہ سمجھا کہ یہ جو مجھے ذلت و رسوائی ملی ہے وہ انسان کی وجہ سے ملی ہے۔ حالانکہ اسے یہ ذلت و رسوائی اللہ کی نافرمانی کی وجہ سے ملی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ سجدہ کرو پھر اس نے نہیں کیا تو نافرمان ہوا تو نافرمانی کی وجہ سے جنت سے نکالا گیا لیکن پھر اس نے کہا نہ یہ انسان پیدا کیا جاتا نہ مجھے یہ دن دیکھنا پڑتا پھر اس نے قسم کھائی کہ میں انسان کا دوست نہیں دشمن بن کر اس کا بیڑہ غرق کروں گا اور اس سے ایسے اعمال کرواؤں گا جس کی وجہ سے وہ دوزخ کا مستحق ہوگا۔

(۱) مکمل قصہ سورہ اعراف دوسرے رکوع میں ملاحظہ فرمائیں۔۱۲

شیطان کی چالیں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وہ کیا کرتا ہے کہ ہماری آنکھوں کے سامنے برائیوں کو اچھی مشکل میں پیش کرتا ہے اور نیکیوں کو برا کر کے پیش کرتا ہے۔ وہ دل میں ڈال دیتا ہے کہ یہ جوا کھیل کر چند دنوں کے اندر مالا مال بن جاؤ گے تو بندہ جوا کھیلنا شروع کر دیتا ہے۔ جب جوئے سے ہار جاتا ہے تو پھر کہتا ہے کہ ذرا چوری کر دیکھ کیونکہ پیسے تو پورے کرنے ہیں ہی۔ چوری کرتا ہے، چوری کرتے پکڑا گیا اب وہ جیل جائے گا اچھا اب جیل کے اندر اس سے کہے گا کہ اب پاؤڈر کا کام کر اور پھر اس سے پاؤڈر کا کام کروانے لگا۔ یعنی وہ بندے سے ایسے کام کرواتا ہے اور اس کے سامنے گناہوں کو اچھا کر کے دکھاتا ہے اور اسے گناہوں میں اتنا ڈبو دیتا ہے کہ جہاں سے اس کا واپس پلٹنا مشکل ہو جاتا ہے اسی طرح سے ایک بندہ گناہوں کی وجہ سے پریشان ہو جاتا ہے کہ بندے کو جو بھی مصیبت آتی ہے۔ اس کے گناہوں کی وجہ سے آتی ہے حالانکہ رب تعالیٰ بہت سی معاف فرمادیتا ہے۔ اب گناہ کر کے بندے پر پریشانی آئی۔ ایک بندے نے چوری کی، رشوت لی، یا کسی پر ظلم وستم کیا۔ غلط کام کیا جس کی وجہ سے اس کو پریشانی آئی۔ جب وہ پریشان ہو جاتا ہے تو اسے یہ کرنا چاہیے کہ گناہوں سے توبہ کرے تو نجات مل جاتی ہے۔

اللہ عزوجل کی بارگاہ میں گڑگڑائے، رو رو کر معافی مانگے اور گناہوں سے نجات حاصل کرے تاکہ سکون حاصل ہو۔

شیطان توبہ کی طرف آنے نہیں دیتا

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

جو توبہ کرتا ہے پس میں اس کے گناہوں کو نیکیوں میں بدل دوں گا (الآیۃ) لیکن شیطان ایسا ہے کہ وہ توبہ کی طرف نہیں آنے دیتا۔ نیکی کی طرف نہیں آنے دیتا۔ بلکہ کیا

کرتا ہے دوست کو لے آتا ہے۔ یار تو پریشان ہے ہاں یار میں پریشان ہوں آ یار تجھے فلم دکھالاؤں تاش کی بازی لگالیں۔ کسی بارونق مقام پر چلتے ہیں، کسی گارڈن کی سیر کرتے ہیں۔

کیا ایسا کرنے سے ہمیں سکون مل جائے گا؟ جب وہ فلم دیکھنے کے لیے جاتا ہے بڑے نعرے لگاتا جاتا ہے بڑا خوش ہو کر جاتا ہے جب واپس آتا ہے تو ایسا لگتا ہے کہ جوتے مار مار کر بے حال کیا ہے اس کی وجہ کیا ہے؟ اگر میرا کپڑا ناپاک ہو جائے غلاظت لگ جائے۔ کپڑا ناپاک ہے اور میں اسے پاک کرنا چاہتا ہوں تو اسے گندے پانی سے پاک کر رہا ہوں تو کیا کپڑا پاک ہو جائے گا؟ نہیں۔ بلکہ ناپاکی اور بڑھ جائے گی! اب مجھے سکون چاہئے تو اب گناہ ختم ہوں گے تو سکون ملے گا کیونکہ گناہوں کی وجہ سے پریشانی آئی۔ گناہ کر کے انسان سکون حاصل کرنا چاہے تو ایسا ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا شیطان نے قسم کھائی۔

اے رب میں تیرے بندوں کو گمراہ کروں گا
لیکن جو تیرے چنے ہوئے بندے ہیں اُن پر میرا داؤ نہیں چلے گا۔

لہٰذا وہ میرے اسلامی بھائی اور پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنیں جو شیطان کے دامِ فریب میں گرفتار ہیں جو غفلت کی وجہ سے شیطان کے راستے کی پیروی کرتی ہیں بے پردہ گھومتی ہیں۔ نماز کے قریب نہیں جاتیں۔ سارا سارا دن ڈرامے، فلمیں دیکھی جا رہی ہیں۔ سارا سارا دن گانے باجے گھر میں بج رہے ہیں قرآن پاک کی بجائے گندے گندے ناول ڈائجسٹ پڑھے جارہے ہیں اور غلط قسم کی کتابیں پڑھی جارہی ہیں۔

وہ میرے اسلامی بھائی جو غفلت کی وجہ سے نمازوں سے دُور ہوتے جارہے ہیں سارا سارا دن برے کاموں میں وقت گزار رہے ہیں۔ وہ سمجھ رہے ہیں کہ ہم اچھے کام کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اچھا کام نہیں کر رہے ہیں بلکہ شیطان کو راضی کر رہے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہماری ہدایت کے لئے نورِ مجسم سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا۔ غور فرمائیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے پہلی قوموں کی ہدایت کے لئے نبیوں کو بھیجا انہوں نے نبیوں

کی نافرمانی کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان پر عذاب نازل کیا، بعض پر پتھروں کی بارش برسائی۔ یہ تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا صدقہ ہے کہ ہم اللہ (عزوجل) کی نافرمانی کرتے ہیں سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی نافرمانی کرتے ہیں پھر بھی ہم پر اجتماعی طور پر عذاب نازل نہیں ہوتا لیکن پریشانی کا آنا بھی تو عذاب سے کم نہیں ہے۔ جو بندہ جتنا زیادہ گناہ کرتا ہے اس پر اتنی زیادہ پریشانی آتی ہے۔ ایسے ہی شیطان بندے کو سمجھاتا ہے کہ دیکھو چوری کرنے والے کس قدر عیش کر رہے ہیں گاڑیوں میں گھوم رہے ہیں کوٹھیوں کے مالک ہیں لہٰذا تو بھی ایسا کر بدمعاشوں کو اس کے سامنے اچھا کر کے دکھاتا ہے۔

فلاں بدمعاش اتنے مزے میں رہ رہا ہے اب اس کے اندر بھی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ وہ اور کچھ نہیں کر سکے گا تو اپنی قمیض کھول لے گا اور سونے کی زنجیر کے لئے پیسے نہیں ہیں۔ تو کیا ہوا نقلی زنجیر گردن میں لٹکا لے گا۔ منہ میں پان دبائے گا گولڈ لیف کے سگریٹ نہیں تو ڈبی لے کر اس میں دوسرے سگریٹ ڈال لے گا تاکہ پتہ چلے کہ یہ بندہ بڑا مال دار آدمی ہے۔ جب وہ گلے میں زنجیر ڈالتا ہے اور پھر وہ اکڑ کر چلتا ہے جب اکڑ کر چلتا ہے تو پھر قرآن مجید کیا فرماتا ہے۔

اے بندہ تو زمین پر اکڑ کر چلتا ہے نہ تو تو زمین کو چیر سکتا ہے نہ پہاڑوں سے بلند ہو سکتا ہے۔

جو زمین پر اکڑ کر چلتا ہے تو اس سے زمین کیا کہتی ہے؟ کہ تو نے ایک دن میرے اندر ہی آنا ہے میں تیری اکڑ نکال کر رکھ دوں گی۔

قیامت کے روز ایسا شخص چیونٹیوں کی شکل میں لایا جائے گا اور مخلوق اس کو اپنے پاؤں تلے روند ڈالے گی۔

شیطان اور نوجوان

اب چکھ مزا اپنے تکبر کا اور اکڑ کر چل۔ شیطان بدمعاشوں کو اچھا کر کے دکھا رہا ہے فلم ایکٹروں کو اچھا کر کے دکھا رہا ہے لہٰذا ہر نوجوان یہ کوشش کر رہا ہے کہ میں فلاں ایکٹر

کی طرح ہو جاؤں لباس اس کی طرح کا ہو جائے اور کچھ نہیں تو میرے بالوں کا سٹائل ہی اس ایکٹر جیسا ہو جائے کوشش وہ یہی کرے گا کیونکہ شیطان اچھی شکل میں گناہوں کو دکھا رہا ہے۔ شیطان اس کو۔ جس نے داڑھی رکھ لی، نماز پڑھ لی، عمامہ شریف پہن لیا، اسے برا کر کے دکھا رہا ہے اور برے کو اچھا دکھا رہا ہے کہ بندے اس کے پیچھے چلیں۔ حالانکہ اسلامی بھائیو! ہمیں چاہئے کہ جو عمل کرنے لگیں اس کا انجام ضرور دیکھ لیں۔

لاہور کی سرزمین پر عبرت کے نشان

لاہور کی سرزمین پر بڑے بڑے بڑے اسمگلر بڑے بڑے جاگیر دار بڑے بڑے بدمعاش دفن ہیں۔ لیکن آج ان کی قبروں کے نشان نہیں ملتے کچھ ہیں تو وہ ہمارے لئے عبرت کا باعث۔ دریائے راوی کے آگے چلے جائیں تو جہانگیر اور نور جہاں کا مقبرہ ہے وہاں لوگ تفریح کے لئے تو جاتے ہیں اور گھومتے پھرتے ہیں۔ راوی کے ادھر آجائیں تو حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے جہاں جب بھی دیکھو قرآن پاک کی تلاوت کی جا رہی ہے جب بھی دیکھو دعائیں مانگی جا رہی ہیں عشق رسول میں رویا جا رہا ہے، درود پڑھا جا رہا ہے۔ اسلامی بھائیو! کسی کے پیچھے چلنے سے پہلے اس کا کردار دیکھ لو۔ فلم ایکٹر کا کیا انجام ہوتا ہے؟ پاؤڈر پینے والے کا کیا انجام ہوتا ہے؟ بدمعاش کا کیا انجام ہوتا ہے؟ جوا کھیلنے والے کا؟ ماں باپ کے نافرمان اور بے نمازی کا انجام دیکھ لو۔ اب بھی وقت ہے توبہ کر لیں۔

بہانہ نہیں چلے گا!

اگر ہمارے ذہن میں یہ خیال ہے کہ ہم شیطان کے پیچھے چل رہے ہیں اس کو راضی کر رہے ہیں قیامت کے روز چھوٹ جائیں گے۔ مطلب ایسے چھوٹ جائیں گے کہ رب تعالیٰ ہمارا کیا قصور تھا۔ شیطان نے ہمیں بہکائے رکھا۔ لہٰذا شیطان کو سزا ملنی چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پہلے ہی اس کا جواب ارشاد فرما دیا۔

''اور تمہیں تمہاری باتوں نے گمراہ کیا۔''

شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے

قیامت کے روز بندہ کہے گا کہ شیطان نے مجھے گمراہ کیا۔ شیطان کہے گا کہ بیوقوف میں نے کہا تھا کہ میرا حکم مان؟ رب تعالیٰ کا تو حکم تھا کہ شیطان کے نقش قدم پر نہیں چلنا شیطان تمہارا کھلا دشمن ہے تم دشمن کے راستے پر کیوں چلے حالانکہ تمہیں پتہ بھی تھا کہ میرے سارے وعدے جھوٹے ہوتے تھے میں کہتا تو تھا کہ یہ کام کرلو عزت ملے گی تمہیں ذلت و رسوائی ملتی۔ جب میں چوری کا کہتا تو تُو جیل چلا جاتا جب تجھے پتہ تھا تو پھر کیوں میرے راستے پر چلا میں تجھے زبردستی نماز سے روکتا تھا؟ میں کوئی کلاشنکوف لے کر کھڑا تھا کہ مسجد میں جاؤ گے تو میں مار ڈالوں گا۔؟

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

آج مجھے ملامت مت کرو بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو کیونکہ تم میرے پیچھے چلے اس وقت وہ بَری ہو گیا۔ (الآیۃ)

راستے کا انتخاب

لہٰذا میرے اسلامی بھائیو! ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔

ایک وہ راستہ جو ہمارے نبیوں ولیوں کا راستہ ہے اور ایک وہ جو شیطان کا ہے۔

آج ہمیں دیکھنا ہے کہ ہم کس راستے پر چل رہے ہیں دوسری بات کہ ہمیں کس راستہ پر چلنا چاہئے۔ اگر ہم اس سے پہلے خدانا خواستہ شیطان کے راستے پر چل رہے تھے تو واپس آجانا چاہئے کہ۔ صبح کا بھولا شام کو واپس آجائے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔

آؤ توبہ کرلیں

آؤ ابھی توبہ کرلیں کہ یا اللہ (عزوجل) میں غفلت کی وجہ سے تیری نافرمانیاں کرتا رہا۔ آج سے میں نیک کام کروں گا اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے۔ تو ہمارے لئے نیک کام کرنا آسان بنا دے اور پھر اسلامی بھائیو! اللہ کی نافرمانی کرنا زہر ہے۔ رسول کی نافرمانی زہر

ہے۔ جو زہر کھاتا ہے اسے چین نہیں ملتا اس طرح اس کو نہ دن کو چین ملتا ہے نہ رات کو چین ملتا ہے ایسا بندہ گولیوں کے بغیر سو نہیں سکتا، نیند نہیں آتی اور جو اللہ کی عبادت کرتا ہے۔ وہ مزے سے سوتا ہے اسے ڈر خوف بھی نہیں ہوتا۔

حدیث پاک میں ہے اگر ایک بندہ گناہ کرتا ہے تو اس کے دل پر سیاہ داغ پڑ جاتا ہے اگر توبہ کرلے تو وہ داغ ڈھل جاتا ہے اگر توبہ نہ کرے تو داغ بڑھ جاتا ہے پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ وہ داغ بڑھ کر سارے دل کو سیاہ کر ڈالتا ہے سفید کپڑے پر داغ پڑ جائے تو نظر آتا ہے اور داغ لگتے جائیں تو سفید کپڑا مکمل بھر جائے گا اور پھر داغ پڑے گا تو پتہ بھی نہیں چلے گا۔

اسی طرح اگر ایک بندہ ایک نماز نہیں پڑھتا تو ضمیر ملامت کرتا ہے پھر نہیں پڑھتا تو پھر کم افسوس ہوتا ہے اسی طرح داغ بڑھتے بڑھتے ایک دن داغ اتنے بڑھ جائیں گے کہ اس کو پتہ نہیں چلے گا تو پھر بالکل اس طرح گناہ کر کے بندے کو نہیں پتہ چلے گا کہ اس نے گناہ کئے ہیں یا نہیں اور ایک دن اسے کفر اور ایمان میں فرق بھی پتہ نہیں چلے گا۔ اور اس کی دنیا وآخرت دونوں تباہ ہو جائیں گی۔

نرم و نازک جسم اور آگ

ایک شخص تندرست رات کو سوتا ہے اسے رات کا پتہ نہیں چلا صبح ہو گئی سکون سے سوتا رہا، اگر اسے تکلیف ہے تو وہ رات کا ایک ایک منٹ گن گن کر گزارتا ہے بالکل اس طرح جب قبر میں بندے کو سکون نہ ملے گا تو پھر ایک ایک پل سو سو پل کے برابر لگے گا۔ سانپ بچھو ہوں گے ہمیں پتہ ہے کہ ہمارا جسم نرم و نازک ہے۔ ہمارا پاؤں جلتے سگریٹ پر پڑ جائے تو ہم تڑپ اٹھتے ہیں۔ ہمیں پتہ ہے کہ ہم اللہ کا عذاب برداشت نہیں کر سکتے تو پھر سچے دل سے توبہ کیوں نہیں کرتے۔ شیطان انسان کو توبہ بھی نہیں کرنے دیتا اور اسے فکر لگ جاتی ہے یہ تو بندہ نیکی کی طرف جانے لگا ہے وہ پھر کوشش کرتا ہے کہ وہ اس بندے کو برے

کام کی طرف لگا دے لیکن سچا بندہ جب اللہ عزوجل کی طرف رجوع کرتا ہے تو پھر پیچھے نہیں ہٹتا۔

توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے

اگر کسی کا دل نماز میں نہیں لگتا تو آہستہ آہستہ ٹھیک ہو جائے گا گناہوں کو اسی طرح ختم کرنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتا ہے اور جو توبہ کرتا ہے اس کی پہلی تمام غلطیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

ہمیں نیک کام کرنے چاہیں کیونکہ انبیاء کرام ،صحابۂ کرام اور اولیاء کرام نے ہمارے لئے بڑی قربانیاں دیں ہیں۔ دین کی خاطر پتھر کھائے۔ دین کی خاطر پیاس کی شدت کو برداشت کیا۔ دین کی خاطر سب کچھ کیا انہوں نے اسلام کی خاطر گھر بار چھوڑ دیا۔ اپنے اصلی گھر سے دُور دراز مقامات پر نیکی کی دعوت کی خاطر گئے۔ آپ غور فرمائیں کہ اکثر بزرگانِ دین کے مزارات اپنے آبائی گھروں کے پاس نہیں ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی چاہئے کہ دینِ اسلام کی خاطر کام کریں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں ایسا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

عقل مند بادشاہ

سارا گھر نُور نُور ہو گیا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! توجہ فرمائیں۔

امام سخاوی اور دیگر محدثین سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سعد رحمۃ اللہ علیہ رات سونے سے پہلے ایک مقررہ تعداد میں دُرودِ پاک پڑھا کرتے تھے۔ ایک رات سوئے تو قسمت انگڑائی لے کر جاگ اُٹھی۔ تو خواب میں پیارے آقا تشریف لائے اور آپ کے آنے سے میرا گھر نُور نُور ہو گیا اور فرمایا کہ جس منہ سے تم مجھ پر دُرُود و سلام پڑھتے ہو اُسے میرے قریب کرو تا کہ میں اس کا بوسہ لوں۔

آپ فرماتے ہیں کہ مجھے بڑی حیا آئی کہ کہاں میرا منہ اور کہاں پیارے آقا۔

جن کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات
ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی

ایک اور جگہ فرمایا ؎

کھائی قرآں نے خاکِ گزر کی قسم
اُس کفِ پاک کی حُرمت پہ لاکھوں سلام

لب ہائے مبارکہ کی تعریف میں فرمایا ؎

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
اُن لبوں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش)

تو ان کے چہرۂ انور کا کیا عالم ہو گا!

فرماتے ہیں کہ میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ پیارے آقا خود ہی قریب آئے اور
میرے رخسار پر بوسہ دیا۔ جب میں بیدار ہوا تو میرا سارا گھر خوشبو سے معطر تھا اور آٹھ
یوم تک میرے گھر اور رخسار سے خوشبو آتی رہی۔ (فیضان سنت)

سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

صلوا علی الحبیب...... صلی اللہ علی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

نوجوان کی حسرت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک حدیث مبارک کا مفہوم عرض کرنے لگا ہوں آپ
سے مدنی التجا ہے کہ دائیں بائیں دیکھنے کی بجائے بالکل میری طرف متوجہ رہیں۔ دوسری
بات یہ ہے کہ شیطان لاکھ سستی دلائے مگر آپ سارا بیان بلکہ درود وسلام اور دُعا وملاقات
کرنے کے بعد جانا کچھ پتا نہیں اللہ تعالیٰ کون سے حصے میں رحمت نازل فرمائے۔ ہم
اُٹھ کر چلے جائیں جس طرح کراچی اجتماع میں ایک اسلامی بھائی بیٹھا ہوا تھا تو شیطان
نے اس کے دل میں یہ ڈالا کہ جب اجتماع ختم ہوگا تو رش بہت ہو جائے گا۔ اس لئے دعا
سے پہلے ہی اجتماع گاہ سے نکل گیا گھر جا کر سو گیا تو خواب میں کیا دیکھتا ہے کہ کوئی ندا
کرنے والا یہ ندا کر رہا تھا۔ آج کے اجتماع میں جتنے لوگ دعا میں شامل تھے سب کی
مغفرت ہوگئی ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب یہ بڑا پچھتایا کہ کاش! میں دعا میں شامل ہو جاتا اس
لئے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی اختتامی دُعا مانگ کر اجتماع سے جانا چاہیے کہیں ہمیں
بھی پچھتانا نہ پڑ جائے۔ امام محمد غزالی نے مکاشفۃ القلوب میں ایک حدیث پاک نقل
فرمائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے پر دوخوشیاں اکٹھی نازل نہیں کرتا اور یہ بھی اس کی شان
نہیں کہ وہ دوخوف کسی پر اکٹھے نازل کردے سب توجہ سے سنیں اب اس کا کیا مطلب نکلتا
ہے۔

غفلت کی علامات

اس کا مفہوم یہ ہے کہ جو بندہ دنیا میں بےخوف رہتا ہے کہ نہ اس کے دل میں اللہ
عزوجل کا خوف ہے اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیاء ظاہری بات ہے جس
کے دل میں اللہ عزوجل کا خوف نہ ہوگا وہ نماز نہیں پڑھے گا، روزہ نہیں رکھے گا' اپنے مال
سے زکوٰۃ نہیں دے گا' جن چیزوں کے کرنے کا حکم دیا ہے وہ نہیں کرے گا' جن سے منع
کیا گیا ہے وہ کرنے لگے گا۔ بےخوف جہاں جی چاہتا ہے جاتا ہے جو جی چاہتا ہے کھاتا
ہے۔ نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزے کا اہتمام کرتا ہے نہ ماں باپ کا ادب واحترام کرتا ہے۔
نہ حلال روزی کی جستجو کرتا ہے۔ نہ حرام سے بچتا ہے جو اس کے دل میں آئے وہی کرتا ہے
اسے کوئی خوف نہیں۔ اس کی زندگی اس طرح گزرتی ہے نہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے، نہ
رسول اللہ سے شرم کرتا ہے۔ اسلامی بھائیو! موت تو آنی ہے۔

كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝

ترجمۂ کنز الایمان: ۔ ہر جان کو موت چکھنی ہے۔ (آل عمران آیت ۱۸۵)

گناہوں کے عذاب

اب وہ بندہ جو دنیا میں بےخوف پڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں نہیں رکھتا۔
اب قیامت کے دن بھی اسے بےخوف ہی رکھا جائے ایسا نہیں ہوگا۔ ربّ تعالیٰ دو امن
اکٹھے نہیں کرتا اور دو خوف بھی اکٹھے نہیں کرے گا۔ اس سے کیا مراد ہے اس سے مراد یہ
ہے جو دنیا میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم وحیا کرتا
ہے ظاہر بات ہے جو بندہ خوف خدا کو دل میں رکھے گا وہ نماز میں سستی نہیں کرے گا
کیونکہ اس کو معلوم ہے۔

حدیثِ مبارکہ

جو بندہ ایک نماز جان بوجھ کر ترک کر دیتا ہے۔ اس کا نام دوزخ کے دروازے

پر لکھ دیا جاتا ہے اور اتنی دیر تک اس کا نام دوزخ کے دروازے سے مٹایا نہیں جاتا جتنی دیر تک اس نماز کو ادا نہ کرلے اس کو پتہ ہے کہ جو بدنگاہی کرتا ہے۔ اس کی آنکھوں میں کیل ٹھونک دیئے جائیں گے۔ جو گانے باجے سنتا ہے یا گاتا ہے وہ جنت جائے یہ تو دُور کی بات ہے اسے جنت کی خوشبو تک نہیں آئے گی۔ (خلاصہ احادیث)

جو بندہ جان بوجھ کر رمضان کا روزہ چھوڑ دیتا ہے اسے نو لاکھ برس دوزخ کی آگ میں جلنا ہوگا۔ جس کے دل میں خوف ہو اس کو یہ بھی پتہ ہے کہ جو بندہ ماں باپ کو ستاتا ہے اُس کا ٹھکانہ جَہنّم ہے۔ جہنّم کوئی معمولی چیز نہیں ہے سعادت مند انسان جانتا ہے کہ اگر موم بتی جل رہی ہو اور میں اس پر ہاتھ رکھ دوں تو برداشت نہیں کر پاتا یہ معمولی آگ ہے جو میں برداشت نہیں کرسکتا۔ دنیا میں اس قدر تیز آگ کہ جو منٹوں میں لوہا پگھلا سکتی ہے۔ اس آگ سے اُنہتر گناہ زیادہ گرم جہنم کی آگ ہے۔ تو میں اس آگ کو کیسے برداشت کرسکتا ہوں۔

نیکی کا انعام

وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہتا ہے جب خوفِ خدا دل میں ہوتا ہے تو وہ راتوں کو گہری نیند نہیں سوتا بلکہ اس کی رات کیسے بسر ہوتی ہے؟ کبھی سجدے میں کبھی قیام کی حالت میں۔ کبھی رات کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتا ہے۔ نماز پڑھتا ہے حلال روزی کمانے کے لئے نکل کھڑا ہوتا ہے کماتے وقت بھی اس کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے وہ ڈرتا ہے کہ میری کمائی میں حرام کی آمیزش نہ ہو جائے۔

کیونکہ اس کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس جسم کے حصے نے حرام کی کمائی سے پرورش پائی۔ وہ کبھی بھی جنت میں نہیں جاسکتا۔ وہ دوزخ کے قابل ہے اگر میں نے حرام کمائی کھائی اور اس سے میرے جسم میں جو خون سے گوشت بنے گا وہ حرام کا ہوگا اس لئے میں جنت میں نہیں جاسکوں گا۔

دوزخ کی آگ کیسے سہوں گا۔ اسی وجہ سے وہ گانے باجے سے پرہیز کرتا ہے، وہ جوئے سے بچتا ہے، بے حیائی کے کاموں سے پرہیز کرتا ہے، وہ فلمیں ڈرامے دیکھنے کی بجائے قرآن کی تلاوت کرتا ہے درود وسلام پڑھتا ہے۔ نعتیں پڑھتا ہے اور سنتا ہے نیک اجتماعات میں آتا جاتا ہے۔ وہ ہر وقت ڈرتا رہتا ہے درسِ فضانِ سنت میں شریک ہوتا ہے۔ سنتوں بھرے اجتماع میں شرکت کرتا ہے اور خوف کھاتا ہے کہ اس سے کوئی ایسا کام سرزد نہ ہو جائے جس سے اس کا رب اس سے ناراض ہو جائے ایسا بندہ جو ڈرتا رہتا ہے موت اس کو بھی آئے گی لیکن فرمایا کہ اس کو قیامت کے دن خوف میں رکھا جائے ایسا نہیں ہوگا قیامت کا دن ہوگا تو **ندا ہوگی**۔

اے بندے! تو دنیا میں ڈرتا رہا تو آج تجھ پر کوئی خوف اور کوئی غم نہیں۔ جا مسکراتے ہوئے جنت کی طرف۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اب بھی میری بات آپ کی سمجھ میں نہیں آئی تو میں آپ کو ایک بادشاہ کی حکایت سناتا ہوں۔

عقل مند بادشاہ

ایک ملک میں حکومت کرنے کا یہ طریقہ تھا کہ انہوں نے ایک مجلس شوریٰ قائم کی تھی۔ وہ جس کو چاہتے فرضی بادشاہ بنا دیتے وہ تین سال تک حکومت کرتا اسی عرصہ میں خوب عیش کرتا رنگ رلیاں مناتا یعنی جو اس کے دل میں آتا وہ کرتا اور جب اس کے تین سال پورے ہو جاتے تو وہ اس کو جنگل میں چھوڑ آتے یعنی وہ واپس اس بستی میں نہیں آ سکتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک عقلمند شخص بادشاہ مقرر ہوا اس کو جب حکومت کا موقع ملا تو اس نے تین سال کی حکومت کے دوران کوئی رنگ رلیاں نہیں منائیں رقص وسُرور کی محفل نہیں سجائی یعنی میٹھی نیند نہیں سویا شراب نہیں پی۔ بلکہ جہاں اِس کو تین سال بعد جانا تھا اُس نے وہاں ایک خوبصورت محل بنوایا۔ نہ اُس نے دن کا چین دیکھا نہ رات کا آرام اس جنگل میں

شب و روز ایک   کر کے وہاں ایک گھر بنوایا اب جب اس کا وقت ختم ہوا تو اس کا چہرہ پریشان نہ تھا بلکہ وہ خوشی خوشی جا رہا تھا۔ یہ کہنے کے بعد بزرگ فرماتے ہیں کہ اے بندے تمہیں بھی دنیا میں کچھ عرصہ اللہ (عزوجل) کے احکام پر عمل کرنے کے لئے بھیجا ہے اگر تو نے بے حیائی کے کام بھی کئے ہوں گے، فحاشی و بدکاری میں وقت ضائع کیا ہوگا تو جب موت آئے گی تو تمہارے گھر والے تمہیں قبرستان میں چھوڑ آئیں گے تمہارا رنگ اڑا ہوگا اور تمہاری قبر آگ سے بھر دی جائے گی اور جو ماں محبت کرنے والی تھی وہ بھی کہے گی کہ اب وقت ہوگیا اس کو اس کی آخری جگہ پر لے جاؤ۔ اے بندے کہیں تیرا حال ایسے آدمی کی طرح نہ ہو جائے؟ آؤ اس عقل مند بادشاہ کی طرح ہو جاؤ تا کہ تمہیں بھی کل کو پچھتانا نہ پڑے اور تمہیں کسی قسم کا کوئی خوف نہ ہو جو تمہیں قیمتی لمحات دیئے گئے ہیں اس کو اللہ کی یاد میں صرف کرو۔ قرآن کی تلاوت و درود و سلام پڑھو۔ جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے نیکی کی دعوت عام کرتا ہے۔ جو کوئی دین کی راہ میں سفر کرتا ہے اس کو ایک قدم کے بدلے ایک سال کی نیکیوں کا ثواب ملے گا اور جو کوئی نیکی کی دعوت کے لئے ایک لمحہ بھی جائے گا گویا کہ جنت کے راستہ پہ جا رہا ہے (۱) اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ جو سنا ہے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین! بجاہ سیدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

---

(۱)   الحمدللہ تبلیغ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' کے مہکے مہکے مدنی ماحول میں بکثرت سنتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں۔ آپ بھی ''دعوتِ اسلامی'' کے مشکبار مدنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہیے۔ اپنے شہر کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں پابندیٔ وقت کے ساتھ شرکت فرما کر خوب خوب سنتوں کی بہاریں لوٹیے (لاہور میں سنتوں بھرا اجتماع جامع مسجد محمدی حنفیہ سوڈی وال کالونی ملتان روڈ میں ہر جمعرات کو نمازِ عشاء کے بعد شروع ہو جاتا ہے) ''دعوتِ اسلامی'' کے سنتوں کی تربیت کے بے شمار مدنی قافلے شہر بہ شہر گاؤں بہ گاؤں سفر کرتے رہتے ہیں۔ آپ بھی سنتوں بھرا سفر اختیار فرما کر اپنی آخرت کے لیے نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کریں۔ ۱۲

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ   وَعَلٰى اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت

دُعا کی قبولیت کا سبب

حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دعا مانگنے والے کے منہ سے جو دعا نکلتی ہے وہ زمین و آسمان کے درمیان ٹھہری رہتی ہے اور بارگاہِ رب العزت میں قبول نہیں ہوتی۔ جب تک کہ دعا مانگنے والا صدق دل سے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں پڑھتا۔

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْبِ – صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی کثرت کے ساتھ درود و سلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

نسبت بڑی چیز ھے

نسبت ایک بڑی چیز ہوتی ہے دیکھئے یہ آپ کو چادر نظر آ رہی ہے۔ اس کو میں اٹھا کر زمین پر رکھ دوں آپ میں کوئی برا نہیں منائے گا۔ میں اپنے پاؤں کے نیچے بھی رکھ دوں آپ میں سے کوئی برا محسوس نہیں کرے گا مگر دیکھئے اگر اس کے اندر قرآن پاک لپیٹ کر رکھ دیا جائے یعنی اس چادر سے قرآن پاک کا جزدان بنایا جائے تو آپ اس

چادر کو زمین پر رکھنا بے ادبی ہوگی اور اس کو پاؤں کے نیچے لینا بے ادبی ہوگی۔

پیارے اسلامی بھائیو! کپڑا وہی ہے ایک ہی مل سے آیا ہے ایک ہی تھان سے اترا ہے اس کپڑے کی قمیض بنی پاؤں کے نیچے رکھی جارہی ہے اسی کپڑے کو قرآن پاک کا غلاف بنالیا جائے اب اسے زمین پر نہیں رکھا جارہا۔ کیوں نہیں رکھا جارہا؟ کیونکہ اب اس کی نسبت قرآن پاک سے ہوگئی ہے! لہٰذا اس کا ادب و احترام کرنا پڑے گا۔ اس طرح جوتا ہے پاؤں میں پہنا جاتا ہے اگر اس کو نسبت آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدموں سے ہوجائے تو یہ نعلین پاک کہلائے گا اور عشاق کے لئے تاج سر بن جائے گا۔

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور (ﷺ)
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

اب یہ جوتا نہیں بلکہ نعلین پاک کہلائے گا اور اس کا مقام وہ بن گیا کہ اب اس کو بوسہ دینے کے لئے عرش بھی ترس رہا ہے۔

جب معراج کی رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ پر جاتے ہیں تو جبریل امین عرض کرتے ہیں یارسول اللہ! میں اس سے آگے ایک بال بھی نہیں جاسکتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبریل جہاں تیری انتہا ہو رہی ہے وہاں سے میری ابتدا ہو رہی ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نورانیت تو فرشتوں سے بھی زیادہ اور افضل ہے تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم آگے تشریف لے گئے تو آپ نے جوڑا مبارک پہنا ہوا تھا تو وہ جل جانا چاہیے تھا لیکن اس کو نسبت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوگئی نہ کپڑا جل رہا ہے نہ نعلین مبارک۔

جو بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں آیا تو کوئی صدیق بن گیا ہے کوئی آیا ہے تو عمر فاروق بن گیا ہے کیونکہ ان کو نسبت سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ اگر آپ میں سے کوئی بندہ یہ پوچھے کہ مجھے بتاؤ کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ

کسی اور کو بھی جنت سے اعلیٰ مقام حاصل ہے؟ تو آپ صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین کے نام بتادیں کہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق! کیوں کہ

؎ جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے گنبد خضرا مزار پر انوار کے اندر یہ دونوں جو آرام کر رہے ہیں لہٰذا ان کا مزار جنت سے بھی اعلیٰ مقام میں موجود ہے۔ کیونکہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ مکہ افضل ہے یا مدینہ جس جگہ کو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر سے نسبت ہوگئی ہے وہ مکہ سے کیا عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔

یہ تو صحابہ کرام رضوان اللہ اجمعین اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو ذوالنورین کہا جاتا ہے ذوالنورین دو نوروں والے دو نوروں والے کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی دو صاحبزادیاں یکے بعد دیگرے ان کے نکاح میں آئیں۔ لہٰذا ان کو ذوالنورین کہا جاتا ہے جیسے اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں ؎

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا
تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالا نور کا
ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

کائنات میں کسی کو یہ شرف حاصل نہیں کہ ان کے نکاح میں کسی نبی کی دو بیٹیاں آئیں ہوں۔ یہ شرف حاصل ہے تو صرف عثمان غنی کو ہی ہے اور پھر کوئی آتا ہے تو علی شیر خدا بنتا چلا جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا ''اے میرے امتیو میں نے جو تمہارے لئے دعائیں مانگیں تمہارے لئے تکلیفیں اٹھائیں تمہیں جنت کا راستہ بتانے کے لئے مشقتیں اٹھائیں اور تمہیں جہنم سے بچانے کی راہیں بتائیں یہ جو کچھ بھی میں نے تمہیں بتایا اس پر کوئی اجرت طلب نہیں کر رہا ہاں اگر کر رہا ہوں تو یہ کہ میرے قرابت داروں سے محبت کرو'' قرآن مجید کا فیصلہ ہے کہ ہر مسلمان کے اوپر یہ ضروری ہے کہ وہ پیارے آقا صلی اللہ

علیہ وسلم کے قرابت داروں سے محبت کرے اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کی نسل جو ہے وہ تو لڑکوں سے چلتی ہے مگر میری نسل جو ہے وہ میری بیٹی فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے چلے گی۔

ایک بندہ پہلی جماعت کا امتحان دیتا ہے' پہلی جماعت کا امتحان دینے کے لئے اس کو تیاری اسی حساب سے کرنی پڑتی ہے۔ اس کو گھر والے تیاری بھی اسی حساب سے کرواتے ہیں۔ جو بندہ میٹرک کا امتحان دینے والا ہے اس کی تیاری کسی اور حساب سے ہوتی ہے۔ اور یہ بھی آپ حضرات سمجھتے ہیں کہ ایم اے کا امتحان دینے والا اس کی تیاری کیسی کرتا ہے وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ امتحان پہلی جماعت والے کا بھی ہے امتحان ایم-اے والے کا بھی ہے لیکن پیارے اسلامی بھائیو! ہر امتحان کے لئے تیاری علیحدہ ہوتی ہے اور اس کی استطاعت کے مطابق امتحان لیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ تعالٰی عنہ اور حضرت امام حسن رضی اللہ تعالٰی عنہ یہ دونوں ایسی بزرگ ہستیاں ہیں جن سے ایسا امتحان لیا جانا تھا کہ اس امتحان کی تیاری خود سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کروا رہے ہیں اور اتنے پیار سے تیاری کروا رہے ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنا لعاب دہن ان کے منہ میں ڈال رہے ہیں اور پھر ارشاد فرما رہے ہیں اے مالک و مولا! میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت کر جو ان سے محبت کرے گا تو ان کو اپنا محبوب بندہ بنا لے۔

ایک حدیث پاک میں ہے کہ حضرت حذیفہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا گھر مسجد نبوی شریف سے ذرا دور تھا (اللہ تعالٰی سے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی ہم سب کو مدینے کی حاضری نصیب فرمائے اللہ عزوجل ہم سب کو چل مدینہ کی سعادت نصیب فرمائے) تو صحابہ کرام قریب مسجد میں نماز ادا کر لیا کرتے تھے۔ حضرت حذیفہ ارشاد فرماتے ہیں ایک مرتبہ میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے اجازت طلب کی کہ میرے دل میں بڑی خواہش ہے کہ آج مغرب کی نماز میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم سے میں اپنی مغفرت کے لئے اور آپ

کی مغفرت کے لئے دعا کرواؤں تو ان کی والدہ ماجدہ راضی ہو گئیں فرمایا جاؤ۔ اس سے ایک یہ بھی پتہ چلا کہ دعا کروانے کے لئے کسی کے پاس جانا ناجائز نہیں اگر ناجائز ہوتا تو ان کی والدہ ارشاد فرماتی کہ بیٹا رب تیرے بھی قریب ہے اور میرے بھی قریب تو وہاں کیا لینے جانا ہے یہیں بیٹھ کر دعا کر لے۔ لیکن فرمایا جاؤ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جاؤ فرماتے ہیں مغرب کی نماز کے وقت جب میں وہاں پہنچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے میں نے نماز ادا کی فارغ ہوئے تو میں اب انتظار میں بیٹھ گیا کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نوافل سے فارغ ہوتے ہیں تو میں اپنا مسئلہ بیان کروں گا۔ اتنے میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھنے میں مشغول ہوئے۔ نوافل پڑھتے پڑھتے عشاء کا وقت بھی آ جاتا ہے۔ حضرت بلال حبشی اذان عشاء دینے لگے۔ عشاء کی نماز شروع ہو جاتی ہے میں پریشان ہو گیا کہ جس مقصد کے لئے میں آیا ہوں وہ بات نہیں ہو رہی نماز پڑھنے کے بعد جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اپنے حجرہ مبارک کی طرف تشریف لے جا رہے تھے تو میں بھی جلدی جلدی پیچھے چل پڑا جب پیچھے چل پڑا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود ہی ارشاد فرمانے لگے کہ بھئی کون آ رہا ہے؟ حذیفہ آ رہا ہے! اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا اے حذیفہ اللہ نے تیری بھی بخشش کر دی۔ تیری ماں کی بھی بخشش کر دی۔

کروڑوں درود کروڑوں سلام اس پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ جن کے پاس چلے جائیں تو بن مانگے ہی ملتا جا رہا ہے ۔

بن مانگے دیا اور اتنا دیا   دامن میں ہمارے سمایا نہیں

فرمایا جب تو اپنے گھر سے چلا تھا دعا کروانے اپنی مغفرت کے لئے اور اپنی ماں کی مغفرت کے لئے اللہ تعالٰی نے اسی وقت تمہاری مغفرت فرما دی تھی۔

اب یہ بات بڑے غور سے سننے والی ہے فرمایا حذیفہ آج میرے پاس ایک فرشتہ ایسا آیا کہ جو آج سے پہلے کبھی نہیں آیا فرمایا وہ رب کی اجازت طلب کر کے آیا ہے کہ

اے مالک و مولا مجھے اجازت مل جائے کہ آج میں تیرے محبوب کو سلام بھی عرض کروں اور خوشخبری بھی سنا کر آؤں (وہ فرشتہ آیا اور خوشخبری کیا سنائی) سلام عرض کرنے کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں آپ کو خوشخبری سنانے کے لئے آیا ہوں یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جنتی عورتوں کی سردار ہوں گی اور آپ کے شہزادے حسن اور حسین یہ دونوں جنتی نوجوانوں کے سردار ہوں گے۔

اب خود ہی اندازہ لگالو کہ جنت میں نیک بندہ جائے گا کہ بدکار؟ بے شک نیک تو پھر یہ ماننا پڑے گا کہ اگر جنت میں جانے والا نیک ہوتا ہے تو جو جنتیوں کا سردار ہوگا اس کا مقام کیا ہوگا؟ لہٰذا وہ افراد جو حضرت امام حسین کی شان میں بے ادبیاں کرتے ہیں پیارے اسلامی بھائیو! انہیں اپنی زبانوں کو لگام دینی چاہیے جو معاذ اللہ یہ کہتے ہیں کہ حضرت امام حسین صرف اقتدار کی خاطر لڑنے گئے۔ کوئی یہ کہتا ہے کہ حاکم وقت کی انہوں بیعت نہیں کی وہ تو باغی کہلائے پیارے اسلامی بھائیو! باغی جو ہوتا ہے وہ تو اسلام میں فاسق کہلاتا ہے فاسق بغیر توبہ کئے مر جائے تو وہ جہنم کا ایندھن بنتا ہے مگر حضرت امام عالی مقام تو جنتی مردوں جنتی نوجوانوں کے سردار بنا دیئے گئے ہیں اس سے پتہ چلا کہ آپ باغی بھی نہ تھے فاسق بھی نہ تھے بلکہ وہ تو متقیوں کے سردار بنا کر بھیجے گئے تھے۔ لیکن ایک بات یاد رکھو سرداری ایسے ہی نہیں مل جایا کرتی اس کے لئے امتحانات سے گزرنا پڑتا ہے۔ ایک میٹرک کا امتحان دینا ہو۔ اس امتحان کے لئے اتنی مشقت اٹھانی پڑتی ہے تو جنت کی سرداری حاصل کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے اس کے لئے بہت بڑا امتحان دینا پڑتا ہے اور قرآن مجید کا (دعا کرو اللہ ہم سب کو اس کا مطالعہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے اس کو سمجھنے کی بھی توفیق عطا فرمائے) جب پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیائے فانی سے پردہ فرمایا تو حضرت عمر فاروق تلوار کھینچ کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا کہ جو بندہ یہ کہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم انتقال کر گئے ہیں میں اس کی گردن اڑا

کر رکھ دوں گا۔ ایسے نازک وقت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے قرآن پاک کی آیات کی تلاوت شروع کر دی

وَمَا كَانَ مُحَمَّدٌ" اِلَّا رَسُوْلٌ" ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ اَفَائِنْ مَاتَ اَوْقُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰى اَعْقَابِكُمْ
(آلِ عمران ١٤٤)

اور محمد تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے اور رسول ہو چکے تو کیا اگر وہ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو تم اُلٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔
(ترجمہ کنز الایمان)

یہ قرآن کی آیات آپ نے پڑھیں تو صحابہ کرام نے فرمایا کہ ہم قرآن تو پڑھا کرتے تھے لیکن ہمیں یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ قرآن اسی وقت اتر رہا ہے یہ آیتیں اسی وقت اتر رہی ہیں۔ ہم نے کبھی غور ہی نہیں کیا تھا کہ یہ کس مقام کے لئے کس مقصد کے لئے اتاری گئی ہیں قرآن تو پہلے سے اتر چکا ہے لیکن موقعہ کی مناسبت سے جب یہ آیت پڑھی تو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ آیت ابھی نازل ہو رہی ہے اس طریقے سے پیارے اسلامی بھائیو! قرآن پاک تو کب کا اتر چکا لیکن جب قرآن کا مطالعہ کیا اور دوسری طرف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کا تذکرہ آیا تو یقین جانو جب قرآن پاک کے دوسرے پارے کے تیسرے رکوع کی آیہ مبارکہ پڑھی تو ایسا لگا کہ یہ آیات اتری ہی امام حسین کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ یعنی اے ایمان والو! "صبر اور نماز سے مدد چاہو" (کنز الایمان)

اس سے پتہ چلا کہ صبر پہلے ہے اور نماز بعد میں۔ اس لئے کہ بغیر صبر کے نماز بھی قبول نہیں، بغیر صبر کے روزہ بھی قبول نہیں ہے۔ بے صبرے کے حج بھی قبول نہیں ہیں۔ لہٰذا صبر سب کی شان ہے اگر انسان بے صبرا ہو گیا تو نماز بھی قبول نہیں ہے۔ اگر روزہ رکھ لیا ہے بے صبرا ہو گیا ہے کہ ہائے آج بڑی گرمی ہے مارے گئے آج تو حلق خشک ہو گیا ہے گرمی سے برا حال ہو گیا ہے پسینے سے برا حال ہو گیا ہے اب تو میری جان ہی

نکل رہی ہے روزہ تو رکھ لیا ہے چلا رہا ہے بے صبری کا مظاہرہ کر رہا ہے روزہ بھی قبول نہیں ہو رہا' نماز پڑھ رہا ہے جلدی جلدی بے صبری سے سجدے مار کے بھاگنے کی کر رہا ہے۔ حج کرنے چلا گیا وہاں بھی بے صبری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ صبر سے کام نہیں لے رہا اس لئے قرآن مجید میں شہادت کا ذکر کرنے سے پہلے پابندی لگا دی کہ اے ایمان والو! تم نے مدد کس کس سے لینی ہے صبر سے اور نماز سے یعنی اس کا مطلب ہے کہ شہادت کا ذکر سننے سے پہلے یہ سوچ لو ایک تو صبر کا دامن بھی نہیں چھوڑنا اور دوسرا نماز کا دامن بھی نہیں چھوڑنا نماز کی بھی پابندی کرنی ہے اور صبر کو بھی اپنے ہاتھ سے نہیں جانے دینا۔ لہٰذا جو بندہ صبر نہیں کرتا اور نماز کی پابندی نہیں کرتا وہ شہادت کا ذکر صحیح معنوں میں نہیں کر سکتا۔ صبر کس کو کہتے ہیں یہ آپ سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی میت ہو جائے تو عورتیں واویلا کرتی ہیں' روتی ہیں' چلاتی ہیں تو پھر لوگ اس کو کیا کہتے ہیں صبر کر بہن صبر کر اگر بھائی مر گیا ہے تو ہائے مارا گیا لوٹا گیا تباہ و برباد ہو گیا اب اس کو کیا کہتے ہیں بے صبری جو یوں کلمات استعمال کرلے وہ صبر نہیں ہے صبر کے منافی ہے۔

میرے محترم اسلامی بھائیو! آیئے امام عالی مقام کی بے مثال شہادت کا تذکرہ سنتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آپ نے کس شان سے حفاظت دین فرمائی اور سارا کنبہ راہِ خدا میں قربان کردینے کے باوجود صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑا۔ تمام واقعات چھوڑتے ہوئے میں صرف امام عالی مقام کی شہادت کی روایات عرض کرتا ہوں۔ چنانچہ

حضرت امام عالی مقام کی شہادت

جانثار ایک ایک کرکے رخصت ہو چکے اور حضرت امام پر جانیں قربان کر گئے۔ اب تنہا حضرت امام ہیں اور ایک فرزند حضرت امام زین العابدین وہ بھی بیمار و ضعیف۔ باوجود اس ضعف و ناطاقتی کے خیمہ سے باہر آئے اور حضرت امام کو تنہا دیکھ کر مصاف کار زار جانے اور اپنی جان نثار کرنے کے لئے نیزہ دست مبارک میں لیا لیکن بیماری' سفر کی کوفت' بھوک پیاس متواتر فاقوں اور پانی کی تکلیفوں سے ضعف اس درجہ ترقی کر گیا

تھا کہ کھڑے ہونے سے بدن مبارک لرزتا تھا۔ باوجود اس کے ہمت مردانہ کا یہ حال تھا کہ میدان کا عزم کر دیا۔

حضرت امام نے فرمایا:

'' جان پدر لوٹ آؤ' میدان جانے کا قصد نہ کرو۔ کنبہ قبیلہ عزیز و اقارب' خدام' موالی جو ہمراہ تھے راہ حق میں نثار کر چکا اور الحمد للہ کہ ان مصائب کو اپنے جد کریم کے صدقہ میں صبر و تحمل کے ساتھ برداشت کیا اب اپنا ناچیز ہدیہ سر راہ خدا میں نذر کرنے کے لئے حاضر ہے۔ تمہاری ذات کے ساتھ بہت امیدیں وابستہ ہیں بیکسانِ اہل بیت کو وطن تک کون پہنچائے گا؟ بیبیوں کی نگہداشت کون کرے گا۔ جد و پدر کی جو امانتیں میرے پاس ہیں کس کو سپرد کی جائیں گی۔ قرآن کریم کی محافظت اور حقائق عرفانیہ کی تبلیغ کا فرض کس کے سر پر رکھا جائے گا۔ میری نسل کس سے چلے گی۔ حسینی سیدوں کا سلسلہ کس سے جاری ہو گا۔ یہ سب توقعات تمہاری ذات سے وابستہ ہیں دودمان رسالت و نبوت کے آخری چراغ تم ہی ہو۔ تمہاری ہی طلعت سے دنیا مستفید ہو گی۔ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دلدادگان حسن تمہارے ہی روئے تاباں سے حبیب حق کے انوار و تجلیات کی زیارت کریں گے۔ اے نور نظر لخت جگر یہ تمام کام تمہارے ذمہ کئے جاتے ہیں میرے بعد تم ہی میرے جانشین ہو گے تمہیں میدان جانے کی اجازت نہیں ہے''

حضرت زین العابدین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ:

'' میرے بھائی تو جان نثاری کی سعادت پا چکے۔ اور حضور کے سامنے ہی ساقی کوثر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آغوش رحم و کرم میں پہنچے۔ میں تڑپ رہا ہوں۔

مگر حضرت امام نے کچھ پذیرانہ فرمایا اور امام زین العابدین کو ان تمام ذمہ داریوں کا حامل کیا۔ اور خود جنگ کے لئے تیار ہوئے قبائے مصری پہنی اور عمامہ رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سر پر باندھا۔ سید الشہداء امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سپر پشت پر رکھی۔ حضرت حیدر کرار کی ذوالفقارِ آبدار حمائل کی۔ اہل خیمہ نے اس منظر کو کن آنکھوں سے دیکھا؟ امام میدان جانے کے لئے گھوڑے پر سوار ہوئے۔ اس وقت اہل بیت کی بے کسی انتہا کو پہنچتی ہے اوران کا سرداران سے طویل عرصہ کے لئے جدا ہوتا ہے ناز پروردوں کے سروں سے شفقت پدری کا سایہ اٹھنے والا ہے۔ نونہالان اہل بیت کے گرد یتیمی منڈلا رہی ہے۔ ازواج سے سہاگ رخصت ہو رہا ہے۔ دکھے ہوئے اور مجروح دل امام کی جدائی سے کٹ رہے ہیں۔ بیکس قافلہ حسرت کی نگاہوں سے امام کے چہرۂ دل افروز پر نظر کر رہا ہے۔ سکینہ کی ترسی ہوئی آنکھیں پدر بزرگوار کا آخری دیدار کر رہی ہیں۔ آن دو آن میں یہ جلوے ہمیشہ کے لئے رخصت ہونے والے ہیں۔ اہل خیمہ کے چہروں سے رنگ اڑ گئے ہیں۔ حسرت ویاس کی تصویریں کھڑی ہوئی ہیں نہ کسی کے بدن میں جنبش ہے، نہ کسی کی زبان میں تاب حرکت۔ نورانی آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے ہیں۔ خاندان مصطفیٰ بے وطنی اور بے کسی میں اپنے سروں سے رحمت وکرم کے سایہ گستر کو رخصت کر رہا ہے۔ حضرت امام نے اپنے اہل بیت کو تلقین صبر فرمائی۔ رضائے الٰہی پر صابر و شاکر رہنے کی ہدایت کی اور سب کو سپرد خدا کر کے میدان کی طرف رخ کیا۔

اب نہ قاسم ہیں نہ ابوبکر و عمر و عثمان وعون وجعفر وعباس جو حضرت امام کو میدان جانے سے روکیں اور اپنی جانوں کو امام پر فدا کریں۔ علی اکبر بھی آرام کی نیند سو گئے جو حصول شہادت کی تمنا میں بے چین تھے، تنہا امام ہیں اور آپ ہی کو اعداء کے مقابل جانا ہے۔

خیمہ سے چلے اور میدان میں پہنچے حق وصداقت کا روشن آفتاب سرزمین شام میں طالع ہوا۔ امید زندگانی وتمنائے زیست کا گرد وغبار اس کے جلوے کو چھپا نہ سکا۔ حب دنیا وآسائش حیات کی رات کے سیاہ پردے آفتاب حق کی تجلیوں سے چاک چاک ہو

گئے۔ باطل کی تاریکی اس کی نورانی شعاعوں سے کافور ہوگئی۔ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرزند راہ حق میں گھر لٹا کر کنبہ کٹا کر سر بکف موجود ہے۔ ہزار ہا سپہ گراں، نبرد آزما لشکر گراں سامنے موجود ہے۔ اور اس کی پیشانی مصفا پر شکن بھی نہیں۔ دشمن کی فوجیں پہاڑوں کی طرح گھیرے ہوئے ہیں اور امام کی نظر میں پرکاہ کے برابر بھی ان کا وزن نہیں۔ آپ نے ایک رجز پڑھی جو آپ کے ذاتی ونسبی فضائل پر مشتمل تھی۔ اور اس میں شامیوں کو رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناخوشی و ناراضگی اور ظلم کے انجام سے ڈرایا گیا تھا اس کے بعد آپ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اور اس میں حمد وصلوٰۃ کے بعد فرمایا:

"اے قوم خدا سے ڈرو جو سب کا مالک ہے جان دینا، جان لینا سب اس کے قدرت واختیار میں ہے اگر تم خداوند عالم جل جلالہٗ پر یقین رکھتے اور میرے جد حضرت سید الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہو تو ڈرو کہ قیامت کے دن میزان عدل قائم ہوگی۔ اعمال کا حساب کیا جائے گا میرے والدین محشر میں اپنی آل کے بے گناہ خونوں کا مطالبہ کریں گے۔ حضور سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جن کی شفاعت گنہگاروں کی مغفرت کا ذریعہ ہے۔ اور تمام مسلمان جن کی شفاعت کے امیدوار ہیں، وہ تم سے میرے اور میرے جاں نثاروں کے خونِ ناحق کا بدلہ چاہیں گے۔ تم میرے اہل وعیال اعزہ واطفال اصحاب وموالی میں سے ستر سے زیادہ کو شہید کر چکے اور اب میرے قتل کا ارادہ رکھتے ہو۔ خبردار ہو جاؤ کہ عیش دنیا میں پائیداری و قیام نہیں۔ اگر سلطنت کی طمع میں میرے در پئے آزار ہو تو مجھے موقعہ دو کہ میں عرب چھوڑ کر دنیا کے کسی اور حصہ میں چلا جاؤں۔ اگر یہ کچھ منظور نہ ہو اور اپنی حرکات سے باز نہ آؤ تو ہم اللہ تعالیٰ کے حکم اور اس کی مرضی پر صابر و شاکر ہیں۔ الاحکم اللہ و رضینا بقضاء اللہ"

آپ کے خطبہ کا اثر کوفیوں پر

حضرت امام کی زبان گوہر فشاں سے یہ کلمات سن کر کوفیوں میں سے بہت لوگ رو پڑے۔ دل سب کے جانتے تھے کہ وہ بر سرِ ظلم و جفا ہیں اور حمایت باطل کے لئے انہوں نے دارین کی روسیاہی لی ہے۔ اور یہ بھی سب کو یقین تھا کہ امام مظلوم حق پر ہیں۔ امام کے خلاف ایک ایک جنبشِ دشمنانِ حق کے لئے آخرت کی رسوائی و خواری کا موجب ہے۔ اس لئے بہت سے لوگوں پر اثر ہوا۔ اور ظالمان بد باطن نے بھی ایک لمحے کے لئے اس سے اثر لیا۔ ان کے بدنوں پر ایک پھریری سی آ گئی اور ان کے دلوں میں ایک بجلی سی چمک گئی۔ لیکن شمر وغیرہ بدسیرت و پلید طبیعت رذیل کچھ متاثر نہ ہوئے بلکہ یہ دیکھ کر کہ لشکریوں پر حضرت امام کی تقریر کا کچھ اثر معلوم ہوتا ہے کہنے لگے کہ آپ قصہ کوتاہ کیجئے اور ابن زیاد کے پاس چل کر یزید کی بیعت کر لیجئے تو کوئی آپ سے تعارض نہ کرے گا ورنہ بجز جنگ کے کوئی چارہ نہیں ہے۔ حضرت امام کو انجام معلوم تھا۔ لیکن یہ تقریر اقامت حجت کے لئے فرمائی تھی کہ انہیں کوئی عذر باقی نہ رہے۔

امامِ عالی مقام لشکر یزید کے سامنے

سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور نظر، خاتون جنت فاطمہ زہرا کا لخت جگر بیکسی، بھوک پیاس کی حالت میں آل و اصحاب کی مفارقت کا زخم دل پر لئے ہوئے گرم ریگستان میں بیس ہزار لشکر کے سامنے تشریف فرما ہے۔ تمام حجتیں قطع کر دی گئیں۔ اپنے فضائل اور اپنی بے گناہی سے اعداء کو اچھی طرح آگاہ کر دیا اور بار بار بتا دیا کہ میں بقصد جنگ نہیں آیا اور اس وقت تک ارادۂ جنگ نہیں ہے اب بھی موقعہ دو تو واپس چلا جاؤں مگر بیس ہزار کی تعداد امام کو بے کس و تنہا دیکھ کر جوش بہادری دکھانا چاہتی ہے۔

سیاہ دلان بد باطن

جب حضرت امام نے اطمینان فرمایا کہ سیاہ دلان بد باطن کے لئے کوئی عذر باقی نہ

رہا اور وہ کسی طرح خون ناحق وظلم بے نہایت سے باز آنے والے نہیں تو امام نے فرمایا کہ تم جو ارادہ رکھتے ہو پورا کرو۔ اور جس کو میرے مقابلہ کے لئے بھیجنا چاہتے ہو۔ بھیجو، مشہور بہادر اور یگانہ نبرد آزما جن کو سخت وقت کے لئے محفوظ رکھا گیا تھا میدان میں بھیجے گئے۔ ایک بے حیا ابن زہرا آپ کے مقابل تلوار چمکاتا آتا ہے۔ امام تشنہ کام کو آب تیغ دکھاتا ہے پیشوائے دین کے سامنے اپنی بہادری کی ڈینگیں مارتا ہے۔ غرور و قوت میں سرشار ہے۔ کثرت لشکر اور تنہائی امام پر نازاں ہے۔ آتے ہی حضرت امام کی طرف تلوار کھینچتا ہے۔ ابھی ہاتھ اٹھا ہی تھا کہ امام نے ضرب فرمائی سرکٹ کر دور جا پڑا۔ اور غرور و شجاعت خاک میں مل گیا۔ دوسرا بڑھا اور چاہا کہ امام کے مقابلے میں ہنرمندی کا اظہار کر کے سیاہ دلوں کی جماعت میں سرخروئی حاصل کرے ایک نعرہ مارا اور پکار کر کہنے لگا کہ بہادران کوہ شکن شام وعراق میں میری بہادری کا غلغلہ ہے۔ اور مصر و روم میں، میں شہرہ آفاق ہوں دنیا بھر کے بہادر میرا لوہا مانتے ہیں۔ آج تم میرے زور وقوت کو اور داؤ پیچ کو دیکھو۔

ابن سعد کے لشکری اس متکبر سرکش کی تعلیوں سے بہت خوش ہوئے اور سب دیکھنے لگے کہ کس طرح امام سے مقابلہ کرے گا۔ لشکریوں کو یقین تھا کہ حضرت امام پر بھوک پیاس کی تکلیف حد سے گزر چکی ہے۔ صدموں نے ضعیف کر دیا ہے۔ ایسے وقت امام پر غالب آ جانا کچھ مشکل نہیں ہے۔ جب سپاہ شام کا گستاخ جفا جو سرکشانہ گھوڑا کودتا سامنے آیا۔

حضرت امام نے فرمایا:

''تو مجھے جانتا نہیں جو میرے مقابل اس دلیری سے آتا ہے ہوش میں ہو۔ اس طرح ایک ایک مقابل آیا تو تیغ خون آشام سے سب کا کام تمام کر دیا جائے گا۔ حسین کو کمزور و بیکس دیکھ کر حوصلہ بندیوں کا اظہار کر رہے ہو۔ نامردو میری نظر میں تمہاری کوئی حقیقت نہیں''

شامی جوان یہ سن کر اور طیش میں آیا اور بجائے جواب کے حضرت امام پر تلوار کا وار کیا۔ حضرت امام نے اسکا وار بچا کر کمر پر تلوار ماری۔ معلوم ہوتا تھا کھیرا تھا کاٹ ڈالا۔ اہل شام کو اب یہ اطمینان تھا کہ حضرت کے سوا اب اور تو کوئی باقی ہی نہ رہا۔ کہاں تک نہ تھکیں گے۔ پیاس کی حالت، دھوپ کی تپش مضمحل کر چکی تھی، بہادری کے جوہر دکھانے کا وقت ہے۔ جہاں تک ہو ایک ایک مقابل کیا جائے کوئی تو کامیاب ہو گا اس طرح نئے نئے ومبدم شیر صولت، پیل پیکر، تیغ زن حضرت امام کے مقابل آتے رہے مگر جو سامنے آیا ایک ہی ہاتھ میں اس کا قصہ تمام فرمایا۔ کسی کے سر پر تلوار ماری تو زین تک کاٹ ڈالی کسی کے حمائلی ہاتھ مارا تو قلم تراش دیا۔ خود و مغفر کاٹ ڈالے جوشن و آئینے قطع کر دیئے۔ کسی کو نیزہ پر اٹھایا اور زمین پر ٹپک دیا کسی کے سینے میں نیزہ مارا اور پار نکال دیا۔

لشکر اعدا میں شور برپا ہو گیا

زمین کربلا میں بہادران کوفہ کا کھیت بو دیا۔ نامو ران صف شکن کے خونوں سے کربلا کے تشنہ ریگستان کو سیراب فرما دیا۔ نعشوں کے انبار لگ گئے بڑے بڑے فخر روزگار بہادر کام آ گئے۔ لشکر اعداء میں شور برپا ہو گیا کہ جنگ کا یہ انداز رہا تو حیدر کا شیر کوفہ کے زن و اطفال کو بیوہ و یتیم بنا کر چھوڑے گا۔ اور اس کی تیغ بے پناہ سے کوئی بہادر جان بچا کر نہ لے جا سکے گا۔ موقع مت دو اور چاروں طرف سے گھیر کر یکبارگی حملہ کرو۔ فرومایگان روباہ سیرت حضرت امام کے مقابلہ میں عاجز آئے اور یہی صورت اختیار کی اور ماہ چرخ حقانیت پر جور و جفا کی تاریک گھٹا چھا گئی اور ہزاروں نوجوان دوڑ پڑے اور حضرت امام کو گھیر لیا۔ اور تلوار برسانی شروع کی اور حضرت امام کی بہادری کی ستائش ہو رہی تھی اور آپ خونخواروں کے انبوہ میں اپنی تیغ آبدار کے جوہر دکھا رہے تھے جس طرف گھوڑا بڑھا دیا پرے کے پرے کاٹ ڈالے دشمن ہیبت زدہ ہو گئے اور حیرت میں آ گئے کہ امام کے حملہ جانستان سے رہائی کی کوئی صورت نہیں ہزاروں آدمیوں میں گھرے

ہوئے اور دشمنوں کا سر اس طرح اڑا رہے ہیں جس طرح بادخزاں کے جھونکے درختوں سے پتے گراتے ہیں۔

ابن سعد اور ان کے مشیروں کو بہت تشویش ہوئی کہ اکیلے امام کے مقابل ہزاروں کی جماعتیں ہیچ ہیں، کوفیوں کی عزت خاک میں مل گئی۔ تمام نامو ران کوفہ کی جماعتیں ایک حجازی جوانکے ہاتھ سے جان نہ بچا سکیں۔ تاریخ عالم میں ہماری نامردی کا یہ واقعہ اہل کوفہ کو ہمیشہ رسوائے عالم کرتا رہے گا۔ کوئی تدبیر کرنا چاہیے۔ تجویز یہ ہوئی کہ دست بدست جنگ میں ہماری ساری فوج بھی اس شیر حق سے مقابلہ نہیں کر سکتی بجز اس کے کوئی صورت نہیں ہے کہ ہر چہار طرف سے امام پر تیروں کا مینہ برسایا جائے۔ اور جب خوب زخمی ہو چکیں تو نیزوں کے حملوں سے تن نازنین کو مجروح کیا جائے۔

تیراندازوں کی جماعتیں ہر طرف سے گھر آئیں اور امام تشنہ کام کو گرداب بلا میں گھیر کر تیر برسانے شروع کر دیئے۔ گھوڑا اس قدر زخمی ہو گیا کہ اس میں کام کرنے کی قوت نہ رہی۔ ناچار حضرت امام کو ایک جگہ ٹھہرنا پڑا۔ ہر طرف سے تیر آ رہے ہیں اور امام مظلوم کا تن ناز پرور نشانہ بنا ہوا ہے۔ نورانی جسم زخموں سے چکنا چور اور لہولہان ہو رہا ہے۔ بے شرم کوفیوں نے سنگ دلی سے محترم مہمان کے ساتھ یہ سلوک کیا ایک تیر پیشانی اقدس پر لگا، یہ پیشانی مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بوسہ گاہ تھی۔ یہ سیمائے نور، حبیب خدا کے آرزومندان جمال کا قرار دل ہے بے ادبان کوفہ نے اس پیشانی مصفا اور اس جبین پر ضیا کو تیر سے گھائل کیا حضرت کو چکر آیا اور گھوڑے سے نیچے آئے۔ اب مردان سیاہ باطن نے نیزوں پر رکھ لیا، نورانی پیکر خون میں نہا گیا اور آپ شہید ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

سر مبارک کو تن سے جدا کر دیا

ظالمانِ بدکیش نے اسی پر اکتفا نہیں کیا۔ اور حضرت امام کی مصیبتوں کا اسی پر خاتمہ نہیں کیا دشمنان ایمان نے سر مبارک کو تن اقدس سے جدا کرنا چاہا اور نصر ابن خرشہ

اس ناپاک ارادہ سے آگے بڑھا مگر امام کی ہیبت سے اس کے ہاتھ کانپ گئے اور تلوار چھوٹ پڑی۔ خولی ابن یزید پلید نے یا شبل یا ابن یزید نے بڑھ کر سر اقدس کو تن مبارک سے جدا کیا۔

صادق جانباز نے عہد وفا پورا کیا

اور دین حق پر قائم رہ کر اپنا کنبہ، اپنی جان راہ خدا میں اس اولو العزمی سے نذر کی کہ سوکھا گلا کاٹا گیا، اور کربلا کی زمین سید الشہداء کے خون سے گلزار بنی۔ سروتن کو خاک میں ملا کر اپنے جد کریم کے دین کی حقانیت کی عملی شہادت دی۔ اور ریگستان کوفہ کے ورق پر صدق و امانت پر جان قربان کرنے کے لئے نقوش ثبت فرمائے۔ اعلی اللہ تعالیٰ مکانہ و اسکنہ بحبوحۃ وامطرعلیہ شابیب رحمۃ ورضوانہ کربلا کے بیابان میں ظلم و جفا کی آندھی چلی مصطفائی چمن کے غنچہ وگل بادسوم کی نذر ہو گئے۔ خاتون جنت کا لہلہاتا باغ دوپہر میں کاٹ ڈالا گیا۔ کونین کے متاع بے دینی و بے حمیتی کے سیلاب سے غارت ہو گئے۔ فرزندان آل رسول کے سر سے سردار کا سایہ اٹھا۔ بچے اس غریب الوطنی میں یتیم ہوئے۔ بیبیاں بیوہ ہوئیں۔ مظلوم بچے اور بیکس بیبیاں گرفتار کئے گئے۔

محرم ۶۱ھ کی دسویں تاریخ جمعہ کے روز چھپن سال پانچ ماہ پانچ دن کی عمر میں حضرت امام نے اس دار ناپائدار سے رحلت فرمائی۔ اور داعی اجل کو لبیک کہی۔ ابن زیاد بدنہاد نے سر مبارک کو کوفہ کے کوچہ و بازار میں پھرادیا۔ اور اس طرح اپنی بے حمیتی و بے حیائی کا اظہار کیا۔ پھر حضرت سید الشہداء اور ان کے تمام جانباز شہداء کے سروں کو اسیران اہل بیت کے ساتھ شمر ناپاک کی ہمراہی یزید کے پاس دمشق بھیجا۔ یزید نے سر مبارک اور اہل بیت کو حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مدینہ طیبہ بھیجا۔ اور وہاں حضرت امام حسن کے پہلو میں مدفون ہوا۔

سید عالم رنجیدہ ہو گئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس واقعہ ہائلہ سے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جو رنج پہنچا اور قلب مبارک کو جو صدمہ پہنچا، اندازہ اور قیاس سے باہر ہے۔ امام بیہقی اور امام احمد نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ ایک روز میں دوپہر کے وقت حضور اقدس علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوا۔ میں نے دیکھا کہ سنبل معنبر وگیسوئے معطر بکھرے ہوئے اور غبار آلود ہیں۔ دست مبارک میں ایک خون بھرا شیشہ ہے۔ یہ حال دیکھ کر دل بے چین ہو گیا۔ میں نے عرض کیا اے آقا! قربانت شوم یہ کیا حال ہے۔ فرمایا حسین اور ان کے رفیقوں کا خون ہے میں اسے آج صبح سے اٹھا رہا ہوں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں میں نے اس تاریخ و وقت کو یاد رکھا۔ جب خبر آئی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام اسی وقت شہید کئے گئے۔

حاکم نے بیہقی میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ایک حدیث روایت کی انہوں نے بھی اسی طرح حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کو خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر مبارک و ریش اقدس پر گرد وغبار ہے عرض کیا، جان ما کنیزان نثار تو باد یا رسول اللہ! یہ کیا حال ہے۔ فرمایا ابھی امام حسین کے مقتل میں گیا تھا۔

آسمان سے خون برسا

بیہقی ابونعیم نے بصرہ ازدیہ سے روایت کی کہ جب حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کئے گئے تو آسمان سے خون برسا صبح کو ہمارے مٹکے، گھڑے اور تمام برتن خون سے بھرے ہوئے تھے۔

ہر پتھر کے نیچے خون

بیہقی ابونعیم نے زہری سے روایت کی کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس

روز شہید کئے گئے اس روز بیت المقدس میں جو پتھر اٹھایا جاتا تھا اس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا تھا۔

شہادت کے روز اندھیرا چھا گیا

بیہقی نے اُمِ حبان سے روایت کی ہے کہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے دن اندھیرا ہو گیا اور تین روز کامل اندھیرا رہا۔ اور جس شخص نے منہ پر زعفران (غازہ) ملا اس کا منہ جل گیا اور بیت المقدس کے پتھروں کے نیچے تازہ خون پایا گیا۔

اونٹ کا گوشت کڑوا ہو گیا

بیہقی نے جمیل بن مرہ سے روایت کیا کہ یزید کے لشکریوں نے لشکر امام میں ایک اونٹ پایا اور امام کی شہادت کے روز اس کو ذبح کیا۔ اور پکایا تو اندرایں کی طرح کڑوا ہو گیا اور اس کو کوئی نہ کھا سکا۔

ابونعیم نے سفیان سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو میری دادی نے خبر دی کہ حضرت امام کی شہادت کے دن میں نے دیکھا رس (کسم) راکھ ہو گیا اور گوشت آگ ہو گیا۔

آسمان سے خون برسا

بیہقی نے علی بن شیر سے روایت کی کہ میں نے اپنی دادی سے سنا وہ کہتی تھیں کہ میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے زمانے میں جوان لڑکی تھی، کئی روز آسمان رویا، یعنی آسمان سے خون برسا بعض مورخین نے کہا کہ سات روز تک آسمان خون رویا۔ اس کے اثر سے دیواریں اور عمارتیں رنگین ہو گئیں اور جو کپڑا اس سے رنگین ہوا اس کی سرخی پرزے پرزے ہونے تک نہ گئی۔

جنات کا نوحہ کرنا

ابونعیم نے حبیب بن ثابت سے روایت کی کہ میں نے جنوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر اس طرح نوحہ خوانی کرتے سنا:

مسح النبی جبینہ   فلہ بریق فی الخدود

اس جبین کو نبی نے چوما تھا   ہے وہی نور اس کے چہرے پر

ابواہ من علیا قریش   جدہ خیر الجدود

اس کے ماں باپ برترین قریش   اس کے نانا جہاں سے بہتر

ابونعیم نے حبیب بن ثابت سے روایت کی کہ اُمُ المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا میں نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد سے سوائے آج کے کبھی جنوں کو نوحہ کرتے اور روتے نہ سنا تھا۔ مگر آج سنا تو میں نے جانا کہ میرا فرزند حسین رضی اللہ عنہ شہید ہو گیا۔ میں نے اپنی لونڈی کو بھیج کر خبر منگائی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام شہید ہو گئے جن اس نوحہ کے ساتھ زاری کرتے تھے۔

الایاعین فابتھلی بجھد   ومن یبکی علی الشھداء بعدی

ہو سکے جتنا رولے تو اے چشم   کون روئے گا پھر شہیدوں کو

علی رھط تقودھم المنایا   الی متجبر فی ملک عھدی

پاس ظالم کے کھینچ کر لائی   موت ان بیکسوں غریبوں کو

ابن عساکر نے منہال بن عمرو سے روایت کی وہ کہتے ہیں۔ واللہ میں نے بچشم خود دیکھا کہ جب سر مبارک امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لوگ نیزے پر لے جاتے تھے اس وقت میں دمشق میں تھا۔ سر مبارک کے سامنے ایک شخص سورہ کہف پڑھ رہا تھا۔ جب وہ اس آیت پر پہنچا:

أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا

اصحاب کہف و رقیم ہماری نشانیوں میں سے تھے۔

اس وقت اللہ تعالیٰ نے سر مبارک کو گویائی دی۔ بزبان فصیح فرمایا:

اعجب من اصحاب الکھف قتلی و حملی

''اصحاب کہف کے قتل کے واقعہ سے میرا قتل اور میرے سر کو لئے پھرنا عجیب تر ہے''

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درحقیقت بات یہی ہے کیونکہ اصحاب کہف پر کافروں نے ظلم کیا تھا اور حضرت امام کو ان کی جد کی امت نے مہمان بنا کر بلایا۔ پھر بے وفائی سے پانی تک بند کر دیا آل و اصحاب کو حضرت امام کے سامنے شہید کیا۔ پھر خود حضرت امام کو شہید کیا' اہل بیت کو اسیر کیا۔ سر مبارک شہر شہر پھرایا' اصحاب کہف سالہا سال کی طویل خواب کے بعد بولے۔ یہ ضرور عجیب ہے مگر سر مبارک کا تن سے جدا ہونے کے بعد کلام فرمانا اس سے عجیب تر ہے۔

لوہے کا قلم نمودار ہوا

ابو نعیم نے بطریق ابن الہیعہ ابی حنبل سے روایت کی کہ حضرت امام کی شہادت کے بعد جب بدنصیب کوفی سر مبارک کو لے کر چلے اور پہلی منزل میں ایک پڑاؤ پر بیٹھ کر شربت خرمہ پینے لگے اس وقت ایک لوہے کا قلم نمودار ہوا اس نے خون سے یہ شعر لکھا

اترجوا امة قتلت حسیناً — شفاعة جده یوم الحساب

راہب اسلام لے آیا

یہ بھی منقول ہے کہ ایک منزل میں جب اس قافلہ نے قیام کیا وہاں ایک دیر تھا۔ دیر کے راہب نے ان لوگوں کو اسی ہزار درہم دے کر سر مبارک کو ایک شب اپنے پاس رکھا۔ غسل دیا عطر لگایا' ادب و تعظیم کے ساتھ تمام شب زیارت کرتا اور روتا رہا۔ اور رحمت الٰہی کے جو انوار سر مبارک پر نازل ہو رہے تھے ان کا مشاہدہ کرتا حتیٰ کہ یہی اس کے اسلام کا باعث ہوا۔ اشقیاء نے جب دراہم تقسیم کرنے کے لئے تھیلیوں کو کھولا تو

دیکھا سب میں ٹھیکریاں بھری ہوئی ہیں اور ان کے ایک طرف لکھا ہے ۔

ولا تحسبن الله غافلاً عما یعمل الظلمون

خدا کو ظالموں کے کردار سے غافل نہ جانو اور دوسری طرف یہ آیت مکتوب ہے۔

وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون

''اور ظلم کرنے والے عنقریب جان لیں گے کہ کس کروٹ بیٹھے ہیں''

دنیا رنج و غم میں گرفتار تھی

غرض زمین و آسمان میں ایک ماتم برپا تھا۔ تمام دنیا رنج و غم میں گرفتار تھی۔ شہادت امام کے دن آفتاب کو گرہن لگا۔ ایسی تاریکی ہوئی کہ دوپہر میں تارے نظر آنے لگے آسمان رویا' زمین روئی' ہوا میں جنات نے نوحہ خوانی کی۔ راہب تک اس حادثہ قیامت نما سے کانپ گئے اور رو پڑے۔

فرزند رسول جگر گوشہ بتول' سردار قریش امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سر مبارک ابن زیاد متکبر کے سامنے طشت میں رکھا جائے اور وہ فرعون کی طرح مسند تکبر پر بیٹھے۔ اہل بیت اپنی آنکھوں سے یہ منظر دیکھیں' ان کے دلوں کا کیا حال ہوگا۔ پھر سر مبارک اور تمام شہداء کے سروں کو شہر شہر نیزوں پر پھیرایا جائے۔ اور وہ یزید پلید کے سامنے لاکر اسی طرح رکھے جائیں اور وہ خوش ہو اس کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ یزید کی رعایا بھی بگڑ گئی اور ان سے یہ نہ دیکھا گیا۔ اس پر اس نابکار نے اظہار ندامت کیا مگر یہ ندامت اپنی جماعت کو قبضہ میں رکھنے کے لئے تھی دل تو اس ناپاک کا اہل بیت کرام کے عناد سے بھرا ہوا تھا حضرت امام پر ظلم و ستم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور آپ نے اور آپ کے اہل بیت نے صبر و رضا کا وہ امتحان دیا جو دنیا کو حیرت میں ڈال دیتا ہے۔ راہ حق میں وہ مصیبتیں اٹھائیں جن کے تصور سے دل کانپ جاتا ہے یہ کمال شہادت و جانبازی ہے اور اس میں امت مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے لئے حق و صداقت پر استقامت و استقلال کی بہترین تعلیم ہے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آؤ آج اس بات کا عہد کریں کہ حضرتِ امام عالی مقام جس مشن کو لے کر ظالم و جفاکار کے سامنے سر اُٹھا کر کھڑے ہو گئے اور دین کی سربلندی کے لئے اپنے پورے کنبے کی جانوں کا نذرانہ پیش کر دیا مگر اللہ اور اُس کے رسول اپنے نانا کے دین کی حفاظت فرمائی اور آنے والے قیامت تک کے انسانوں کو حق و صداقت کا پیغام دیا۔

اِن شآءَ اللہ ہم بھی اپنی یہ حقیر زندگی اپنے امام کے مشن پر قربان کر دیں گے۔ دین اسلام کو جس جس محاذ پر ہماری ضرورت پڑی ہم اِن شآءَ اللہ بسر و چشم حاضر رہیں گے۔ احکاماتِ الٰہیہ اور سنتِ مصطفیٰ پر کاربند رہتے ہوئے ساری دنیا میں دینِ مصطفیٰ کا پرچم بلند کر دیں گے۔ اِن شآءَ اللہ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ

شانِ حبیب الرحمٰن (ﷻ و ﷺ)

پیارے اسلامی بھائیو!

حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تین ایسی اشیاء بنائیں جن کو قوت سماعت بہت زیادہ عطا کی یعنی سننے کی طاقت کتنی عطا کی اور وہ کون کون سی اشیاء ہیں۔

۱- یہ کہ دنیا کے کسی بھی خطے پر فضاؤں میں ہو یا ہواؤں میں سمندر کی گہرائیوں میں ہو۔ جب بندہ یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ مجھے دوزخ سے بچانا تو دوزخ اس کی آواز سن لیتی ہے اور اس پر آمین کہتی ہے کہ یا اللہ اس بندے کو مجھ سے بچا کر رکھنا۔

۲- اللہ تعالیٰ نے جنت کو ایسی قوت سماعت عطا کی ہے کہ جب کوئی بندہ یہ دعا کرتا ہے کہ یا اللہ مجھے جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرنا تو جنت اس کی آواز کو سنتی ہے اور آمین کہہ دیتی ہے۔

۳- اللہ ﷻ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر انور پر ایک فرشتہ ایسا مقرر فرمایا کہ اس کو اتنی قوت عطا کر دی کہ کائنات میں کہیں سے بندہ درود پاک پڑھے وہ سنتا ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کر دیتا ہے۔ وہ فرشتہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی کا درود پاک سن کر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتا ہے اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ کا یہ امتی جس کا یہ نام ہے جس کے باپ

کا نام یہ ہے آپ کی بارگاہ میں درود پیش کر رہا ہے۔

سماعتِ مصطفی پر اعتراض

اب پیارے اسلامی بھائیو! اس حدیث پاک سے یاد رکھو قرآن بھی ایک ہے۔ اللہ بھی ایک ہے اور حدیث مبارکہ بھی وہی ہے فرق پتا کیا ہوتا ہے کہ جب ایک ہوا کسی گندی جگہ سے ہو کر آئے تو اپنے اندر بدبو لے کر آتی ہے اور اگر وہی ہوا کسی گلستان سے ہو کر آئے تو اپنے اندر خوشبو لے کر آتی ہے۔ بات وہی ہے وہی قرآن جب ایک ایسے بندے کے سینے سے نکلتا ہے جس کے اندر بغض ہوگا اس کے اندر سے بو آئے گی اور وہی قرآن جب کسی عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زبان سے نکلے گا۔ اس کے اندر عشق و محبت کی آمیزش ضرور ہوگی۔

اعتراض کا مدلل جواب

حدیث یہ ہی ہے اس سے کسی کو انکار نہیں۔ لیکن مطلب دو نکالے گئے ایک وہ بندہ کہ جس کے دل میں ادب مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) نہیں ہے وہ کیا کہتا ہے؟ وہ کہتا ہے کہ فرشتہ تو دور سے سنتا ہے' مگر معاذ اللہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نہیں سنتے۔ وہ کہتا ہے کہ حدیث سے ثابت ہے کہ فرشتہ دور سے سنتا ہے مگر معاذ اللہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دور سے نہیں سنتے' حالانکہ یہ ان کے عقیدے کے بھی خلاف بات ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ دور سے سننا صرف رب ﷻ کی صفت ہے اور کوئی نہیں سن سکتا۔ ان کے عقیدے کی تو یہاں نفی ہوگئی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے جنت بھی سن رہی ہے دوزخ بھی سن رہی ہے فرشتہ بھی سن رہا ہے ایک تو ان کا عقیدہ غلط ہے دوسرا یہ کہ جو بندہ یہ کہتا ہے کہ فرشتہ تو سنتا ہے مگر سرکار نہیں سنتے اس بے وقوف کو اتنا نہیں پتہ کہ جب کوئی بڑا افسر ہوتا ہے اس کے پاس جو چپڑاسی کھڑا ہوتا ہے اس کا لباس اس کی وضع قطع اس کی علمیت یہ سب کچھ بتا دیتا ہے کہ اندر والا کیسا ہے۔ ایک کونسلر کے دفتر کے باہر جو بندہ کھڑا ہوگا اس کی علمیت اس کا لباس اور ہوگا ایک منسٹر کے باہر جو کھڑا ہوگا اس کا علم اور لباس اور ہوگا

ایک پرائم منسٹر کے دفتر کے باہر جو بندہ کھڑا ہوگا اس کا علم اس کا لباس اور ہوگا۔ ایک حاکم وقت کے دفتر کے باہر جو بندہ کھڑا ہوگا اس کے لباس اور اس کے علم میں فرق ہوگا۔ حالانکہ سارے چپڑاسی ہی ہیں لیکن بتلایا یہ جا رہا ہے کہ باہر والے کو دیکھ کر اندر والے کے علم کا تمہیں خود ہی پتہ چل جائے۔ باہر والے کو دیکھو گے اس کے علم کو دیکھو گے۔ اس کے لباس کو دیکھو گے تو تمہیں اندر والے کی عظمت کا خود ہی پتہ چل جائے گا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو میرے محبوب کے دربار کے باہر جو دربان ہے اُس فرشتہ کا علم اتنا زیادہ ہے کہ کائنات میں جہاں سے جو کوئی بھی درود پڑھے سن رہا ہے تو۔

یہ شان ہے خدمتگاروں کی　　سردار کا عالم کیا ہوگا

لوگوں کی باتوں میں آنے کی وجہ

اصل میں بات یہ ہے کہ ہم دین کا علم حاصل نہیں کرتے ہمارے پاس دین کے بارے میں معلومات نہیں ہوتیں۔ لہٰذا جو بھی ہمیں کوئی بات کہتا ہے ہم کہتے ہیں کہ ہاں ہو سکتا ہے ایسا بھی ہو۔ میں ایک مثال عرض کرتا ہوں ایک بندہ کہتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ بھلا کتنا ہے۔ میرے بڑے بھائی جتنا ہے معاذ اللہ اگر پوچھا جائے کہ تمہارے پاس کیا دلیل ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قرآن پاک دلیل ہے اس کو پوچھا جائے قرآن کی کون سی آیت دلیل ہے وہ کہتا ہے کہ قرآن مجید یہ بتلا رہا ہے کہ

اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ" (الحجرات پ ۲۶ آیت ۱۰)

مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔ (کنز الایمان)

تو ہم بھی مومن ہیں سرکار بھی مومن ہیں تو اس طرح وہ بھی ہمارے بھائی ہوئے۔ تو جس بندے کو علم نہیں ہوگا وہ کہے گا کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو بھائی کے برابر کہا تو تب ایمان خطرے میں ہے۔ اگر قرآن کی آیت کا انکار کرے تو تب ایمان خطرے میں ہے۔ پریشان ہو گیا لیکن جس کے پاس علم ہوگا وہ کہے گا کہ بے وقوف اگر سارے مومن بھائی بھائی ہوتے تو رب تعالیٰ بھی تو مومن ہے۔ دلیل کیا ہے کہ سورۃ حشر کی آیات

نکال کر دیکھیں۔

هُوَاللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ۔ (پ۲۸ آیت۲۳)

ترجمہ کنزالایمان : وہی ہے اللہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں بادشاہ نہایت پاک سلامتی دینے والا ایمان بخشنے والا حفاظت فرمانے والا عزت والا عظمت والا تکبر والا۔

اللہ تعالیٰ بھی مومن ہے تو رب کو بھی اپنا بھائی کہو۔ نہیں نہیں حافظ صاحب! یہ تو نہیں ہو سکتا کہ رب کو بھائی کہیں۔ میں نے کہا کہ پھر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم جن کے صدقے قرآن، ایمان اور رحمٰن ملا ہے ان کو بھائی کہہ رہے ہو؟ یاد رکھو اللہ تعالیٰ ایمان دینے کے لحاظ سے مومن ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم رب سے لے کر بندوں میں تقسیم کرنے کے لحاظ سے مومن ہیں۔ اور امتی قبول کرنے کے لحاظ سے مومن ہے اور ہر ایک کا مقام علیحدہ درجہ کا ہے کوئی آپس میں برابر نہیں ہو سکتا۔

اگر کوئی یہ کہے کہ سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں تو پھر رب تعالیٰ کو بھی بھائی بنانا چاہیے معلومات نہیں ہوتیں اس لئے ذرا سی کوئی بات کرتا ہے تو ہم پزل ہو جاتے ہیں جیسے ایک دن ایسا ہوا کہ میں بنیادی طور پر ریلوے میں ملازم ہوں تو ورکشاپ کے اندر مختلف مقامات سے لوگ ملازمت کے لئے آتے ہیں آپ کو پتہ ہوگا کہ کیرج شاپ اور لوکو شاپ بڑی مشہور شاپس ہیں جو برصغیر کی بڑی شاپوں میں شمار ہوتی ہیں۔ ایک بندہ میرے پاس آیا مجھے کہنے لگا حافظ صاحب! میں بڑا پریشان ہوں، تجھے کیا پریشانی ہے؟ بولا جی مجھے تو ساری رات نیند نہیں آتی بھئی ہوا کیا ہے؟ کہنے لگا میں نے اذان سے پہلے درود پاک پڑھا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ تو مجھے ایک بندے نے یہ کہا کہ تم تو مشرک ہو گئے تمہارا ایمان ضائع ہو گیا ہے کیونکہ تم نے نبی کو یا کہہ دیا ہے حالانکہ یا تو صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

میں نے اس سے کہا کہ میری بات سنو اگر یا صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے مخلوق

میں کسی کو یا کہو گے یا جو فوت ہو گیا ہے اس کو یا کہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے تو میں نے کہا کہ مجھے بتاؤ کہ جب قبرستان میں جاتے ہو تو کونسی دعا پڑھتے ہو؟ کوئی ہے ایسا اسلامی بھائی جو دعا بتائے کہ قبرستان میں جا کر کیا پڑھتا ہے؟ (آواز آئی) اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ یہ دعا میں نے نہیں بلکہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے کہ جو قبروں میں دفن ہیں انہیں اس طرح سلام کرنا چاہئے کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ میں نے کہا اب لگاؤ فتویٰ جو انتقال کر گیا ان کو یا کہنا اگر شرک ہے تو بے وقوف یہ دیکھ کہ تمہارا یہ فتویٰ کہاں جا کر لگ رہا ہے۔ وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم جو شرک کو ختم کرنے آئے تو تم ان کو مشرک بنا رہے ہو (معاذ اللہ) اور سنو جی کہ جو کہتا ہے کہ سرکار معاذ اللہ ختم ہو گئے معاذ اللہ انتقال کر گئے مٹی میں مل گئے تو وہ ہماری کہاں سنتے ہیں مثال کیا دیتے ہیں۔ کہ اگر میں تمہیں پکڑ کر کسی کمرے میں بند کر دوں تو باہر کی بات سن سکتے ہو۔ اگر میں پکڑ کر تجھے صندوق میں بند کر دوں تو میری آواز سن سکتے ہو یا نہیں؟ کہا نہیں سن سکتا مزید کہا کہ اگر تجھے صندوق میں بند کر دوں تو کیا تو زندہ رہ سکتا ہے؟ کہا کہ نہیں جی تو پھر سرکار کیسے زندہ رہ گئے منوں مٹی کے نیچے آ گئے وہ کیسے زندہ ہیں؟ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ میں نے کہا یاد رکھو ایک زندہ بندے کو مٹی کے نیچے دفن کر دو۔ وہ زندہ نہیں رہ سکتا لیکن یاد رکھو جس کو رب زندہ رکھنا چاہے اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔ جس کو رب زندہ رکھنا چاہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت مار نہیں سکتی اب دلائل سنو ایک بندہ مچھلی کے پیٹ میں چلا جائے ختم ہو جائے گا، مر جائے گا، انتقال کر جائے گا۔ لیکن جس کو رب زندہ رکھنا چاہے جس طرح حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں ہیں کیا انتقال کر گئے نہ نہ قرآن یہ کہہ رہا ہے۔

مچھلی کے پیٹ میں زندگی

مچھلی کے پیٹ میں حضرت یونس علیہ السلام زندہ ہیں اور اللہ کو یاد کر رہے ہیں۔ اب سمندر کے اندر اور پھر مچھلی کا پیٹ وہاں ہوا کون پہنچا رہا ہے؟ اسی طرح ایک اور مثال سنو کہ

ماں کے پیٹ میں بچے کی زندگی

بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے کہاں سے ہوا پہنچتی ہے زندہ ہوتا ہے یا نہیں۔ حرکت بھی کر رہا ہے زندہ بھی ہے۔ اس کو کون زندہ رکھے ہوئے؟ بے شک رب تعالیٰ زندہ رکھے ہوئے ہے! ہوسکتا ہے کہ کسی کے ذہن میں یہ فتور آ جائے کہ نہ بھی نہ وہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے تو ایک ناڑو ہوتا ہے جس کے ذریعے اس کو خوراک پہنچائی جاتی ہے ہوا پہنچائی جاتی ہے اس لیے وہ زندہ ہوتا ہے۔ آؤ ایک اور مثال بتاؤں۔

انڈے میں چوزہ ہے کیسے زندہ

ایک مرغی کا انڈا اس کو مرغی کے نیچے رکھ دو۔ اکیس بائیس دن کے بعد اس انڈے کو کان کے ساتھ لگا کر سنو تو اس میں سے چوں چوں کی آواز آ رہی ہوتی ہے' میں غلط کہہ رہا ہوں کہ سچ؟ اب اس انڈے کو دیکھو اس میں کوئی سوراخ نظر آ رہا ہے؟ کوئی سوراخ نہیں ہوا کیسے جا رہی ہے؟ خوراک کیسے جا رہی ہے؟ فرمایا تم ہوا کی بات کر رہے ہو تم خوراک کی بات کر رہے ہو رب تعالیٰ جس کو زندہ رکھنا چاہے ان چیزوں کے بغیر بھی زندہ رکھ سکتا ہے۔ اسی طرح ایک اور مثال پیش خدمت ہے کہ جب

حضرت موسیٰ علیہ السلام بند صندوق میں

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت با سعادت ہوئی (میں صرف اشارہ کرتا جاؤں گا) تو فرعون بچوں کو قتل کر دیا کرتا تھا۔ اب قتل کی باری ہے اور اسی دن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش ہوئی۔ آپ کی والدہ ماجدہ پریشان ہوتی ہیں۔ اللہ تبارک تعالیٰ ان کے ذہن میں بات ڈالتا ہے کہ تم ایک لکڑی کا صندوق بناؤ اس میں بچے کو رکھو اور دریا میں ڈال دو۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ صندوق میں کبھی آپ سوراخ نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے کہ اگر سوراخ چھوڑا تو پانی اس میں داخل ہو جائے گا۔ اسی طرح آپ کی والدہ ماجدہ نے صندوق ایسا بنوایا جس میں سوراخ کوئی نہ چھوڑا بالکل بند کر دیا۔ اندر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لٹا دیا اور دریا کے حوالے کر دیا۔ وہ چلتا گیا چلتا گیا۔ کئی دنوں کے بعد

جب فرعون کے محل کے پاس سے گزرتا ہے۔ تو اس کے خادم پکڑ کر باہر نکالتے ہیں صندوق جب کھولتے ہیں تو بچہ زندہ ہے آپ کو ایک اور مثال دوں کہ قرآن مجید کا تیسرا پارہ ہے اور تیسرا ہی رکوع ہے۔ میں آپ سب اسلامی بھائیوں کی خدمت میں ادب سے عرض کروں گا خدارا کوشش کیا کرو کہ ہر ایک کے گھر میں کنز الایمان شریف کا نسخہ ضرور ہونا چاہیے۔ صبح اٹھو قرآن چاہے ایک رکوع پڑھو' پڑھو ضرور اس کے ساتھ اس کا ترجمہ اور تشریح بھی پڑھو تمہیں پتہ چلے کہ عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا مقام کیا ہوتا ہے قرآن پاک کا تیسرا پارہ اور تیسرا رکوع قرآن مجید میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا۔

اَوْ كَالَّذِيْ مَرَّ عَلٰى قَرْيَةٍ وَّهِيَ خَاوِيَةٌ" عَلٰى عُرُوْشِهَا قَالَ اَنّٰى يُحْيٖ هٰذِهِ اللّٰهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَاَمَاتَهُ اللّٰهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهٗ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَلْ لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانْظُرْ اِلٰى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ اِلٰى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَانْظُرْ اِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنْشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوْهَا لَحْمًا فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗ قَالَ اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ"

(البقرہ آیت ۲۵۹)

یا اس کی طرح جو گزرا ایک بستی پر اور وہ ڈھئی (مسمار ہوئی) پڑی تھی اپنی چھتوں پر بولا اسے کیونکر جلائے گا اللہ اس کی موت کے بعد تو اللہ نے اُسے مردہ رکھا سو برس پھر زندہ کر دیا۔ فرمایا تو یہاں کتنا ٹھہرا عرض کی دن بھر ٹھہرا ہوں گا یا کچھ کم' فرمایا: نہیں تجھے سو برس گزر گئے اور اپنے کھانے اور پانی کو دیکھ کہ اب تک بو نہ لایا اور اپنے گدھے کو دیکھ کہ جس کی ہڈیاں تک سلامت نہ رہیں اور یہ اس لئے کہ تجھے ہم لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور ان ہڈیوں کو دیکھ کیونکر ہم انہیں اُٹھان دیتے پھر انہیں گوشت پہناتے ہیں جب یہ معاملہ اس پر ظاہر ہو گیا بولا میں خوب جانتا ہوں کہ اللہ سب کچھ کرسکتا ہے۔ (کنزالایمان)

حضرت عزیر علیہ السلام کا قصہ

یہ قرآن مجید کی آیت مبارکہ ہے۔ حضرت عزیر علیہ السلام کا ذکر خیر ہو رہا ہے آپ ایک ایسی بستی کے قریب سے گزرے جو بالکل تباہ و برباد ہو چکی تھی جس کی چھتیں نیچے گر چکی ہیں دل میں خیال آیا کہ اے مالک ومولا! بستی کا یہ حال ہے تو بندوں کا کیا حال ہوا ہوگا؟ ان کو تو کیسے زندہ کرے گا؟ اے مالک ومولا! جو مٹی میں مل گئے ہیں ان کو تو کیسے زندہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے اوپر موت کو طاری کر دیا۔ نیند کو طاری کیا سوئے رہے سوئے رہے یہاں عرض کیا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ ٹھہرے ہیں لیکن رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہاں سو سال تک لیٹے رہے۔ اب ایک میت کو دو دن رکھو تو اندر سے بدبو آتی ہے۔ پیٹ پھٹنے لگتا ہے جلدی لے چلو۔ مگر اللہ کا نبی سو سال لیٹا رہا نہ پیٹ پھولا ہے نہ بدبو آئی ہے یہ رب تعالیٰ کی شان ہے کہ جس کو جیسے رکھنا چاہے رکھ لیتا ہے۔ سو سال گزرے آنکھ کھلی فرمایا تیرا گدھا کدھر ہے۔ اب ادھر ادھر دیکھنے لگے کہ گدھا کدھر گیا۔ نظر نہیں آ رہا سامنے دیکھا تو مٹی کا ڈھیر لگا ہوا ہے۔ یعنی وہ گدھا مٹی ہو چکا تھا۔ رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اس مٹی کی طرف دیکھو جب دیکھا تو اس میں حرکت پیدا ہوئی۔ ایک ڈھانچا کھڑا ہو گیا۔ اس کے اوپر گوشت چڑھا اور وہ گدھا ہنہناتا ہوا زندہ ہو گیا۔ سو سال کے بعد گدھا زندہ ہو گیا رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اے عزیر علیہ السلام جس طرح میں نے اس گدھے کو مٹی ہونے کے بعد دوبارہ زندہ کر دیا اسی طرح بندوں کو بھی دوبارہ زندہ کرنا میرے لئے مشکل بات نہیں ہے۔

اب بات تو ختم ہو گئی مسئلہ تو یہ تھا کہ مردوں کو زندہ کیسے کرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے گدھے کو مار دیا مٹی ہو گیا۔ اس کو دوبارہ زندہ کر کے دکھا دیا۔ لیکن قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا اپنے کھانے کو تو دیکھو اپنے پانی کو تو دیکھو سو سال گزرنے کے باوجود سالن ویسے کا ویسا ہی گرم ہے اس کے اندر بدبو نہیں آئی۔ حالانکہ آپ اس وقت سارے سمجھ دار ہیں گدھا بغیر کھائے پیئے دو دن چار دن آٹھ دن نکال سکتا ہے۔ لیکن سالن کو آٹھ گھنٹے نہیں گزرتے کہ بدبو آنے لگے گی خراب ہو جائے گا۔ لیکن رب تعالیٰ

نے ارشاد فرمایا کہ جس کو میں زندہ رکھنا چاہوں اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔ جس کو میں سلامت رکھنا چاہوں سالن جو نرم و نازک چیز ہے۔ اس کو سو سال کے بعد بھی ویسا ہی گرم رکھا ہے اور گدھا مٹی میں مل گیا ہے فرمایا اسی طرح جب بندے مٹی میں جاتے ہیں قبروں میں جاتے ہیں جن کو میں زندہ رکھنا چاہتا ہوں ان کو ویسے ہی زندہ رکھتا ہوں اور سنو پیارے اسلامی بھائیو! جس کو رب تعالیٰ زندہ رکھنا چاہے اس کو کوئی مار نہیں سکتا۔ مزید سوال ہوتا ہے کہ اگر زندہ ہیں تو قبروں میں زندہ ہیں۔ بلکہ یقین جانو ایک بندے کا مجھے سوال آیا' سوال اس نے یہ کیا کہ اگر آپ کہتے ہیں کہ سرکار زندہ ہیں نبی زندہ ہیں تو پھر معاشرے میں اتنی برائیاں کیوں پھیل رہی ہیں۔ اگر آپ زندہ ہوتے آپ تو پریشان ہو جاتے آپ برائیوں کو ختم کر دیتے۔

شاید کہ اُتر جائے تیرے دل میں میری بات

سوال یہ تھا کہ اگر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم زندہ ہیں تو حاضر بھی ہیں تو پھر معاشرے میں برائیاں کیوں ہو رہی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم (معاذ اللہ) زندہ نہیں ہیں۔ اب پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بات تو ہم کریں گے اللہ تعالیٰ کے موجود ہونے پر کسی کو شک ہے؟ بولو نا یقیناً نہیں اب رب تعالیٰ زندہ ہے پھر ادھر بھی فتویٰ لگاؤ۔ مزید سوال کیا جاتا ہے کہ جناب عرب میں تو کوئی نہیں مانتا اور ان کو امامت ملی ہوئی ہے۔ اگر وہ غلط ہیں تو سرکار نے ان کو کیوں قبول کیا ہوا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے گھر میں کیوں رکھا ہوا ہے؟ لہٰذا وہ وہاں پر امامت کروا رہے ہیں حق ہیں سچ ہیں باقی سب غلط ہیں۔ معاذ اللہ میں نے کہا کہ اچھا جو کعبہ میں آ جائے وہ حق ہے جو نہ آئے وہ حق نہیں ہے؟ کہنے لگا کہ ہاں بالکل ٹھیک ہے اگر کوئی بندہ غلط ہو تو کیا آپ اس کو اپنے گھر میں گھسنے دیں گے میں نے کہا کہ نہیں پھر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے گھر میں کیوں گھسنے دے رہا ہے؟ میں نے کہا کہ بے وقوف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے پہلے ۳۶۰ بت کعبے میں رکھے تھے' کیا رب تعالیٰ کو وہ پسند تھے؟ پھر فتویٰ لگاتا ہے تو ادھر بھی لگاؤ۔ پھر کہتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے

پاس بڑا اختیار ہے۔اور وہ مختار کل ہیں تو اگر مختار کل ہیں تو اپنے چچا کو کلمہ کیوں نہ پڑھایا
اب ان بے چاروں کو چچا کی بڑی فکر ہے۔نہیں سمجھ لگی کہ اگر اختیار تھا تو چچا کو کلمہ کیوں
نہ پڑھایا بات سمجھ میں آئی؟ میں نے کہا میری بات سنو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیار
کی تو بعد میں بات کریں گے۔ مجھے اللہ کے اختیار کی بات بتاؤ۔ رب تعالیٰ کے اختیار
میں شک ہے جواب ملا نہ جی نہ قرآن پاک میں ارشاد ہوا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ

''اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے'' ۔

تو میں نے کہا کہ رب تعالیٰ نے شیطان سے سجدہ کیوں نہ کروا لیا فتویٰ لگاؤ؟ تو
پھر سارے لگاؤ۔ قرآن مجید میں موجود ہے اگر کوئی حافظ قرآن موجود ہے تو اس سے
تصدیق کروالیں۔قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

قَالَ مَا مَنَعَکَ اَلَّا تَسۡجُدَ اِذۡ اَمَرۡتُکَ (الاعراف پ ۸ آیت ۱۲)

ترجمہ کنزالایمان: فرمایا کس چیز نے تجھے روکا کہ تو نے سجدہ نہ کیا جب
میں نے تجھے حکم دیا تھا۔

وہ کہتا ہے میں بہتر ہوں مجھے تو نے آگ سے بنایا اسے مٹی سے بنایا۔ میں کیسے
ان کے آگے جھک جاؤں؟ رب تعالیٰ نے حکم بھی ارشاد فرمایا کہ سجدہ کر قدرت بھی ہے تو
کیوں نہیں کروایا سجدہ؟ سوچ سوچ کر کہنے لگا کہ اس میں کوئی حکمت ہوگی۔ میں نے کہا
کہ اے بدبخت کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی عمل بھی حکمت سے خالی ہے جس کو
قرآن یہ کہہ رہا ہے۔ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ جو کتاب اور حکمت سکھانے کے
لئے آئے ہیں۔

جن کے ہر ہر عمل کے اندر جن کے ہر ہر قول کے اندر کروڑوں حکمتیں موجود ہیں
کروڑوں اچھائیاں موجود ہیں تم ان کی رسائی تک کیسے پہنچ سکتے ہو۔

سوال: آپ کہتے ہیں کہ علم غیب تھا اگر علم تھا تو جبرائیل علیہ السلام سے کیوں پوچھا کہ
اے جبرائیل یہ کون ہیں؟ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کیوں عذاب ہو رہا ہے؟ علم تھا تو پوچھا

کیوں؟

حدیث پاک میں آتا ہے کہ معراج شریف کی رات ایک بندہ لیٹا ہوا ہے ایک
فرشتہ بہت بڑا پتھر اٹھا کر اس کے سر پر دے مارتا ہے۔اس کا سر پاش پاش ہو جاتا ہے
وہ پتھر دور جا گرتا ہے وہ فرشتہ دوبارہ پتھر اٹھا کر لاتا ہے۔اتنے میں سر پھر صحیح ہو جاتا ہے
پھر وہ سر پہ مارتا ہے سر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ
یہ کون ہے کہ جس کو اس قدر شدید عذاب دیا جا رہا ہے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صلی اللہ
علیک وسلم یہ آپ کا امتی ہے اور یہ بے نمازی ہے اس کو اس لئے عذاب دیا جا رہا ہے۔
دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو پانچ وقت با جماعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے تو
پوچھا جاتا ہے کہ اگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ ہوتا تو سوال کیوں کرتے لہٰذا پتہ نہیں تھا
اس لئے سوال کیا اور پوچھا ہے اس کا مطلب ہے کہ علم نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ پھر
سولہواں پارہ نکالو۔سورۃ طٰہٰ کا پہلا رکوع نکالو رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

وَمَا تِلۡکَ بِیَمِیۡنِکَ یٰمُوۡسٰی (طٰہٰ پ ۱۶ آیت ۱۷)

ترجمہ کنزالایمان: اور یہ تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے اے موسیٰ

میں نے کہا کہ لگاؤ فتویٰ یہاں یقین کرو اگر میرا کوئی بھی حوالہ غلط ہو تو جو بھی مجھے
جرمانہ کرو میں حاضر ہوں اور اگر آپ کہتے ہیں کہ صحیح ہے تو میں کوئی اُجرت نہیں لوں گا۔
میں یہی عرض کروں گا کہ اپنے عقائد کا رخ مدینے شریف کی طرف کر لو۔قرآن مجید کا
فرمان عالی شان ہے کہ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا اے موسیٰ تیرے سیدھے ہاتھ میں
کیا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا میرے ہاتھ میں عصا ہے میں اس سے پتے بھی
جھاڑ لیتا ہوں اس سے ٹیک بھی لگا لیتا ہوں میں اس سے اور بہت سارے کام کر لیتا
ہوں۔

رب تعالیٰ کا فرشتوں سے استفسار فرمانا

ایک اور دلیل دے دوں یہ حدیث آپ نے کئی بار علماء کرام سے سنی ہوگی کہ
جہاں اللہ رب العزت کے ذکر کی محفل ہوتی ہے وہاں کون آتے جاتے ہیں؟ بے شک

وہاں فرشتے آتے ہیں اور جب محفل برخاست ہوتی ہے تو وہ فرشتے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوتے ہیں تو رب تعالیٰ فرشتوں سے کیا ارشاد فرماتا ہے؟ کہ اے فرشتو! تم کہاں سے آئے ہو؟ اب لگاؤ فتویٰ تاکہ پلے کچھ نہ رہے۔ رب تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو کیا رب تعالیٰ کو پتہ نہیں تھا۔ پتہ تھا تو پھر پوچھا کیوں؟ اگر پوچھنے والے کو لاعلم ثابت کر دو تو پھر ادھر بھی ...... نہیں نہیں حافظ صاحب! ایسی بات نہیں ہے۔ نہ اِدھر نہ اُدھر یہ کافی طویل حدیث ہے رب تعالیٰ دریافت فرماتا ہے کہ تم کہاں سے آئے ہو وہ بندے کیا کہہ رہے تھے کیا کر رہے تھے۔ اے مالک ومولا وہ چاہتے تھے کہ تو راضی ہو جا' اللہ وہ چاہتے تھے کہ ان کو جنت مل جائے اور ان پر دوزخ حرام ہو جائے۔ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا کیا انہوں نے مجھے دیکھا جواب ملا کہ نہیں وہ بغیر دیکھے ہی تجھ سے ڈر رہے ہیں بغیر دیکھے ہی دوزخ سے ڈر رہے ہیں جنت کے طلب گار ہیں۔ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا فرشتو تم گواہ رہو میں ان سب سے راضی بھی ہوگیا۔ میں نے ان پر دوزخ حرام اور جنت حلال کر دی ہے۔

میں عرض کرنے لگا تھا کہ وہ بندہ پریشان تھا رات کو نیند نہیں آئی۔ صبح میرے پاس آ گیا میں نے درود و سلام پڑھا تھا میرے اوپر تو فتویٰ لگا دیا۔ میں نے کہا کہ بھئی قبرستان جاتے ہو۔ السلام علیکم یا اھل القبور کہتے ہو جی ہاں یہ تو ٹھیک ہے میں نے کہا کہ جتنی دیر تک تم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہتے اس وقت تک تمہاری نماز نہیں ہوتی۔ نماز کے اندر جب تک السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ نہیں کہو گے نماز نہیں ہوگی۔

اس کا ترجمہ کر کے دیکھ لو اس کا ترجمہ یہ ہی ہے کہ یا رسول اللہ اے نبی آپ پر سلام ہو۔ کسی عالم دین سے ترجمہ کروا لو۔ جتنی دیر تک پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام نہیں کرو گے تمہاری نماز نہیں ہوگی۔

ایک بندہ کہنے لگا اگر تم کہتے ہو تو مان لیتے ہیں وہ زندہ ہیں لیکن کہیں آ جا سکتے نہیں تو پھر تم یا غوث اعظم کیوں پکارتے ہو کیا وہ تمہاری مدد کے لئے آ سکتے ہیں اسی

طرح تم یہاں بیٹھے ہو یَا رَسُوْلَ اللهِ اُنْظُرْ حَالَنَا کہتے ہو بھلا وہ قبر میں زندہ ہیں۔ وہ اپنی قبر میں منوں مٹی تلے نیچے سے کیسے باہر آ سکتے ہیں۔

میں نے کہا کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں تشریف لائے تھے تو سارے انبیاء کرام آپ سے پہلے تشریف لائے۔ تو معراج شریف کی رات مسجد اقصیٰ میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کی امامت کروائی؟ انبیاء کرام علیہم السلام کی! تو انبیاء کرام وہاں کس طرح پہنچ گئے؟ حدیث پاک میں آتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ معراج کی شب جب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے اوپر سے گزرا تو کیا دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز ادا کر رہے ہیں۔ ادھر نماز ادا کر رہے ہیں اور جب بیت المقدس پہنچ گیا تو موسیٰ علیہ السلام وہاں پر استقبال کے لئے بھی کھڑے ہیں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کروائی کن کی کروائی نبیوں کی۔

جا اقصیٰ چہ پہنچے محمد (ﷺ) پیارے
نبی سن کھڑے انتظار اچ سارے
سی فرمان نبیاں نوں آدم نے کیتا
صفاں ٹھیک کر لو امام آ گیا۔ اے

اور سنو ادھر امامت کروائی نبیوں کی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب کیا ہوا امام الانبیاء نہ کہ امام روح انبیاء امام الانبیاء کا مطلب کیا ہے کہ وہاں سارے نبیوں کی روحیں بھی حاضر تھیں اور جسم بھی حاضر تھے۔ اس سے پتہ چلا کہ سارے نبی زندہ ہیں اور جہاں چاہیں رب کے اِذن سے تشریف بھی لے جا سکتے ہیں۔ قبر میں نہ سوراخ ہو نہ قبر پھٹے اندر بھی چلا جائے کس طرح ہو سکتا ہے۔ پیارے اسلامی بھائیو! مجھے یہ بتاؤ کہ جب میت قبر کے اندر جاتی ہے تو وہاں منکر نکیر کونسا قبر میں سوراخ کر کے جاتے ہیں۔ کونسا ہتھوڑا ان کے ہاتھ میں ہوتا ہے جس سے قبر کو کھود کر اندر داخل ہوتے ہیں۔ اگر فرشتہ بغیر قبر کو پھاڑے اندر جا سکتا ہے تو نبی بھی جا سکتا ہے۔ آپ کہیں گے کہ فرشتہ تو فرشتہ

ہے بندہ تو بندہ ہے! یعنی کیسی بات ہے جہاں پر فرشتوں کی انتہا ہوتی ہے وہاں میرے نبی کی ابتدا ہوتی ہے۔ سدرۃ المنتہیٰ پر جا کر جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی۔ جس کو کسی شاعر نے بڑے پیارے انداز میں بیان کیا ہے

محمد دے قدماں اِچ سر نوں جھکا کے
عرض کیتی جبریل سدرۃ تے جا کے
میں آگے نہیں اک پیر وی جا سکدا آقا
میرا آخری اے مقام آ گیا اے

کہ یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم میں آگے نہیں جا سکتا تو پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جبرئیل علیہ السلام تم نبیوں کے پاس جاتے تھے تو نبیوں کو کہتے تھے کہ کوئی پیغام ہے تو بتا دو میں رب تعالیٰ کے پاس جا رہا ہوں۔ اے جبرائیل آج میں جا رہا ہوں اگر تیرا کوئی پیغام ہے تو بتا دو۔ جہاں فرشتوں کی پروازیں ختم جہاں براق کی پرواز ختم وہاں سے امام الانبیاء کی اپنی پرواز کی ابتدا ہو رہی ہے۔

قبر میں حضور ﷺ کی آمد

آؤ پیارے اسلامی بھائیو! اب حدیث پاک کا حوالہ دیتا ہوں فرشتے جب قبر میں جاتے ہیں تو تین سوال کرتے ہیں پہلا سوال مَنْ رَّبُّکَ تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال مَا دِیْنُکَ تیرا دین کونسا ہے تیسرا سوال مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ حَقِّ ھٰذَا الرَّجُلِ اس ہستی کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا۔ اب بتاؤ قبر میں وہ ہستی کیسے پہنچے گی؟ کون پہنچا اس سے پتہ چلا کہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو رب تعالیٰ نے یہ طاقت عطا کی ہے کہ وہ ایک وقت میں کئی جگہ تشریف لے جا رہے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں تشریف لے جاتے ہیں جہاں چاہتے ہیں واپس تشریف لے آتے ہیں ان کو رب تعالیٰ نے طاقت دی ہے ان کو دنیا کی کوئی طاقت روک نہیں سکتی۔ اس مرد کے بارے میں تو کیا کہا کرتا تھا اب مرد قبر میں جا رہا ہے نہ قبر پھٹ رہی ہے نہ کوئی سوراخ ہو رہا ہے اور سرکار صلی اللہ علیہ وسلم واپس بھی تشریف لا رہے ہیں اس سے پتہ چلا کہ اللہ کے نبی چاہے چلے جائیں

واپس آ جائیں ان کو کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ جواب ملتا ہے کہ چلو حافظ صاحب! آپ کے کہنے پر ہم مان لیتے ہیں کہ اللہ کے نبی زندہ بھی ہیں کہیں آ جا بھی سکتے ہیں۔ لیکن مدد کے لئے تو اب بات سمجھ میں نہیں آتی ہے کہ مدد کے لئے تو نہیں آ سکتے۔ میں نے کہا کہ تم میری بات مانو دیکھو معراج شریف کی رات پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم امامت کروانے کے بعد جب آسمانوں پر تشریف لے جاتے ہیں آسمانوں پر کس سے ملاقات ہوتی ہے حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت نوح علیہ السلام سے۔ حضرت موسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام سے ملاقات ہو رہی ہے نبیوں سے ملاقات وہاں بھی ہو رہی ہے۔ اب دیکھو سوال یہ ہے کہ ادھر قبر میں دیکھا کہ نماز کھڑے ہو کر پڑھ رہے ہیں مسجد اقصیٰ گئے تو وہاں صفوں میں کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ آسمانوں پر تشریف لے گئے تو آسمانوں پر بھی کھڑے نظر آ رہے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا نبی ایک وقت میں کئی جگہ تشریف لے جا سکتا ہے۔ ایک ہو تو کئی جگہ حاضر ہو جائے عقل مانتی نہیں ہے؟ میں نے کہا شیطان کتنے ہیں او جی حافظ صاحب! آپ نے شیطان کا ذکر کیوں کر دیا۔ میں نے کہا کہ شیطان جو کہ اللہ ﷻ کا دشمن ہے۔ اُس کو اگر رب تعالیٰ اتنی طاقت دے سکتا ہے تو محبوبوں کی طاقت کا عالم کیا ہوگا۔ روح قبض کرنے والے کتنے فرشتے ہیں؟ حضرت عزرائیل علیہ السلام ایک وقت میں کتنوں کی روحیں قبض کرتے ہیں۔ یہ تو سب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے ساری کائنات بنائی گئی اور جس کے صدقے ساری کائنات بنائی گئی اس کا عالم کیا ہوگا۔ مزید سوال ہوتا ہے کہ قرآن مجید سورہ فاتحہ میں ہے کہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں اور کسی سے مدد جائز نہیں ہے۔ نہیں جی نہیں بالکل جائز نہیں ہے۔ مانگو تو یہ شرک ہو جائے گا یہ ہو جائے گا وہ ہو جائے گا؟

میں نے کہا کہ اگر تیرے پاس دو من کی بوری ہو اب اٹھائی نہیں جاتی تو کیا کرے گا کسی سے کہے گا کہ مدد کرو یہ بوری میرے سر یا کمر پر رکھوا دو۔ نہ جی نہ حافظ صاحب زندہ کولوں تے مدد منگنا جائز اے۔ انتقال توں بعد جائز نہیں۔ میں نے کہا یار

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ترجمہ کیا ہے کہ زندہ سے مدد لے لو اور مردہ سے مدد نہ لو۔ کوئی ماں کا لعل یہ ترجمہ نہیں کرسکتا اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کیا اس میں زندہ مردہ کی کوئی تخصیص ہے کوئی اس کے ترجمے کے اندر آتا ہو کہ زندہ سے مدد لے لو اور جو انتقال کر گئے ہیں ان سے مدد نہ لو ہرگز نہیں۔ اس سے یہ مطلب نہیں نکلتا۔ اگر فرض محال یہ مطلب بھی لے لیا جائے تو میں نے کہا کہ جس کو تم زندہ کہتے ہو۔ اس سے مدد لینا جائز ہے اور جس کو رب زندہ کہہ رہا ہے اب کس کو کہہ رہا ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ (البقرہ آیت ۱۵۴)

اور جو خدا کی راہ میں مارے جائیں انہیں مردہ نہ کہو بلکہ وہ زندہ ہیں ہاں تمہیں خبر نہیں۔ (کنزالایمان)

اب جس کو رب زندہ کہہ رہا ہے تو اس کو مردہ کہہ رہا ہے۔ اب تیری مانیں یا رب کی مانیں اب زبان کے اوپر تو پابندی ہے مردہ نہیں کہہ سکتے لیکن دل میں تو خیال آ سکتا ہے۔ اس کا تو انتقال ہو گیا رب تعالیٰ نے اس پر بھی پابندی لگا دی۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ یُرْزَقُوْنَ (آل عمران ۱۶۹)

اور جو اللہ کی راہ میں مارے گئے ہرگز انہیں مردہ نہ خیال کرنا بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، روزی پاتے ہیں (کنزالایمان)

جو ہمارے دسترخوان سے کھانا کھائے وہ زندہ ہیں اور جو رب تعالیٰ کے دسترخوان سے کھائے وہ کیسے مردہ ہو سکتا ہے۔ بلکہ قرآن کہہ رہا ہے کہ زندہ حافظ صاحب! آپ کو سمجھ نہیں لگی۔ میں نے کہا کہ آپ مجھے سمجھا دو۔ کیا سمجھ نہیں لگ رہی اس سے مراد ہے کہ جو جنگ میں مارے گئے وہ زندہ ہیں اللہ کا نبی زندہ نہیں۔ اچھا میں نے کہا جس نبی کے نام پر مرنے والا زندہ ہے۔ اس نبی کا اپنا مقام کیا ہوگا۔ جس نبی کے نام پر جان دینے والا زندہ ہے تو اس نبی کی اپنی حیات کا عالم کیا ہوگا۔ اور دوسری دلیل سنو حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب غزوہ اُحد سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم واپس پلٹنے لگے تو

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف جا رہے ہیں۔ صحابہ کرائم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم چھوٹا جہاد کیا ہے اور بڑا جہاد کیا ہے؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک تو ہم نے ابھی کفار کے خلاف لڑائی لڑی جو ہم میں سے مارے گئے وہ شہید ہیں اور جو زندہ بچ گئے وہ غازی ہیں صحابہ کرام نے عرض کی کیا اس سے بڑا کوئی جہاد ہے؟ فرمایا ہاں عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم وہ کیا ہے۔ فرمایا دشمنوں کے خلاف جہاد کرنا یہ چھوٹا جہاد ہے اور نفس کے خلاف جہاد کرنا جہاد اکبر ہے۔ اگر جہاد اصغر کا مارا ہوا زندہ ہے تو جہاد اکبر والے کا مقام کیا ہوگا۔ لہٰذا جتنے بھی اللہ کے ولی ہیں جتنے بھی بزرگان دین ہیں انبیاء کرام ہیں یہ سب جہاد اکبر کے شہید ہیں انہوں نے ساری زندگی اپنے نفس کے خلاف جہاد کرنے میں گزاری۔ لہٰذا یہ ان سے بھی زیادہ اعلیٰ مقام پر زندہ ہیں۔ اچھا میں نے جب اس بندے کو سمجھایا تو وہ کہتا ہے کہ حافظ صاحب! آپ کے کہنے سے میرا دل تو مطمئن ہو گیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ ہماری مسجد میں آئیں ان کو بھی سمجھائیں میں نے کہا کہ چلو ہم بھی چلتے ہیں میں ان کی مسجد میں چلا گیا وہاں جا کر بیان کیا۔ الحمدللہ لوگ بڑے مطمئن ہوئے بڑے خوش ہوئے اور ان کو بڑا اطمینان ملا۔ ایک بیچ میں سے کہنے لگا کہ حافظ صاحب؟ ہمیں کچھ تھوڑا سا سمجھا دیں میں نے کہا کہ کیا؟ کہنے لگا کہ آپ آتے ہیں سمجھاتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں آپ سچے ہیں اور وہ آتے ہیں بیان کرتے ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ وہ سچے ہیں۔ ہم تو بیچ میں پھنس گئے ایسا نہیں ہو سکتا کہ ہم دونوں کو بلا لیں تو فیصلہ ہو جائے گا کہ کون سچا ہے کون جھوٹا ہے؟ میں نے کہا کہ میں تیار ہوں۔ اپنے پلے کچھ نہیں لیکن یہ ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر عنایت ہے۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ پلے کچھ نہیں ہے لیکن حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ کی نظر عنایت ہے پھر دن طے ہو گیا کہ جمعرات کو وہ بھی اپنے عالم دین کو بلا لیں گے اور آپ بھی آ جائیے گا میں نے کہا ٹھیک ہے۔ لیکن ابھی چند دن ہی گزرے تو انہوں نے پیغام بھیج دیا کہ حالات بڑے خراب ہیں ملکی حالات صحیح نہیں ہیں تو فساد ہو سکتا

ہے۔ لہٰذا ہم نے یہ مناظرہ نہیں کروانا میں نے کہا کہ وہ آئیں یا نہ آئیں خادم ضرور حاضری دے گا۔ کیونکہ یہ ان کا ایک فریب ہوتا ہے ہمیں منع کر دیتے ہیں کہ نہ آئیے گا اور اپنے مولوی کو بلا کر کہتے ہیں دیکھا ناں بھاگ گئے۔ نہیں سمجھ لگی...... مکار ہوتے ہیں ناں اسی لئے اس قسم کی باتیں کرتے ہیں۔ میں نے الحمد للہ داتا گنج بخش علیہ الرحمۃ حاضری دی اور وہاں سے واپسی سیدھا ان کی مسجد کے قریب اتر گیا یقین جانو میں بچی بات کروں گا کہ نا اپنے پاس کوئی کتاب ہے نہ کوئی ساتھی مدد کے لئے نہ کوئی عالم دین کوئی نہیں اکیلا ہی چلا گیا وہاں گیا تو انہوں نے اپنے مولوی صاحب کو بلایا ہوا تھا۔ اچھا اب وہ تھے پشتو سپیکنگ وہ پشتو میں تقریر کرتا ہے تقریر کیا کر رہا ہے کہ بھئی ہم سب مسلمان ہیں ہم سب کو مل کر رہنا چاہیے اور جو بیچ میں ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو تفرقہ پھیلاتے ہیں۔ وہ منادی ہیں وہ یہ ہیں وہ ہیں اس قسم کی باتیں کر رہا تھا۔ تا کہ وہ لوگوں کو یہ ظاہر کر دے کہ ہم امن پسند ہیں اور دوسرے لڑائی کرتے ہیں بہر حال وہ تقریر کرتا رہا کرتا رہا۔ میں نے اسے اتنا کہہ دیا کہ تم اردو میں بیان کرو تا کہ مجھے تو سمجھ آئے کہ تو کیا کہہ رہا ہے مجھے بھلا کیا کہتا ہے؟ کہ تجھے تو سمجھانے آیا ہوں۔ ایسا سمجھاؤں گا کہ تیری نسلیں یاد کریں گی۔ میں نے کہا پتہ نہیں کیا یاد کرواتا ہے۔ بہر حال جب اس نے تقریر ختم کی تو لگا دعا مانگنے تو وہاں کچھ محبت کرنیوالے دو چار اپنے بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ اب حافظ صاحب کو بھی موقعہ ملنا چاہیے بیان کا پہلے تو مان نہیں رہے تھے لیکن شرکاء نے کہا انصاف کا تقاضا ہے کہ اب حافظ صاحب کو بھی موقع دیا جائے تو جناب میں بیٹھ گیا منبر پر۔ میں نے کہا کہ جناب میں نے چند باتیں عرض کرنی ہیں میں فتویٰ نہیں لگاؤں گا فتویٰ آپ لگائیں گے انہوں نے کہا چلو ٹھیک ہے۔ میں نے کہا کہ میرا یہ عقیدہ ہے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سب نبیوں سے افضل ہیں میں نے کہا کہ نبیوں میں کوئی نبی ہمارے نبی جیسا نہیں ہے۔ رسولوں میں کوئی رسول ہمارے رسول جیسا نہیں ہے صحابہ کرام میں کوئی صحابی ہمارے نبی جیسا نہیں ہے۔ تابعین میں کوئی تبع تابعین ہمارے نبی جیسا نہیں ہے۔ تو میں نے کہا کہ اگر آج کوئی ملاں کہے کہ نبی ہمارے جیسا

ہے۔ کہنے لگے وہ تو کافر ہو گیا میں نے کہا کہ میں نے کچھ نہیں کہنا فیصلہ آپ نے دینا ہے۔ یقین جانو کہ اب اس کا ایک رنگ جائے ایک رنگ آئے اور بازو چھڑائے کہ میں نے تمہیں چھوڑنا نہیں ہے۔ میں نے کہا کہ چھوڑنا تو بات ہے بعد کی دیکھو میری بات سنو میں نے کہا کہ تم چلے تبلیغ کرنے راستے میں ایک عیسائی مل گیا تم نے اس کو پکڑ لیا کہ بھئی تو کلمہ پڑھ کے مسلمان ہو جا عیسائی بولا کہ اب تم عیسائی ہو جاؤ کیونکہ اپنا مذہب ہر کسی کو پسند ہوتا ہے۔ اب تم نے کہا کہ تم مسلمان ہو جاؤ۔ وہ کہنے لگا کہ تم عیسائی ہو جاؤ تکرار ہو رہی ہے تو بندے اکٹھے ہو گئے بندے کہنے لگے کہ کیا تم تکرار کرنے لگے ہو۔ تم نے کہا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہم اسے کہہ رہے ہیں کہ تم مسلمان ہو جاؤ وہ کہہ رہا ہے کہ تم عیسائی ہو جاؤ۔ اب بندے کہنے لگے کہ تم اپنے اپنے نبی کی عظمت بیان کرو۔ جس کا نبی بڑی شان والا ہو گا۔ سارے اس کی طرف ہو جاؤ بندے کہنے لگے ٹھیک ہے جی یہ صحیح بات ہے۔ کہا اب عیسائی کھڑا ہو گیا۔ عیسائی کہتا ہے کہ تم دیکھو تم میری بات کو جھٹلاؤ گے اگر میں نے توریت سے زبور سے یا انجیل سے کوئی بات کی میں بات کروں گا تمہارے قرآن پاک سے تمہارا قرآن حضرت عیسیٰ کی شان بیان کر رہا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اعلان کر رہے ہیں۔

اِنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُبۡرِیٴُ الۡاَکۡمَہَ وَ الۡاَبۡرَصَ وَ اُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَ مَا تَدَّخِرُوۡنَ (آل عمران ۴۹)	میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں پھر اُس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو۔ (کنزالایمان)

نبی کی پھونک میں اثر ہے کہ مٹی کے اندر بھی جان پیدا کر دے پھر وہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس بیمار بندہ آئے کوہڑ کی مرض میں بندہ آئے ہاتھ پھیرنے سے شفا ہو

جائے گی۔ مردہ سے کہوں گا تو وہ زندہ ہو جائے گا۔

کہ میں تمہیں بتا دوں گا جو کھا کر آئے ہو۔ جو گھر میں چھوڑ کر آئے ہو وہ بھی بتا دوں گا۔ یہ عظمت بیان کی عیسائی نے۔

اب بندے پیچھے پڑ گئے کہ تبلیغی جناب آپ بھی ذرا بتاؤ وہ کہتا ہے کہ ہمارے نبی کو تو دیوار کے پیچھے کا پتہ نہیں تھا میں نے کہا کہ پھر بندے کیا کریں گے؟ کہنے لگا کہ سارے عیسائی ہو جائیں گے۔ اب وہ تو جناب اس کا ایک رنگ آئے ایک رنگ جائے۔

مجھے کہنے لگا کہ تم عیسیٰ علیہ السلام کا نام کیوں لیتے ہو۔ میں نے کہا کہ بھئی ہمارے نبی ہیں قرآن میں ان کا ذکر آیا ہے۔ نہیں نہیں تم عیسیٰ علیہ السلام کا نام مت لو۔ میں نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا نہیں تو کسی اور کا نام لے لیتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام کے نام سے تمہیں چڑ ہے تو ہم کسی اور نبی کا نام لے لیتے ہیں میں نے کہا کہ قرآن پاک کا انیسواں پارہ سورہ نمل نکالو سورت کا تیسرا رکوع قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

يٰاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ۝ فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا. (النمل ۱۹)

اے چیونٹیو! اپنے گھروں میں چلی جاؤ تمہیں کچل ڈالیں۔ سلیمان اور ان کے لشکر بے خبری میں تو اس کی بات سے مسکرا کر ہنسا۔ (کنزالایمان)

اب یہ چیونٹی اپنے ساتھیوں سے کہہ رہی تھی۔ قرآن کہہ رہا ہے کہ چیونٹیوں نے بات کی اور حضرت سلیمان علیہ السلام نے اتنے شور میں چیونٹی کی آواز سنی اور مسکرانے لگے۔ حدیث کا حوالہ میں اس وجہ سے نہیں دے رہا کہ آج کل بیماری ہے کہتے ہیں کہ حدیثیں ضعیف ہو گئی ہیں۔ جیہڑی مطلب دی نئیں اوہ ضعیف اے جو حدیث مطلب کی نہ ہو جھٹ اسے ضعیف قرار دے دیتے ہیں۔ جیہڑی مطلب دی اے اوہ ضعیف نہیں تو میں نے کہا کہ اگر ضعیف کی ان کو بیماری پڑ ہی گئی ہے تو ان کو قرآن سناؤ۔ اگر ضعیف کہیں تو کم از کم بے دینی تو ظاہر ہو جائے۔

اگر کوئی ایک حوالے کو بھی غلط ثابت کر دے تو یقین جانو جو مرضی سزا دو میں قبول

کرنے کے لئے تیار ہوں۔ قرآن یہ کہہ رہا ہے۔

فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّنْ قَوْلِهَا

اسی چیونٹی کی آواز اتنے شور میں حضرت سلیمان علیہ السلام نے سنی اور مسکرانے لگ پڑے۔ جو چیونٹی کی آواز اتنی دور سے سن رہا ہے جو ان کا بھی امام ہے تو ان کی قوت سماعت کا عالم کیا ہوگا؟ اب اس کا ایک رنگ جائے ایک آئے۔ کہنے لگا کہ ہمیں فخر ہے کہ ہمارے پاس علم بہت ہے۔ میں نے کہا بھائی شیطان کو بھی تو علم پر فخر تھا۔ جیسے امام اہلسنت فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے
یہ گھٹائیں اسے منظور بڑھانا تیرا

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۔ (الانشراح پارہ ۳۰ آیت ۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔

دنیا کی طاقت اس کو کم نہیں کر سکتی۔

اذان سے پہلے درود شریف

ایک بندہ مجھ سے سوال کرتا ہے کہ حافظ صاحب آپ اور تو باتیں چھوڑیں مجھے یہ بتائیں کہ آپ اذان سے پہلے درود پاک کیوں پڑھتے ہیں یہ کہاں لکھا ہے؟ پہلے تو کبھی نہیں سنا تھا اذان سے پہلے درود اب ہی شروع ہوا ہے۔ اس کی کوئی دلیل ہے۔

میں نے کہا ہاں ہے! کہنے لگا کہاں؟ میں نے کہا قرآن میں قرآن میں کہاں لکھا ہوا ہے میں نے کہا کہ اگر تمہیں عشق و محبت ہو تو تمہیں سارا قرآن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت نظر آئے گا۔ قرآن کی ایک ایک آیت میرے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کر رہی ہے۔

نہیں نہیں کہنے لگا یہ بات نہیں صحیح میں نے کہا کیوں کہنے لگا میں تمہیں قرآن کی آیت سناتا ہوں تم اس میں سے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت نکال کر دکھانا

میں نے کہا سناؤ کہنے لگا قرآن کی آیت ہے۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ (الرحمٰن پ ۲۷ آیت ۲۶)

ترجمہ کنزالایمان: زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات۔

اس آیت میں بتاؤ سرکار کی کون سی عظمت ہے؟ میں نے کہا کہ جتنی مجھے اس میں نظر آ رہی ہے اور کسی میں نظر ہی نہیں آ رہی کہنے لگا کہ جی کیا مطلب ہے؟ ہر چیز فنا ہو جائے گی مگر رب باقی رہے گا اس میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا عظمت ہے۔ میں نے کہا کہ جب ہر چیز فنا ہو جائے گی تو رب کی عبادت کرنے والا کوئی باقی نہیں رہے گا رب کی عبادت بند ہو جائے گی۔ مگر سرکار صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے والا رب زندہ ہے۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (الاحزاب پ۲۲ آیت ۵۶)

ترجمہ کنزالایمان: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے (نبی) پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

میں نے کہا کہ مخلوق ہوگی تو رب کی عبادت ہوگی جب مخلوق نہیں تو عبادت ختم ہو جائے گی لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا درود پاک بند ہونا پسند نہیں ہے محبوب کا ذکر خود کرنے والا رب زندہ ہے۔

مجھے کہنے لگا کہ یار ہم بات دوسری طرف لے گئے میں نے کہا کہ آپ ادھر لے گئے میں بھی ادھر آ گیا نہیں جی آپ بتاؤ کہ قرآن میں کہاں لکھا ہے کہ اذان سے پہلے درود پڑھنا چاہیے یہ سب تم نے اپنی طرف سے بنائے ہوئے ہیں۔

میلاد کے جلوس پر اعتراض کا جواب

پہلے جلوس نہیں نکلتے تھے میلاد شریف کے اب نکلنے شروع ہو گئے ہیں یہ کہاں لکھا ہوا ہے؟ میں نے کہا بھئی قرآن میں لکھا ہوا ہے کہتا ہے کہ قرآن میں ہمیں تو نظر نہیں

آتا۔ میں نے کہا کہ میری بات سنو کہ اگر ایک بندہ اپنی آنکھوں پر عینک لگا لے کہ عینک بھی ایسی جو دوپہر کو بھی نظر نہ آنے دے۔ اب وہ کہے کہ مجھے تو نظر نہیں آ رہا ہے۔ یہ اُس کی عینک کا قصور ہے۔ اگر بغض وحسد کی عینک اتار دے اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم والی عینک لگا لے تو سب کچھ نظر آئے گا۔ کہنے لگا کہ کیا مطلب ہے میں نے کہا کہ مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ جیسا کہ تم نے کہا ہے ناں کہ پہلے درود نہیں پڑھا جاتا تھا اب پڑھا جاتا ہے پہلے جلوس نہیں نکلتے تھے اب نکلتے ہیں تم نے کہا ہے نا کہنے لگا ہاں تو میں نے کہا کہ یہ ہی قرآن میں آیا ہے کہنے لگا کہاں میں نے کہا:

ذکر اونچا ہے ترا بول ہے بالا تیرا

قرآن مجید میں رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى (الضحیٰ ۴)

ترجمہ کنزالایمان: اور بے شک پچھلی تمہارے لئے پہلی سے بہتر ہے۔

اے میرے محبوب تیرا ذکر ہر آنے والی گھڑی بلند ہوتا رہے گا۔ بندے کا ذکر وقت کے گزرنے کے ساتھ ساتھ ختم ہوتا چلا جاتا ہے ہمارے دادا کا کیا نام ہے ان کے دادا کا کیا نام ہے اب نام بھی بھول گئے ذکر بھی بھول گئے ختم ہو گئے لیکن فرمایا میرا محبوب تو ان لوگوں جیسا نہیں ہے اے میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم تیری تو شان یہ ہے کہ اگر بندہ پیدا ہونے لگا ایک منٹ پہلے پتہ نہیں کہ کون پیدا ہونے والا ہے لیکن سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ابھی دنیا میں تشریف نہیں لائے تو سارے نبی بشارتیں سنا رہے ہیں۔ قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرما رہے ہیں فرمایا اے بیمارو تم ذرا ٹھیک ہو جاؤ اے کوڑھیو تم بھی ذرا ٹھیک ہو جاؤ اے مردو تم بھی زندہ ہو جاؤ کیوں کیا ہو گیا ہے۔ فرمایا سرکار آ رہے ہیں! پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے جیسا مت سمجھو ادھر پیدائش سے ایک منٹ پہلے پتہ نہیں کہ کون آ رہا ہے اور ادھر ابھی دنیا نہیں بنی اور رب تعالیٰ عالم ارواح میں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منا رہا ہے۔ قرآن مجید کی آیت مبارکہ تیسرے

پارے کا آخری رکوع

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ (آل عمران ۸۱)

ترجمہء کنزالایمان: اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے ان کا عہد لیا۔

سارے نبیوں کی روحوں کو رب تعالیٰ نے اکٹھا کرکے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا میلاد منایا۔ لہٰذا پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر خیر فرمایا۔ ادھر تو فرمایا کہ ابھی ولادت نہیں ہوئی تو چرچے پہلے ہو رہے ہیں اور جب بندے کا انتقال ہو جاتا ہے چالیسواں، آٹھواں سالانہ ختم بھی دو تین ختم دلائے بات ختم ہوگئی لیکن فرمایا کہ میرے محبوب تیری تو یہ شان ہے کہ ہر آنے والی گھڑی تیرے لئے پہلی گھڑی سے بہتر ہوگی تیرا ذکر بلند ہوتا ہی رہے گا میں نے کہا کہ پہلے درود نہیں پڑھا جاتا تھا اب پڑھا جاتا ہے یہ ہی تو قرآن بتا رہا ہے۔ محبوب آپ کا ذکر بلند ہوتا ہی رہے گا۔ پہلے جناب یہ جلسے جلوس نہیں نکلتے تھے اب سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے جلوس نکلتے ہیں۔ یہ ہی تو سرکار کی عظمت بیان ہو رہی ہے۔

تو گھٹائے سے کسی کے نہ گھٹا ہے نہ گھٹے
جب بڑھائے تجھے اللہ تعالیٰ تیرا
(حدائق بخشش)

جس کو رب بڑھانے والا ہے اس کو دنیا کی کوئی طاقت گھٹا نہیں سکتی۔

اب پیارے اسلامی بھائیو! وقت بہت ہوگیا ہے اور آپ حضرات کا ذوق شوق الحمدللہ قابل دید ہے اللہ ﷻ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

ہر عیب سے پاک نبی

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اس بات پر اللہ ﷻ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ ﷻ نے ہمیں سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کرنے والوں میں رکھا ہے۔ یقین جانو مجھے تو اتنا دکھ ہوتا ہے کہ ایک چاہے سیاسی لیڈر ہو اس کے چاہے جتنے مرضی عیب ہوں اس کا ماننے والا اس کی برائی بیان نہیں کرتا چاہے اس میں کروڑوں عیب موجود ہوں

شرابی ہو۔ زانی ہو، چاہے زمینوں پر قبضے کرنے والا ہو، بنک لوٹ کر کھا جانے والا ہو لیکن اس کے چاہنے والے اس کو برا نہیں کہتے۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بے عیب بنایا اور ان کو ماننے والے ان میں عیب نکالتے ہیں۔ جبکہ صحابہء کرام کا عقیدہ تو یہ ہے۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم آپ سے بڑھ کر حسین کسی آنکھ نے دیکھا ہی نہیں بھئی دیکھے بھی کیسے کہ کسی ماں نے ایسا حسین جنا ہی نہیں۔ یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہر عیب اور نقص سے پاک بنایا ہے۔ کیسا بنایا کہ

وَاَحْسَنَ مِنْکَ لَمْ تَرَقَطُّ عَیْنِیْ
وَاَجْمَلَ مِنْکَ لَمْ تَلِدِ النِّسَاءُ

یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم جیسا آپ نے چاہا رب تعالیٰ نے آپ کو ایسا ہی بنایا قرآن مجید کا فیصلہ ہے تیسرا پارہ سورہ آل عمران پہلا رکوع آیت نمبر ۶ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا۔

هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَآءُ

ترجمہء کنزالایمان: وہی ہے کہ تمہاری تصویر بناتا ہے ماں کے پیٹ میں جیسی چاہے۔

رب کی شان ہے کہ ماں کے پیٹ میں جیسی چاہے صورت بنا دے چاہے کالا بنا دے چاہے گورا بنا دے جیسی چاہے صورت بنا دے لیکن جب محبوب کی باری آئی فرمایا اے محبوب (صلی اللہ علیہ وسلم) میرا قانون ایک طرف محبوبوں کی خاطر قانون بدل دیئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قانون کیا ہے؟

اللہ وہ ہے جو سورج کو مشرق سے نکالتا ہے اور مغرب میں غروب کر دیتا ہے اور جب محبوب کی انگلی اٹھ گئی تو قانون ہی بدل گئے سورج کو مغرب سے نکال دیا۔

جب محبوب کی باری آئی فرمایا اے محبوب ساری دنیا کو میں نے اپنی مرضی سے بنایا

آپ کو میں نے آپ سے پوچھ پوچھ کر بتاتا ہے اپ رب بتانے والا ہے اور محبوب بننے والا۔ رب تعالیٰ کے اندر کوئی کمی نہیں ہے۔ محبوب میں بھی کوئی کمی واقع نہیں ہے۔ اور پھر رب نے کیسا بنایا ہے

محمد ﷺ سر وحدت ہیں کوئی رمز ان کی کیا جانے
شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے
محمد دے رُتبے نوں پا کوئی نہیں سکدا
بشر عرش توں پار جا کوئی نہیں سکدا
محمد دے رُتبے نوں جانیں کی جھلے
عرش وی اے اوناں دے قدماں دے تھلے

پیارے اسلامی بھائیو!

ہم اس بات پر جتنا بھی فخر کریں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسے عظمت والے نبی کا امتی بنا دیا۔

مقامِ شکر

ہمارے قبلہ سید ابو البرکات شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالیٰ ان کے مزار پر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل کرے فرمایا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے صحت وتندرستی دی کوئی کہتا ہے کہ یا اللہ تو نے رہنے کو مکان دیا تیرا شکر ہے کوئی یہ شکر کرتا ہے کہ یا اللہ تو نے اولاد دے دی فرمایا ان باتوں پر رب تعالیٰ کا کیا شکر ادا کرنا یہ چیزیں تو رب تعالیٰ کافروں کو بھی دیتا ہے۔ فرمایا بندے اگر تو نے رب کا شکر ادا کرنا ہی ہے تو اس بات پر کر کہ یا اللہ تیرا شکر ہے کہ تو نے اپنے لاڈلے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنا دیا۔ یہ ایسی نعمت عظمیٰ ہے کہ جس کو حاصل کرنے کے لئے انبیاء کرام دعائیں کرتے تھے۔ ہم نے دعا بھی نہ مانگی رب تعالیٰ نے ہمیں پیدا ہی اپنے محبوب کا امتی کیا۔

اُمتی کی شان

ایک حدیث پاک میں آتا ہے (ذرا امتی کی تھوڑی شان بیان کر دیں)۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر جاتے ہیں اللہ تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں لقب کیا ملا کلیم اللہ۔ یعنی اللہ سے ہم کلام ہونے والا۔

ایک دن عرض کرنے لگے اے مالک ومولا! میں تیرے ساتھ گفتگو کرتا ہوں بڑا مزہ آتا ہے اگر گفتگو میں اتنا مزہ ہے تو دیدار میں پتہ نہیں کتنا مزہ ہوگا۔ عرض کر دی یا اللہ مجھے اپنا آپ دکھا میں تجھے دیکھنا چاہتا ہوں۔

اللہ رب العزت نے یہ نہیں فرمایا کہ موسیٰ مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا فرمایا موسیٰ تو نہیں دیکھ سکتا۔ عرض کی یا اللہ! دکھا رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا اچھا میں اپنے نور کی ایک تجلی پہاڑ پر ڈالتا ہوں اگر یہ اپنے مقام پر برقرار رہے تو تو مجھے دیکھ لینا۔

قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا جب اللہ نے نور کی تجلی پہاڑ پر ڈالی وہ جل کر سرمہ ہوگیا موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو گئے جب ہوش آیا تو فرمایا اے مالک و مولا میں تیرے نور کی تجلی برداشت نہیں کر سکا۔ فرمایا موسیٰ آ میں تجھے اپنے محبوب کے امتی کی عظمت بتاؤں عرض کیا وہ عظمت کیسی ہوگی؟ فرمایا جیسی ایک تجلی پہاڑ پر ڈالی' یہ جل کر سرمہ ہوگیا اور تو بے ہوش ہوگیا۔ ایسی ستر ہزار تجلیاں اپنے محبوب کے امتی پر اس وقت ڈالوں گا جب وہ نماز پڑھ رہا ہوگا۔

پیارے اسلامی بھائیو! آخر میں آپ سے ایک بات عرض کرنی ہے ذرا سچی سچی بات کرنا ایسے عظمت والے نبی کو خوش کرنا چاہیے یا ناراض کرنا چاہیے۔ یقیناً خوش کرنا چاہیے۔ واہ واہ' بہت ساروں نے دو دو ہاتھ کھڑے کر دیئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو دو دو مرتبہ مدینے لے جائے اب پیارے اسلامی بھائیو! آپ نے ہاتھ کھڑا کر کے یہ کہہ دیا ہے کہ ہم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش کرنا ہے اور ناراض نہ ہونا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز پڑھا کرو۔ ہم نماز نہ پڑھیں تو کیا سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوں گے کہ ناراض؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رمضان کے روزے رکھا کرو'

زکوۃ دو اپنے مالوں میں سے ہم روزے بھی نہ رکھیں زکوۃ بھی نہ دیں۔ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہو جائیں گے کہ ناراض؟ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! کہ مجوسیوں جیسی شکلیں مت بناؤ۔ میری سُنت سے محبت کرو۔ میری سنت پر عمل کرو۔ ہم صبح صبح اٹھ کر ناشتہ ہی نہ کریں جب تک کہ سنت کو اتار کر گندی نالی میں نہ بہا دیں' اب خود ہی بتاؤ کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم اس سے خوش ہوں گے کہ ناراض؟

ہم نے ابھی ہاتھ کھڑا کر کے یہ وعدہ کیا ہے کہ ہم نے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا کرنا ہے ''خوش کرنا ہے'' اب جو جو اسلامی بھائی خوش کرنا چاہتا ہے دل سے پھر آج اتنی بلند آواز سے اِنْ شآءَ اللہ ﷻ کہے کہ شیطان بھاگ جائے اور شیطان کا کلیجہ پھٹ جائے کہ وہ کہہ اٹھے کہ میں نے تو بڑے بڑے جال بنے۔ لیکن انہوں نے اِنْ شآءَ اللہ ﷻ کہہ کر سارے جال ختم کر کے رکھ دیئے کہ اے مالک و مولا! میں غفلت کی وجہ سے نماز میں سستیاں کرتا تھا۔ آج مجھے پتہ چلا کہ نماز ترک کرنے سے تو بھی ناراض ہو جاتا ہے۔ تیرا محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی ناراض ہو جاتا ہے جس محبوب نے ہماری خاطر ساری ساری رات کھڑے ہو کر دعائیں مانگیں پاؤں سوجھ گئے۔ محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو اس دنیا میں آئے تو اپنی اُمت کو یاد کرتے ہوئے آئے جب قبر میں تشریف لے گئے تو امتی امتی پکارتے ہوئے تشریف لے گئے اور محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج شریف کی رات تھی وہاں بھی اُمت کو نہ بھولے ایسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنا اچھی بات نہیں ہے۔ لہٰذا اے مالک و مولا! میں آج سے اس بات کا پختہ عہد کرتا ہوں کہ آج کے بعد میری کوئی نماز قضا نہیں ہو گی (اِنْ شآءَ اللہ) آواز ذرا کم ہے کیونکہ شیطان کان میں پھونک مار دے گا کہ اِنْ شآءَ اللہ نہ کہنا نماز پڑھنی پڑ جائے گی پہلی بات یہ بتاؤ کہ شیطان ہمارا دوست ہے یا دشمن؟ دشمن کی بات ماننی چاہیے یا مخالفت کرنی چاہیے؟ پھر ہوتی نظر نہیں آ رہی دیکھو شیطان کان میں پھونک مارتا ہے کہ اوئے تو نے کل نماز نہیں پڑھی تو اِنْ شآءَ اللہ نہ کہنا اپنی ایمانداری سے بتاؤ کہ شیطان کی بات مانتے رہے تو کبھی توبہ کر سکیں گے؟ نہیں! شیطان کہتا ہے کل تو نے نماز نہیں پڑھی کل

تک زندہ رہنے کی ضمانت ہے کسی کے پاس؟ کیا پتہ آج ہی توبہ کریں آج ہی نیک نیت کریں صبح موت آ جائے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں جنت میں پہنچ جائیں۔ اب دوسری بات سنو شیطان کہتا ہے کہ کل تو نے نماز نہیں پڑھی نماز اپنی ہمت سے پڑھنی ہے یا رب کی توفیق سے جب توفیق رب نے دینی ہے تو ہم نیت کرتے وقت کیوں پریشان ہوں۔ آج اگر سچے دل سے نیت کر لیں رب تعالیٰ ہم سب کو نمازی بنا دے اس کے لئے مشکل ہے۔ رب تعالیٰ ہم سب کو ولی بنا دے۔ اس کے لئے کوئی مشکل ہے یقیناً میں کہتا ہوں کہ رب تعالیٰ کی شان بڑی افضل واعلیٰ ہے غوث پاک کی نظر پڑ جائے تو چور ولی بن جائے۔

اس نے چوروں کو دیکھا ولی کر دیا
پر خطاؤں کو قطب جلی کر دیا

اگر غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نگاہ کا یہ عالم ہے تو سرکار کی نگاہ کا عالم کیا ہوگا۔

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا
دیکھا جس سمت ابر کرم چھا گیا
رخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا
جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

جس محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی شان ہے تو اس محبوب کریم کے رب کا مقام کیا ہوگا؟ رب تعالیٰ سب کو نمازی بنا دے اس کے لئے مشکل نہیں تو جب توفیق رب نے دینی ہے تو ہمیں نیت کرتے وقت پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

تیسری بات شیطان کہتا ہے کہ آج اگر تو نے توبہ کر لی کل تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا تو۔ پچھلے سارے گناہ پھر شامل کر دیئے جائیں گے۔ یہ بھی غلط بات ہے جب بندہ توبہ کرتا ہے رب تعالیٰ اس کے گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل کر دیتا ہے یہ کوئی جذبات میں لانے والی بات نہیں کر رہا۔ قرآن کا فیصلہ ہے

اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحاً فَاُولٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِہِمْ حَسَنٰتٍ (سورہ فرقان آیت ۷۰)

مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔ (کنزالایمان)

اور اگر بالفرض اس سے کوئی غلطی بھی ہو جائے تو ایک گناہ لکھا جائے گا پچھلے گناہ شامل نہیں ہوں گے۔ اب بتاؤ توبہ میں فائدہ ہے یا نقصان ہے؟ چلیں میں ایک اور عرض کرتا ہوں کہ جو سمجھتا ہے کہ شیطان میرا یار ہے میں نہیں چاہتا اِنْ شَآءَ اللّٰہ کہنے سے اس کا دل ٹوٹ جائے وہ بے شک اِنْ شَآءَ اللّٰہ نہ کہے جو سمجھتا ہے کہ شیطان میرا دشمن ہے میرے باپ دادا کا بھی دشمن ہے وہ تو پھر رعایت بالکل ہی نہ کرے تو سبھی پھر بلند آواز میں کہیں کہ اِنْ شَآءَ اللّٰہ آج کے بعد ہماری کوئی نماز قضا نہیں ہوگی' رمضان کا کوئی روزہ بھی نہ چھوڑیں گے' آج کے بعد داڑھیاں بھی نہیں منڈوائیں گے' آج کے بعد گانے باجے چھوڑ کر سرکار کی نعتیں بھی پڑھیں گے' اِنْ شَآءَ اللّٰہ ﷻ

اچھوں کی صحبت اچھا بنا دیتی ھے

پیارے اسلامی بھائیو! ہم نمازی بن جائیں سنتوں پر عمل کرنے والے بن جائیں۔ اس کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ ہم اپنی صحبت نیکیوں کے ساتھ کرلیں۔ کیونکہ نیک بندے کی صحبت نیک بنا دیتی ہے اور برے بندے کی صحبت دیکھو آپ کہیں گے کہ نیک صحبت کہاں ملے گی۔ آپ کے بالکل قریب سوڈیوال کوارٹروں کی بڑی مسجد محمدی حنفیہ ہے وہاں نیک صحبت بنائی جاتی ہے اور وہ کیسی صحبت ہے جو بھی وہاں جاتا ہے اس کو کیسا رنگ ملتا ہے ایسا رنگ جس کو دیکھ کر سبز گنبد یاد آ جاتا ہے۔

الحمد للہ آپ کے قریب ہی سوڈیوال کوارٹروں کی مسجد محمدی حنفیہ میں دعوت اسلامی کا ہفتہ وار سنتوں بھرا اجتماع ہر جمعرات بعد نماز عشاء ہوتا ہے تو میں سبھی اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ سب اجتماع میں باقاعدگی سے تشریف لائیں۔

آپ کے گھر کے قریب سے گاڑی کا ضرور انتظام ہوتا ہوگا۔ اگر نہ بھی ہو تو بندہ جا بھی سکتا ہے آپ حضرات جانا چاہیں تو ضرور کوشش کرکے تشریف لایا کریں کیونکہ

حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب چند بندے اللہ کا ذکر کرنے کے لئے ایک جگہ اکٹھے ہوتے ہیں اور ان کے دل میں کوئی دنیوی لالچ نہیں ہوتی صرف اللہ کی رضا کے لئے اکٹھے ہوتے ہیں تو جب اللہ تعالیٰ کا ذکر کرکے فارغ ہوتے ہیں واپس جانے لگتے ہیں تو ایک فرشتہ غیب سے ندا کرتا ہے کہ جانے والو جاؤ اور اپنے عمل نئے سرے سے شروع کرو' رب تعالیٰ نے تمہارے سارے سابقہ گناہ بخش دیئے ہیں۔ لہٰذا اجتماع میں جانے سے ہماری بخشش ہوتی ہے۔ لیکن شیطان نہیں چاہتا کہ ہماری بخشش ہو لہٰذا ہمیں شیطان کی بات نہیں ماننی چاہئے اس کے علاوہ پیارے اسلامی بھائیو! ہمارے یہاں سے ایک مدنی قافلہ بھی سفر کررہا ہے کیونکہ ابتدا میں میں نے بتایا تھا کہ ہمارے پاس علم نہیں ہوتا۔ علم کا یہ عالم ہے اتنے بڑے اجتماع میں میں یہ اعلان کروں کہ جس کو چھے کلمے یاد ہیں ایمان کی صفتیں یاد ہیں نماز جنازہ یاد ہے دعائے قنوت یاد ہے وضو کا طریقہ غسل کا طریقہ نماز کی شرائط۔ نماز کے فرائض جس کو آتے ہیں وہ ہاتھ کھڑا کرے تو شاید ہی کوئی ہاتھ کھڑے ہوں۔ میں آپ کو صحیح بتا رہا ہوں کہ اگر کسی کا نکاح پڑھانے جاؤ تو جو دولہے ہوتے ہیں ان بے چاروں کو کلمے یاد نہیں ایمان کی صفتیں یاد نہیں میں کہتا ہوں کہ چلو یار میں آگے آگے پڑھتا ہوں تم پیچھے پیچھے پڑھ لو۔ تو ایسے دولہے بھی ہوتے ہیں کہ وہ پیچھے بھی نہیں پڑھ سکتے۔ اس وقت میں سوچتا ہوں کہ جو زمین پر بیٹھ کر کلمہ نہیں سنا سکتا قبر میں جا کر خاک سنائے گا۔ اس لئے خدارا ان چیزوں کو یاد کرنے کے لئے وقت نکالو۔ مدنی قافلوں میں سفر کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ یہ سب چیزیں آپکو یاد ہو جائیں گی۔ الحمد للہ مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے بہت کچھ ملتا ہے آپ جتنی دیر آم کھائیں گے نہیں آپ کو ذائقے کا پتہ نہیں چلے گا کہ کتنے مزے کا ہے۔ اسی طرح جب تک آپ سفر نہیں کریں گے آپ کو پتہ نہیں چلے گا لہٰذا میں تمام اسلامی بھائیوں کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ہمارے اجتماع کے بعد تبرک تقسیم ہوتا ہے' تو تبرک ہمارے ہاں ہوتا ہے مدنی قافلوں کا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! تین تین دن کے مدنی قافلوں کا تبرک تو لے کر ہی جائیں ویسے بھی میرا خیال ہے کہ اتوار اور پیر کی چھٹی ہے ایک اور دن ساتھ ملاؤ تو

تین دن مدینہ مدینہ ہو جائے گی اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ تو سبھی اسلامی بھائی کوشش کریں گے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

سرکار دو عالم ﷺ کا تین بار آمین فرمانا

سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر شریف پر جلوہ افروز ہوئے جب پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو آمین فرمایا۔ پھر دوسری سیڑھی پر پھر آمین پھر تیسری سیڑھی پر پھر آمین ارشاد فرمایا صحابہ کرام حیران ہوئے کہ آج سے پہلے ہم نے ایسا نہیں سنا پتہ نہیں کیا بات ہے نماز کے بعد عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم آج خلاف معمول ہم نے آپ کو آمین تین مرتبہ کہتے ہوئے سنا ہے وجہ کیا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل امین علیہ السلام حاضر ہوئے عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم وہ ہلاک ہو جائے جس کے سامنے آپ کا ذکر خیر ہو اور وہ درود و سلام نہ پڑھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین کی مہر لگا دی میں نے دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو جبریل عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم وہ بھی اللہ کی رحمت سے دور ہو جائے کہ جس کی زندگی میں رمضان شریف آئے تو وہ اس ماہ میں روزے رکھ کر اپنے گناہ نہ بخشوائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر بھی آمین فرما کر مہر لگا دی تیسری سیڑھی پر جب قدم مبارک رکھا تو جبریل علیہ السلام عرض کرنے لگے وہ بندہ بھی ہلاک ہو جائے۔ جس کی زندگی میں اس کے والدین بڑھاپے کو پہنچ جائیں اور ان کی خدمت کر کے جنت نہ حاصل کر لے۔

پیارے اسلامی بھائیو! جس طرح بچہ میٹرک کا امتحان دیتا ہے یا ایف اے کا یا بی اے کا اس کے پاس اتنا بڑا سلیبس ہوتا ہے ساری کتابیں پڑھے گا پھر کہیں امتحانات دے گا اور اگر وہ میرے پاس آئے تو اسے کہوں کہ یہ پانچ سوال یاد کر لے ان ہی میں سے پرچہ آ جائے گا اب وہ بندہ جو پانچ سوال بھی نہ حل کر سکے اس سے بڑا کون بدبخت ہوگا۔ رب ذوالجلال نے ارشاد فرمایا جس کی زندگی میں ماں باپ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو اس بندے کا جنت حاصل کرنے کا آسان ترین راستہ ہے اور جو بندہ اس موقع سے اس

گولڈن چانس سے بھی فائدہ حاصل نہ کر سکے اس جیسا بدبخت بندہ کوئی نہیں۔

ہمیں اللہ تعالٰی کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ خدا نے ہمیں اسلام مذہب عطا فرمایا ایسا پیارا مذہب کہ اگر ماں باپ بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کی خدمت کرنے سے رب بھی راضی اور اس کا محبوب بھی راضی ان کی خدمت کر کے جنت میں اعلٰی مقام حاصل ہو جائے۔

ورنہ دوسرے مذاہب میں کیا ہے؟ اگر والدین بوڑھے ہو جائیں تو بوڑھے ہاؤس اور آپ حضرات سن کر حیران ہوں گے کہ اب وہ ہاؤس بوڑھے ہاؤس پاکستان میں بھی بننا شروع ہو گئے ہیں۔ ماں باپ بوڑھے ہو جائیں ان کو وہاں چھوڑ آئیں یہ سب دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہماری اولاد ہماری فرمانبردار ہو جائے تو پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اولاد کو دین کا علم سکھانا ہوگا ایک مقام پر آتا ہے کہ ایک بندے نے منت مانی کہ اگر میرا یہ کام ہو گیا تو میں کعبے کی چوکھٹ کو بوسہ دوں گا۔ امیر آدمی تھا لیکن جب وہ کام ہوا اس وقت وہ غریب ہو چکا تھا۔ بڑا پریشان ہوا اب میں اپنی منت کیسے پوری کروں کبھی کسی کے پاس جا رہا ہے کبھی کسی کے پاس جا رہا ہے لیکن بات نہیں بن رہی آخر کار کسی نے کہا اگر مسئلہ حل کروانا ہے تو حضرت امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس چلے جاؤ امام اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگا کہ جناب یہ معاملہ ہے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کیا تیری ماں زندہ ہے؟ کہنے لگا ہاں فرمایا کہ جاؤ ماں کے قدموں کو چوم لو یہ ایسے ہوگا کہ جیسے تو نے کعبے کی چوکھٹ کو بوسہ دیا۔

ماں کے قدموں کے نیچے جنت رکھ دی گئی ہے آج ہماری خواہش ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے۔ انجینئر بن جائے میرا بیٹا بڑا آفیسر بن جائے بڑا بزنس مین بن جائے لیکن یہ نہیں چاہتے کہ میرا بیٹا عاشق رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) بن جائے حافظ قرآن بن جائے کہ میرا بیٹا عالم دین بھی بن جائے ہم اس طرف نہیں جاتے جب ہمارے دل میں خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے ہم اس کو فزکس، کیمسٹری، انگلش، ڈرائنگ

پڑھا رہے ہیں جس علم نے ماں باپ کے قدم چوموانے ہیں اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ حالانکہ اگر ماں باپ کی عظمت سکھائے گا تو دین اسلام ہی سکھائے گا۔ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کے چہرے کو محبت سے ایک مرتبہ دیکھا اُسے ایک مقبول حج کا ثواب دے دیا جائے گا۔ ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) عرض کرتے ہیں کہ یارسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم اگر کوئی دن میں سو مرتبہ دیکھے فرمایا رب کے ہاں ثواب کی کمی نہیں اگر تم ہزار مرتبہ بھی دیکھو اللہ عزوجل تمہیں ہزار حج کا روزانہ ثواب عطا کرے گا۔

یہ کون سکھائے گا یہ دین اسلام سکھائے گا لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم خود بھی اجتماع میں جائیں اپنی اولاد کو بھی لے جائیں تاکہ وہاں جا کر آپ کے دل میں عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو۔ ماں باپ کا ادب و احترام بھی ہوگا علم دین بھی حاصل ہوگا اس کی دنیا بھی سنورے گی آخرت بھی۔ ہر کام کا کوئی نہ کوئی مقصد ہوتا ہے۔ لہٰذا دعوت اسلامی کا مدنی مقصد اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنا ہے۔ ہماری اصلاح کیسے ہوگی۔ حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی کے بتائے ہوئے 72 مدنی انعامات پر عمل کرنے سے ہوگی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح دعوت اسلامی کے مدنی قافلوں میں سفر کرنے سے ہوگی۔ لہٰذا اس مدنی مقصد کے حصول کے لئے ہمیں مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں سفر کرنا ہوگا۔ اللہ عزوجل ہمیں مدنی قافلوں میں سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لوٹنے رحمتیں قافلے میں چلو — سیکھنے سنتیں قافلے میں چلو
چاہو گر برکتیں قافلے میں چلو — پاؤ گے عظمتیں قافلے میں چلو
ہوں کی حل مشکلیں قافلے میں چلو — دور ہوں آفتیں قافلے میں چلو
طیبہ کی جستجو حج کی گر آرزو — ہے بتا دوں تمہیں قافلے میں چلو
اُلفت مصطفیٰ اور خوف خدا — چاہئے گر تمہیں قافلے میں چلو
گر مدینے کا غم چاہئے چشم نم — لینے یہ نعمتیں قافلے میں چلو
قرض ہو گا ادا آ کے مانگو دعا — پاؤ گے برکتیں قافلے میں چلو
دکھ کا درماں ملے آئیں گے بھلے دن — ختم ہوں گردشیں قافلے میں چلو
علم حاصل کرو جہل زائل کرو — پاؤ گے رفعتیں قافلے میں چلو
بارہ ماہ کے لئے تیس دن کیلئے — بارہ دن دے ہی دیں قافلے میں چلو
سنتیں سیکھنے تین دن کے لئے — ہر مہینے چلیں قافلے میں چلو

یا خدا ہر گھڑی رٹ ہو عطار کی
قافلے میں چلیں قافلے میں چلو

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ   اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰهِ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ   وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا نُوْرَ اللّٰهِ

کراماتِ غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ

درود پاک کی فضیلت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو میرا امتی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے اللہ عزوجل اس کی طرف دس مرتبہ رحمت کی نظر فرماتا ہے۔

آپ بھی اس عقیدت کے ساتھ تین تین مرتبہ بلند آواز سے درود پاک پڑھے اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ یہاں سے شیطان بھاگ جائے۔

ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑی اونچی آواز میں ذکر کر رہے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا کہ عمر اتنی اونچی آواز میں ذکر کیوں کر رہے تھے؟ تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس لئے کہ سونے والے جاگ جائیں اور شیطان ہم سے بھاگ جائے تو اس لئے آپ سب بھی بلند آواز سے درود پاک پڑھیں تا کہ یہاں سے شیطان بھاگ جائے۔

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اور پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنو! نگاہیں نیچی کئے توجہ کے ساتھ درس و بیان سننا چاہیے لاپرواہی کے ساتھ اِدھر اُدھر دیکھتے ہوئے

زمین کو کریدتے ہوئے کپڑوں یا بالوں کو سہلاتے ہوئے درس و بیان سننے سے اس کی برکتیں زائل ہونے کا اندیشہ ہے۔

ذکر کی محافل میں فرشتوں کا نزول

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ عزوجل نے فرشتوں کی ایک جماعت مقرر فرمائی ہے جس کا کام یہ ہے کہ وہ کائنات میں سیر کرتے رہتے ہیں اور جس جگہ اللہ عزوجل کے ذکر کی محفل ہوتی ہے وہاں پر اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں تو پہلا فائدہ تو یہ کہ جہاں ذکر کی محفل ہو گی وہاں سے ایک ایسا نور نکلتا ہے کہ آسمانوں کو چیرتا ہوا اوپر نکل جاتا ہے۔ اور فرشتے اس نور کو دیکھ کر وہاں اکٹھے ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

دوسرا بزرگ فرماتے ہیں کہ جہاں اللہ عزوجل کے ذکر کی محفل ہوتی ہے وہاں سے ایسی خوشبو نکلتی ہے کہ اس خوشبو کو سونگھ کر سارے فرشتے ادھر جمع ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اللہ عزوجل کے ذکر کی جو محفل ہے اس کی بڑی قدر و منزلت ہے۔

محفل غوث کی شان

بندہ تھوڑی دیر کے لئے سوچ لے کہ آج کوئی اچھا مبلغ بیان کرنے والا ہو تو اس کا بیان سننے کے لئے کتنے زیادہ افراد جمع ہو جاتے ہیں اور جہاں پر حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرنے والے ہوں تو وہاں کا عالم ہی کچھ اور ہو گا۔ کیونکہ اللہ عزوجل کے ولی غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ کی شان یہ ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے صاحبزادے جن کا نام عبدالرزاق ہے بڑے اہل علم تھے۔ اپنے والد صاحب سے عرض کرنے لگے حضور! آج میں بیان کروں گا اور ایسے ایسے نقطے بیان کروں گا کہ لوگوں کے دل ہل کر رہ جائیں گے۔ فرمایا اچھا اور اب وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے بیان کرنا شروع کیا لیکن مجمع پر اثر نظر نہ آیا بڑے بڑے نقطے بیان کئے مگر...... تو پھر حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے تو انہوں نے چند عام واقعات سنائے ایسا اثر ہوا کہ وہاں سے کتنے

جنازے اٹھ گئے۔ لوگوں پر ایسا وجدان طاری ہوا کہ کئی نے اس وجدانی کیفیت میں انتقال فرمایا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ "یاد رکھو اللہ ﷻ نے ہمارے ہاتھ میں لوگوں کے دل دیئے ہوئے ہیں اور جس طرف ہم لوگوں کے دل پلٹنا چاہیں پلٹ کر رکھ دیں۔ تو جس طرح حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان سننے کے لئے لوگ بڑے جوق در جوق آیا کرتے تھے۔ بلکہ ایسا ہوتا تھا کہ بیان شروع ہونے سے پہلے ہی لوگ اکٹھا ہونا شروع ہو جاتے اور ہزاروں کا مجمع اکٹھا ہو جایا کرتا تھا۔

پریشانی دور ہو گئی

ایک مرتبہ حضرت ابو معانی رحمتہ اللہ علیہ بھی سامعین میں موجود تھے۔ فرماتے ہیں کہ میں کافی دیر پہلے کا آ کر بیٹھا ہوا تھا۔ جب حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان شروع کیا بیان کرتے جا رہے ہیں کرتے جا رہے ہیں اسی دوران مجھے استنجا پانی کی بڑی سخت حاجت ہوئی۔ ایسی حاجت ہوئی کہ مجھ سے کنٹرول نہ ہو رہا تھا۔ اب میں سوچتا ہوں کہ میں یہاں سے اٹھ کر جاؤں گا تو مجمع بڑا کثیر ہے۔ راستے میں کہیں کپڑے ناپاک نہ ہو جائیں اور یہاں پر استنجا پانی کر نہیں سکتا۔ بڑا پریشان ہوا فرمایا اتنے میں حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر شریف پر تشریف فرما بھی ہیں تو میں نے یوں محسوس کیا کہ میرے پاس بھی کھڑے ہیں۔ انہوں نے اپنی چادر میرے اوپر ڈال دی فرمایا جب میرے اوپر چادر آ گئی تو میں نے اپنے آپ کو ایک نہر کے کنارے موجود پایا۔ میں وہاں پر استنجا پانی کر کے فارغ ہو گیا تو میں نے اپنا تھیلا درخت کی ایک شاخ کے ساتھ لٹکا دیا پھر وضو وغیرہ کیا میں یہ سب کچھ کر بھی رہا تھا اور مجھے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں وہاں بیٹھا ہوا سب کچھ سن بھی رہا ہوں۔ تھوڑی دیر کے بعد جب میں بالکل فارغ ہو گیا آپ نے وہ کپڑا اٹھایا اور میں پھر مجمع کے اندر ویسے ہی موجود ہو گیا۔

حضرت ابو معانی فرماتے ہیں کہ ایک عرصہ کے بعد میں ایک مرتبہ تجارت کی غرض سے

باہر نکلا تقریباً چودہ دن کا فاصلہ طے کرنے کے بعد میں ایک مقام پر پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہی نہر ہے وہی درخت ہے اور وہی سارا حساب کتاب ہے تو مجھے یاد آیا کہ اپنا وہ تھیلا جو درخت کی ٹہنی پر لٹکایا تھا وہ وہیں پر موجود تھا۔

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے

ایک مرتبہ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف فرما ہیں اور مدرسہ میں آپ درس دے رہے ہیں دوران درس آپ نے اپنے ہاتھوں کو چادر کے اندر لے لیا۔ سر کو جھکا لیا۔ کافی دیر کے بعد جب آپ نے اپنے سر کو اٹھایا پھر اپنے ہاتھوں کو کپڑے سے باہر نکالا تو آستین سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ مریدین بڑے حیران ہوئے کہ مسئلہ کیا ہے کہ جب ہاتھ اندر گئے تھے تو خشک تھے اور جب باہر نکلے تو تر ہیں؟ پوچھنے کی جرات نہیں تھی۔ وہ وقت نوٹ کر لیا۔ کچھ دن گزرے تو کہنے لگے کہ میں نے دیکھا کہ ایک قافلہ بہت زیادہ ہدیئے تحائف لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو انہوں نے پوچھا کہ تم یہ نذرانے کیوں لائے ہو۔ فرمانے لگے کہ ہمارا بحری جہاز سمندر میں سفر کرتا ہوا آ رہا تھا طوفان کے اندر ہمارا جہاز گھر گیا جب طوفان کے اندر گھرا تو ہم نے دیکھا کہ ہمارا جہاز ڈوبنے لگا ہے۔ ہم نے وہیں جہاز پر کھڑے ہو کر بغداد شریف کی طرف منہ کر کے غوث اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو مدد کے لئے پکارا۔ پکارنے کی دیر تھی ہم نے دیکھا کہ دو ہاتھ نمودار ہوئے اور انہوں نے ہمارے جہاز کو پکڑ کر کنارے لگا دیا۔

ہمارا بھی بیڑا لگا دو کنارے
تمہیں ناخدائی ملی غوث اعظم

(سامانِ بخشش)

ڈاکو تائب ہو گئے

حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مرتبہ وضو فرما رہے تھے۔ دوران

وضو آپ نے ارشاد فرمایا لبیک لبیک اے میرے مرید میں حاضر ہوا میں حاضر ہوا میں
حاضر ہوا اتنا کہنے کی دیر تھی کہ آپ نے کھڑاؤں مبارک (جوتی کے نیچے کا تلہ لکڑی کا
ہوتا ہے) اسے اٹھایا اور فضا میں پھینک دی۔ ہم اپنے ہاتھوں سے کوئی چیز پھینکیں گے تو
تھوڑی دور جا کر گر جائے گی۔ لیکن آپ کا جو مرید وضو کروا رہا تھا اس نے دیکھا کہ وہ
آنکھوں سے غائب ہوگئی پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے دوسری کھڑاؤں اٹھائی اور وہ
بھی پھینک دی وہ بھی آنکھوں سے اوجھل ہوگئی۔ فرمانے لگے مجھے اتنی جرأت نہ ہوئی کہ
پوچھوں آپ کس کو لبیک فرما رہے ہیں اور یہ جو کھڑاؤں آپ نے ڈالی ہیں یہ کہاں چلی
گئی؟ میں نے وہ وقت اور دن نوٹ کر لیا۔ کچھ دن گزرے ایک قافلہ آیا بہت سا سامان
ہدیے اور نذرانے پیش کئے ان ہدیوں اور نذرانوں میں وہ کھڑاؤں مبارک بھی نظر
آئیں ہم نے پوچھا جناب یہ آپ کو کہاں سے ملیں؟ قافلہ والوں نے بتایا کہ فلاں دن
اور فلاں وقت تھا ہم فلاں جنگل میں قافلہ لے کر آ رہے تھے ہمارے قافلے کو ڈاکوؤں
نے لوٹ لیا جب ڈاکوؤں نے سارا سامان لوٹ لیا تو ڈاکوؤں کے سردار نے کہا کہ ان کو
قتل کر دو کیونکہ شہر میں جائیں گے اطلاع دیں گے تو ہمارے لئے پریشانی ہوگی۔ جب
ہم نے دیکھا کہ مال تو سارا گیا ہی ہے اب لگی ہیں جانیں بھی جانے تو ہم نے فوراً بغداد
شریف کی طرف منہ کر کے غوث پاک کو مدد کے لئے پکارا تو ہم نے دیکھا کہ وہ ڈاکو آ
کر ہمارے قدموں میں پڑ گئے اور زور زور سے رونا شروع کر دیا۔ ہم سب نے پوچھا
کہ تمہیں کیا ہوگیا؟ کہنے لگے کہ اپنا سارا مال لے لو اور جو کچھ ہم سے چاہتے ہو ہم
کرنے کے لئے تیار ہیں، صرف آپ ایسا کرو کہ ہماری خطا معاف کر دو۔ ہم نے کہا کہ
بھئی تمہیں ایک دم کیا ہوگیا ہے ابھی تمہارے تیور کچھ اور تھے ابھی ایک دم بدل گئے اس
میں کیا راز ہے؟ وہ کہنے لگے پتا نہیں کیا ہوا ہے کہ ایک کھڑاؤں آئی ہے اس نے
ہمارے سردار کے سر پر ایسا وار کرنا شروع کیا کہ وہ وہیں ڈھیر ہوگیا۔ ہمیں خطرہ ہے کہ
اگر تم نے ہمیں معاف نہ کیا تو ہم سب بھی ختم ہو جائیں گے۔ لہٰذا اپنا سارا سامان لے لو

اور ہمیں معاف کر دو۔ فرمانے لگے کہ انہوں نے ہمارا سارا سامان بھی واپس کر دیا اور
چوری سے توبہ بھی کر لی۔ لہٰذا ہم سب آپ کی خدمت میں نذرانہ پیش کرنے کے لئے
آئے ہیں۔

تمہیں دکھ سنو اپنے آفت زدوں کا
تمہیں درد کی دو دوا غوث اعظم

(ذوقِ نعت)

پیارے اسلامی بھائیو! بے شمار کرامتیں ایسی ہیں جو کہ آپ سنتے رہتے اور وہ
کتابوں میں موجود ہیں لیکن جب ایسی کرامتیں بیان کی جائیں تو کچھ ایسے بھی افراد ہیں
کہ جو یہ کہتے ہیں کہ جناب بھلا عقل یہ مانتی ہے کہ بندہ مسجد میں بیٹھا ہے اور سمندر میں
ہاتھ ڈال کر جہاز کو پکڑ کر کنارے لگا دے؟ عقل یہ بات مانتی ہی نہیں ہے (اللہ تعالیٰ
نے آپ کو ذی شعور بنایا ہے) ذرا عقل سے کام لو اور دیکھو ایک بندہ ایسے اپنے
کھڑاؤں کو ہوا میں اچھالے اور وہ آنکھوں سے غائب ہو جائیں یہ کبھی ممکن ہی نہیں' لہٰذا
یہ جو کچھ بھی بیان کیا جاتا ہے سب کا سب معاذ اللہ من گھڑت ہے یہ واقعات اس لئے
بیان کئے جاتے ہیں کہ بیان کرنے والے کی واہ واہ ہو جائے حالانکہ ان کی اصل کچھ نہیں
ہے۔ تو اس طرح کی باتیں کر کے نادان لوگ اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو
پریشان کرتے ہیں' ذرا ہم اس بات پر غور و فکر کر کے دیکھیں کہ جو یہ کہتا ہے کہ یہ بات
ممکن نہیں ہے' عقل میں نہیں آتی کہ بندہ مسجد میں بیٹھا ہو اور جہاز کو سمندر سے پکڑ کر
کنارے لگا دے۔ یہ عقل نہیں مانتی' تو پیارے اسلامی بھائیو؟ معجزہ اور کرامات کہتے ہی
اس کو ہیں جس کو عقل نہ مانے! نہیں سمجھ لگی؟

معجزہ اور کرامات عادت کے خلاف ہے جو فعل انسان کی عقل میں نہ آ سکے وہ
ہو جائے اگر نبی کے ہاتھ سے ہوگا تو اس کو معجزہ اور اگر اللہ کے کسی ولی سے ہو جائے تو
اُسے کرامت کہتے ہیں اور جو عقل میں آئے وہ تو کرامت ہو ہی نہیں سکتی کرامت کی

تعریف ہی یہ ہے معجزہ کی تعریف ہی یہ ہے کہ انسان کی عقل نہیں مانتی کہ چاند دو ٹکڑے ہوسکتا ہے لیکن ۔

تیری مرضی پا گیا سورج پھرا اُلٹے قدم
تیری انگلی اُٹھ گئی مہ کا کلیجہ چر گیا

معجزاتِ سرورِ کونین ﷺ

پیارے اسلامی بھائیو! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی انگلی کا اشارہ ہوا ڈوبا سورج واپس آ گیا اور چاند کو اشارہ کیا تو دو ٹکڑے ہو گیا یہ عقل نہیں مانتی کہ انگلی کا اشارہ ہو تو چاند دو ٹکڑے ہو جائے۔ لیکن نبی کی انگلی کا اشارہ ہو گیا' ایسا ہو گیا۔ اس کو کیا کہا جائے گا؟ معجزہ! پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک غیر مسلم آتا ہے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہ سامنے جو درخت ہیں آپ ان کو بلائیں اور اگر وہ آ جائیں تو میں سمجھوں گا کہ آپ اللہ کے سچے نبی ہیں۔ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں ان کو بلاؤں اور وہ آ جائیں یا یہ زیادہ بہتر ہے کہ تو جا کر درختوں سے کہہ کہ اے درختو تمہیں تمہارا نبی بلا رہا ہے' کہنے لگا کہ اگر میں جا کر کہہ دوں اور وہ آ جائیں یہ تو بہت ہی بڑی بات ہے۔ فرماتے ہیں کہ جاؤ پھر جا کر پیغام دے دو۔ غیر مسلم جا کر درختوں کو پیغام دے رہا ہے اے درختو! تمہیں تمہارا نبی بلا رہا ہے۔ وہ درخت ایک دم وجد میں آ گئے اور زمین کو چیرتے ہوئے سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔

کنکریاں بول اُٹھیں

ابو جہل مٹھی میں کوئی چیز بند کر کے آ گیا اور آ کر کہہ رہا ہے توجہ سے سنیئے! کہتا ہے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جو اللہ کا سچا نبی ہوتا ہے وہ غیب جاننے والا ہوتا ہے ابو جہل کیا کہہ رہا ہے یہ ابو جہل کا عقیدہ ہے کہ جو سچا نبی ہے وہ کیا کرتا ہے؟ یار کتنے

افسوس کی بات ہے کہ جو کلمہ پڑھ کر بھی کہتا ہے کہ غیب نہیں جانتا۔ نہیں سمجھ لگی بات؟ ابو جہل مٹھی میں کنکریاں بند کر کے لایا اور یہ کہہ رہا ہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم اللہ کے سچے نبی ہو تو بتاؤ کہ میری مٹھی میں کیا ہے؟ کیونکہ جو اللہ کا سچا نبی ہوتا ہے وہ غیب جاننے والا ہوتا ہے۔ تو پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو جہل میں بتلا دوں کہ تیری مٹھی میں کیا ہے یا جو چیز بند ہے وہ خود بتا دے کہ میں کون ہوں؟ ابو جہل یہ سوچ ہی رہا تھا کہ میرے ہاتھ میں تو پتھر ہیں اس کی نہ زبان ہے نہ اس کے ہونٹ ہیں نہ اس کے دانت ہیں حروف کیسے نکلیں گے یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ لیکن اس کو کیا پتہ کہ معجزہ ہوتا ہی وہ ہے جہاں پر عقل کام نہ کرے اور نبی کے کہنے سے ہو جائے' اس کو معجزہ کہتے ہیں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشارہ کیا تو ان کنکروں نے پڑھنا شروع کر دیا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو اگر یہ بندہ سوچ میں پڑ جائے کہ بندہ یہاں پر بیٹھ کر دور سے کسی کی مدد نہیں کر سکتا یہ ناممکن بات ہے میں آپ کو کسی حدیث کا حوالہ نہیں بلکہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام سناتا ہوں پارہ نمبر ۱۹ سورۃ النمل میں ارشاد فرمایا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا دربار سجا ہوا ہے شہزادی آ رہی ہے آپ نے اپنے درباریوں سے ارشاد فرمایا کہ

قَالَ یٰۤاَیُّهَا الْمَلَؤُا اَیُّكُمْ یَاْتِیْنِیْ بِعَرْشِهَا قَبْلَ اَنْ یَّاْتُوْنِیْ مُسْلِمِیْنَ ۝ (النمل ۳۸)

سلیمان نے فرمایا اے درباریو تم میں کون ہے کہ وہ اس کا تخت میرے پاس لے آئے قبل اس کے کہ وہ میرے حضور مطیع ہو کر حاضر ہو۔ (کنزالایمان)

پتہ یہ چلا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کو یہ علم تھا کہ شہزادی آ رہی ہے اور اس نے آ کر مسلمان ہونا ہی ہے اور یہ بھی علم تھا کہ مسلمان ہونا ہے قرآن مجید میں رب تعالیٰ نے ارشاد فرمایا

قَالَ عِفرِیتٌ مِّنَ الجِنِّ اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ (النمل ۳۹) ایک بڑا خبیث جن بولا میں وہ تخت حضور میں حاضر کردوں گا۔

کتنی دیر میں

قَبلَ اَن تَقُومَ مِن مَّقَامِکَ ۚ وَاِنِّی عَلَیہِ لَقَوِیٌّ اَمِینٌ ○ (۳۹)

قبل اس کے کہ حضور اجلاس برخاست کریں اور بے شک میں اس پر قوت والا' امانت دار ہوں

فرمایا بیٹھ جاؤ مجھے اس سے بھی جلدی چاہیے آپ کے وزیر حضرت آصف بن برخیا عرض گزار ہوئے۔

قَالَ الَّذِی عِندَہٗ عِلمٌ مِّنَ الکِتٰبِ اَنَا اٰتِیکَ بِہٖ قَبلَ اَن یَّرتَدَّ اِلَیکَ طَرفُکَ ۚ فَلَمَّا رَاٰہُ مُستَقِرًّا عِندَہٗ قَالَ ھٰذَا مِن فَضلِ رَبِّی (النمل ۴۰)

اس نے عرض کی جس کے پاس کتاب کا علم تھا کہ میں اسے حضور میں حاضر کر دوں گا ایک پل مارنے سے پہلے' پھر جب سلیمان نے تخت کو اپنے پاس رکھا دیکھا' کہا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔ (کنزالایمان)

قرآن پاک کی آیات ہیں اگر کسی کو شک و شبہ ہو تو گھر جا کر ضرور پڑھے اور پڑھنا بھی چاہیے۔ کوشش کرو کہ ہر اسلامی بھائی اپنے گھر میں کنز الایمان شریف کا نسخہ ضرور رکھو وہ ترجمہ جس میں ادب کو ملحوظ خاص رکھا گیا ہے کوشش کرو صبح اٹھ کر روزانہ قرآن مجید کا چاہیے ایک صفحہ پڑھو اور ساتھ اس کا ترجمہ بھی پڑھو اور حاشیہ بھی جو سید محمد نعیم الدین مراد آبادی نے تحریر فرمایا ہے۔ اِن شآء اللہ عزوجل آپ کا سینہ مدینہ بن جائے گا۔

میں عرض کر رہا تھا آپ نے عرض کیا کہ میں پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں صرف دعویٰ نہیں کیا بلکہ توجہ فرمائیں کہ تخت وہاں پر موجود تھا۔ وہ تخت کوئی ایک چھٹانک یا دو چھٹانک کا نہیں تھا بلکہ اس کے بارے میں مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ وہ چالیس گز چوڑا تھا اور اسی گز لمبا تھا اور وہ سات کوٹھریوں میں اس کو بند کر کے آئی تھی۔ اس کے

اوپر بڑے بڑے قیمتی ہیرے لگے ہوئے تھے بڑے بڑے قیمتی جواہرات لگے ہوئے تھے۔ حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربار میں کھڑے ہو کر اعلان کر رہے ہیں کہ میں لا سکتا ہوں پلک جھپکنے سے پہلے لا سکتا ہوں مجھے آپ یہ بتلاؤ کہ وہ دربار سے جا کر لے کر آئے یا وہاں بیٹھے بیٹھے لے کر آ گئے؟ اتنی دیر میں نہ تو کوئی جا سکتا ہے بلکہ پلک جھپکنے سے پہلے بندہ کھڑا بھی نہیں ہو سکتا کیا خیال ہے؟ بندہ بیٹھا ہوا ہو اور ایک دم کھڑا ہونا چاہے تو پلک جھپکنے سے پہلے کھڑا بھی نہیں ہو سکتا تو کوئی اگر اتنی دور جائے اور تالے توڑ کر اس تخت کو لے کر آئے یہ ممکن بات نظر نہیں آتی لیکن قرآن مجید یہ کہہ رہا ہے۔ فَلَمَّا رَاٰہُ مُستَقِرًّا عِندَہٗ جب توجہ کی تو تخت رکھا ہوا تھا فرمایا یہ میرے رب کے فضل سے ہے۔

اے میرے پیارے پیارے اسلامی بھائیو! فیصلہ آپ نے کرنا ہے کہ ذرا توجہ کے ساتھ ذرا غور کے ساتھ ساعت فرمائیے کہ اگر سلیمان علیہ السلام کا درباری ہو اور اس کے پاس اس کتاب کا علم ہو جو حضرت سلیمان علیہ السلام پر نازل ہوئی تھی وہ دربار میں بیٹھے بیٹھے تخت کو اٹھا کر لا سکتا ہے اور وہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حسنی حسینی سید ہوں اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہوں اور ان کے پاس کتاب کونسی؟ قرآن پاک ہو اور ان کے پاس اس کا علم ہو اور وہ یہ خطاب فرمائے کہ مجھے اللہ نے وہ مقام عطا کیا ہے کہ سارے ولیوں کی گردنوں پر میرا قدم ہے اور آپ ارشاد فرما رہے ہیں کہ رب تعالیٰ نے مجھے انوار و تجلیات کے جام عطا کئے اور وہ سارے کے سارے میں نے پی لئے اور ان جاموں کچھ کچھ بچ گیا وہ میرا (تبرک) اللہ تعالیٰ نے سارے ولیوں میں تقسیم کر دیا فرمایا کہ جو تم سارے ولیوں میں کرامات دیکھ رہے ہو کمالات دیکھ رہے ہو وہ میرے اُس (تبرک) کا نتیجہ ہے۔

نگاہِ بحالِ گدا غوث اعظم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا ایک مرید مشرق

میں ہوا اور ایک مغرب میں ہو دونوں پر بیک وقت شیر حملہ آور ہو رہا ہو اور دونوں مجھے مدد کے لئے پکاریں میں دونوں کو بیک وقت شیر کے منہ سے بچا سکتا ہوں مجھے اللہ تعالیٰ نے یہ کمال عطا کیا ہے۔

قسم ہے کہ مشکل کو مشکل نہ پایا
کہا ہم نے جس وقت یا غوث اعظم

میں کرتا ہوں مرمے کو زندہ!

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے اقدس کی بات ہے کہ عیسائیوں نے پروپیگنڈا شروع کر دیا بڑی بڑی محفلیں سجالیں اور اسٹیج لگا لئے اور اس کے اوپر سرعام چیلنج کرتے کئی جو کم یقین والے مسلمان تھے وہ مرتد ہوتے گئے عیسائی ہوتے گئے۔ جب حضور غوث اعظم کو پتہ چلا تو آپ نے فرمایا کہ چلو آج چل کر ہم ان کا جواب دیتے ہیں۔ دیکھا کہ عیسائی کھڑے ہیں پادری کھڑے ہیں بڑی دھوم دھام سے یہ تقریر کر رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردوں کو زندہ کرتے تھے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کس مردے کو زندہ کیا ہے؟ بہت بڑا اجتماع موجود ہے وہ کہہ ہی رہے تھے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اوپر سٹیج پر آ گئے فرمایا اے عیسائی میں نبی نہیں ہوں بلکہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا غلام در غلام در غلام ہوں۔ تم میرے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیوں اعتراز کر رہے ہو میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلاموں کا غلام ہوں تو مجھے بتا‘ جس قبر پر ہاتھ رکھے گا میں اس مردے کو زندہ کر دوں گا سارے اجتماع پر سکوت طاری ہو گیا یہ کون کہہ رہا ہے کہ میں مردے کو زندہ کر دوں گا؟ سارے کا سارا مجمع متوجہ ہو گیا۔ عیسائی جو تھے ایک دم ان کے قدم ڈگمگا گئے یہ کیا معاملہ بنا انہوں نے کہا کہ اچھا ابھی تمہیں دیکھ لیتے ہیں سارے کا سارا مجمع پیچھے جا رہا ہے پادری کہنے لگے کہ ہم تمہیں بتلاتے ہیں فرمایا چلو جس قبر پر ہاتھ رکھو گے اس کا مردہ زندہ کر کے دکھاؤں گا۔

میٹھے اسلامی بھائیو! انہوں نے تلاش کیا کہ جو سب سے پرانا قبرستان ہو اس قبرستان میں جو سب سے پرانی قبر نظر آئے جس کا پتہ چل رہا تھا کہ اس مردے کی ہڈیاں پسلیاں بھی گل سڑ کے برابر ہو گئی ہوں گی مٹی میں مل گئی ہوں گی اس پر ہاتھ رکھ دیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ کہتے ہو کہ اس مردے کو زندہ کر دیا جائے میں تمہیں ابھی بتلا دوں کے جو اس قبر میں مردہ تھا وہ ساز بجایا کرتا تھا اگر تو کہے تو وہ ساز بجاتا ہی اٹھے؟ کہنے لگے کہ جی بس یہ زندہ ہونا چاہیے! حضور غوث اعظم رب کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں کہ اے مالک و مولا یہ تیرے محبوب کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان پر اعتراض کرنے والے ہیں ان کا منہ بند کرنے کے لئے میں تیری بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ یہ مردہ زندہ کر دے۔ اتنا کہنے کی دیر تھی کہ قبر ایک دم شق ہوئی اور وہ ساز بجاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ الحمد للہ عیسائی جتنے تھے وہ مسلمان ہو گئے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! خدا کے لئے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایسی شان بیان کرو اور ان کے غلاموں کی ایسی عظمت بیان کرو کہ پتہ چلے کہ ؂

یہ شان ہے خدمت گاروں کی   سردار کا عالم کیا ہو گا

جب حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔ ان کا یہ عالم ہے ان کے جو جد امجد ہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جو امام الانبیاء ہیں حبیب کبریا ہیں ان کے کمال اور ان کی شان کا کون اندازہ کر سکتا ہے۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم پر یہ کرم فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کرنے والوں میں پیدا فرما دیا اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے محبت کرنے والے بلکہ میں تو یہ ہی کہوں گا کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت جس چیز کے ساتھ ہو جائے ہم تو اس کے ساتھ بھی محبت کرتے ہیں اگر جوتی کو نسبت آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قدمین شریفین سے ہو جائے تو وہ نعلین پاک بن جائے تو ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ؂

جو سر پر رکھنے کو مل جائے نعل پاک حضور (ﷺ)
تو پھر کہیں گے کہ ہاں تاجدار ہم بھی ہیں

شیریں باتیں

میرے پیارے اسلامی بھائیو! یہ بات بڑے غور سے سننے والی ہے کہ ہم روزانہ نماز میں پڑھتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اے مالک و مولا ہم کو سیدھا راستہ چلا صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا۔ میں معذرت کے ساتھ ہاتھ باندھ کر عرض کرنے لگا ہوں ناراض نہ ہونا کہ نماز کے اندر تو ہم یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے مالک و مولا! ہمیں ان کے راستے پر چلا جن پر تو نے احسان کیا اور جب نماز سے باہر نکلتے ہیں سلام پھیرتے ہیں تو پھر ہم کوشش میں لگ جاتے ہیں کہ ہمارے بالوں کا سٹائل جو ہے وہ فلاں فلم ایکٹر کی طرح ہو جائے میرا لباس جو ہے وہ فلاں فلم ایکٹر کی طرح ہو جائے میرا کھانے کا طریقہ فلاں فلم ایکٹر کی طرح ہو جائے فلاں کرکٹر کو اپنا آئیڈل بنا رہا ہے کوئی فلاں ہیرو کو جناب اپنا آئیڈل بنا رہا ہے کوئی فلاں سیاسی لیڈر کو اپنا آئیڈل بنا رہا ہے۔

میرے میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ

سب سے اولٰی و اعلٰی ہمارا نبی
سب سے بالا و اعلٰی ہمارا نبی
سارے اچھوں سے اچھا سمجھئے جسے
ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے
ہے اُس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
خلق سے اولیاء اولیاء سے رسل
اور رسولوں سے اعلٰی ہمارا نبی

جب ہمارے نبی سب سے اعلٰی اور افضل ہیں اور ان کا طریقہ بھی سب سے اعلٰی و افضل ہے تو میں ہاتھ باندھ کر عرض کروں گا کہ کیا وجہ ہے کہ ہم اس پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے طریقوں کو چھوڑ کر یہود و نصارٰی کے طریقے کیوں اپنا رہے ہیں؟ فلم ایکٹروں کے پیچھے کیوں بھاگ رہے ہیں کیوں کرکٹروں کے پیچھے بھاگ رہے ہیں؟ ساری کامیابیوں کا ایک ہی راستہ ہے کہ ؎

دامن مصطفٰی سے جو لپٹا یگانہ ہو گیا
جس کے حضور ہو گئے اس کا زمانہ ہو گیا
؎ ان کے جو غلام ہو گئے وقت کے امام ہو گئے

میرے پیارے اسلامی بھائیو! ہم اگر غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ادب و احترام کرتے ہیں تو کس وجہ سے کرتے ہیں۔ رشتے دار نہیں ہیں ہمارا ان کے ساتھ کوئی رشتہ ناتہ نہ ہمیں ان کے سرمائے سے تعلق ہے نہ ان کی جاگیر سے تعلق ہے۔ ہمارے دلوں میں اگر ان کی محبت ہے تو کس وجہ سے ہے کہ وہ سرکار دو عالم کے غلام ہیں۔

میرے پیارے اسلامی بھائیو! غلام وہ ہوتا ہے جو آقا کے نقش قدم پر چلنے والا ہو جو آقا کے حکم کے مطابق زندگی بسر کرنے والا ہو۔ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ نے پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی اس قدر اتباع کی اور ان کے والدین کے بھی قربان جائیں اللہ تعالٰی نے ان کو کتنا تقوٰی اور پرہیزگاری عطا فرمائی کہ اگر والد ماجد ہیں تو موسٰی یار جنگی علیہ الرحمۃ۔

غوث اعظم کے والد محترم کا تقوٰی

آپ نے سنا ہوگا کہ ایک نہر کے کنارے جا رہے تھے۔ ایک سیب ملا پکڑ کر کھا لیا پھر دل میں خیال آیا کہ سیب تو میں نے کھا لیا ہے لیکن اس کے مالک سے اجازت نہیں لی۔ میرے اسلامی بھائیو ذرا سوچو کہ اگر ہمیں کوئی چیز مل جائے تو کہتے ہیں لکھی چیز خدا دی۔ .... نعوذ باللہ

ہماری حالت زار

ہمارا تقویٰ کیا ہے دکاندار سے سودا خریدنے جا رہے ہیں دکاندار نے سودا لگایا ہوا ہے اٹھا کر کھا گئے ہیں یہ گنڈیریاں کیا بھاؤ دے رہے ہو یہ آلو بخارا تو یار صحیح نہیں لگ رہا۔ منہ بھی چل رہا ہے اور ریٹ بھی طے ہوتا جا رہا ہے اور بغیر اجازت ہم کیا کیا کچھ نہیں کھا جاتے اور کیا کیا کچھ ہڑپ نہیں کر جاتے۔ اللہ ﷻ ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ تقویٰ۔

پیارے اسلامی بھائیو! اس تقویٰ کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماں کی گود میں روزے کا احترام کر رہے ہیں۔ اور ہماری اولاد جوان ہو جائے ہمارا کہنا نہیں مانتی کہتے ہیں نماز پڑھو نماز نہیں پڑھتی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ ماں کی گود میں رمضان المبارک کا احترام ہو رہا ہے کس وجہ سے ہو رہا ہے؟ اس لئے کہ والدین کے اندر تقویٰ اتنا بلند تھا کہ ایک سیب کھا لیا پریشان ہو گئے پھر جس طرف سے پانی آ رہا تھا اس طرف چلنا شروع کر دیا کئی دن سفر طے کرنے کے بعد ایک مقام پر پہنچے وہاں دیکھا کہ ایک باغ سیب کا ہے اور اس کی شاخیں نہر کی طرف جھکی ہوئی ہیں سوچا یہی باغ ہو گا اندر داخل ہو گئے اور جو باغ کا مالک تھا وہ بھی ولیء کامل تھا جب انہوں نے آتے ہوئے دیکھا انہوں نے فرمایا جوان کیا بات ہے؟ کہنے لگے کہ میں نے ایک سیب جو نہر میں بہتا ہوا جا رہا تھا کھا لیا۔ آپ کی اجازت کے بغیر لہٰذا وہ میں آپ سے معاف کروانے آیا ہوں۔ آپ نے سوچا کہ لوگ چوری کر کے سامان لے جاتے ہیں کوئی بخشوانے کے لئے نہیں آتا ہے اس نے بہتا ہوا سیب کھایا ہے پریشان ہو گیا ہے یہ عام انسان نہیں ہے۔ ضرور اللہ کا ولی لگتا ہے اس کی مزید اصلاح کی جائے مزید اس کو چمکایا جائے اور فائدہ ہو جائے۔ فرمایا نہیں نہیں تجھے معاف نہیں کیا جائے گا انہوں نے کہا جناب معاف کر دو۔ مجھے جو سزا دیں وہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہوں۔ فرمایا میرے باغ کی رکھوالی کرو باغ کی رکھوالی کرنی شروع کر دی۔

ادھر دیکھو باغ کی رکھوالی ہو رہی ہے کہ مالک کہتا ہے کہ مجھے پھل لا کر کھلاؤ۔ جب توڑ کر لائے دیکھا کہ کوئی کھٹا ہے کوئی میٹھا ہے فرمانے لگے اتنا عرصہ تجھے ہو گیا تمہیں اتنا پتہ نہیں چلا کہ کون سا پھل کھٹا ہے اور کونسا میٹھا؟ فرمایا: حضرت صاحب آپ نے رکھوالی کے لئے رکھا تھا کھانے کی اجازت نہیں تھی اللہ! اللہ! یہ تھی باغ کی رکھوالی اور جب دن پورے ہو گئے فرمایا اب معافی ہے انہوں نے فرمایا نہیں ابھی تمہارے لئے ایک اور سزا ہے۔ کیا سزا ہے؟ فرمانے لگے میری ایک بیٹی ہے اس کے ساتھ شادی کرو تو پھر تمہاری خطا معاف ہو گی اور سن لو کہ وہ آنکھوں سے اندھی ہے کانوں سے بہری ہے ہاتھوں سے لولی ہے پاؤں سے لنگڑی ہے ابھی کرنی ہو گی۔ سوچا کہ وہ عورت جو دیکھ نہ سکے نہ سن سکے نہ بول سکے نہ ہاتھوں سے کوئی کام کر سکے نہ پاؤں سے چل سکے وہ گوشت کا ایک لوتھڑا ہو گی۔ اس کو اٹھا اٹھا کر کہاں کہاں پھروں گا۔ ایک دم دل میں خیال آیا کہ اے بندے اگر یہ بوجھ آج اٹھا لے گا تو قیامت کا بوجھ اٹھانے سے بچ جائے گا۔ کہنے لگے کہ مجھے منظور ہے بس میری خطا معاف ہونی چاہیے۔ فرمایا ٹھیک ہے شادی ہو گئی۔ جب اپنی بیوی کے کمرے میں داخل ہوئے تو دیکھتے کیا ہیں کہ وہ خاتون بڑی حسین و جمیل ہے۔ گفتگو بھی کرتی ہے سنتی بھی ہے دیکھتی بھی ہے ہاتھ پاؤں بھی سلامت ہیں ایک دم پریشان ہو گئے۔ واپس پلٹ کر باہر آئے آپ کے سسر صاحب نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ فرمایا: میں غلطی سے کسی اور کے کمرے میں چلا گیا! فرمایا وہی تیری بیوی ہے فرمایا: وہ تو حسین و جمیل ہے آپ نے جو بتائے تھے اُس میں تو وہ ایک بھی عیب نہیں پایا جاتا فرمایا میں نے اس کو اندھی اس لئے کہا تھا کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کی شکل نہیں دیکھی تھی۔ کانوں سے بہری اس لئے کہا تھا کہ اس نے آج تک کسی غیر محرم کی آواز سنی ہی نہیں غیر شرعی بات سنی ہی نہیں ہے۔ اور زبان سے گونگی اس لئے کہا کہ اس نے آج تک اپنی زبان سے کبھی غیبت چغلی کی ہی نہیں۔ اپنے قدموں سے وہ کسی غیر شرعی کام کرنے کے لئے نکلی ہی نہیں تھی۔ اپنے ہاتھوں سے کوئی

غیر شرعی کام نہیں کیا۔ تو پیارے اسلامی بھائیو! اندازہ کرو کہ شوہر اتنے تقویٰ والا کہ ایک سیب کو بخشوانے کیلئے کیا کیا کچھ کر رہا ہے اور بیوی اتنی متقی اور پرہیزگار تو پھر جو ان دونوں سے بچہ پیدا ہوگا تو وہ غوث اعظم عبدالقادر جیلانی نہ ہو تو پھر اور کیا ہو۔ وہ ماں کی گود میں ہی رمضان المبارک کا ادب و احترام نہ کرے تو اور کیا کرے۔

دل کے پردے کا آپریشن

میرے میٹھے اسلامی بھائیو! آج ہماری بھی مائیں ہیں ان سے کہا جائے پردہ کرو تو کہتی ہیں پردہ آنکھوں کا ہوتا ہے دل کا پردہ ہوتا ہے یہ کیا منہ پر کپڑا ڈال لیا یہ کوئی پردہ ہے؟ دل پاک ہونا چاہیے' یہ پردے ڈالنے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں اپنی ان اسلامی بہنوں کی خدمت میں ادب سے عرض کروں گا کہ غور سے سنو کان کھول کر سنو اللہ ﷻ نے جس کا اظہار مانگا ہے اظہار کرو گے تو بات بنے گی اور جس کے چھپانے کا حکم دیا ہے اس کو چھپاؤ گے تو بات بنے گی اگر ایک بندہ کلمہ پڑھتا ہے اور ساری زندگی کلمہ پڑھتا رہے لیکن کسی کے آگے اظہار نہ کرے تو کافر ہی مرے گا' مسلمان نہیں مرے گا۔ نکاح ہوتا ہے جب لڑکا لڑکی آپس میں ایجاب و قبول کر لیں کیا نکاح ہو جائے گا؟ نہیں جتنی دیر تک گواہ نہ ہوں نکاح کا اعلان نہ کیا جائے گواہ بلائیں جائیں گے اس کا اظہار شرط ہے جس کا اظہار کرنا شرط ہے اس کا اظہار کرو گے تو بات بنے گی اگر چھپا کر نکاح کرو گے تو نکاح نہیں ہوگا۔ اسی طرح عورت کا مطلب ہی چھپانہ ہے اگر عورت کو چھپاؤ گے تو بات بنے گی۔ اگر وہ نہیں چھپتی بے پردہ باہر نکلتی ہے تو وہ عورت کے ضمرے میں نہیں ہے لہٰذا اسلام پردہ مانگتا ہے۔ میری اسلامی بہنیں جو کہتی ہیں کہ آنکھوں کا پردہ ہونا چاہیے میں ان کے ذہن و ضمیر کو جھنجھوڑ کر کہتا ہوں کان کھول کر اس حدیث پاک کو سنیں۔

امہات المومنین رضی اللہ عنہما کو پردہ کا حکم

حضرت سیدنا اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں اور حضرت سیدتنا میمونہ

(رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دونوں بارگاہِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھیں کہ (ایک نابینا صحابی) سیدنا عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ بارگاہِ نبوت میں حاضر ہو گئے تو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''تم دونوں ان سے پردہ کرلو'' میں نے عرض کی یا رسول اللہ! صلی اللہ علیک وسلم کیا یہ نابینا نہیں ہیں؟ یہ تو ہم کو دیکھ نہیں سکتے۔ فرمایا کیا تم دونوں نابینا ہو؟ کیا تم دونوں ان کو نہیں دیکھتیں؟ (ترمذی' ابوداؤد)

اب میں آپ سے سوال کرتا ہوں معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ہماری آج کی اسلامی بہنوں کا تقویٰ اور پرہیزگاری اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے بھی بڑھ کر ہو گیا ہے ان کو پردہ کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ تو پھر آج کی اسلامی بہنیں پردہ کیوں نہیں کرتیں' بے پردہ گھومنا پھرنا گانے باجے سننا' گانے گانا۔

بچہ فلمی گانوں کا حافظ

اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ادھر بچے کو دودھ پلایا جا رہا ہے ادھر ٹی وی دیکھا جا رہا ہے ادھر بچے کو دودھ پلایا جا رہا ہے ادھر گانے سنے جا رہے ہیں بچہ دودھ بھی پی رہا ہے اور گانے بھی سن رہا ہے تو پھر جب بچہ بڑا ہوتا ہے تو وہ فلمی گانوں کا حافظ ہی نکلتا ہے۔

غوث اعظم پیدائشی سولہ سیپاروں کے حافظ تھے

ادھر دیکھو حضرت غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ پانچ برس کے ہوئے آپکو قرآن شریف پڑھانے کے لئے استاد کے پاس بھیجا گیا استاد نے بسم اللہ شریف پڑھائی آپ نے بسم اللہ شریف پڑھتے ہی آگے پڑھنا شروع کر دیا الحمد للہ رب العالمین پھر الم سیقول ' تلک الرسل ' لن تنالو' والمحصنت پڑھنا شروع کر دیا پڑھتے ہی چلے گئے استاد نے روکا کہ آپ مجھے بتائیں کہ آپ کو قرآن پاک یاد کتنا ہے؟ کہنے لگے کہ مجھے سولہ پارے زبانی یاد ہیں۔ پوچھا آپ نے یہ کہاں سے یاد کر لئے؟ کہنے لگے کہ میری والدہ ماجدہ سولہ پاروں کی حافظ ہیں وہ جب مجھے دودھ پلاتی تھیں قرآن پڑھتی

تھیں میں نے ماں کی گود سے ہی اتنے پارے یاد کر لئے۔

ایک وہ مائیں تھیں بچوں کو دودھ پلاتی تھیں اور قرآن پڑھا کرتی تھیں بچے ماں کی گود سے ولی کامل نکلا کرتے تھے اور وہ مائیں اپنی اولاد کو دین کی تعلیم کے لئے بھیجا کرتی تھیں۔

گائے بول اُٹھی

جیسا کہ حضور سید غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ باہر نکلا تو بچے کھیل رہے تھے میں بھی ان میں شامل ہو گیا ایک گائے تھی اس کے پیچھے بچے بھاگ رہے تھے سب پیچھے رہ گئے۔ میں گائے کے پیچھے پیچھے جا رہا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس گائے کو قوت گویائی عطا کی اور وہ بولنے لگی کہ اے عبدالقادر! تجھے جانوروں کے پیچھے بھاگنے کے لئے نہیں بھیجا گیا' بلکہ لوگ تیرے پیچھے بھاگنے کے لئے تیار ہیں تو کس طرف آ رہا ہے! فرمانے لگے کہ میں پلٹ کر واپس آیا۔ اپنے مکان کی چھت پر چڑھا اور میں نے دیکھا کہ خانہ کعبہ میری آنکھوں کے سامنے ہے اور لوگ طواف کر رہے ہیں لبیک اللھم لبیک کہہ رہے ہیں میں نے والدہ ماجدہ کو سارا واقعہ سنایا والدہ ماجدہ فرمانے لگیں بیٹا اب تیری میری جدائی کا وقت آ گیا ہے۔

ذرا سنو میری اسلامی بہنیں بھی جو پردے میں رہ کر بیان سن رہی ہیں۔ ذرا توجہ سے سنیں کہ آج ہمارا بیٹا سکول جانے لگے یا کالج میں جانے لگے تو ہم بڑا خوش ہوتے ہیں پھولے نہیں سماتے کہ میرا بیٹا فلاں جگہ پڑھتا ہے۔ میرا بیٹا اتنی کلاس میں پڑھتا ہے فلاں کالج میں پڑھتا ہے۔ لیکن اگر بیٹا یہ کہہ دے کہ میں قرآن پاک حفظ کرنا چاہتا ہوں میں عالم دین بننا چاہتا ہوں تو جواب آتا ہے ہم تجھے ملاں نہیں بنانا چاہتے ہم یہ نہیں چاہتے کہ تو مسجد کے ٹکڑوں پر پلے۔ نہ نہ ہم تجھے انجینئر' کمپیوٹر ماسٹر یا ڈاکٹر دیکھنا چاہتے ہیں۔ غور سے سنو ہمارا بیٹا اگر ڈاکٹر بن جائے انجینئر بن جائے اور ہمیں موت آ گئی تو اس کی ڈگری ہمارے کام نہیں آئے گی اور اگر اس کے مقابلے میں ہمارا بیٹا حافظ

قرآن بن گیا فرمایا قیامت کا دن ہوگا اس کے ماں باپ کے سر پر ایسا تاج پہنایا جائے گا اور اتنی عزت و احترام کے ساتھ میدان محشر میں جا رہے ہوں گے کہ دیکھنے والے پکار اٹھیں گے کہ یہ کس امت کا نبی جا رہا ہے بتایا جائے گا کہ امت کا نبی نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت کے حافظِ قرآن کا باپ جا رہا ہے۔

بیٹے کو اعلیٰ تعلیم دلوانے کے لئے اگر لاہور کے کسی کالج میں داخلہ نہیں مل رہا میڈیکل کالج میں داخلہ نہیں مل رہا ماں کہتی ہے بیٹا تو فکر نہ کر اگر تجھے سرحد میں داخلہ مل جائے وہاں داخلہ لے لے اس جگہ چلا جا جہاں گولیاں چلتی ہیں پتہ نہیں کب گولی نکلے بندہ ٹھنڈا ہو جائے' لیکن دینی تعلیم کے لئے بھیجنے کو تیار نہیں۔ بیٹا اور پڑھ گیا ہے بیٹا تو گھبرا نہ تو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتا ہے ملک سے باہر چلا جا۔ بس پیش نظر دنیا ہی دنیا ہے اور دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ اس لئے ایسے والدین کی اولاد اپنے ماں باپ کا ادب و احترام نہیں کرتی اس لئے کہ ان کو ماں باپ کا ادب و احترام پڑھایا ہی نہیں گیا کیا فزکس میں ماں باپ کا ادب و احترام موجود ہے؟ کیمسٹری میں موجود ہے؟ ریاضی میں موجود ہے؟ ہسٹری میں بھلا موجود ہے؟ جب ماں باپ کے ادب و احترام کا چیپٹر ہے ہی نہیں تو ان کو ماں باپ کے ادب و احترام کا پتہ کیسے چلے گا۔ ماں باپ کا ادب و احترام سیکھنا ہے تو آؤ پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ کے گداگر بن جاؤ بھکاری بن جاؤ۔

ماں باپ کا ادب و احترام

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اپنے ماں باپ کو ادب و احترام سے دیکھا کرو یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم پھر کیا ہوگا۔ فرمایا رب تعالیٰ تمہیں ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج کا ثواب عطا فرمائے گا یا پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرمائیں گے کہ اگر تیرے ماں باپ تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو تم ان کو اف تک نہ کہنا۔ ان کے سامنے دست شفقت پھیلا دے اور ان کے لئے ادب و

احترام کے الفاظ استعمال کیا کر ان کے سامنے اف بھی نہیں کہنا۔

پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے ماں کے قدموں کے نیچے رب تعالیٰ نے کیا رکھ دیا ہے؟ جنت یہ کون سی تعلیم بتلائے گی جس تعلیم نے ہمارا ادب و احترام کروانا ہے جس تعلیم نے ہمیں قبر و حشر میں نجات دلانی ہے اس تعلیم کے ہم بچوں کو قریب جانے نہیں دیتے اور دنیا کی تعلیم کے لئے خوب محنت کرتے ہیں میرے اس بیان کا کوئی ہرگز یہ مطلب نہ لے کہ ہم دنیا کی تعلیم کے خلاف ہیں۔

لیکن پیارے اسلامی بھائیو! اور پردے میں رہ کر سننے والی اسلامی بہنوں میں ون وے ٹریفک کے سخت خلاف ہوں بچہ ایم اے تو کر گیا ہے لیکن اسے چھ کلمے یاد نہیں ایمان کی صفتیں یاد نہیں۔ ہیں اسے غسل و وضو کا طریقہ نہیں آتا اس کو نماز کا طریقہ نہیں آتا۔ خدا کی قسم ایسے ایسے منظر آنکھوں کے سامنے آئے کہ جب کبھی نکاح پڑھانے چلے گئے اور بچے کو جب چھ کلمے پڑھائے جا رہے ہیں اور دولہا صاحب کو کلمے یاد نہیں ہیں ایمان کی صفتیں یاد نہیں میں کہتا ہوں کہ چلو میں آگے آگے پڑھتا ہوں تم پیچھے پیچھے پڑھو وہ پیچھے پیچھے بھی نہیں پڑھ پا رہا۔ اس وقت میں سوچتا ہوں کہ جو زمین پر بیٹھ کر کلمہ نہیں سنا سکتا وہ قبر میں کیا خاک سنائے گا؟

ادھر دیکھو گھر میں سارے کے سارے ولی ہیں لیکن دین کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیٹے کو جدا کیا جا رہا ہے آج کہا جائے کہ اگر بچے کو تین دن کے قافلے کے ساتھ بھیج دو بچہ نماز سیکھ لے گا بچے کو قافلے میں بھیج دو بچے کو ماں باپ کے احترام کا پتہ چل جائے گا بچے کو وضو کا طریقہ غسل کا طریقہ آ جائے گا بچے کو مسنون دعائیں یاد ہو جائیں گی۔ بچے کو درس کا طریقہ آ جائے گا نماز پڑھنے والا پڑھانے والا بن جائے گا۔ باپ کہتا ہے کہ خبردار خبردار ہم نے بچے کو نہیں بھیجنا اور اگر بچہ کہتا ہے کہ میں نے پکنک منانے جانا ہے کہتا ہے' میں نے Outing جانا ہے میں نے دوستوں کے ساتھ مل کر ذرا مری' کاغان جانا ہے۔ ماں کہتی ہے کہ بیٹے کوئی بات نہیں دو تین ہزار روپیہ چاہیے وہ بھی لے جا اپنے

دوستوں کے ساتھ جا کے سیر کر آ۔ اور ہوتا کیا ہے راستے میں تاش کھیلتے جا رہے ہیں عورتوں کو چھیڑتے جا رہے ہیں ماں بھی خوش ہے باپ بھی خوش ہے۔ بیٹا اگر دین میں آ جائے اور اگر کہے کہ میں نے مدنی قافلے کے لئے جانا ہے تو اس پر پابندیاں لگ جائیں گی۔ نماز میں ہم کہتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ (سورہ فاتحہ)

''ہم کو سیدھا راستہ چلا' راستہ اُن کا جن پر تو نے احسان کیا''۔ (کنزالایمان)

اور نماز پڑھ کے باہر نکلتے ہیں تو کیا کر رہے ہیں؟

حضور غوث پاک کی والدہ فرماتی ہیں بیٹا تیری میری جدائی کا وقت آ گیا ہے جا میں تجھے دین کا علم حاصل کرنے کے لئے اپنے سے جدا کر رہی ہوں' جاؤ بغداد شریف جاؤ وہاں جا کر دین کا علم حاصل کرو۔ علم حاصل کرنے کے لئے بچے کو جدا کیا جا رہا ہے۔

اور ساتھ ہی بچے کی جیب کے اندر دینار رکھے جا رہے ہیں اور چلتے چلتے بچے کو ایک ایک نصیحت کی جا رہی ہے ہم بھی اپنے بچوں کو جدا کرتے ہیں۔ میرے پیارے اسلامی بھائی بھی غور سے سنیں اور اسلامی بہنیں بھی غور سے سنیں ہمارا بیٹا جب کہیں عرب شریف میں جانے لگے دبئی جانے لگے امریکہ جانے لگے ماں باپ کیا نصیحت کرتے ہیں؟ بیٹا ذرا ہماری حالت دیکھ جاؤ ہم قرضہ اٹھا کر تجھے باہر بھیجنے لگے ہیں باہر جا کر پیسے خوب کمانا۔

ہمیں پیسے بھیجنا اور اے بیٹے وہاں محنت کرنا' بیٹا اوور ٹائم لگے وہ بھی لگا لینا اور پارٹ ٹائم کام ملے تو وہ بھی کر لینا اور وہاں پر فارغ نہ رہنا خوب کام کرنا پیسے بس بھیجتے جانا۔ کیا ایسے بھی باپ ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ بیٹا وہاں جا کر پانچ وقت نماز ضرور پڑھنا ہمیں دنیا میں سدا نہیں رہنا یہ دنیا چند روز ہے مرنے کے بعد زندگی شروع ہونے والی ہے اور وہ ہمیشہ کی زندگی ہے اور اس ہمیشہ ہمیشہ کی زندگی کو سدھارنے کے لئے کوئی علیحدہ وقت نہیں دیا جائے گا یہ ہی وقت ہے اسی میں سے وقت نکالنا پڑے گا؟ ادھر دیکھو غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی والدہ اپنے بیٹے کو اپنے سے جدا کر رہی ہے اے بیٹے جا میں

تجھے دین کے لئے وقف کر رہی ہوں لیکن بیٹے میری نصیحت یاد رکھنا کوئی لمبی چوڑی نصیحت نہیں کی بلکہ یہ کہا کہ بیٹا زندگی میں کبھی جھوٹ نہیں بولنا۔ ہم کہتے ہیں کہ بیٹا چاہے رشوت کے پیسے ملیں چاہے فراڈ کے چاہے بے ایمانی کے ملیں چاہیے ہیرا پھیری کے ملیں بس پیسے بھیجتے رہنا پیسے آنے چاہئیں ادھر کہا جا رہا ہے بیٹا جھوٹ نہ بولنا وہ صرف اتنی بات پہ قائم رہے حضور غوث اعظم قافلے میں جا رہے ہیں ڈاکوؤں نے قافلے والوں کا سارا سامان جب لوٹ لیا اور جب آپ کے پاس ڈاکو آئے اور پوچھا تمہارے پاس کچھ ہے؟ آپ نے کہا کہ میری جیب میں کچھ دینار سلے ہیں اور ہر کوئی یہ کہہ رہا تھا کہ بچہ جھوٹ بول رہا ہے بھلا کوئی ڈاکوؤں کو بھی بتاتا ہے؟ جب ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے جایا گیا پوچھا بیٹا تمہارے پاس کیا ہے؟ فرمایا دینار! سامنے آ گئے بیٹا تمہیں پتہ نہیں ہم چور ہیں؟ فرمایا پتہ ہے! تمہیں پتہ ہے ہم مال چھین لیا کرتے ہیں؟ پتہ ہے تم نے پھر سچ کیوں بولا؟ فرمایا میری ماں نے فرمایا تھا کہ بیٹا جھوٹ نہ بولنا! ڈاکوؤں کا سردار غش کھا کر گر گیا۔ اس نے کہا لا بیٹا اپنا ہاتھ آگے کر میں ابھی توبہ کرنے لگا ہوں فرمایا کیوں توبہ کرنا چاہتا ہے کہنے لگا تو اپنی ماں کے وعدے پر قائم ہے مگر میں اپنے رب تعالیٰ کے وعدے پر قائم نہیں میں آج سچی توبہ کر رہا ہوں۔ ڈاکوؤں کا سردار توبہ کر کے تو اپنی گناہوں کی زندگی سے تائب ہو کر متقی پرہیز گار بن گیا۔ ساتھی کہنے لگے کہ جب تو ڈاکہ ڈالنے میں ہماری امامت کرتا تھا اور تو نے توبہ کر لی ہمیں کیوں پیچھے چھوڑا ہم بھی تمہارے پیچھے ابھی توبہ کر رہے ہیں سب ڈاکوؤں پر غوثِ اعظم رضی اللہ عنہ نے بچپنے میں ایسی نگاہ ڈالی کہ سب کو ولی کامل بنا دیا۔

مجھے پھیر میں نفس کافر نے ڈالا — بتا جائیے راستہ غوثِ اعظم
لپٹ جائیں دامن سے اُسکے ہزاروں — پکڑ لے جو دامن ترا غوثِ اعظم

(ذوقِ نعت)